THE ORIGINAL CLASSIC

اقلیم اسود

یعقوب یاور

The Godfather

Mario Puzo

ماریو پوزو کے تہلکہ خیز ناول

کا اردو ترجمہ

تہلکہ خیز اور عالمی شہرت یافتہ ناول
"گاڈ فادر" کا اُردو ترجمہ

اقلیمِ اسود

مصنف
ماریو پوزو

مترجم
یعقوب یاور کوثی

انتساب

اپنے رشتے کے ماموں اور چچا

محترم شباہت علی خاں صاحب

(مقیم مغربی جرمنی)

کے نام

جنھوں نے مجھے زندگی کو بہت قریب سے

دیکھنے اور جینے کا موقع فراہم کیا

"جوئے شیر و تیشۂ سنگِ گراں ہے زندگی"

اقبالؔ

______ یعقوب یاور کوٹی

"ہر عظیم اقتدار کی بُنیاد جُرم پر رکھی ہوتی ہے"

—————— بالزاک

ناول کے چند اہم کردار

مرکزی کردار

کردار	تعارف
۱۔ ڈان اینڈرلنی وٹو کارلیون	گاڈ فادر امریکی مافیا کا بے تاج بادشاہ
۲۔ سانتنو کارلیون (سونی)	ڈان کا بڑا بیٹا
۳۔ فریڈرِکو کارلیون (فریڈی)	ڈان کا دوسرا بیٹا
۴۔ مائیکل کارلیون	ڈان کا چھوٹا بیٹا
۵۔ کارلو ریجی	ڈان کا داماد
۶۔ تھامس ہیگن (ٹام)	ڈان کا سکریٹری اور کانسی گلیوری
۷۔ پیٹر کلیمینزا	ڈان کا کیپو رزائم اور سپہ سالار
۸۔ ٹے سیو	ایک اور کیپو رزائم
۹۔ جانی فونٹن	فلم ایکٹر، گلوکار اور ڈان کا گاڈ سن
۱۰۔ امریگو بوناسیرا	ناانصافی کا شکار ایک امریکی شہری
۱۱۔ گینکو ایلویڈانڈو	ڈان کا سابق کانسی گلیوری
۱۲۔ ڈائنیا نینو ویلنیتی	جانی فونٹن کا بچپن کا دوست
۱۳۔ جیک والٹز	ہالی وڈ کا ایک بڑا پروڈیوسر
۱۴۔ کارلو ترامونتی	جنوبی امریکہ کا ڈان
۱۵۔ جوزف زلاچی	شہر ڈیٹرائٹ کا ڈان

۱۶- فرینک فالکن	امریکہ کے مغربی ساحل کا ڈان
۱۷- اینتھونی مولی نری	سان فرانسسکو کا ڈان
۱۸- ونسینٹ فورسینجا	ایک اندرطاقتور ڈان
۱۹- نومارسنو	سسلی کے گاؤں کارلون کا ڈان

خواتین کردار

۱- کانسٹانجیا کارلون (کونی)	ڈان کارلون کی اکلوتی بیٹی
۲- لوسی مین سینی	سونی کی محبوبہ اور کونی کی سہیلی
۳- کے ایڈمس	مائیکل کی گرل فرینڈ
۴- شیرون مور	ہالی ووڈ کی نو وارد فلم ایکٹریس
۵ اپولونیا	مائیکل کارلون کی پہلی بیوی
۶- سانڈرا	سونی کی بیوی
۷- تھریسیا	ٹام ہیگن کی بیوی



کچھ اس ناول کے بارے میں

اقلیم اسود، ماریو پوزو کے شہرۂ آفاق ناول، گاڈ فادر، کا اردو ترجمہ ہے یہ وہ شاہکار ہے جس کی اشاعت سے امریکہ اور سسلی کے مافیا گروہوں میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اس ناول کے ذریعہ پہلی بار ساری دنیا کے سامنے وہ راز ہائے سربستہ کھل گئے جو سینہ بہ سینہ مافیا کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتے تھے اور بیرونی دنیا کے کسی فرد کے لیے ان کا جاننا ممکن نہیں تھا۔ سسلی مافیا کی جائے پیدائش ہے اور اس کی تمام اصطلاحات کا تعلق اسی سرزمین پر رائج زبان سے ہے۔ ان اصطلاحات کا استعمال کم و بیش ہر اس جگہ ہوتا ہے جہاں مافیا کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

اس سے پہلے کہ قارئین اس اقلیم اسود میں داخل ہوں، یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے اصول و ضوابط سے کسی حد تک واقف ہو جائیں مافیا کا سربراہ ڈان یا گاڈ فادر[1] کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے الگ الگ خاندان ہوتے ہیں اور ہر خاندان کا ڈان علیحدہ ہوتا ہے۔ ڈان میں کچھ صفات کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ صبر و تحمل، مستقل مزاجی، یادداشت

[1] گاڈ فادر عیسائیوں میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کے نام پر کسی بچے کا نام رکھا جاتا ہے۔ عام طور سے یہ کوئی قریبی ملنے والا یا رشتے دار ہوتا ہے جو ایک طرح سے بچے کا سرپرست بن جاتا ہے لہذا گاڈ فادر سے مراد سرپرست کے ہوئے۔

قوت فیصلہ، کم گوئی، دور بینی اور غصے پر قابو حاصل کیے بغیر اگر کوئی ڈان کے عہدے
پہ پہنچ بھی گیا تو وہ کامیاب نہیں ہو پاتا اور بہت جلد اسے اپنی جان سے
ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اسی لیے ڈان کا عہدہ موروثی نہیں ہوتا۔ ہاں اس بات
کو اولیت ضرور دی جاتی ہے کہ سبکدوش ہونے والے ڈان کے لڑکوں
میں اگر کوئی ان صفات کا حامل ہے تو اسے ڈان بنا دیا جائے۔ یہ اس لیے
کیا جاتا ہے کہ ڈان کی تبدیلی سے کارکنوں کی وفاداری پر نفسیاتی طور پر برا
اثر پڑتا ہے اور اکثر خون خرابے کی نوبت آ جاتی ہے۔ جب ڈان کا کوئی بیٹا
ڈان بنتا ہے تو وفاداری بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لیکن ان اوصاف کی عدم موجودگی
میں خاندان میں سرگرم کارکنوں میں سے کسی بھی ایسے شخص کا انتخاب اس عہدے کے لیے کر لیا
جاتا ہے جس میں ڈان کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہوں۔
مافیا کے سربراہ اپنے آپ کو کسی ملک کے سربراہ سے کم نہیں سمجھتے۔ اس
سے متعلق افراد خود کو مجرم یا گنہگار نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے آپ کو مسیحا اور نئے
سماج کا معمار سمجھتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کیے گئے قتل و غارت کو وہ اس زاویۂ نگاہ
سے دیکھتے ہیں جس نظر سے کوئی مملکت، اپنے مجرموں کو دی گئی سزا اور دشمنوں کی
جنگ میں ہلاکت کو دیکھتی ہے۔ وہ مروجہ قانون کی نظر میں بھیانک جرائم
کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن ان کی اپنی نظر میں یہ عمل سماج کی اصلاح کے لیے ناگزیر
ہوتا ہے۔ وہ مروجہ قوانین کی سپردگی کو اپنے لیے ضروری نہیں سمجھتے۔ ان
لوگوں میں جہاں ایک طرف وحشیانہ بربریت، سفاکی اور سنگدلی کے خصائل
ہوتے ہیں وہیں دوسری طرف رحمدلی، ہمدردی، رحم و کرم، انسانیت کا احترام
احسان کرنا اور کیے گئے احسانات کو کبھی نہ بھولنا جیسے اوصاف بھی پائے جاتے ہیں

وہ بے سبب نہ کسی کو پریشان کرتے ہیں اور نہ عوام کی روزمرہ زندگی میں کوئی دخل دیتے ہیں۔ بشرطیکہ سمجھ کسی کی حق تلفی یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ جس کا بدلہ مافیا کی لغت میں سزائے موت ہوتا ہو اور اس معاملے میں دخل دینے کی ان سے درخواست نہ کی گئی ہو۔

مختلف مافیا خاندانوں کے باہمی روابط میں یہ خصوصیت خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ وہ بھلے ہی آپس میں دشمن ہوں، ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں لیکن ایک دوسرے کی شادی و غم میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ خواہ وہ شخص جس کی آخری رسوم میں وہ شریک ہو رہے ہیں انہیں کے ہاتھوں قتل ہوا ہو۔ ایسی تقاریب میں شرکت کے وقت کوئی خاندان انتقامی کارروائی یا اس وقت کا غلط استعمال کرنے کی حماقت نہیں کرتا۔

مافیا سربراہوں کا سیاست، انتظامیہ اور عدلیہ سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے وہ کسی بھی معاملے کو بہ آسانی اپنی مرضی کے مطابق موڑ لیتے ہیں اور ان کے لیے کوئی کام ناممکن نہیں رہ جاتا۔ ان کے کام کرنے کا طریقہ اتنا منصوبہ بند ہوتا ہے کہ ناکامی کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔

یہ دلچسپ، سنسنی خیز اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا شاہکار اردو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی ہے کہ یہ وہی ناول ہے جو پہلی بار آج سے بیس سال پہلے چھپا تھا تو اس نے فروخت کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے تھے اور پانچ سال کی قلیل مدت میں اسکے تراجم دنیا کی تقریباً ہر زبان میں ہو چکے تھے۔ اتفاق سے یہ ابھی تک اردو کا جامہ پہننے سے محروم تھا۔

میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اس کا ترجمہ کرنے کا کام میرے حصے میں آیا۔ اب میں اس کام میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ اردو قارئین ہی کریں گے۔ میں تو صرف یہ درخواست کروں گا کہ قارئین کو کہیں ترجمے کی کوتاہیاں نظر آئیں تو مجھے ضرور مطلع کریں تا کہ میں آئندہ ان کے مشوروں پر عمل کر سکوں۔

یعقوب یاور کوڑی

مکان نمبر C-20/15

تیلیاباغ وارانسی

یو۔ پی

۱۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء

ایک

امیریگو بوناسیرا نیویارک کی فوجداری عدالت نمبر تین میں بیٹھا فیصلے کا انتظار کر رہا تھا۔ اپنی بیٹی کو بے رحمی سے پیٹنے اور اس کی عصمت دری کی کوشش کرنے والوں کے لیے اس کے دل میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

جج نے اپنے سیاہ چغے کی آستین کچھ اس انداز میں اوپر چڑھائیں جیسے سامنے کٹہرے میں کھڑے دونوں جوانوں کو جسمانی طور پر کوئی سزا دینے والا ہو۔ اس کے سرد چہرے پر اپنے عہدے کے وقار کے مطابق بے توجہی کی علامات نمایاں تھیں لیکن ان علامات میں جھوٹ کی ایک ایسی دبیز نقاب تھی جسے امیریگو بوناسیرا محسوس تو کر سکتا تھا لیکن سمجھنے سے قاصر تھا۔

"تم دونوں نے حد درجہ ذلیل حرکت کی ہے۔" جج کی تیکھی آواز ابھری۔

امیریگو بوناسیرا نے سوچا: "ہاں ہاں جانوروں سے بھی بدتر کیونکہ یہ دونوں جانور ہی ہیں۔"

دونوں ماڈرن نظر آنے والے نوجوانوں نے اطاعت شعاری اور ندامت سے اعتراف میں اپنے سر جھکا لیے۔

جج نے اپنے تحریری فیصلے کو آگے پڑھنا جاری رکھا: "تم لوگوں نے اس لڑکی کے ساتھ جنگلی جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ آبروریزی سے محفوظ رہی، ورنہ میں تمہیں بیس سالوں کے لیے سلاخوں کے پیچھے

بھیج دیتا۔ جج نے کچھ دیر رک کر امیر بگوبوتا سیرا پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالی اور پھر مجرم نوجوانوں کے پرانے چال چلن کی رپورٹ دیکھنے لگا۔ اس نے پیشانی پر سلوٹیں ڈالیں۔ بھنویں چڑھائیں۔ بے دلی سے شانوں سے جنبش پیدا کی جیسے وہ اب اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات کہنے کے لیے خود کو تیار کر رہا ہو۔

"لیکن تمھاری نوجوانی، تمھارے بے داغ ماضی اور تمھارے معزز گھرانوں کو نظر میں رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ انصاف میں انتقام کی کوئی جگہ نہیں ہے، تمھیں تین سال کی سزا دیتا ہوں لیکن اس سزا کا اطلاق تم پر اسی وقت ہوگا جب تم کوئی دوسرا جرم کروگے اور پکڑ کر عدالت میں لائے جاؤگے۔"

امیر بگوبوتا سیرا نے اپنے اندر اٹھتے نفرت، غم و غصّے اور بیچارگی کے بھیانک طوفان کو اپنے چہرے سے ظاہر نہ ہونے دینے کی کوشش کی۔ اسکی خوبرو جوان بیٹی اپنا ٹوٹا جبڑا لیے ابھی بھی اسپتال میں پڑی تھی اور اس کی اس حالت کے ذمہ دار جانوروں کو بری کیا جا چکا تھا۔ ان دونوں نوجوانوں کے پاس کھڑے ان کے والدین کو دیکھ کر اس کے دل میں ایک کسک ابھری۔۔۔ یہ لوگ کس قدر خوش کتنے مطمئن ہیں اس نے سوچا۔ وہ غصے سے کھول رہا تھا۔ اور دونوں نوجوان اطمینان سے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر اس کے قریب سے گذرے تو وہ خاموش کھڑا دانت پیس کر رہ گیا۔ اس کے ہم عمر لیکن لباس کی بنیاد پر اس سے زیادہ مہذب ان دونوں جانوروں کے والدین بھی جب اس کے پاس سے گذرے تو ان کے چہروں پر شرم لیکن آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔

امیر بگوبوتا سیرا خود پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ آگے بڑھ کر ہانپتے ہوئے چیخا

"تمہیں بھی اسی طرح رونا پڑے گا جیسے آج میں رو رہا ہوں۔ تمہارے بیٹوں نے جس طرح مجھے رُلایا ہے ویسے ہی میں تم لوگوں کو رلاؤں گا۔"

دفاعی وکیل اپنے موکلوں کی حفاظت کی غرض سے جھپٹے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں نوجوان بھی پیچھے چڑے لیکن وکیل سارے قافلے کو لے کر آگے بڑھ چکے تھے اور ایک تنومند عدالتی محافظ ایمریگو بوناسیرا کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔

بوناسیرا نے ایک اچھے امریکی شہری کی طرح ہمیشہ ہی اپنے ملک کے قوانین کو احترام کی نظر سے دیکھا تھا اور ان پر عمل کرتے ہوئے وہ خوشحال بھی تھا۔ اس وقت حالانکہ نفرت اور اشتعال کی انتہا کے سبب اس کا دماغ پھٹ پڑنے کو تھا اور اس کا جسم آتش انتقام سے جھلس رہا تھا پھر بھی وہ تذبذب میں مبتلا اپنی بیوی کی طرف مڑ کر بولا "ان لوگوں نے ہمیں بیوقوف بنایا ہے۔"

پھر وہ کچھ دیر کو رک کر نیچی آواز اور فیصلہ کن لہجے میں بولا "انصاف طلب کرنے کے لیے اب ہمیں ڈان کارلیون کے پاس جانا ہوگا۔"

—— (۲) ——

لاس اینجلز کے ایک شاندار ہوٹل کے ایک کمرے میں جانی فانٹین ایک عام سے شکی اور حاسد شوہر کی طرح شراب میں دھت اپنی بیوی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ آج میں اسے ضرور قتل کر دوں گا۔ جانی نے سوچا اور گھڑی دیکھی۔ صبح کے چار بج رہے ہے اور وہ کمبخت ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ اس کا دل چاہا کہ اپنی پہلی طلاق شدہ بیوی کو فون کر کے اپنے بچوں کی خیریت پوچھ لے۔ شاید

اسی طرح اس کا دل بہل جائے لیکن یہ کوئی مناسب وقت تھا بھلا کسی کو فون کرنے کا۔ اور اسے یکایک ہنسی آ گئی۔ اپنے آپ پر اسے وہ دن یاد آ گئے جب وہ امریکا کا سب سے مقبول فلم اسٹار اور گانے والا تھا۔ اس پر ساری عورتیں جان دیتی تھیں۔ اس کے بے شمار دوست تھے جو رات کے کسی بھی وقت اس کے فون کی آمد پر خوش ہو جاتے تھے۔ لیکن اب۔ اب جبکہ اس کا فلمی کیریر زوال پر تھا اور اس کی آواز بیکار ہو چکی تھی تو سب نے منہ پھیرنا شروع کر دیا تھا۔

اسکاچ کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے اس نے دروازے میں چابی گھومنے کی آواز سنی لیکن اس نے شراب پینا جاری رکھا۔ اس کی بیوی کمرے میں داخل ہوئی وہ بہت خوبصورت تھی بالکل پریوں جیسی۔ اس کی نیلی آنکھیں سڈولی اور نشہ آور جسم پر دوسرے پردے پر دیکھ کر درجنوں امریکی سر دھنتے تھے۔ مارگنٹ اشٹش کے مقناطیسی حسن کی ایک جھلک دیکھنے کو لوگ ترستے تھے اور اسے دیکھنے کی قیمت بھی ادا کرتے تھے۔

"تم کہاں گئی تھیں؟" جانی نوٹینگن نے پوچھا۔

"کسی کا بستر گرم کر رہی تھی۔" اس نے جواب دیا۔

جانی کا سارا نشہ ہرن ہو گیا۔ اچانک وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کی گردن دبوچ لی۔ لیکن اس جادوئی وجود کے قریب آتے ہی اس کا سارا غصہ کافور ہو گیا۔ وہ بے بسی محسوس کرنے لگا۔ مذاق اڑانے والے انداز میں اس کی بیوی مسکرائی۔ جانی پھر غصے سے کھول اٹھا اور گھونسہ تان لیا۔ مارگنٹ چلائی "جانی چہرے پر نہیں، میں فلموں میں کام کر رہی ہوں میری شوٹنگ چل رہی ہے۔"

وہ ہنستی رہی۔ جانی نے اس کے پیٹ میں گھونسہ مار کر اسے فرش پر گرا دیا

اور خود بھی اس پر گر پڑا۔ اس کی سانسوں کی مہک جانی کے نتھنوں سے ٹکرا کر دماغ میں بسنے لگی۔ وہ اس کی بانہوں اور رانوں پر گھونسے برسانے لگا لیکن یہ ضربیں بہت ہلکی تھیں تاکہ جسم کا کوئی حصہ چوٹ لگنے سے بدشکل نہ ہو جائے۔ اسے آزادی سے پیٹنا جانی کے حوصلے سے باہر کی بات تھی۔ وہ پیٹھ کے بل زمین پر پڑی تھی اور کا گاؤن رانوں کے اوپر تک کھسک گیا تھا اور وہ اس کی بے بسی پر ہنستے ہوئے خود سپردگی کے انداز میں اس کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔

جانی فونٹین اٹھ کھڑا ہوا۔ فرش پر پڑی ہوئی لڑکی سے اس کو نفرت تھی لیکن وہ اس کے حسن کے جادو کا شکار تھا۔ مارگنٹ اٹھی اور کسی رقاصہ کی سی چابکدستی سے اچھل کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ بچوں کی طرح ناچتی ہوئی مزاحیہ انداز میں گانے لگی۔ "مجھے مت مار جانی...... مجھے مت مار جانی۔" پھر حسین چہرے پر افسردگی کا پردہ ڈالتی ہوئی بولی۔ "یو سلی باسٹرڈ جانی، تم بالکل بچوں کی طرح مارتے ہو۔ کیا ہمیشہ بچے ہی بنے رہو گے......؟ تم پیار بھی بچوں کی طرح کرتے ہو۔ تم کیا سوچتے ہو کہ ہم بستری بھی تمہارے ان بیہودہ گانوں کی طرح ہے جنہیں تم کبھی گایا کرتے تھے؟" پھر سر ہلاتی ہوئی بولی۔ "بے چارہ جانی... گڈ بائی۔" اور اپنے بیڈ روم میں جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔

جانی نے بے بسی سے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا۔ شدید اور مکمل مایوسی نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا لیکن چند ہی لمحے بعد اس کی اس دنیا سے لڑنے اور کشمکش کرنے کی فطری قوت عود کر آئی اور اسے اس شخص کا خیال آ گیا جو اس دنیا میں ایسا واحد شخص تھا جو جانی کی مدد کر سکتا تھا۔ اس نے فوراً ویٹر کو فون پر ٹیکسی لانے کی ہدایت کی۔ وہ فوراً نیویارک جائے گا اس شخص کے پاس جو زبردست طاقت، حکمت

کا مالک تھا اور جو جانی سے بے حد محبت کرتا تھا یعنی کہ ڈان کارلون۔

— ۳ —

چھوٹا قد، تنومند جسم اور اپنی بڑی بڑی اطالوی چپاتیوں کے کناروں کی طرح سخت مزاج رکھنے والا نان بائی نازورن اپنی بیوی، جوان بیٹی کیتھرائین اور ملازم اینجو کو ڈانٹ رہا تھا۔ اینجو امریکہ میں مقیم ان دوسری جنگ عظیم کے ہزاروں اطالوی جنگی قیدیوں میں سے ایک تھا جنہیں حکومت امریکہ نے ضمانت پر اپنے کارخانوں میں کام کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ مذاق مذاق میں دل لگا بیٹھنے کے سبب جو موجودہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی اس سے ضمانت کے رد ہو جانے کے امکان سے اینجو خوفزدہ تھا۔

نازورن بپھرتا ہوا بولا۔ "تم نے میرے خاندان کی عزت پر حملہ کیا ہے۔ تم نے میری بیٹی کو اس خیال سے معمولی تحائف دئے ہیں کہ وہ تمہیں ہمیشہ یاد رکھے اس لئے کہ تمہیں معلوم ہے کہ اب جنگ عظیم ختم ہو چکی ہے اور جلد ہی امریکہ تمہیں سسلی کے تمہارے غلیظ گاؤں میں واپس پھینک دے گا۔"

اینجو ایک پستہ قد لیکن طاقتور نوجوان تھا۔ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر روہانسا سا بولا۔ "میں مقدس کنواری مادر مریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ کی مہربانیوں کا کبھی بھی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ میں آپ کی بیٹی سے سچی محبت کرتا ہوں اس لئے ایمانداری سے اس کا ہاتھ مانگتا ہوں میں جانتا ہوں کہ مجھے اس کا حق نہیں ہے لیکن اگر مجھے واپس اٹلی بھیج دیا گیا تو

پھر میرے لئے امریکہ واپس آکر کیتھرائن سے شادی کرنا ناممکن ہو جائے گا۔"

نازورن کی بیوی نلومنا دو ٹوک لہجے میں بولی" بیوقوفی مت دکھاؤ، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اینجو کو یہیں رکھو۔ اسے لانگ آئی لینڈ پر اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیج دو تاکہ وہاں کچھ دنوں پوشیدہ طور پر رہ سکے۔"

کیتھرائن رو رہی تھی وہ موٹی سی ایک عام لڑکی تھی اور اپنا گھر بسانے کی خواہشمند تھی۔ اسے اینجو جیسا خوبرو اور محبت کرنے والا شوہر ملنا ناممکن تھا وہ چیخ کر بولی "اگر آپ لوگ اینجو کو یہاں نہیں رکھ سکتے تو میں گھر سے بھاگ جاؤں گی اور اٹلی جا کر رہنے لگوں گی۔

نازورن نے ایک گہری نظر اپنی بیٹی پر ڈالی وہ جوانی کے ہاتھوں مجبور تھی۔ اس نے کئی بار اینجو اور کیتھرائن کو عشقیہ حرکتیں کرتے دیکھا تھا۔ نازورن نے سوچا تھا کہ اگر صحیح وقت پر مناسب قدم نہ اٹھایا گیا تو اینجو اور کیتھرائن محض ایک دوسرے کی ہوس کی تکمیل کا ذریعہ بن کر رہ جائیں گے۔ اینجو کو امریکی شہری بنانا ہی ہوگا اور اس مشکل مسئلے کو صرف ایک شخص سلجھا سکتا تھا اور وہ تھا گاڈ فادر ڈان کارلون۔

— ۴ —

ان تینوں اور دیگر بہت سے لوگوں کو ایک خوبصورت دعوت نامہ کے ذریعہ اگست کے آخری سنیچر کو ہونے والی مس کانسٹامجیا کارلون کی شادی میں مدعو کیا گیا تھا۔ دلہن کا باپ ڈان ڈلو کارلون حالانکہ اب لانگ بیچ کی

ایک عظیم الشان کوٹھی میں رہتا تھا لیکن وہ اپنے پرانے غریب دوستوں اور پڑوسیوں کو نہیں بھولا تھا۔ شادی بڑی شان سے ہوگی اسمیں کوئی شبہ کی بات نہ تھی۔ جاپانیوں کے ساتھ ابھی ابھی جنگ ختم ہوئی تھی اور اب پرامن ماحول میں شادی کے مقابلے میں اجتماعی مسرت کا دوسرا کوئی ذریعہ نہیں تھا اسی لئے اُس سنیچر کو صبح سے ہی ڈان کارلیون کے دوست احباب اس کی رہائش گاہ پر جمع ہونے لگے تھے۔ نوعروس کو تحفتاً پیش کرنے کے لئے ان سب کے پاس زرد رنگ کے لفافوں میں نوٹ بھرے ہوئے تھے۔ ہر لفافہ میں تحفہ دینے والے کا مختصر تعارف اور گاڈ فادر کے لئے ان کے احترام کا اظہاری خط تھا اور ان کا یہ احترام رسمی نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے تھا۔

ڈان ولٹو کارلیون ایک ایسا شخص تھا جس کے پاس کوئی مدد طلب کرنے آتا تو کبھی مایوس نہیں لوٹتا۔ وہ نہ تو کبھی جھوٹے وعدے کرتا تھا اور نہ کسی بہانے سے مدد کرنے سے احتراز کرتا تھا۔ یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ مدد حاصل کرنے والا شخص اُس کا دوست یا شناسا ہی ہو یا مدد حاصل کرنے کے بعد اس کا بدلہ چکا پانے کی حیثیت رکھتا ہو۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ مدد حاصل کرنے والے شخص کو ڈان کے ساتھ اپنی دوستی کا اعلان کرنا ہوتا تھا۔ اور پھر اس بات کی پروا کئے بغیر کہ وہ شخص کمزور ہے یا غریب ڈان کارلیون اس کے مسائل اور دشواریوں کو خود قبول کر لیتا تھا اور انہیں حل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا تھا۔ بدلے میں وہ صرف ان سے دوستی کے انعام کا خواہشمند تھا اور ڈان کارلیون کی نظر میں دوستی کا مطلب یہ تھا کہ وقت ضرورت ایک دوسرے کے کام آیا جائے لہٰذا وہ جس کسی کو دوست بناتا تھا اور اس کی

مشکل حل کرتے اس سے بھی یہ اُمید رکھتے کہ اگر کبھی انھیں کوئی ضرورت پیش آگئی تو ان کی مدد حاصل کرنے والا بھی بخوشی ان کا وہ کام انجام دے گا جس کی وہ اس سے درخواست کریں گے۔

اپنی بیٹی کی شادی کے مبارک موقع پر ڈان کارلون لانگ بیچ کی اپنی رہائش گاہ کے صدر دروازے پر کھڑا مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔ یہ سبھی لوگ اسکے شناسا اور معتمد تھے۔ ان میں سے بیشتر ڈان کے مقروض تھے اور اس مبارک موقع پر اس کی خدمت کر کے قرض سے نجات پاکر اسے گاڈ فادر کے نام سے پکارنے کا حق حاصل کرنے کے متمنی تھے۔ شادی سے متعلق تمام انتظامات ڈان اور اس کے بیٹوں کے دوستوں کے ہاتھ میں تھے خصوصی پروگرام اس کے اپنے ایک ایکڑ طویل و عریض باغ میں ہونا تھا جسے دلہن کی نوجوان سہیلیوں نے بڑے شاندار طریقے سے سجایا تھا۔

اپنی عادت کے عین مطابق ڈان کارلون امیر و غریب میں کوئی تفریق کئے بغیر مساوی طور سے نہایت خلوص سے تمام مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔

سونی کارلون کو خاندان کے بزرگ ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے جبکہ نوجوان طبقہ کیلئے وہ ایک ہیرو تھا۔ اس کا قد بیحد لمبا تھا تقریباً چھ فٹ اور اس پر اسکے گھنگھرالے بال اسے اور طویل قامت ظاہر کرتے تھے۔ اس کا چہرہ بالکل گول تھا اور ہونٹ بے حد موٹے اور نشیلے قسم کے تھے۔ اس کی جسمانی قوت کسی سانڈ سے کم نہ تھی اور یہ بات سبھی جانتے تھے کہ اسے فطرت نے زبردست جنسی قوت سے نوازا تھا حتیٰ کہ اس کی بیوی اس کی صحبت سے اسی طرح خوفزدہ رہتی تھی جیسے کہ کسی غضبناک دیوتا کے قہر سے پجاری خوف زدہ رہتے ہیں۔ یہ بات

سرگوشیوں میں کہی جاتی تھی کہ شادی سے پہلے سونی جس طوائف کے پاس بھی جاتا تھا وہ اس سے دگنے دام لیا کرتی تھی۔

شادی کے اس پروگرام میں کئی خوبصورت نوجوان لڑکیاں للچائی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ لیکن یہ سب اپنا وقت ضائع کر رہی تھیں۔ اس لئے کہ اپنی بیوی اور تین بچوں کی موجودگی کے باوجود بھی سونی کارلون کی نظریں اپنی بہن کی سب سے قریبی سہیلی لوسی مین سینی پر مرکوز تھیں۔ یہ الہڑ اور جوانی کے نشے میں بدمست لڑکی گلابی گاؤن اور پھولوں کا تاج پہنے ایک کین کی کرسی پر بیٹھی تھی۔ وہ صرف حسن کا بے مثال نمونہ ہی نہیں تھی بلکہ شادی کی تیاری کے دوران گذشتہ ایک ہفتے سے اپنی اداؤں اور اشاروں سے سونی کی حوصلہ افزائی بھی کرتی رہی تھی۔ ایک دن موقع پاکر اس نے سونی کا ہاتھ بھی دبادیا تھا۔ سونی جانتا تھا کہ کسی کنواری لڑکی کی جانب سے اب اس سے زیادہ واضح اشارہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

لوسی کو اس کی پرواہ بالکل نہیں تھی کہ سونی اپنے والد کی طرح ایک عظیم انسان نہیں تھا۔ وہ بے حد بہادر تھا اور اس کا دل اسکے جسم کی طرح ہی بہت بڑا تھا لیکن اسمیں اپنے باپ کے جیسی انکساری نہ تھی بلکہ اس کا مزاج آتشی تھا۔ غصہ ہر وقت اس کی ناک پر دھرا رہتا اور ظاہر ہے اس طرح وہ اکثر غلط فیصلے کر ڈالتا تھا۔ اسمیں ضبط واحتیاط نام کو نہ تھی اور حالانکہ وہ اپنے والد کے کاروبار میں ان کی بے حد مدد کرتا تھا لیکن یہ سبھی جانتے تھے کہ اسمیں اپنے باپ کے جانشین بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔

دوسرا بیٹا فریڈریکو یا "فریڈو" معصوم طبیعت کا تیس سالہ نوجوان تھا۔

فریڈو پستہ قد تھا اور خوبصورت نہ ہونے کے باوجود ایک قسم کی دلکشی رکھتا تھا
اس نے نہ تو کبھی لڑکیوں سے ناجائز تعلقات استوار کر کے خاندان کے وقار کو ٹھیس
پہونچائی تھی اور نہ کوئی دوسری بری حرکت کی تھی۔ وہ اپنے والد کا بیحد فرمانبردار
خدمت گزار اور وفادار بیٹا تھا لیکن ان سب اچھے اوصاف کے باوجود اس کی
شخصیت میں ایک بڑی کمی تھی۔ وہ خود اعتمادی کے جوہر سے محروم تھا۔ نہ تو وہ
آزادانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اور نہ اپنے فیصلوں پر دوسروں
سے عمل کرا سکتا تھا۔ اس طرح اپنے باپ کی وراثت سنبھال پانے کی صلاحیت
اس میں بھی نہیں تھی۔

تیسرا بیٹا مائیکل کارلون سب سے الگ تھلگ باغ کے ایک کونے میں
ایک میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے دونوں بھائیوں سے بالکل مختلف تھا
اسمیں انکے جیسی دلکشی نہ تھی بلکہ سترہ سال کی عمر تک تو اس کے والد ڈان
کارلون تک کو اس کی قوت مردمی کی طرف سے تشویش تھی لیکن جوان ہونے
پر مائیکل ایک سنجیدہ، باوقار اور بڑی ہمت والا مرد بن چکا تھا۔ ڈان
کا یہ سب سے چھوٹا بیٹا وہ واحد فرد تھا جس نے اپنے باپ کے احکامات
ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس میں ایک مقناطیسی کشش تھی جو سب کو
اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ آج بھی سب کی نظریں بار بار اس کی طرف
اٹھ رہی تھیں۔ وہ باغ میں کونے کی ایک میز پر اپنی ہم جماعت گرل فرینڈ
کے ایڈمس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ دبلی پتلی ذہین اور اطالوی لڑکیوں کے
مقابلے میں زیادہ شوخ طبیعت کی ایڈمس کو مائیکل نے عزت کے ساتھ
تمام مہمانوں اور اپنے افراد خاندان سے ملوایا تھا لیکن کوئی بھی اس سے

متاثر نہیں ہوا تھا۔

سبھی مہمانوں نے محسوس کیا کہ ڈان کو اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ دراصل جنگ عظیم ثانی کے شروع ہونے سے پہلے مائیکل نہ صرف ڈان کا سب سے پیارا بیٹا تھا بلکہ وقت آنے پر وہی سب سے اہل وارث بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اس میں اپنے عظیم باپ کی طرح سبھی ضروری اوصاف کے علاوہ حیرت انگیز سوجھ بوجھ اور ایسی فطری چھٹی حِس بھی تھی جس کے بل پر کوئی دوسروں سے اپنا احترام کروا سکتا ہے۔ لیکن جنگ عظیم ثانی کے شروع ہوتے ہی مائیکل کارلون اپنے باپ کی امیدوں کو نظر انداز کر کے اپنی مرضی سے امریکی بحریہ فوج میں بھرتی ہو گیا تھا۔

ڈان کارلون کو یہ بالکل پسند نہیں تھا کہ اس کا بیٹا کسی دوسرے کے لئے خواہ وہ اس کا ملک ہی کیوں نہ ہو، لڑتا ہوا موت کا شکار ہو جائے۔ اسی لئے ڈاکٹروں کو رشوت دی گئی کہ وہ اسے فوج میں بھرتی کے لئے جسمانی طور ناقابل ثابت کر دیں اور دیگر ذرائع پر کافی رقم خرچ کی گئی لیکن ان کوششوں کے باوجود اکیس سالہ مائیکل کو اپنی مرضی سے بحریہ میں بھرتی ہونے سے نہیں روکا جا سکا۔ جنگ کے دوران بحرالکاہل میں مائیکل نے ایسے دلیرانہ کام انجام دئے کہ وہ ترقی کرتا ہوا کیپٹن کے عہدے پر پہونچ گیا۔ اسے بہادری کے لئے کئی طلائی تمغے ملے۔ اس کی حیرت انگیز جرأت اور حوصلے کی داستانیں تصویروں کے ساتھ مشہور میگزین "لائف" میں چھپیں تو ڈان نے اپنے دوستوں سے کہا تھا: "افسوس کہ اس نے یہ کارنامے دوسروں کے لئے انجام دئے ہیں۔"

سن ۱۹۴۵ء میں شدید زخمی ہو جانے کے سبب جب اسے فوج سے ڈسچارج کیا گیا تو مائیکل کارلون کو گمان بھی نہیں تھا کہ فوج سے اس کی علیحدگی کا انتظام اس کے باپ نے کرایا تھا۔ کچھ ہفتے گھر میں رہنے کے بعد اس نے بغیر کسی سے مشورہ کئے نیو ہیمپ شائر کے ہنوور شہر میں ڈارٹ ماؤتھ کالج میں داخلہ لے لیا اور اس طرح ایک بار پھر اس نے باپ کا گھر چھوڑ دیا۔ وہیں سے وہ اپنی بہن کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے اپنی ہونے والی بیوی کو ساتھ لے کر یہاں آیا تھا۔

مائیکل کارلون اس تقریب میں آئے ہوئے کچھ خصوصی مہمانوں کے بارے میں اپنی محبوبہ کو بڑے چاؤ سے چھوٹی چھوٹی دلچسپ باتیں بتا رہا تھا اور وہ گہری دلچسپی سے یہ نئی نئی باتیں اور غیر ملکی تجربات سن رہی تھی۔ اس کا دھیان شراب سے بھرے لکڑی کے ڈرم کے قریب جمع لوگوں کی طرف گیا۔ وہاں امریگیو بونا سیرا، نازورن، اینتھونی کو پولا اور لوکا براسی کھڑے تھے۔ اپنی سوجھ بوجھ سے اندازہ لگا کر اس نے مائیکل سے کہا کہ یہ لوگ کچھ خوش نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس پر مائیکل نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ لوگ میرے والد سے تنہائی میں ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں اور ان سے کچھ مدد چاہتے ہیں۔ اور حقیقتاً ان کی نگاہیں مسلسل ڈان کے ہی تعاقب میں تھیں۔

ادھر ڈان کارلون آنے والے مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا کہ ایک سیاہ سیڈان اس کے دروازے کے سامنے دو رفٹ پاتھ کے سرے پر رکی۔ اندر بیٹھے دو آدمیوں نے خود کو چھپائے بغیر اپنی جیبوں سے نوٹ بک نکال کر وہاں کھڑی کاروں کے نمبر نوٹ کرنا شروع کر دیا۔ سونی نے اپنے باپ کی طرف

مڑ کر کہا: "یہ لوگ پولیس والے معلوم ہوتے ہیں۔"

ڈان کارلون نے بے دلی سے کندھے جھٹکے اور کہا۔ "میں سڑک کا مالک نہیں ہوں۔ وہ لوگ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔"

سونی کا خوبصورت چہرہ غصے سے تمتمانے لگا۔ "یہ کمینے حرامزادے کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔" اور سیڑھیاں اتر کر سیاہ سیڈان کے پاس جا پہنچا اسکے غصے کا کوئی اثر کار والوں پر نہیں ہوا۔ ڈرائیور نے ایک شناختی کارڈ نکال کر سونی کے سامنے کر دیا۔ بھنبھناتے ہوئے سونی پیچھے ہٹا اور سیڈان پر تھوک کر واپس چل دیا۔ اس پر اس کی امید کے خلاف نہ تو ڈرائیور کو غصہ آیا اور نہ باہر نکل کر اس نے اس کے پیچھے آنے کی کوشش کی۔ سونی اپنے باپ کے پاس پہونچ کر بولا "یہ حرامزادے ایف بی آئی کے کتے ہیں اور تمام کاروں کے نمبر نوٹ کر رہے ہیں۔"

ڈان کارلون جانتا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اس نے اپنے قریبی دوستوں کو پہلے ہی یہ مشورہ دیا تھا کہ تقریب میں وہ اپنی کار لے کر نہ آئیں۔ بیٹے کا غصہ اور احمقانہ برتاؤ پسند نہ آنے کے باوجود اس سے ایک مسئلہ حل ہو گیا تھا نمبر نوٹ کرنے والے لوگوں کو یقین آجائے گا کہ ان کی آمد خلاف توقع تھی۔ خود ڈان کو تو کبھی غصہ آتا ہی نہیں تھا۔ اس نے بہت پہلے اپنے تجربے سے سیکھا تھا کہ سماج کے ذریعہ تھوپی گئی ہر توہین کو برداشت کر لینا چاہیے۔ اور بالکل عام آدمی بھی اگر اپنی آنکھیں کھلی رکھے اور صبر سے انتظار کرتا رہے تو بہت طاقتور آدمی سے بدلہ لے سکتا ہے۔ اس عرفان کے حاصل ہونے کے بعد ڈان نے اپنے نرم لہجے کو کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں ترک نہ کرنے کا عہد کر لیا تھا اور اس کی ترقی کا یہ ایک بہت بڑا سبب تھا۔

اب مکان کے پائیں باغ میں فور ہیس بینڈ کی دھنیں بکھرنے لگی تھیں۔ سبھی مہمان آچکے تھے۔ ان میں سے کچھ لکڑی کے فرش پر رقص کر رہے تھے باقی لذیذ پکوانوں اور شراب کی میزوں کے گرد بیٹھے تھے۔ خاص طور پر بنائی گئی ایک شاندار میز پر دلہن کونی کارلون اپنے دولہا اور دیگر سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی تھی قدیم اطالوی طرز کے یہ انتظامات حالانکہ دولہے کی مرضی کے مطابق نہیں تھے لیکن کونی اس سے پوری طرح مطمئن تھی کیونکہ وہ اپنے باپ کو مزید ناراض کرنا نہیں چاہتی تھی۔ کونی کے خود اپنے شوہر کے انتخاب سے وہ پہلے ہی کچھ خفا تھے

دولہا کارلو ریجی سسلین باپ اور شمالی اطالوی ماں کی اولاد تھا۔ اسکے والدین نوادا میں رہتے تھے۔ کارلو وہاں کی پولیس سے فرار ہو کر نیویارک آگیا تھا۔ یہاں پہلے اس کی ملاقات سونی کارلون سے ہوئی اور بعد میں اس کی بہن سے اور اس ملاقات نے آج شادی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ ڈان کارلون نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر کارلو کے بارے میں معلوم کیا تھا۔ اس کے خلاف کوئی سنگین جرم نہیں تھا۔ اس کے آدمیوں نے یہ اطلاع بھی دی کہ نوادا میں جوا قانوناً جائز ہے۔ ڈان کے لئے یہ معلومات بڑی مفید تھی۔

سسلی: ملک اٹلی کا ایک جزیرہ جہاں سے مافیا کی ابتدا ہوئی تھی۔

نیویارک: امریکہ کی ایک ریاست۔

نوادا: امریکہ میں پچاس ریاستیں ہیں اور بہت سے معاملات میں ہر ریاست اپنا الگ الگ قانون بنانے کی حقدار ہے لہٰذا بہت سی ریاستوں میں جوا جائز ہوتا ہے اور بہت سوں میں قانوناً ممنوع البتہ خارجہ پالیسی، دفاع اور ایسے ہی اہم معاملات مرکزی حکومت کے اختیار میں ہوتے ہیں۔

کوئی کارلون کوئی خوبصورت لڑکی نہیں تھی۔ لیکن دلہن کے لباس، آرائش اور کنوارے پن کی چمک نے مل کر اسے اس وقت خوبصورت بنا دیا تھا۔ میز کے نیچے اس نے اپنا ہاتھ دولہے کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ اس کی نظروں میں کارلوریجی غیر معمولی طور پر خوبرو تھا۔ کارکو نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ نوادا کے کھلے ریگستان میں محنت و مشقت کر کے گزارا تھا اور اس محنت نے اس کے جسم کو مضبوط اور سڈول بنا دیا تھا۔ بظاہر اس وقت ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کارلوریجی دلہن کی طرف بڑی ہوسناک نظروں سے گھور رہا ہو لیکن حقیقتاً اس کی نظریں کونی کے کندھے پر لٹکے ہوئے سلک کے اس تھیلے پر تھیں جس میں تحفے میں ملے نوٹوں کے لفافے رکھے تھے۔ اس کے اندازے کے مطابق اس تھیلے میں بیس ہزار ڈالر ضرور ہوں گے اور یہ تو صرف ابتدا تھی۔ آخر وہ اب ایک طرح کے شاہی خاندان کا داماد تھا اور اب اس کا خیال رکھنا ان لوگوں کا فرض تھا۔

حاضرین میں ایک اور نوجوان پالی گاٹو بھی سلک کے تھیلے پر نظریں جمائے سوچ رہا تھا کہ اس میں کتنی رقم ہو گی؟ لیکن اس تھیلے کو اڑا پانے کے بارے میں وہ خود کو کسی خوش فہمی میں مبتلا رکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ ناممکن ہے۔ اس نے بڑی بے دلی سے پاس کھڑے پیٹر کلے مینزا کی طرف دیکھا۔ نوجوان لڑکیوں میں گھرا بھاری بھرکم کلے مینزا بڑی مہارت سے رقص کر رہا تھا۔ اس کا نکلا ہوا پیٹ اکثر اس کی پارٹنر لڑکی کے سینے سے ٹکرا جاتا تھا اور حاضرین اس سے محظوظ ہو کر تالیاں بجانے لگتے تھے۔ کافی دیر تک اسی طرح مہمانوں کی تفریح طبع کے بعد جب کلے مینزا تھک گیا تو کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ پالی گاٹو نے فوراً اسے شراب کا ایک ٹھنڈا

گلاس دیا لیکن جواب میں شکریے کی جگہ جھڑکی ملی "ڈانس جج بننے کے بجائے آس پاس جاکر دیکھو کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے یا نہیں؟" اور یہ تنبیہہ سن کر پالی خاموشی سے بھیڑ میں شامل ہو گیا۔

بینڈ کی دھن بدلتے ہی ایک اور نوجوان نینو ولکینتی نے اپنا جام اٹھا کر ایک فحش سسلین گانا گانا شروع کر دیا۔ نینو نوبرو تھا لیکن بلا نوشی نے اس کے چہرے کی چمک ختم کر دی تھی۔ وہ اس وقت بھی نشے میں دھت تھا تمام مہمان مستی میں اس گیت کو اس کے ساتھ ہی گنگنانے لگے تھے۔

ڈان کارلون کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے وہ خاموشی سے مکان کے اندر چلا گیا۔ سونی کارلون اس سنہرے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً دولہا دولہن کی طرف بڑھا جہاں لوسی مین سینی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ سونی نے اس کے کان میں کچھ کہا اور لوسی فوراً اٹھ کر مکان کی طرف چلی گئی۔ اور چند منٹ کے وقفے کے بعد سونی بھی اٹھ کر لاپرواہی سے اسی طرف چل پڑا۔ جوانی کے بوجھ سے دبی لوسی کے چہرے پر مصنوعی معصومیت کا نقاب تھا۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد وہ باتھ روم کی طرف جانے والے زینے کی طرف بڑھ گئی اور چند لمحوں بعد جب وہ باہر نکلی تو اوپر کی منزل پر کھڑا سونی کارلون اسے اوپر آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

۵

ڈان کارلون کے دفتر کے شیشے کی بند کھڑکی کے پیچھے سے تھامس ہیگن پائیں باغ میں دی جانے والی شادی کی پارٹی کو دیکھ رہا تھا۔ اسکی پشت میں

دیواروں سے لگی الماریوں میں قانون کی کتابیں سلیقے سے سجی تھیں۔ ہیگن ڈان کا وکیل اور کانسی گلیوری[1] تھا۔ خاندانی کاروبار میں اس کا مقام نہایت اہم تھا۔ اس کی اہمیت ڈان کے بعد تسلیم کی جاتی تھی اس کمرے میں بیٹھ کر اس نے ڈان کے ساتھ مل کر بیشمار پیچیدہ مسائل حل کیے تھے۔ جب اس نے ڈان کو پارٹی سے اٹھ کر مکان میں داخل ہوتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ تقریب کے باوجود کام کرنا ہوگا۔ ڈان شاید اسی کے پاس آرہا تھا۔ ہیگن نے سونی اور لوسی کی سرگوشی اور پھر آگے پیچھے دونوں کا اندر داخل ہونا بھی دیکھا تھا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ یہ بات ڈان کو بتا دے لیکن پھر وہ میز کے پاس پہونچ کر ان لوگوں کی فہرست دیکھنے لگا جنہیں ڈان سے تنہائی میں ملنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ڈان نے جیسے ہی دفتر میں قدم رکھا ہیگن نے یہ فہرست اسے تھما دی۔ سر ہلاتے ہوئے ڈان نے صرف اتنا کہا "بونا سیرا کو سب سے آخر میں رکھنا۔"

ہیگن دروازے سے نکل کر سیدھا باغ میں پہونچا اور شراب کے ڈرم کے قریب جمع لوگوں میں سے نانبائی نازورین کو ڈان کے پاس بھیج دیا۔

ڈان کارلون نے آگے بڑھ کر نانبائی کو گلے سے لگا لیا۔ دونوں کا بچپن اٹلی میں ساتھ ساتھ گزرا تھا اور یہ دوستی اب بھی برقرار تھی۔ نازورین ہر تہوار اور دوسرے موقعوں پر ڈان کے پاس تحفتاً کچھ نہ کچھ بھیجا رہتا تھا

---

[1] ۔ ایک عہدہ جس کا کام مشیر، سکریٹری اور محافظ کی ذمہ داریاں ادا کرنا ہے۔ مافیا کے نظم و نسق میں اس کا مقام ڈان کے بعد کا ہوتا ہے۔ (مترجم)

اور بدلے میں کبھی کچھ طلب نہیں کیا تھا لیکن آج وہ کچھ مانگنے آیا تھا اور ڈان بڑی بے چینی سے اس کی کسی بھی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار تھا۔

اس نے نانبائی کو قیمتی سگار اور زرد سسلین شراب اسٹریگا کا گلاس پیش کیا پھر محبت سے اس کے شانے تھپتھپائے تاکہ وہ اپنی بات آزادی سے کہہ پانے کی ہمت کر سکے۔ ڈان کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی۔ اپنے تلخ تجربوں کی بنیاد پر اسے معلوم ہوا تھا کہ کسی اپنے سے مدد مانگنے کے لئے کتنی ہمت درکار ہوتی ہے

نانبائی نازورن نے اپنی بیٹی اور جنگی قیدی انیجو کے عشق کی کہانی سنا کر کہا کہ جنگ ختم ہو جانے کے سبب حکومت امریکہ اب انیجو کو واپس اٹلی بھیج دے گی اور اس فراق سے اس کی بیٹی کا دل ٹوٹ جائے گا اس لئے وہ چاہتا ہے کہ انیجو کو امریکہ میں بسنے کی اجازت مل جائے۔ محبت کرنے والے اس جوڑے کی چونکہ گاڈ فادر ڈان کارلون کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا اس لئے وہ آخری امید لے کر اس کے پاس آیا تھا۔

ڈان نے نازورن کی بات پوری ہونے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرے دوست تم بالکل بے فکر ہو جاؤ۔" اور پھر اسے سمجھایا کہ حکومت کے چند اراکین کانگریس[1] اس مقصد کے لئے ایک خصوصی بل پیش کریں گے اور انیجو امریکی شہری بن جائے گا۔ اس نے یقین دلایا کہ چونکہ یہ ممبران کانگریس اچھا اثر و رسوخ رکھتے ہیں اس لئے اس بل کے پاس ہونے میں کسی رکاوٹ کا امکان نہیں ہے ڈان نے اسے یہ بھی بتایا کہ آجکل امریکہ میں ایسے کام کی قیمت محض دو ہزار ڈالر ہے

---

[1]: امریکی کانگریس یہاں کی پارلیمنٹ کی طرح ہوتی ہے جس کے ممبر منتخب ہوتے ہیں۔

اور اس رقم کی ادائیگی کے بعد کام ہونے کی گارنٹی مل جاتی ہے۔ نانبائی یہ سن کر خوش ہو گیا۔ ڈان اسے رخصت کرنے دروازے تک آیا تو جوش جذبات میں وہ ایکبار پھر ڈان کے گلے سے لپٹ گیا۔

نازورن کے جانے کے بعد ہیگن نے مسکرا کر کہا۔" اس کے تو مزے ہو گئے۔ دو ہزار ڈالر میں داماد بھی ملے گا اور زندگی بھر مفت میں کام کرنے والا ملازم بھی۔"

پھر قدرے توقف کے بعد پوچھا۔" یہ کام مجھے کس کانگریس مین کو سونپنا ہے؟"

ڈان کارلیون نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔" یہ کام قریبی ضلع کے یہودی کو سونپ دو۔ میرا خیال ہے جنگ ختم ہونے کے سبب اس کے پاس ایسے اور بھی کیس ہوں گے۔ ہمیں واشنگٹن میں اپنے کچھ اور آدمی رکھنے ہوں گے تاکہ بھیڑ بھاڑ پر قابو رکھا جا سکے اور قیمت بھی نہ بڑھنے پائے۔ اس کام کیلئے کانگریس میں لیوٹینکی کے بجائے فشر زیادہ مناسب رہے گا۔"

ہیگن نے ساری باتیں نوٹ کر لیں۔

دوسرے جس آدمی کو ہیگن اندر لایا اس کا مسئلہ بہت معمولی تھا۔ اس کا نام اینتھونی کوپریلا تھا۔ وہ ڈان کے ایک ایسے دوست کا بیٹا تھا جبکہ ساتھ اس نے جوانی میں کام کیا تھا۔ اب اسے نیا روزگار شروع کرنے کے لئے پانچ سو ڈالر کی ضرورت تھی۔ ڈان نے اپنی جیب سے نوٹ نکالے تو وہ صرف چار سو ڈالر تھے۔ اس نے ٹام ہیگن سے کہا۔" مجھے سو ڈالر ادھار دے دو۔ دوشنبہ کو بینک کھلتے ہی واپس کر دوں گا۔" اینتھونی کوپریلا نے کچھ کہنا چاہا لیکن ڈان نے معذرت کے لہجے میں اس کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔" شادی کی اس تقریب کی وجہ سے میرے پاس نقدی کی کچھ کمی ہو گئی ہے۔" اور ہیگن سے

نوٹ لے کر پانچ سو ڈالر اسے دے دئے۔

ہیگن تعریفی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ڈان اکثر کہا کرتا تھا کہ آدمی کو اپنی فیاضی کو کبھی اہمیت میں کم کرنا نہیں چاہیے۔ انیتھونی کوپریلا یہ سوچ کر کیا محسوس کرے گا کہ ڈان جیسے آدمی نے اُسے قرض دینے کے لئے خود ادھار مانگا تھا حالانکہ یہ بات اسے معلوم ہوگی کہ ڈان کروڑپتی ہے لیکن کتنے کروڑپتی ہوں گے جو اپنے غریب دوستوں کے لئے خود وقتی ادھار مانگنے کی زحمت اٹھاتے ہوں۔

کوپریلا کے جانے کے بعد ڈان کارلون کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں ہیگن نے کہا۔ "لوقا براسی کا نام فہرست میں تو نہیں ہے لیکن وہ ذاتی طور پر مبارک باد دینا چاہتا ہے۔"

ڈان یہ سن کر کچھ خوش نہیں ہوا۔ "کیا ضروری ہے؟"

"اسے تو آپ ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔" ہیگن نے جواب دیا۔ "لیکن غیر متوقع طور پر جب اسے شادی کا دعوت نامہ ملا تو اس نے اسے اپنی عزت افزائی سمجھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی کے لئے وہ اظہارِ ممنونیت کرنا چاہتا ہے۔"

ڈان نے لوقا براسی کو بلانے کا اشارہ کر دیا۔

باغ میں مائیکل کی محبوبہ کے لوقا براسی کو دیکھ کر سہم گئی تھی۔ مائیکل اسے اسی خیال سے اس تقریب میں لایا تھا کہ اس کے باپ اور خاندانی کاروبار کی حقیقت کو وہ بغیر کسی صدمے کے رفتہ رفتہ ہضم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ ابھی تک وہ ڈان کو غیر اخلاقی کاروبار میں مصروف تاجر سمجھتی تھی۔ مائیکل نے بالواسطہ طور پر اسے تھوڑی بہت سچائی سے آگاہ کرنے کا

فیصلہ کیا۔ اس نے بتایا کہ لوقا براسی مشرق میں جرائم کی دنیا کا سب سے خوفناک آدمی ہے۔" اسے قتل کرنے میں مہارت حاصل ہے۔" مائیکل نے بُرا سا منھ بنا کر کہا۔ "سچائی جو بھی ہو میں اسے اپنے والد کے ایک دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں۔"

کے نے کچھ کچھ سمجھتے ہوئے قدرے بے یقینی سے پوچھا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ یہ آدمی تمہارے والد کے لئے کام کرتا ہے؟"

دل ہی دل بیچ و تاب کھاتے ہوئے مائیکل بولا۔ "تقریباً پندرہ سال پہلے کی بات ہے جب کچھ آدمیوں نے میرے والد کو مار کر تیل کی درآمد کا کاروبار چھیننے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت لوقا براسی نے دو ہفتے کے اندر تنہا چھ آدمیوں کو قتل کر کے اس مسئلے کو حل کر دیا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے والد پر بدمعاشوں نے حملہ کیا تھا؟"

"یہ پندرہ سال پرانی بات ہے اور اس کے بعد سے آج تک حالات پُرامن ہیں۔"

"تم مجھے ڈرا رہے ہو، اب شاید تم نے مجھ سے شادی کرنے کا اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔" کے نے اپنی کہنی سے اسے ٹہوکا دیتے ہوئے کہا۔ "بہت چالاک ہو.... کیا اس نے واقعی چھ آدمیوں کا خون کیا تھا؟"

"اخباروں میں تو یہی کہا گیا تھا لیکن ایک بھیانک کہانی اور بھی ہے۔ جسے ٹام ہیگن جانتا ہے لیکن لوقا کی وہ کہانی اس نے مجھے کبھی سنائی نہیں۔"

لوقا براسی صحیح معنوں میں شیطان تھا۔ بوٹا سا قد۔ بھاری بھرکم جسم، بڑی سی مضبوط کھوپڑی، غصے سے بھرا چہرہ، بھوری سرد آنکھیں، خوفناک چہرہ

اور یہ خونخوار براسی گو کہ ڈان کے ایوانِ قوت کا ایک مضبوط ستون تھا لیکن پوری دنیا میں اگر وہ کسی سے ڈرتا تھا تو وہ صرف ڈان کارلون سے ڈرتا تھا۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی نہایت احترام سے ڈان کو آداب پیش کیا۔ اور نوٹوں سے بھرا لفافہ دیتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ ڈان کی لڑکی کی پہلی اولاد لڑکا ہو۔ ڈان نے اسے اس طرح قبول کیا جیسے کوئی بادشاہ اپنے کسی بہادر اور وفادار سپاہی کا کوئی تحفہ قبول کرتا ہے۔

لفافے میں یقیناً دوسرے کسی شخص کے ذریعہ دئے گئے نوٹوں سے زیادہ نوٹ تھے۔ لوقا براسی ڈان کی بے حد عزت کرتا تھا اور اسی کے اظہار کے لئے اس نے اپنے لفافے میں اندازے سے زیادہ رقم رکھی تھی اور یہ لفافہ ڈان کو اپنے ہاتھوں سے دیا تھا۔ ڈان نے دل کی گہرائیوں سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ہیگن نے دیکھا کہ براسی کے چہرے سے ہر وقت ظاہر ہونے والے غصے اور سفاکی کی جگہ فخر اور مسرت کی علامات تھیں۔ براسی نے ڈان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور باہر نکل گیا۔

ڈان کارلون نے راحت کی سانس لی۔ پوری دنیا میں براسی ہی وہ واحد شخص تھا جس سے مل کر ڈان نروس ہو جایا کرتا تھا۔

اس کی نظروں میں براسی ایسا خونخوار جانور تھا جسے ہر وقت سنبھالے رکھنے کی ضرورت تھی۔

ڈان نے بوناسیرا کو بلانے کے لئے کہہ کر ہیگن سے کہا۔ "سانتینو کو بھی یہاں بھیج دو، میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس ملاقات سے کچھ سیکھ لے۔"

ہیگن نے باغ میں پہونچ کر بوناسیرا کو صبر و سکون سے انتظار کرنے کے لئے کہا اور سونی کارلون کو تلاش کرنے نکل گیا۔ جب وہ کہیں نہیں ملا تو وہ

مائیکل اور اس کی گرل فرینڈ کے پاس گیا اور ان سے سونی کے بارے میں پوچھا لیکن انہیں بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔ ہیگن سمجھ گیا کہ وہ اس وقت لوسی کے جسم سے کھیل رہا ہوگا اور اس سے بکھیڑا کھڑا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ وہ تیزی سے مکان کے اندر داخل ہوا۔

ہیگن کے جانے کے بعد کے نے پوچھا: "یہ کون ہے؟ تعارف کراتے وقت تم نے اسے اپنا بھائی بتایا تھا لیکن نہ تو اس کا نام تم سے ملتا ہے اور نہ ہی وہ اطالوی ہے۔"

"ٹام جب بارہ سال کی عمر میں یتیم ہو کر سڑکوں پر مارا مارا پھر رہا تھا تو سونی اسے گھر لے آیا تھا تب سے وہ ہمارے ساتھ ہے۔" مائیکل نے جواب دیا۔

"تمہارے والد تو بہت اچھے آدمی ہیں۔" کے ایڈمس نے کہا: "اپنے کئی بیٹے ہونے کے باوجود انہوں نے اسے قبول کر لیا۔"

"یہ صرف ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ میرے والد نے اسے باقاعدہ اپنا بیٹا نہیں بنایا ہے۔"

"کیوں؟" ایڈمس نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے والد کے مطابق ایسا کرنا ٹام اور اس کے والدین کی توہین کرنے جیسا ہے۔"

اسی وقت انہوں نے ہیگن اور سونی کو ڈان کے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ کے نے امیریگو بوناسیرا کی طرف انگلی اٹھا کر پوچھا: "ایسے مبارک موقع پر یہ لوگ کیوں تمہارے والد کو پریشان کرنے چلے آتے ہیں؟"

مائیکل ہنستے ہوئے بولا: "کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ قدیم رواج کے مطابق

کوئی بھی سسلین اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر کسی کی کوئی درخواست رد نہیں کرتا ہے۔"

—— (۶) ——

لوسی مین سینی نے اپنا گلابی گاؤن سنبھالا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑی سونی کی ہوسناک نظروں اور شراب سے سرخ چہرے سے اگرچہ اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن گذشتہ دو ہفتوں کی کوشش کے بعد وہ اس سنہرے موقع کو چھوڑ نہیں سکتی تھی۔ کالج کی زندگی میں اس نے دو بار جسمانی مسرت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں تجربے بے رس اور غیر اطمینان بخش ثابت ہوئے تھے۔ سونی کے بارے میں ادھر ادھر سے اس نے بہت کچھ سُن رکھا تھا خود اس کی بیوی سانڈرا نے اس کی غیر معمولی قوت کا ذکر لوسی سے کیا تھا اور ان سب باتوں کے بعد وہ اسے آزمانے اور جسمانی مسرت حاصل کرنے کیلئے بیتاب تھی۔

سونی کی طرف دوڑتے ہوئے اس کے جسم میں جنسی خواہشات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا۔ اوپر پہنچتے ہی سونی نے اسے گود میں اٹھا لیا اور ایک خالی خوابگاہ میں لے گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی لوسی کی ٹانگیں بے جان سی ہونے لگیں۔ سونی کے لمس نے اس کی رہی سہی قوت کو بھی سلب کر لیا۔ بہت جلد وہ قید ملبوس سے آزاد سونی کے دسترس میں تھی اور سونی نے اس کی امیدوں کے عین مطابق اسے اس انجانی دنیا کی سیر کرا دی جس کی وہ ایک مدت سے متمنی تھی۔

اس سے پہلے کہ جنسی ہوس کا یہ کھیل دہرایا جاتا دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی

وہ جلدی جلدی اپنے کپڑے درست کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ساتھ ہی دبے لہجے میں ہیگن کی آواز آئی۔ "سونی کیا تم اندر ہو؟"

سونی نے سکون کی سانس لی اور لوسی کو آنکھ مارتے ہوئے بولا "ہاں، کیا بات ہے ٹام؟"

"ڈان نے تمہیں اپنے دفتر میں یاد کیا ہے۔" دبی زبان میں یہ پیغام پہونچا کر ہیگن الٹے پاؤں واپس لوٹ گیا۔ سونی نے لوسی کو ایک بار اپنے باہوں کے دائرے میں جکڑ کر طویل بوسہ لیا اور باہر آگیا۔

لوسی نے اپنے بال اور لباس درست کئے۔ اس کا جسم تناؤ سے آزاد اور سبک ہو چکا تھا۔ بھیگے ہونٹوں سے جیسے شراب چھلکی پڑ رہی تھی۔ وہ سیڑھیاں اتر کر دوبارہ باغ میں آگئی اور دولہا دلہن کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ کونی کی نظر اس پر پڑی تو اس نے پوچھا۔ "کہاں چلی گئی تھیں تم؟ تمہاری آنکھوں سے تو شراب چھلک رہی ہے۔"

دولہے نے شراب کا ایک گلاس لوسی کو دیتے ہوئے اپنی آنکھ دبا دی لیکن لوسی کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں تھی۔ اس کے چہرے کی دمک اور ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ حسب معمول برقرار تھی۔

(۲)

امیریگو بونا سیرا ہیگن کے پیچھے دفتر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ڈان کارلیون ایک بڑی میز کے پیچھے موجود ہے۔ سونی کارلیون کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا باغ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈان نے بونا سیرا کو دیکھ کر نہ تو خوشی کا اظہار کیا اور نہ ہی

کسی قسم کی رسمیات کی پیروی کی۔ مرنے والوں کی آخری رسوم اور میت کو سجانے سنوارنے کا کام کرنے والے اس زردرو آدمی کو اس لئے مدعو کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کی بیوی ڈان کی بیوی کی سہیلی تھی لیکن ڈان کو یہ آدمی بالکل پسند نہیں تھا۔

بوناسیرا نے خود غرضانہ لہجے میں کہا۔ "میری بیٹی جو آپ کی بیوی کی منہ بولی بیٹی ہے ابھی تک اسپتال میں ہے اس لئے وہ آج کی اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکی۔"

"تمہاری بیٹی کی بدنصیبی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔" ڈان نے کہا۔ "میں ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔" پھر ایک لمحے کے توقف کے بعد اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "میں یہ کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میری بیوی کی منہ بولی بیٹی ہے۔"

بوناسیرا کا چہرہ بے نور ہو گیا۔ اس نے یکایک سوال کیا۔ "کیا میں آپ سے تنہائی میں بات کر سکتا ہوں؟"

"نہیں۔" ڈان نے صاف انکار کیا۔ "ان دونوں آدمیوں پر میں اپنے دونوں بازوؤں کی طرح بھروسہ کرتا ہوں اور انہیں باہر بھیج کر میں ان کی توہین کرنا نہیں چاہتا۔"

بوناسیرا نے تھوڑی دیر کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں پھر اس انداز میں گویا ہوا جیسے خود کو تسلی دے رہا ہو۔ "مں امریکی تہذیب پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے میں نے اپنی بیٹی کو پوری آزادی دے رکھی تھی۔ ساتھ ہی اسے یہ تنبیہ بھی کی تھی کہ اپنے خاندان کی عزت پر حرف لانے والا کوئی کام نہ کرے۔ وہ اپنے

ایک غیر اطالوی دوست کے ساتھ سینما جاتی تھی اور رات دیر تک اس کے ساتھ رہتی تھی۔ لیکن وہ مجھ سے ملنے کبھی نہیں آیا۔ یہ میری بھول تھی کہ اس کے باوجود میں نے اسے قبول کر لیا۔ دو مہینے قبل وہ ایک اور نوجوان کے ساتھ اسے کار کی سیر کرانے لے گیا۔ دونوں نے شراب پی کر اس کے ساتھ ناجائز حرکتیں کرنی چاہیں۔ لیکن میری بیٹی نے مدافعت کی اور اپنی عزت بچانے میں کامیاب ہو گئی۔ بدلے میں ان دونوں نے اسے بڑی بے رحمی سے پیٹا اور اس کی ناک اور جبڑا توڑ دیا۔ اسپتال میں جب وہ درد سے چیخ رہی تھی تو میں بھی رو پڑا۔"
جذبات کے بہاؤ میں آکر بونا سیرا کی آواز رندھ گئی اور وہ پھر سچ مچ رونے لگا۔
ڈان نے بے دلی کے ساتھ اس سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بونا سیرا نے دردناک لہجے میں کہا "میری خوبصورت پیاری بیٹی میری آنکھوں کی روشنی تھی۔ وہ ہر شخص پر بھروسہ کر لیتی تھی لیکن اب وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرے گی۔ اس کا حسن واپس نہیں مل سکتا۔" کہتے کہتے بونا سیرا کا زرد چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ "ایک اچھے شہری کی طرح میں نے پولیس سے فریاد کی۔ ان دونوں نوجوانوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا مضبوط دلائل کے ساتھ ان کا جرم ثابت بھی ہو گیا۔ جج نے انہیں تین سال کی سزا سنائی۔ لیکن ساتھ ہی یہ سزا موقوف بھی کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں نوجوان بری ہو گئے۔ میں احمقوں کی طرح عدالت میں کھڑا رہا اور وہ حرامزادے مجھ پر ہنستے رہے۔ میں نے اسی وقت اپنی بیوی سے کہا تھا کہ ہم انصاف مانگنے کے لئے ڈان کارلیون کے پاس چلیں گے۔"
ڈان نے سر جھکا کر اس کی باتیں سنیں پھر اس انداز میں گویا ہوا جیسے

اس کی توہین کی گئی ہو۔ "تم پولیس کے پاس کیوں گئے تھے؟ سب سے پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟"

"آپ جو کچھ مانگیں میں دے سکتا ہوں۔" بوناسیرا نے دھیرے سے کہا۔ "لیکن میری درخواست کو نہ ٹھکرائیں۔"

"کیا چاہتے ہو تم؟" ڈان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

بوناسیرا نے سونی اور ہیگن پر ایک نظر ڈالی اور ڈان کے پاس جاکر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

جواب میں ڈان نے دوٹوک الفاظ میں کہا۔ "میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہے ہو۔"

بوناسیرا نے ایکبار پھر اصرار کیا۔ "جتنی قیمت آپ کہیں گے میں دوں گا۔"

اس کی اونچی آواز سن کر ہیگن چونکا اور سونی بھی پلٹ کر ادھر متوجہ ہو گیا۔

ڈان کارلیون اٹھ کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ جذبات سے عاری اور لہجہ سرد تھا۔ "تم اور میں برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں لیکن آج سے پہلے تم کبھی بھی کسی مشورے یا مدد کے لئے میرے پاس نہیں آئے۔ میری بیوی تمہاری اکلوتی بیٹی کی منھ بولی ماں ہے پھر بھی تم نے میری دوستی حاصل کرنا نہیں چاہی۔ تم میرے مقروض ہونے سے ڈرتے تھے۔ امریکہ تمہارے لئے جنت تھا۔ تمہارا کاروبار اچھا چل رہا تھا۔ تم سمجھتے تھے کہ حسب خواہش اسی طرح خوشیاں حاصل کرتے رہو گے۔ تم نے کبھی سچے دوست نہیں بنائے کیونکہ پولیس اور قانون کو تم اپنا محافظ سمجھتے تھے۔ تمہیں ڈان کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ تمہارے اس رویے نے میرے جذبات کو ٹھیس پہونچائی ہے لیکن میں

نہ تو کسی پر جبراً دوستی لادتا ہوں اور نہ ہی انہیں دوست بنانا پسند کرتا ہوں۔ جنہیں اس کی اہمیت کا علم نہیں ہوتا۔" ڈان کے لہجے میں طنز کا عنصر شامل ہو گیا تھا۔ "اور اب تم میرے پاس انصاف مانگنے آئے ہو لیکن نہ تو تمہاری درخواست موزوں نہ ہے اور نہ ہی تم نے میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تم میری بیٹی کی شادی کے موقع پر میرے گھر آئے ہو اور مجھ سے قتل کرانے کی پیشکش کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم اس کا منہ مانگا معاوضہ دو گے۔ نہیں نہیں۔ اس سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہونچی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے میرے ساتھ یہ توہین آمیز سلوک کیوں کیا ہے؟"

بوناسیرا دردناک لہجے میں چیخا: "امریکہ نے مجھے ہر طرح کی خوشی دی ہے۔ میں ایک اچھا شہری بننا چاہتا تھا اور اپنے بچوں کو ایک اچھا امریکی شہری بنانا چاہتا تھا ......"

"خوب .... بہت خوب۔" ڈان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "تو پھر اب تمہیں شکایت نہ ہونی چاہئے۔ امریکہ کے منصف نے تمہارا فیصلہ کر دیا ہے۔ تم اسے ایک معمولی واقعہ سمجھ کر نظر انداز کر دو اور ایسا ہی اپنی بیٹی کو سمجھا دو۔ کیونکہ ان لڑکوں میں جوانی کا جوش تھا۔ ان میں سے ایک تو بہت بڑے لیڈر کا بیٹا بھی ہے۔ نہیں میرے دوست غصہ تھوک کر اچھے شہری کی طرح انہیں معاف کر دو اور اس واقعہ کو بھول جاؤ کہ یہ سب کچھ تو زندگی میں ہوتا رہتا ہے۔"

ڈان کے ان طنزیہ جملوں نے بوناسیرا کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے کر دیے۔ آخر اس نے ہمت کر کے کہا۔ "میں آپ سے انصاف مانگتا ہوں۔"

"عدالت نے تمہیں انصاف دے تو دیا ہے ؟"

"نہیں" بونا سیرا نے سختی سے کہا۔ "انہوں نے مجھے نہیں ان نوجوانوں کو انصاف دیا ہے۔"

ڈان نے اس کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا "تم کیسا انصاف چاہتے ہو؟"

"خون کے بدلے خون۔"

"پھر تو تم زیادتی کر رہے ہو کیونکہ تمہاری بیٹی ابھی زندہ ہے۔"

"تو پھر جتنا اس نے برداشت کیا ہے اتنا ہی انہیں برداشت کرنے پر مجبور کر دیجئے۔" بونا سیرا نے یہ بات بے دلی سے کہی اور پھر اس سے پہلے کہ ڈان کچھ کہتا اس نے ہمت جمع کر کے پوچھا "مجھے آپ کو کتنے ڈالر دینے ہوں گے ؟"

ڈان نے بونا سیرا کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہ بونا سیرا کو یہاں سے چلے جانے کا اشارہ تھا۔

بونا سیرا کو جاتے ہوئے نہ دیکھ کر ڈان اس طرح نرم پڑا جیسے وہ اپنے دوستوں سے زیادہ دیر تک ناراض نہ رہ سکتا ہو۔ اس نے پلٹ کر نرمی سے کہا "تم مجھ سے دوستی کرنے میں کیوں ڈرتے ہو؟ تم نے عدالتوں کے دھکے کھائے اور مہینوں انتظار کیا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وکیل تمہیں بیوقوف بنا رہیں گے۔ تم نے ان پر بھاری رقم خرچ کی۔ سچ پوچھو تو تم نے ایک ایسے جج کے فیصلے کو قبول کیا ہے جو سڑکوں پر گھومتی ہوئی ذلیل طوائف کی طرح ہے۔ رقم کی ضرورت پڑنے پر تم برسوں سے بینک سے قرض لیتے رہے ہو اور بدلے میں کمر توڑ سود دینے کے بعد بھی ان کے سامنے بھکاریوں کی طرح

ہاتھ پھیلائے کھڑے رہے ہو حالانکہ رقم لوٹا پانے کی تمہاری صلاحیت کی وہ اچھی طرح جانچنے پر کھتے رہے ہیں۔" اچانک ڈان کا لہجہ سخت ہو گیا "لیکن اگر تم میرے پاس آئے ہوتے تو میری دولت تمہاری ہوتی۔ اگر تم نے اپنی لڑکی کو نقصان پہونچانے والوں کا انصاف مجھ سے کرایا ہوتا تو آج وہ کمینے خون کے آنسو رو رہے ہوتے اور اگر بدقسمتی سے تم جیسے ایماندار آدمی کا کوئی دشمن ہوتا تو وہ اپنے آپ میرا بھی دشمن ہو جاتا۔ پھر اس کے سامنے تم سے پناہ مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ جاتا"

بونا سیرا نے سر جھکا لیا اور بھرے گلے سے بولا "میری دوستی قبول کر لیجئے۔"

ڈان مڑا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "بہتر، تمہیں انصاف مل جائے گا۔ کسی دن، اور میں چاہتا ہوں کہ وہ دن کبھی نہ آئے جب میں اس دوستی کے عوض تمہارے پاس کوئی چھوٹا موٹا کام کرانے آؤں۔ فی الحال تم میرے اس انصاف کو میری بیوی کی طرف سے اس کی منہ بولی بیٹی کو تحفہ سمجھنا"

بونا سیرا کے باہر جاتے ہی جیسے دروازہ بند ہوا، ڈان نے ہیگن سے کہا "یہ معاملہ کلے مینزا کو سونپ کر اس سے کہنا کہ اس کام کے لئے بھروسہ مند اور باہمت آدمی استعمال کرے۔ بیوقوف بونا سیرا چاہے کچھ بھی سوچتا رہے لیکن ہمیں ان کا قتل نہیں کرنا ہے"

ڈان نے محسوس کیا کہ اس کا سب سے بڑا بیٹا کھڑکی کے پاس کھڑا پوری یکسوئی سے گارڈن پارٹی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے مایوسی سے سوچا کہ یہ نہ تو خاندانی کاروبار کو ہوشیاری سے سنبھال پائے گا اور نہ ہی یہ کبھی ڈان کی ذہنیت حاصل کر سکے گا جسے اپنے وارث اور جانشین کے

تلافی کرنی چاہیئے کیونکہ آخر موت تو اسے بھی آنی تھی۔

اچانک باغ سے خوشی و مسرت کا شور سُن وہ تینوں چونک پڑے۔ بسونی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پلٹ کر کہا "جانی فانٹین ہے، شادی میں شرکت کے لئے آیا ہے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔" ہگبن کھڑکی کے قریب آیا اور باہر دیکھ کر ڈان سے بولا "سچ مچ آپکا گاڈ سن[1] آیا ہے۔ کیا اسے اندر لے آؤں؟"

"نہیں"۔ ڈان نے کہا۔ "ابھی اسے مزے لوٹنے دو۔ جب چاہے گا مجھ سے مل لے گا۔" اور پھر مسکراتے ہوئے بولا۔ "دیکھا تم نے.... وہ ایک اچھا گاڈ سن ہے۔"

ہگبن نے کچھ تلخی محسوس کی اور خشک لہجے میں بولا۔ "اس وقت وہ ضرور کسی مصیبت میں ہوگا اسی لئے آپکے پاس مدد مانگنے چلا آیا ہوگا۔"

"تو کیا ہوا۔" ڈان نے کہا۔ "وہ اپنے گاڈ فادر کے علاوہ آخر مدد مانگنے کے لئے جائے گا بھی کس کے پاس؟"

—— ۸ ——

جانی فانٹین کو سب سے پہلے کونی کارلون نے دیکھا تھا۔ موقعے کی نزاکت اور اپنی عروسی شان کو بھول کر وہ چیخ اٹھی.... "جانی ی ی ی ی" اور پھر دوڑ کر اس سے جا لپٹی۔ جانی نے بھی اسے کس کر اپنے سینے سے چمٹا کر اس کے گالوں پر بوسہ ثبت کر دیا۔ اس وقت تک دوسرے مہمانوں نے بھی اسے گھیر لیا تھا وہ سب اس کے پرانے دوست تھے وہ ان سب ہی کے ساتھ کھیل کود کر بڑا ہوا تھا۔ سب کے درمیان سے کھینچ کر کونی اسے اپنے شوہر کے پاس لے گئی۔

---

[1] منہ بولا بیٹا۔

جانی نے محسوس کیا کہ دولہے کے چہرے پر عروسی مسرت اور شان نہیں تھی۔ اس نے اپنی تمام تر دلکشی سمیت دولہے میاں سے مصافحہ کیا اور اس کے اعزاز میں جام نوش کیا۔

اسی وقت بینڈ اسٹینڈ سے ایک شناسا آواز ابھری "ایک گیت نہیں سناؤ گے جانی؟" جانی نے اوپر دیکھا وہاں کھڑا نینو ولیٹینی اسی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ جانی نے اس کے پاس پہونچ کر اسے سینے سے لگا لیا۔ جانی کے مشہور ہونے سے پہلے دونوں بہت قریبی دوست تھے۔ ساتھ رہتے ساتھ گاتے یہاں تک کہ لڑکیوں کے ساتھ تفریح کے لئے بھی دونوں ساتھ ساتھ جاتے ہالی ووڈ پہونچ کر جانی نے دو بار نینو کو فون کر کے نائٹ کلب میں گانے کا کام دلوانے کا وعدہ تو کیا تھا لیکن اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کبھی نہیں کی تھی لیکن آج نینو کو سامنے پا کر دوستی کا جذبہ پھر عود کر آیا تھا۔

نینو نے مینڈولین کے تار چھیڑے اور جانی نے "یہ گیت دلہن کی نظر ہے" کہہ کر پیروں سے تال دیتے ہوئے ایک فحش سسلین نغمہ گانا شروع کر دیا۔ جانی گا رہا تھا اور نینو جسم کی حرکات سے اس نغمہ میں موجود جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔ دلہن کا چہرہ یہ دیکھ کر شرم سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ مہمان پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔ گیت کے ختم ہوتے ہی تالیوں کی گڑگڑاہٹ کے درمیان دوسرے گیت کی فرمائش زور شور سے کی گئی۔ دوسرا گیت گانے کے لئے جانی اپنا گلا صاف کرنے لگا۔

تمام موجود لوگوں کو جانی پر فخر تھا۔ انہیں میں سے ایک ہونے کے باوجود بھی وہ ایسا مشہور گلوکار اور ایکٹر بن گیا تھا جو دنیا کی سب سے خوبصورت

عورتوں کو من چاہے طریقوں سے استعمال کر رہا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے گاڈ فادر کا احترام کرتا تھا اسی لئے وہ تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے اس شادی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اسے اب بھی نینو ویلینیتی جیسے اپنے پرانے دوستوں سے پیار تھا اس تقریب میں موجود بیشتر مہمانوں نے برسوں پہلے جانی اور نینو کو ساتھ ساتھ گاتے دیکھا تھا لیکن اس وقت کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن جانی دنیا کی پانچ کروڑ لڑکیوں کے دلوں پر چھا جائے گا۔

جانی نے آگے بڑھ کر کونی کو اٹھا لیا اور اسے اپنے اور نینو کے بیچ کھڑا کر کے ایک دوگانا گانے لگے۔ یہ ان کا بہت پرانا طریقہ تھا۔ اپنی آواز اور سروں کے بل پر دونوں اسی طرح مقابلہ کیا کرتے تھے۔ جانی نے جان بوجھ کر اپنی آواز کو نینو کی آواز تلے دب جانے دیا اور جب اس کی آواز ڈوبنے لگی تو اس نے نینو کو جیت جانے دیا۔ گیت کے ختم ہوتے ہی تینوں آپس میں لپٹ گئے اور تمام موجود مہمان خوشی سے جھوم اٹھے اور ایک اور گیت کی فرمائش کرنے لگے۔

عمارت کے صدر دروازے کے قریب کھڑے تنہا ڈان کارلون نے محسوس کیا کہ کہیں کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ مہمانوں کو اس کا احساس نہ ہو اس کا خیال رکھتے ہوئے اس نے آواز لگائی۔ "میرا گاڈسن تین ہزار میل دور سے شادی میں شریک ہونے آیا ہے اور کسی نے اس کا گلا تر کرنے تک کی پروا نہیں کی۔" فوراً ہی تقریباً ایک درجن جام جانی کے سامنے تھے۔ ان سب میں سے ایک ایک گھونٹ لے کر وہ اپنے گاڈ فادر کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈان کے سینے سے لگتے ہی اس نے اس کے کان میں کچھ سرگوشی کی۔

نتیجتاً ڈان اسے اپنے ساتھ مکان کے اندر لے گیا۔

دفتر میں پہونچتے ہی ٹام ہیگن نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا: "کیسے ہو جانی؟" جانی نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ یہ بات ہیگن کو بری تو لگی لیکن جانی ڈان کے قریبی تعلق کو جانتے ہوئے اپنی خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

جانی فونٹین نے ڈان سے کہا۔ "آپکا دعوت نامہ پاکر میں سمجھ گیا تھا کہ میرے گاڈ فادر مجھ سے ناراض نہیں ہیں۔ طلاق لینے کے بعد میں نے پانچ بار آپ کو فون کیا تھا لیکن ہر بار مجھے ٹام کا جواب ملا کہ آپ کو فرصت نہیں ہے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا تھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔"

ڈان کارلیون نے شراب کی زرد بوتل سے تین گلاس بھرتے ہوئے کہا۔ "اب نہ تو تم مشہور رہے اور نہ دولتمند۔ اس لئے میں نے تمام پرانی باتیں بھلادی ہیں۔ کیا موجودہ حالات میں میں تمہاری کوئی مدد کرسکتا ہوں؟"

جانی نے ایکبار میں ہی جام خالی کرکے اسے دوبارہ بھرنے کے لئے آگے کرتے ہوئے کہا۔ "گاڈ فادر اب میں دولتمند نہیں ہوں۔ میرا زوال ہورہا ہے۔ آپ کا کہنا ٹھیک تھا کہ اس بازاری عورت سے شادی کے چکر میں مجھے اپنی بیوی اور بچوں کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔ اسی لئے میں آپ کی خفگی کو جائز سمجھتا رہا ہوں۔"

"میں تو تمہارے لئے فکرمند رہتا تھا۔" ڈان کے شانوں میں جنبش ہوئی۔ "کچھ بھی سہی آخر ہو تو تم میرے گاڈ سن۔"

"میں اس کتیا کے پیچھے پاگل ہوگیا تھا!" جانی تفکر آمیز لہجے میں چہل قدمی کرتے ہوئے بولا۔ "وہ ہالی وڈ کی سب سے خوبصورت اور مقبول اداکارہ تھی۔

ایکدم کسی پری کی طرح حسین۔ لیکن آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ سیٹ سے جانے کے بعد کیا کرتی ہے؟ اگر میک اپ مین نے اس کا میک اپ اچھا کر دیا ہو تو وہ بلا تکلف اسے اپنا جسم سونپ دے گی اور اگر کیمرہ مین نے اس کی دلکش تصویریں لی ہوں تو اسے بھی ڈریسنگ روم میں لا کر جنسی حظ بخشنے میں نہیں چوکتی۔ مردوں کے ساتھ وہ اپنے جسم کا استعمال اسی طرح کرتی ہے جیسے میں جیب میں پڑی ریزگاری خرچ کرتا ہوں۔ وہ ایک ایسی فاحشہ ہے جیسے ابلیس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔"

"تمہارے بیوی بچے کیسے ہیں؟" ڈان نے بیچ میں ٹوک کر پوچھا۔

"میں ان کی نگہداشت کرتا ہوں"۔ جانی نے کہا۔ "طلاق کے بعد عدالت سے طے کی گئی رقم سے زیادہ رقم میں جینی اور بچوں کو دیتا رہا ہوں۔ ہفتے میں ایکبار میں ان سے ملاقات بھی کر لیتا ہوں لیکن ان سب کے باوجود میں بری طرح ان کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے جیسے میں پاگل ہو جاؤں گا۔"

نئے جام سے گھونٹ لیتا ہوا وہ بولا: "میری دوسری بیوی میری گھٹن کو نہیں سمجھتی اور روایت پرست کہہ کر میرا مذاق اڑاتی ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے اسے پیٹا تھا لیکن چہرے پر وار نہیں کیا کیونکہ وہ فلموں میں کام کر رہی ہے میں اس کی باہوں اور ٹانگوں پر وار کرتا رہا اور وہ ہنستی رہی"۔ وہ سگریٹ جلانے کے لئے رکا پھر بولا: "گاڈ فادر میں اس زندگی سے اوب گیا ہوں"۔

"ان خانگی پریشانیوں میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ ڈان نے کہا اور پوچھا۔ "اور یہ تمہاری آواز کو کیا ہو گیا ہے؟"

"میرے گلے کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے گاڈ فادر" جانی نے مایوس اور

شکستہ لہجے میں کہا "میں اب گا نہیں سکتا۔ ڈاکٹروں کی سمجھ میں بھی کچھ نہیں آتا ہے۔ میری دو فلمیں کامیاب ثابت ہوئی تھیں۔ میں نے کافی دولت کمائی اور ایک بڑا اسٹار بن گیا لیکن اسٹوڈیو کا مالک جیک والٹرز مجھے لے کر فلم بنانے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ معاہدے کی پوری رقم مجھے دیتا رہتا ہے۔"

ڈان اور ہگین کی نظر میں جانی بڑا سخت دل تھا۔ اسے اس طرح ٹوٹتے دیکھ کر دونوں کو حیرت ہوئی۔

ڈان نے پوچھا۔ "تم اب اسے کیوں پسند نہیں ہو؟" اس کا لہجہ ہمدردانہ تھا

"میں مزدور تنظیموں کے لئے گیت گایا کرتا تھا لیکن جیک والٹرز کو یہ بات پسند نہیں اور وہ مجھے کمیونسٹ سمجھتا ہے۔ ساتھ ہی میں نے اس کی ایک من پسند لڑکی بھی اس سے چھین لی تھی۔ حالانکہ بات صرف ایک رات بنی لیکن وہ میرے گلے پڑ گئی۔ سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں؟ میری آواز ختم ہو گئی۔ ادھر میری دوسری بیوی نے مجھے باہر پھینک دیا ہے۔ جینی اور بچے مجھے اس وقت تک واپس رکھنے کو تیار نہیں ہیں جب تک میں گھٹنوں کے بل رینگتا ہوا ان کے پاس نہ جاؤں۔ گاڈ فادر آخر میں کروں بھی تو کیا کروں؟"

ڈان کے چہرے سے جیسے ہمدردی غائب ہو گئی۔ اس نے تیکھے لہجے میں کہا "مردوں کی طرح بات کرو۔" غصے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور چیختے ہوئے جانی سے مخاطب ہوا "مرد بنو" پھر پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔ "جانی تم نے میری قربت میں خاصا وقت گزارا ہے۔ پھر بھی ہالی وڈ جا کر تم اتنا گر گئے کہ عورتوں کی طرح روتے ہوئے بات بات پر کہنے لگے ہو میں کیا کروں.... میں کیا کروں؟"

ڈان نے آخری الفاظ اس طرح ادا کیے تھے کہ جانی اور ہیگن ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔ خود ڈان کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اسے اپنے گاڈ سن جانی سے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ پیار تھا۔

"تم نے اپنے سے زیادہ طاقتور اپنے باس کی عورت اس سے چھین لی۔" ڈان نے کہا۔ "اور پھر شکایت کرتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ ایک طوائف کے لیے تم نے اپنی وفادار بیوی اور بچوں کو چھوڑ دیا اور پریشان ہو کہ وہ تمہیں اپناتے کیوں نہیں ہیں؟ اس کمینی عورت کے چہرے پر تم اس لیے گھونسے نہیں مارتے کہ وہ فلم میں کام کر رہی ہے۔ پھر وہ اگر تمہارا مذاق اڑاتی ہے تو انہیں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ تم ایک احمق کی طرح زندگی گزار رہے ہو اور احمق کی طرح ہی تمہارا خاتمہ قریب آگیا ہے۔" تھوڑے توقف کے بعد ڈان نے پوچھا۔ "کیا اس بار تم میرا مشورہ ماننے کو تیار ہو؟"

"جس طرح جینی چاہتی ہے اب میں اس طرح اس سے شادی نہیں کر سکتا۔" جانی بے دلی سے بولا۔ "کیونکہ جوا، شراب اور بڑے لڑکوں کی صحبت مجھ سے نہیں چھوٹے گی۔ حسین عورتیں میرے پیچھے بھاگتی ہیں تو میں خود کو روک نہیں پاتا ہوں۔ اس حالت میں جینی کے پاس لوٹ پانا میرے لئے ناممکن ہے۔"

"میں تم سے جینی سے دوبارہ شادی کے لئے نہیں کہتا۔" ڈان بولا۔ "تم جو چاہو کرو۔ لیکن اتنا ضرور یاد رکھو کہ جو شخص اپنے بچوں کا اچھا باپ نہیں بن سکتا وہ کبھی اچھا آدمی بھی نہیں بن سکتا۔ کون کہتا ہے تم ان سے رو نہ نہیں مل سکتے؟ کون کہتا ہے کہ تم اس ڈھنگ نہیں جی سکتے جس طرح جینا چاہتے ہو۔"

"گاڈ فادر تمام عورتیں قدیم اطالوی بیویوں کی طرح شوہر کی ہر خطا معاف کر دینے والی نہیں ہوتی ہیں۔ جینی اس حالت میں مجھے کبھی قبول نہیں کرے گی۔" جانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ ڈان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "کیونکہ تم نامرد ہو۔ تم اُسے عدالت کے حکم سے زیادہ رقم دیتے ہو اور دوسری کو اس لئے نہیں پیٹتے کہ اس کی فلم بن رہی ہے۔ تم نے عورتوں کی غلامی قبول کر لی ہے۔ تم ایک اچھے گاڈسن ہو۔ اور میرا پورا احترام کرتے ہو لیکن تم نے اپنے پرانے دوستوں کو بالکل بھلا دیا ہے۔ نینو کو ہی لے لو وہ تمہارا اگہرا دوست تھا اور وہ بیچارہ ٹرک چلانے میں جی توڑ محنت کرتا ہے۔ کچھ اضافی آمدنی کے لئے ہفتے کے آخری دن گانے بھی گاتا ہے۔ مایوسی کا شکار ہونے کی وجہ سے ڈٹ کر شراب پیتا ہے لیکن شکایت کبھی نہیں کرتا۔ اس بیچارے کی تھوڑی سی مدد بھی نہیں کر سکے۔ جبکہ اس کا گلا بھی اچھا ہے۔ آخر کیوں ؟"

"گاڈ فادر وہ گاتا تو اچھا ہے لیکن اس میں بھرپور صلاحیت کا فقدان ہے۔"

"اور گاڈسن"۔ ڈان نے کچھ خفگی کے ساتھ کہا۔ "اب تم میں بھی بھرپور صلاحیت نہیں رہی ہے۔ اس لئے تمہیں بھی کیوں نہ نینو کے ساتھ ٹرک پر لگوا دوں ؟" جانی کو خاموش دیکھ کر اس نے آگے کہا۔ "سچی دوستی صلاحیت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ سچی دوستی کے لئے سب کچھ جائز ہے۔ اگر تم نے سچے دوست بنائے ہوتے تو تمہیں آج میری مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خیر چھوڑو، یہ بتاؤ تمہاری آواز کو کیا ہو گیا ہے۔ ابھی باہر تو تم اچھے بھلے گا رہے تھے۔"

"میری آواز کمزور ہو گئی ہے"۔ جانی نے کہا۔ "ایک دو گانے گا لینے کے بعد

میں گھنٹوں اور کبھی کبھی تو مہینوں تک نہیں گا سکتا میرے گلے میں کوئی ایسی بیماری ہے جو مجھے ریہرسل میں ہی بری طرح پریشان کر ڈالتی ہے۔"

"تو تم عورتوں سے پریشان ہو۔ گلے کی بیماری کی وجہ سے گا نہیں سکتے۔ اب تم مجھے ہالی وڈ کے اس گھٹیا پروڈیوسر کے بارے میں بتاؤ کہ وہ تمہیں کام کیوں نہیں کرنے دیتا؟"

"وہ گھٹیا پروڈیوسر نہیں سب سے بڑے اسٹوڈیو کا مالک ہے۔" جانی بولا۔ "جنگ کی تشہیر سے متعلق فلموں کے لئے وہ صدر کا مشیر ہے۔ گذشتہ مہینے اس نے اس سال کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے ناول پر فلم سازی کے تمام حقوق خریدے ہیں۔ اس کا مرکزی کردار بالکل میرے جیسا ہے۔ مجھے تو اس فلم میں اداکاری کرنے کی زیادہ ضرورت بھی نہیں ہوگی بس خود کو معمول کے مطابق نمایاں کرنا ہوگا۔ اس فلم میں مجھے گانا بھی نہیں پڑے گا۔ اس فلم کے لئے مجھے اکادمی ایوارڈ بھی مل سکتا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اس کردار کے لئے مجھ سے بہتر کوئی ثابت نہیں ہوگا لیکن وہ حرام زادہ جیک والٹز مجھے مفت میں بھی اس رول کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس نے کہلوایا تھا کہ اگر میں اسٹوڈیو جاکر کیمرے کے سامنے اس کے تلوے چاٹوں تو وہ اس پر غور کر سکتا ہے۔"

"تم ہمت ہار بیٹھے ہو۔" ڈان نے اسے روک کر کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا: "نیند کی کمی، بیچارگی، عدم تحفظ اور تناؤ کی وجہ سے تم دن بدن ٹوٹتے جا رہے ہو۔ میرا کہنا مانو، ایک مہینہ میرے ساتھ رہ کر دنیاداری سیکھو، اچھا کھاؤ، خوش رہو اور سو جاؤ۔ شرط صرف اتنی ہے کہ گیت گانا

شراب پینا اور عورتوں کی صحبت چھوڑنا ہوگی۔ ایک مہینے بعد جب تم ہالی وڈ جاؤ گے تو میرا دعویٰ ہے کہ وہ گھٹیا پروڈیوسر تمہیں فلم میں کام ضرور دے گا۔ بولو منظور ہے؟"

جانی کو اعتبار نہیں آیا لیکن جھوٹے دعوے کرنا گاڈ فادر کی عادت نہیں تھی۔ کچھ مشکوک لہجے میں اس نے کہا: "وہ جے ایڈگر ہوور[1] کا خاص دوست ہے۔ اس کے سامنے آپ اُف بھی نہیں کر سکتے۔"

"وہ بزنس مین ہے۔" ڈان نے سکون سے کہا: "میں اس کو ایسی پیشکش کروں گا کہ وہ انکار نہیں کر سکے گا۔"

"اب وقت نکل چکا ہے۔ معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔ ایک ہفتے بعد شوٹنگ شروع ہونے والی ہے۔ نہیں اب یہ بالکل ناممکن ہے۔"

"تم پارٹی میں واپس جاؤ۔" ڈان نے کہا: "تمہارے دوست تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ سب کچھ مجھ پر چھوڑ کر بے فکر ہو جاؤ۔" اور اس نے جانی کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

میز کے پیچھے بیٹھا ہیگن تمام کارروائی نوٹ کر رہا تھا۔ ڈان نے پوچھا۔ "کوئی اور بات ہے؟"

"سولوزو کو اب اور نہیں ٹالا جا سکتا۔" ہیگن نے کیلنڈر پر قلم گھماتے ہوئے کہا۔ "آپ کو اس ہفتے اس سے ملاقات کرنی ہی پڑے گی۔"

"اب شادی کا کام ختم ہو چکا ہے۔" ڈان نے بے دلی سے کہا۔ "جو دن ٹھیک سمجھو طے کر لو۔"

---

[1] ایڈگر ہاور۔ امریکہ کی خفیہ پولیس کا مشہور سربراہ جس کے متعلق بڑی بادداستانیں مشہور ہیں۔

ہیگن کو اس سے دو باتوں کا اشارہ ملا۔ ایک ویراگی سولوزو کو نفی میں جواب دینا تھا۔ دوسرے ڈان کو اس انکار کی وجہ سے سولوزو کے ذریعہ مشکلات کھڑی کرنے کا امکان تھا۔ اسی لئے جواب کو شادی تک ٹالا گیا تھا۔ اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ ڈان سے دریافت کیا۔ "کلے مین[1] ذرا سے کہدوں کہ گھر کی حفاظت کے لئے کچھ آدمی تعنیات کر دے۔"

"کیوں؟" ڈان نے بے صبری سے کہا۔ "میں شادی سے پہلے اس لئے جواب دینا نہیں چاہتا تھا۔ تاکہ اس مبارک موقع پر دور دور تک خطرے کے بادل نظر نہ آئیں۔ دوسرے میں پہلے جان لینا چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتا ہے؟ اب یہ بات میں جان چکا ہوں کہ وہ کسی برے کام کی تجویز لے کر آرہا ہے۔"

"اس کا مطلب آپ تجویز کو نامنظور کریں گے؟" ہیگن نے پوچھا اور پھر ڈان کو اثبات میں سر ہلاتے دیکھ کر بولا۔ "میرے خیال میں جواب دینے سے پہلے اس مسئلے پر خاندان کے دوسرے افراد سے مشورہ کرنا بہتر رہے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" ڈان مسکرایا۔ "اس مسئلے پر ہم اس وقت غور کریں گے جب تم کیلیفورنیا سے واپس آجاؤ گے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ہوائی جہاز سے کل وہاں جا پہونچو اور اس گھٹیا پروڈیوسر سے مل کر جانی کا مسئلہ حل کر دو۔ سولوزو سے کہنا کہ میں تمہارے لوٹنے کے بعد اس سے ملاقات کروں گا۔ اور کچھ؟"

"اسپتال سے اطلاع آئی ہے۔ کہ کانسی گلیوری[1] اَلیو یڈ انڈ دبستر مرگ پر ہے۔

---

[1]: ۔ مافیا میں سکریٹری جیسے عہدے کا نام

وہ آج کی رات نکالتا دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اس کے افراد خاندان کو بھی بلا لیا ہے۔"
پچھلے ایک سال سے، جب سے کینسر جیسے موذی مرض کی وجہ سے گینکو ابویڈانڈا
اسپتال میں تھا ہگین کانسی گلیوری کے عہدے پر کام کر رہا تھا وہ ڈان کے ذریعہ
خود کو مستقل کیے جانے کا انتظار کر رہا تھا لیکن کچھ باتیں اس کے اس عہدے پر فائض
کیے جانے کے حق میں نہ تھیں۔ ایک تو وہ خالص سسلین نہیں تھا۔ عارضی مدت کار
کے دوران اس نے کسی غیر معمولی ہوشمندی کا ثبوت بھی نہیں دیا تھا۔ اور اس کی عمر
صرف پینتیس ۳۵ سال ہونے کی وجہ سے اس میں اس اعلیٰ عہدے کے لیے تجربہ اور
مصلحت آمیزی کا فقدان تھا۔

ڈان نے اس کی حوصلہ افزائی کیے بغیر کہا۔ "بیٹی کی ڈولی چلی جانے کے بعد میں اپنے
تینوں بیٹوں اور خاص طور سے جانی کو ساتھ لے کر اسپتال جاؤں گا۔ میرے ہاں
سے لوٹتے ہی تمہیں کیلیفورنیا کے لئے روانہ ہونا ہے۔ تم ابویڈانڈو سے نہیں مل سکو
گے۔ اور ہاں ایک بات یاد رکھنا کہ نئے داماد کو زندگی بسر کرنے کے لیے اچھی آمدنی
کا تحفہ تو دینا ہی ہے لیکن اسے خاندانی کاروبار کا علم کبھی بھی نہیں ہونا چاہئے۔
میرے تینوں بیٹوں کو بھی اس سلسلے میں ہوشیار کر دینا۔ سمجھے؟"

"جی ہاں۔" سر ہلاتے ہوئے ہگین بولا۔ "سنیٹر[۱] نے شخصی طور پر تقریب میں
شامل نہ ہونے کے لئے فون پر معذرت کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ آپ سمجھ جائیں
گے۔ اس کا یہ اشارہ شاید ایف بی آئی کے یہاں آئی کاروں کے نمبر نوٹ کرنے والے
آدمیوں کی طرف تھا۔ البتہ اپنا تحفہ اس نے ایک آدمی کے ہاتھ بھجوا دیا ہے۔"

ڈان نے صرف سر کو جنبش دی لیکن یہ دارنخ نہیں کیا کہ سنیٹر کو نہ آنے کیلئے

[۱] امریکی کانگریس کا ممبر جیسے ہندوستان میں ممبر آف پارلیمنٹ ہوتا ہے اور اسے مختصر ایم پی کہتے ہیں۔

اسی نے اطلاع دی تھی۔ اس نے پوچھا "سینیٹر نے کوئی اچھا تحفہ بھیجا ہے کیا؟"

"ہاں کم از کم ایک ہزار ڈالر قیمت کا ہے۔"

ڈان خوش ہو گیا سینیٹر جیسے بڑے آدمی نے بھی اس کا احترام کیا تھا۔ لوقا براسی کی طرح وہ بھی اس کی طاقت کی مملکت کا ایک مضبوط ستون تھا۔

۹

جانی فونٹین نے جیسے ہی باغ میں قدم رکھا کے آیڈمس اسے فوراً پہچان گئی۔ حیرت میں ڈوبی وہ مائیکل سے بولی "یہ تو تم نے کبھی نہیں بتایا تھا کہ جانی تمہارے خاندان کا شناسا ہے۔ اب تو میں تم سے ضرور شادی کروں گی۔"

"تم اس سے ملنا چاہتی ہو؟" مائیکل نے پوچھا

"ابھی نہیں" کے نے گہری سانس لی "ایک زمانے میں میں اس پر عاشق تھی۔ نیویارک کے کیپٹل میں جب بھی وہ گاتا تھا میں وہاں ضرور جاتی تھی۔ اور اس کے من پسند گانے کی فرمائش چیخ چیخ کر ہال کو سر پر اٹھا لیتی تھی۔"

"ٹھیک ہے ہم اس سے بعد میں ملیں گے" مائیکل نے کہا۔

جب جانی گیت سنا کر ڈان کے ساتھ مکان کے اندر چلا گیا تو کے نے مائیکل کو چھیڑا "اب تم یہ مت کہہ دینا کہ جانی جیسا شہرت یافتہ فلم اسٹار بھی تمہارے باپ سے مدد مانگنے آیا ہے؟"

"وہ میرے والد کا گاڈسن ہے۔ اگر میرے والد مدد نہیں کرتے تو آج وہ اتنا بڑا فلم اسٹار نہیں بن سکتا تھا" مائیکل نے کے آیڈمس کو بے یقینی سے ہنستے دیکھ کر بھی عمومی انداز میں کہا "آٹھ سال پہلے جانی فانٹین نے

مشہور ڈانس بینڈ کے ساتھ گاتے گاتے غیر معمولی مقبولیت حاصل کرلی اور اعلیٰ درجے کا ریڈیو سنگر ہوگیا۔ بدقسمتی سے ڈانس بینڈ کا مالک لیس ہیلی اپنے کاروبار کا سب سے چالاک آدمی تھا۔ اس نے جانی کے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ نتیجتاً جانی کو دوسری جگہ کام کرنے کے بدلے ملنے والے معاوضہ کا ایک بڑا حصہ مفت میں اسے دینا پڑتا تھا۔"

"ڈان کارلون نے بیچ میں پڑ کر جانی کو اس معاہدے سے نجات دلانے کیلئے لیس ہیلی سے ملاقات کی اور بیس ہزار ڈالر کی رقم پیش کی لیکن ہیلی جانی کی آمدنی کا نصف حصہ لینے کی اپنی ضد پر اڑا رہا۔ ڈان کارلون کو حیرت ہوئی اور ڈان نے رقم گھٹا کر آدھی یعنی دس ہزار کردی۔ لیس ہیلی اپنے کاروبار میں تو ہوشیار تھا لیکن دنیاداری کا علم اسے نہیں تھا۔ ڈان کے پیش کش کم کرنے کے اشارے کو وہ نہیں سمجھ سکا اور اسے پہلے کی طرح نامنظور کردیا۔ دوسرے دن ڈان اپنے مشیر گینکو ایبینڈانڈو اور لوقا براسی کو ساتھ لئے اس کے پاس پہونچا اور اسے انتباہ دیا کہ وہ دس ہزار کے بدلے جانی کو معاہدے سے آزاد کردے ورنہ اس دستاویز پر دستخط نہ کئے جانے پر اسکا سر دھڑ سے الگ ہوجائے گا۔ لیس ہیلی نے اپنا سر بچا لیا اور دستخط کردئے بدلے میں ڈان نے اسے دس ہزار کا چیک دے دیا۔"

"باقی باتیں تو سب لوگ جانتے ہیں کہ کس طرح جانی فونٹین ملک بھر کا سب سے مقبول گلوکار بن گیا۔ اس کی فلموں اور ریکارڈ وغیرہ نے کروڑوں ڈالر کمائے اس نے اپنی بچپن کی محبوبہ اور پہلی بیوی کو طلاق دے کر ایک مشہور فلمی اداکارہ سے شادی کرلی۔ پھر دوسری بیوی کی بے وفائی کی وجہ سے جوا، شراب اور طوائفوں کے چکر میں پھنس کر اپنی آواز بھی گنوا بیٹھا ہے اسکے ریکارڈوں کی فروخت کا سلسلہ

رک گیا اور اسٹوڈیو اس کے معاہدے کی تجدید کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لئے وہ اپنے گاڈ فادر کے پاس واپس آیا ہے۔"

"تمہارے والد واقعی بڑے بھلے اور نیک دل انسان ہیں" کے آیڈمس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "یہ الگ بات ہے کہ ان کے کام کرنے کے طریقے کچھ غیر آئینی ہیں۔"

"ہاں میرے والد دوسروں کی بہت مدد کرتے ہیں۔" مائیکل نے ایک سرد سی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۔۔ وہ تم نے سنا ہوگا کہ جو لوگ قطب شمالی کی مہم پر گئے تھے وہ راستے میں کھانے کے پیکٹ گراتے گئے تھے۔ اس لئے کہ نہ جانے واپسی میں انہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔ یہی کچھ طریقہ ڈان کا ہے وہ جو تمام لوگوں پر چھوٹے بڑے احسان کرتے ہیں وہ معاملہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ ایک نہ ایک دن ان میں سے ہر ایک سے وہ اپنا بھی کوئی چھوٹا یا بڑا کام کروالیں گے اور ان میں سے کسی نے ان کا کام کرنے سے انکار کیا تو پھر ۔۔۔"

۔۔۔۱۰۔۔۔

شادی کی تمام رسوم کی تکمیل کے بعد ڈولی اٹھنے تک شام دھندلا چکی تھی۔ مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد ڈان اپنے تینوں بیٹوں اور جانی وونٹی سمیت کیڈلاک کار میں جا بیٹھا۔ مائیکل اس کے برابر اگلی سیٹ پر تھا۔ فریڈی ڈرائیونگ سیٹ پر اور جانی اور سونی پچھلی سیٹ پر تھے۔ ڈان نے مائیکل سے پوچھا۔ "تمہاری گرل فرینڈ تنہا شہر پہونچ جائے گی؟"

مائیکل سر ہلا کر بولا: "ٹام نے کہا تھا کہ وہ اس کی واپسی کا انتظام کر دیگا۔"
ٹام ہیگن کی انتظامی صلاحیت سے متعلق یہ بات سن کر ڈان کو اطمینان ہوا۔ کیڈ لاک اسپتال کی طرف دوڑنے لگی۔ ڈان اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے اس کی تعلیم و تربیت کے بارے میں باتیں کرتا رہا۔

کچھ دیر بعد سونی نے اپنے باپ سے پوچھا "جانی نے بتایا کہ آپ اس کے ہالی ووڈ والے مسئلے کو حل کر رہے ہیں۔ کیا آپ چاہیں گے کہ میں وہاں جا کر کچھ مدد کروں؟"

"وہ معمولی کام ہے۔ تمہاری مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی۔" ڈان نے کہا "ٹام آج رات جا کر سب ٹھیک کر دے گا۔"

"جانی کا خیال ہے کہ آپ کو اس میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اسی لئے میں نے سوچا شاید آپ مجھے بھی وہاں بھیجنا پسند کریں۔" سونی نے ہنس کر کہا۔

"آخر تمہیں ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے؟"

ڈان نے پیچھے مڑ کر جانی سے پوچھا "کیا تمہارے گاڈ فادر نے کبھی جھوٹا وعدہ کیا ہے یا وہ کبھی احمق بنا ہے؟"

"گاڈ فادر" کھسیایا سا جانی معذرت کے لہجے میں بولا "وہ پروڈیوسر بہت طاقتور ہے اور اس کے پاس وسائل کی کمی نہیں ہے۔ آپ اسے دولت سے نہیں خرید سکتے۔ وہ مجھ سے نفرت بھی کرتا ہے۔ اس لئے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ اسے کیسے راضی کریں گے؟"

"تمہارا کام ہو جائے گا۔" ڈان نے شفقت سے کہا اور مائیکل کو ٹہوکا دے کر بولا: "ہم اپنے گاڈ سن کو مایوس نہیں کریں گے۔ کیوں مائیکل؟"

مائیکل کو کبھی بھی اپنے والد کی بات پر شبہ نہیں ہوا تھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا۔ "ہاں۔"

کیڈلاک سے اتر کر اسپتال کی طرف جاتے ہوئے ڈان نے مائیکل کی بانہہ پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ باقی لوگ آگے نکل جائیں۔ تنہائی پاتے ہی اس نے کہا۔ "پڑھائی ختم کرنے کے بعد تم مجھ سے ملنا۔ میرے پاس تمہارے لئے ایسے منصوبے ہیں جو یقیناً تمہیں پسند آئیں گے۔"

مائیکل کو خاموش پاکر اس نے آگے کہا۔ "میں تمہیں سمجھتا ہوں۔ اس لئے تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں سونپوں گا۔ تم مرد ہو جیسے چاہو اپنی زندگی گذارو۔ لیکن پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بیٹے کی حیثیت سے میرے پاس ضرور آنا۔"

(۱۱)

گینکو ایو ٹینڈانڈو کی حالت واقعی تشویشناک تھی۔ اس کی بیوی اور تینوں بیٹیاں اسے گھیرے کھڑی تھیں۔ جب انہوں نے ڈان کارلیون کو آتے دیکھا تو وہ خود بخود اس کی طرف دوڑی چلی آئیں اور گینکو کی بیوی نے رونا شروع کر دیا۔ ڈان نے اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دی۔ "آپ کیسے فرشتہ ہیں کہ اپنی بیٹی کی شادی کے روز بھی ہمارے پاس چلے آئے ہیں۔" گینکو کی بیوی نے آنسو روکتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا گینکو میرا دوست نہیں ہے۔ کیا اس پر میرا اتنا بھی حق نہیں ہے؟" ڈان سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ

گینگو کا آخری وقت آ چکا ہے۔
"جائیے اور دیکھئے اپنے دوست کو۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آپ آج بھی ضرور آئیں گے لیکن مجھے یقین نہ آیا تھا۔ شاید مرد دوستی کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ جائیے اندر جائیے۔ وہ آپ کو دیکھ کر خوش ہو جائے گا۔"
تبھی ڈاکٹر اور ایک نرس گینگو کو دیکھنے آ گئے۔ ڈان نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ اب مریض کی حالت کیسی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا "میرے خیال میں اب کوئی امید نہیں ہے، بس دعا کریئے۔"
ڈاکٹر کا یہ جملہ سن کر چاروں ماں بیٹیاں ڈان کی طرف مڑ گئیں ان کی آنکھوں میں التجا تھی۔
"ٹھیک ہے ڈاکٹر آپ جا سکتے ہیں۔ اب ہم مریض کے پاس خود رہیں گے۔ تاکہ وہ اپنوں کی باہوں میں دم توڑے۔" یہ کہہ کر ڈان گینگو کی بیوی سے مخاطب ہوا، جو اب زار و قطار رو رہی تھی۔
"آؤ اندر چلیں۔"
کمرے میں بستر پر گینگو ایک ڈھانچے کی مانند بے حس و حرکت پڑا تھا۔ اس نے اپنی بیماری سے بڑی جد و جہد کی تھی لیکن اب وہ یہ جنگ ہار چکا تھا کسی کی آمد کے احساس سے اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور ڈان کو کھڑا دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ڈان کے ہاتھ میں دے دیا۔
"جلدی سے اچھے ہو جائیے میرے دوست۔ اور پھر میں تمہیں اپنے وطن اٹلی لے چلوں گا جہاں ہم دونوں خوب آرام کریں گے۔"
مرتے ہوئے گینگو نے نفی میں سر ہلایا۔ اس نے ڈان کا ہاتھ اور مضبوطی سے

جکڑ لیا اور اب اس نے اپنی ڈوبتی ہوئی آواز میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔ وہ اپنے اور ڈان کے بچپنے کی یاد میں دہرا رہا تھا اور پھر اچانک اس کی آواز میں زور پیدا ہو گیا اور وہ دیوانوں کی طرح چلا اٹھا " ڈان مجھے بچا لو۔ موت سے مجھے بچا لو۔ تمہارے پاس سب کچھ کرنے کی طاقت ہے۔ مجھے بچا لو اور میری بیوی کے آنسو روک دو۔ مجھے بچا لو، میں ڈرتا ہوں کہ میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔ دیکھو آج تمہاری بیٹی کی شادی کا دن ہے تم آج انکار نہیں کر سکتے۔ ڈان "

اور ایکدم سے تھک کر اور نڈھال ہو کر اس نے ڈان کا ہاتھ چھوڑ دیا اور خاموش ہو گیا۔

ڈان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا " میرے پرانے دوست، میرے عزیز دوست کاش کہ میرے پاس واقعی یہ جادو ہوتا تو میں موت سے تمہیں ضرور بچا لیتا مگر میں مجبور ہوں مگر موت سے مت ڈرو اور نہ جہنم سے، میں تمہارے لئے روز دعائیں کرواؤں گا ہم سب دعا کریں گے۔ خدا تمہیں معاف کر دے گا۔"

ایکبار پھر گینکو نے جنبش کی۔ اس نے ڈان کا ہاتھ فوراً تھام لیا اور یہ اب وہ جو بولا تو اس کی آواز پر سکون تھی اور اسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی

" جاؤ تم سب یہاں سے جاؤ صرف مجھے اور ڈان کو اکیلا چھوڑ دو۔"

اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی بیوی کو اور بیٹیوں کو اور سب کو اور بولا۔

" جاؤ تم سب۔ بس ڈان اور ہم — بس ڈان اور ہم مل کر مقابلہ کریں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ جس طرح ہم نے بہتوں کو مل کر شکست دی ہے اسی طرح ہم موت کے فرشتے کو بھی شکست دے دیں۔"

ڈان نے ہلکے سے سب کو چلا جانے کا اشارہ کیا اور سب چلے گئے اور اس رات پورے آٹھ گھنٹے ڈان اپنے دوست کا ہاتھ تھامے بیٹھا رہا یہاں تک کہ اسکے بچپن کے دوست اور اس کے سب سے قریبی ساتھی اور رازدار نے ہمیشہ کیلئے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔

کونی کارلون کی سہاگ رات کسی حد تک بڑی خوشگوار گزری اس کے نئے نئے شوہر کارلو نے اپنی ساری قوت اور صلاحیت بروئے کار لاکر اسے ایک نئی لذّت اور سکون کے احساس سے آشنا کر دیا تھا۔ کارلو کے اس جوش و خروش کا سبب کوئی فطری محبت نہ تھی بلکہ وہ دلہن کو ملنے والے روپیوں کے لفافے ہتھیانا چاہتا تھا۔ کونی نے انہیں اس کے حوالے کر تو دیا لیکن آسانی سے نہیں۔ اسے کارلو کے طمانچوں نے راضی کر دیا تھا۔

لوسی مانسنی اپنے گھر پر بیٹی سونی کے فون کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ سونی اس سے دوبارہ ملنے کے لئے ضرور کہے گا لیکن اسکا فون نہ آیا تو اس نے ڈان کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے کوئی عورت نے فون اٹھایا۔ لوسی نے خاموشی سے اور بیزاری سے فون واپس رکھ دیا۔ اسے یہ خبر نہ تھی کہ صبح شادی میں اس کی اور سونی کی ایک ساتھ آدھے گھنٹے کیلئے محفل سے عدم حاضری سب نے ہی نوٹ کی تھی اور اب تک سب کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ سونی نے ایک اور چڑیا "شکار" کر لی ہے۔

مائیکل کی منگیتر کے ایڈمس کو اس کے ہوٹل تک چھوڑنے جو کار گئی اسے کلے مین زا

چلا رہا تھا۔ کلے مین نرا نے مائیکل کی بہت تعریف کی۔ تنے اس بات پر حیران تھی کہ آخر مائیکل تو کہتا تھا کہ میں سب سے الگ تھلگ ہوں مگر یہ سب تو اس کی بڑی عزت کرتے تھے۔

"ڈان کہتے ہیں مائیکل سب سے ہوشیار ہے۔ انہیں امید ہے کہ ایک روز وہی ان کے کاروبار کو سنبھالے گا۔"

"اچھا" کے تنے نے پوچھا "اور مائیکل کے والد کا کاروبار ہے کیا؟"

کلیمنزا اس سوال پر حیران رہ گیا لیکن اس نے اپنی حیرت ظاہر نہ کی۔ یہ مائیکل بھی خوب ہے، اس نے سوچا، اس لڑکی سے شادی کرنے والا ہے اور اسے یہ تک نہ بتایا کہ ڈان کا کاروبار کیا ہے!

"دراصل ڈان اطالوی زیتون کا تیل اٹلی سے منگوا کر یہاں فروخت کرتے ہیں۔" کلے مین زا نے بات بنا دی۔

کے کا ہوٹل آ گیا اور وہ اتر کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کلیمنزا اسے لفٹ تک چھوڑنے گیا اور پھر واپس آ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے اس مہم پر جانا ہے جس کا ذکر ٹام ہیگن نے کیا تھا۔

—— ۱۲ ——

گینکو ابو یڈانڈو کی موت ہونے کی وجہ سے ٹام ہیگن اتوار کی رات کو لاس اینجلس جانے والے ہوائی جہاز پر سوار نہ ہو سکا تھا۔ اس کا سارا دن مصروف لیکن اطمینان بخش طریقے سے بیتا تھا۔ صبح تین بجے جب گینکو کی موت کے بعد ڈان کی واپسی ہوئی تو اس نے ہیگن کو مطلع کیا کہ اسے باقاعدہ طور پر

خاندان کا نیا کانسی گلیوری مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب ٹام بے پناہ دولت اور اثر و رسوخ کا مالک ہو جائے گا؟

ایسا کر کے ڈان نے برسوں پرانی روایت کو توڑ دیا تھا۔ کانسی گلیوری کے نہایت اہم عہدے کے لئے سب سے سخت شرط تھی کہ وہ اومارتا[1] کے اصول کے تحت پروردہ خالص سسلین ہو۔ ہیگن نے حالانکہ ڈان کے خاندان میں بالکل اس کے بیٹوں کی طرح پرورش پائی تھی لیکن وہ خالص سسلین نہیں تھا۔

خاندان کا سربراہ ڈان کارلون پالیسی طے کرتا تھا اس کے اور ان پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے والوں کے درمیان تین سطحیں ہوتی تھیں اس طرح کسی بھی جرم کی ذمہ داری خاندان کے سربراہ پر نہیں آسکتی تھی۔ نچلی سطح کے لوگ ہر کام کے ہونے سے محفوظ بشرطیکہ کانسی گلیوری غداری نہ کرے۔ اس اتوار کی صبح ڈان نے ٹام ہیگن کو تنہائی میں ان دو نوجوانوں کے بارے میں احکامات دیئے تھے جنہوں نے بونا سیرا کی بیٹی کو پیٹ کر بے عزت کیا تھا۔ ٹام ہیگن نے اسی طرح تنہائی میں وہ ہدایتیں ڈان کے سپہ سالار کلیمینزا کو دیں اور کلیمینزا نے یہ پوری ذمہ داری پالی گاٹو کو سونپ دی۔ پالی گاٹو اپنے آدمیوں کی مدد سے اس کام کو انجام دے گا لیکن اس کو یا اس کے آدمیوں کو یہ بھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ یہ کام کیوں کرنا تھا یا اس سلسلے میں سب سے پہلا حکم کس نے دیا تھا؟ اس زنجیر کی اگر ساری کڑیاں غداری کر دیں تب ڈان کے اوپر بات آسکتی تھی لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر بھی اس کا امکان تو رہتا ہی ہے اس لئے اس کا علاج یہ تھا کہ درمیان سے زنجیر کی کسی ایک کڑی کو غائب کر دیا جائے

[1] وہ خاموشی و رازداری کا اصول ہر حال میں راز فاش نہ کرنے کی قسم۔

کانسی گلیوری ڈان کے مشیر، دستِ راست اور اضافی ذہانت کی حیثیت سے
کام کرتا تھا۔ وہ ڈان کا قریبی دوست اور سب سے زیادہ اعتماد کیا آدمی ہوتا تھا
ایک طرف جہاں وہ ڈان کے روزمرہ کے چھوٹے موٹے کام کرتا تھا وہاں اس سے
یہ امید بھی کی جاتی تھی کہ اسے ان تمام باتوں کی مکمل معلومات ہو جو ڈان جانتا ہے
آج تک کبھی کسی کانسی گلیوری نے اپنے ڈان کے ساتھ اعتماد شکنی نہیں کی تھی کیونکہ
کانسی گلیوری جانتا تھا کہ اگر وہ اعتماد اور وفاداری کے ساتھ کام کرے گا تو نہ
صرف اسے بہت سی دولت حاصل ہوگی بلکہ اقتدار اور عزت کا بھی حقدار ہوگا۔
بدقسمتی سے اگر اسے کچھ ہو جائے تو اس کے پورے خاندان کی نگہداشت کی ضمانت
ڈان لیتا تھا۔

چند معاملات میں کانسی گلیوری کو اپنے ڈان کو محفوظ رکھ کر ڈان کے مقابلے
میں زیادہ کھل کر سامنے آنا پڑتا تھا۔ جیسے کہ ہیگن اب کیلیفورنیا میں جانی کے
کام سے جا رہا تھا۔ خاندانی کاروبار کی سطح سے یہ ایک معمولی سا کام تھا۔ اس
سے زیادہ اہم کام وہ تھا جس میں ایک دوسری اور چھوٹی مافیا کے سردار ورجل
سولوزو کی ڈان سے ملاقات کے لئے جمعہ کا دن طے کیا گیا تھا لیکن ہیگن جانتا
تھا کہ ڈان کی نظر میں یہ دونوں کام مساوی اہمیت کے تھے اور خود کو اچھا کانسی
گلیوری ثابت کرنے کے لئے اس کا دونوں ہی کاموں میں کامیاب ہونا ضروری تھا۔

ہوائی جہاز کی سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہیگن انہیں سب باتوں پر غور
کر رہا تھا جو ڈان اور جانی نے اسے اس فلم ساز کے بارے میں بتائی تھیں۔
ان باتوں کی بنیاد پر ہیگن جانتا تھا کہ پروڈیوسر جیک والٹز اس کی بات نہیں
مانے گا۔ دوسری طرف ڈان نے اس پروڈیوسر کی فلم میں ہر قیمت پر جانی کو

کام دلانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اب اس کا کام درمیانی آدمی کی حیثیت سے سمجھوتے کی بات چیت کرنا تھا۔

جیک والٹرز ہالی وڈ کے تین سب سے بڑے فلم سازوں میں سے ایک تھا۔ اس کا اپنا اسٹوڈیو تھا اور درجنوں فلم اسٹاروں کے ساتھ اس کے معاہدے تھے۔ امریکہ کے صدر اور خفیہ پولیس کے سربراہ جیسے اہم لوگوں سے اس کے تعلقات تھے لیکن یہ تعلقات نجی نہ ہو کر کاروباری نوعیت کے تھے۔ والٹرز کروڑوں کا مالک تھا۔ وہ اپنے آپ کو خدا تصور کرتا تھا اور اپنی من مانی کرنے کا عادی تھا اور اسے یہ پرواہ بالکل نہ تھی کہ اس طرح اس کے بے شمار دشمن بن چکے تھے۔

ہیگن نے ایک آہ بھری اور اپنا بریف کیس کھول کر کچھ کاغذات نکالے لیکن تھکن سے چور ہو کر وہ کچھ کام کرنے کے قابل نہ محسوس کر رہا تھا اس نے بریف کیس بند کر دیا اور خیالوں میں کھو گیا۔

وہ پینتیس سال کا لمبا چوڑا خوبرو آدمی تھا۔ پیشے سے وہ وکیل تھا لیکن خاندان کے قانونی مسائل وہ اب نہیں دیکھتا تھا۔ آج وہ اپنے آپ سے مطمئن تھا۔ دس سال پہلے اس نے جو فیصلہ کیا تھا وہ درست ثابت ہوا تھا۔

ہیگن کے والدین آئرلینڈ کے تھے۔ اس کی ماں شروع ہی سے جسمانی اور ذہنی طور پر بیمار تھی اور اس کا باپ پکا شرابی تھا۔ جب ٹام گیارہ سال کا تھا تو اس کی ماں اندھی ہو گئی اور پھر مر گئی۔ خود ٹام کی آنکھوں میں بھی جلن ہونے لگی تھی۔ ٹام کا باپ اسے خوب مارتا تھا اور ٹام نیم پاگل سا ایک روز سڑک پر گھوم رہا تھا کہ اس کی ملاقات سونی سے ہو گئی۔ سونی کو اس پر ترس آیا اور وہ اسے اپنے گھر لے آیا۔

سونی نے کہا تھا کہ ٹام اب اس کے ساتھ رہے گا۔ ٹام کو فوراً گرماگرم کھانا دیا گیا اور پھر سونے کے لئے بستر۔

یہ ڈان ہی تھا جس نے ٹام کی آنکھوں کا علاج کروایا اور اسے اسکول میں داخل کیا۔ ڈان اس کے ساتھ انتہائی نرم سلوک کرتا تھا حالانکہ وہ باپ کی سی محبت نہیں دیتا تھا بلکہ ایک سرپرست کی حیثیت سے ٹام کی ہر بات کا خیال رکھتا۔ یہ ٹام ہی کا فیصلہ تھا کہ وہ قانون پڑھے گا اور ڈان نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ جب ٹام قانون کی ڈگری لے کر آیا تو ڈان نے کہا کہ میں تمہارے لئے آفس کھلوا دیتا ہوں اور تمہارے لئے مؤکلوں کا بھی انتظام کر دیتا ہوں لیکن ٹام نے انکار کر دیا اور یہ کہہ کر ڈان کو حیرت میں ڈال دیا کہ میں تو آپ کے لئے کام کرنا پسند کروں گا۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں اور میرا کام کیا ہے؟"

ہیگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تب وہ ڈان کی زبردست قوت اور دولت کا اندازہ پوری طرح نہیں لگا سکا تھا۔ یہ تو اب دس سال کام کرنے کے بعد اور پچھلے کچھ عرصے سے بیمار گینکو کی جگہ کانسی گلیوری کا کام انجام دینے کے بعد اسے ڈان کی تمام تر مصروفیات، اس کی دولت اور طاقت کا بخوبی اندازہ ہوا تھا۔

اس دن ڈان نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔

"میں آپ کے بیٹوں کی طرح آپ کے لئے کام کروں گا۔"

اور ڈان نے بھی باپ جیسی شفقت سے اس کا سر سہلایا تھا۔

"بیٹے ٹام اپنے ماں باپ کو کبھی نہ بھولنا۔" ڈان نے اس طرح کہا

گویا وہ ٹام کو یاد دلا رہا ہو کہ تم بہرحال میرے اصل بیٹے نہیں ہو۔ اس دن سے ٹام ڈان کے لئے کام کرنے لگا تھا۔ پھر اس نے ایک اطالوی لڑکی سے شادی بھی کر لی اور اب اس کی زندگی مکمل تھی۔

ٹام کو یہ بھی یاد تھا کہ جب وہ گینکو کی جگہ عارضی طور پر کانسی گلیوری بنا دیا گیا تھا تو دوسری مافیا کے لوگوں نے حقارت اور طنز کے جملے کسے تھے۔ اس بات نے اسے یہ احساس دلا دیا تھا کہ وہ لاکھ لائق ہو کتنا ہی ڈان کے قریب ہو وہ بہرحال ڈان کا جانشین نہیں ہو سکتا تھا اور ٹام کبھی ایسا سوچتا بھی نہیں تھا۔ ڈان اور اس کے خاندان کے اس پر ایسے احسان تھے کہ وہ کبھی ان کے خلاف سوچ نہیں سکتا تھا۔ بلکہ ان سے وفاداری ہی اس کا نصب العین تھی۔ اسی طرح وہ ان کا قرض اتار سکتا تھا۔

ہوائی جہاز جب لاس اینجلز ہوائی اڈے پر اترا تو صبح نہیں ہوئی تھی۔ ہیگن ہوٹل میں پہنچا اور ضروریات سے فراغت کے بعد ناشتہ کیا۔ ٹھیک دس بجے وہ جیک والٹرز سے ملاقات کے لئے نکلا۔

پچھلے دن جینی، سینو کو ہیگن نے فلم لیبر یونین کے سب سے طاقتور آدمی بلی گوف سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا تھا۔ ڈان کی ہدایات کے مطابق اس نے گوف سے کہا تھا کہ وہ کل جیک والٹرز سے اس کی ملاقات طے کروا دے، ساتھ ہی والٹرز کو اس بات کا اشارہ دے دے کہ اگر ملاقات کے نتائج سے ہیگن مطمئن نہیں ہوا تو اسٹوڈیوز میں مزدور ہڑتال پر چلے جائیں گے۔ ٹھیک ہے۔ ہیگن نے گوف اور ہیگن مطمئن ہو گئے۔

دوسرے کا اشارہ بھی دے دیا گیا ہو کہ کھلا ہوا یہ تاثرات مظہر اچھا لگتا ہے۔

بالی گرڈف کے ڈان کی ہدایت پر فوری عمل کا سبب یہ تھا کہ ماضی میں ڈان نے کئی موقعوں پر یونینوں کے ساتھ ساتھ اس کی بھی کافی مدد کی تھی۔

لیکن صبح دس بجے کی ملاقات ایک بری علامت تھی اس کا سیدھا سا مطلب یہ تھا کہ ہیگن سب سے پہلا ملاقاتی ہوگا اور اسے دوپہر کے کھانے کے لئے مدعو نہیں کیا جائے گا۔ بالفاظ دیگر والٹرز نے ہیگن کو ایک عام ملاقاتی سے زیادہ حیثیت نہیں دی تھی۔ تمام نے سوچا کہ کبھی کبھی ڈان کا خود کو پردے میں رکھنا خاندانی کاروبار کی نظر سے نقصان دہ ثابت ہوتا تھا کیونکہ حلقے کے باہر کے لوگوں کو صرف اس کا نام متاثر نہیں کر پاتا تھا۔ وہ اس کی اصل حیثیت سے واقف نہ ہوتے تھے۔

ہیگن کا اندازہ صحیح نکلا۔ والٹرز نے اسے آدھا گھنٹہ انتظار کروایا لیکن وہ اس سے بددل نہیں ہوا۔ وہ اسی پرشاندار اور آرام دہ ریسیپشن روم میں تمام سے بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ اس کے سامنے والے صوفے پر تقریباً بارہ سالہ ایک لڑکی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ سنہرے بالوں اور سمندر جیسی نیلی آنکھوں والی اتنی خوبصورت لڑکی ہیگن نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ وہ ایک ٹک اسکی طرف دیکھتا رہا۔ جواب میں خوفناک چہرے والی ادھیڑ عمر کی اس کی ماں ہیگن کی اس حرکت پر اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی۔

آخر میں بھڑکیلے اور قیمتی لباس میں ایک دوشیزہ ہیگن کو جیک والٹرز کے دفتر میں لے گئی۔ دفتر کو شاندار ہی ہونا تھا۔ کام میں مصروف حسین لڑکیوں کو دیکھ کر ہیگن متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ یہ لڑکیاں اس امید پر یہاں کام کر رہی تھیں کہ ایک دن انہیں بھی پردہ سیمیں پر چمکنے کا موقع ملے گا۔ وہ دن شاید کبھی نہ آنے والا تھا۔

جیک والٹرز مضبوط جسم کا دراز قد شخص تھا۔ قیمتی سوٹ اس کی شخصیت کو دوبالا کر رہا تھا۔ دس سال کی عمر میں اس نے بیئر کے خالی ڈبے دھونے اور ٹھیلا کھینچنے سے اپنی زندگی کی شروعات کی تھی۔ بیس سال کی عمر میں وہ اپنے باپ کے سستے کپڑے کے چھوٹے سے کام میں مدد کرنے لگا تھا۔ تیس سال کا ہوتے ہی وہ نیویارک چھوڑ کر مغربی امریکہ آ گیا اور فلموں میں معمولی پونجی لگانے لگا۔ اڑتالیس سال کا ہوتے ہوتے وہ ہالی ووڈ کے فلمی کاروبار کا سب سے متمول، طاقتور اور اہم شخص بن بیٹھا۔ وہ بے سرے انداز میں بولتا تھا۔ اور بے یار و مددگار نوجوان فلمی اداکاراؤں کے جسم کو بھیڑیئے کی طرح نوچتا تھا لیکن پچاس سال کی عمر میں اس نے خود کو بدل لیا اور سلیقے سے کھانے پینے کے ساتھ ساتھ عوامی روابط استوار کرنے میں لگ گیا اور اب ساٹھ سال کی عمر میں اس نے قدیم پینٹنگس خریدیں۔ صدر کے مشاورتی بورڈ کا رکن بن گیا اور لاکھوں ڈالر خرچ کر کے اس نے فلمیں بنانے کے فن کو نکھارنے کے ایک نئے پروگرام کی بنیاد اپنے نام پر رکھی۔ اس کی لڑکی نے ایک انگریز نواب سے شادی کی تھی اور لڑکے نے اطالوی شہزادی سے۔

اپنے تازہ شوق کی تکمیل کے لئے اس نے پچھلے سال ایک کروڑ ڈالر خرچ کر کے ریس کے گھوڑوں کا ذاتی اصطبل بنوایا تھا۔ جب اس نے ریس کے بہترین گھوڑے خرطوم کو چھ لاکھ ڈالر میں خرید کر یہ اعلان کیا کہ یہ گھوڑا اب ریس میں نہ دوڑ کر اصطبل کی گھوڑیوں سے اچھی نسل کے گھوڑے پیدا کرے تو امریکہ کی ریسوں کی دنیا میں تہلکہ مچ گیا تھا۔

والٹرز نے جس طرح مسکرا کر اس کا استقبال کیا اس سے ہیگن یہ سمجھ گیا

کہ اس آدمی کے ہر عمل میں ایک خاص طرح کا تحکمانہ انداز ہے۔

ہیگن نے براہ راست بات کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جانی فونٹین کے ایک نہایت متمول اور طاقتور دوست کا بھیجا ہوا آدمی ہے اور اگر والٹرز نے جانی کو اپنی نئی فلم میں کام دے دیا تو جانی کا وہ دوست بدلے میں والٹرز کا دوست بن کر اس کی بہت مدد کر سکتا ہے۔

والٹرز کا چہرہ تاثرات سے عاری رہا۔ لہجے میں نرمی کے ساتھ اس نے طنز کے ساتھ پوچھا۔ "مثال کے طور پر وہ میرے کس کام آئے گا؟"

"آپ کے اسٹوڈیو کے آدمی ہڑتال کرنے والے ہیں۔" ہیگن نے کہا۔ "لیکن جانی کا وہ دوست آپ کی اس پریشانی کو دور کر دے گا۔ ساتھ ہی آپ کے اسٹوڈیو کا ایک فلم اسٹار جو اسٹوڈیو کو ڈھیروں دولت کما کر دے رہا ہے۔ وہ ماری جوانا کے بعد اب ہیروئن کا استعمال کر کے خود کو برباد کئے دے رہا ہے۔ میرا یا جانی کا وہ دوست ایسا پختہ انتظام کر دے گا کہ اس فلم اسٹار کو ہیروئن نہیں مل سکے گی اور وہ اس لت سے نجات پا کر دوبارہ ٹھیک سے کام کرنے لگے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی چھوٹے بڑے مسائل ہوں تو صرف مجھے فون کر کے ہی ان کو حل کیا جا سکے گا۔"

جیک والٹرز نے ایسا ظاہر کیا جیسے وہ کسی بچے کی بکواس سن رہا ہو۔ پھر سختی سے بولا۔ "تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟"

"بالکل نہیں۔" ہیگن نے حسب معمول پرسکون لہجے میں کہا۔

* نشہ آور ادویہ

میں صرف اپنے ایک دوست کیلئے مدد طلب کر رہا ہوں اور آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس میں آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔"

اب جیک کو غصہ آگیا۔ وہ غراتا ہوا بولا۔" حرامزادے، کان کھول کر سن لے۔ اس فلم میں جانی کو معمولی سا رول بھی نہیں ملے گا۔ تیری یا تیرے باس جیسے مافیا کے غنڈوں کی مجھے رتی برابر بھی فکر نہیں ہے۔" پھر کچھ آگے جھک کر پوچھا۔" جے ایڈگر ہوور کا نام تو سنا ہوگا۔ وہ میرا گہرا دوست ہے اگر میں نے اسے فون بھی کر دیا تو تم سب کو جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی۔"

ہیگن نے صبر کے ساتھ سب کچھ سنا۔ اسے ہرز، ڈ مرلاز جیسی حیثیت والے آدمی سے ایسے سلوک کی امید نہیں تھی۔ اسے یہ سب کچھ ناقابل یقین سا لگا کہ ایسے احمقانہ اور غیر شریفانہ انداز میں بات کرنے والا آدمی کروڑوں کا مالک تھا۔ اور اگر فلمی برنس کا اعلیٰ سربراہ اتنا ہی ہو سکتا تھا تو ڈان سے کہہ کر اس میں بھی پونجی لگوانی پڑے گی۔ اپنے لیے استعمال ہونے والے توہین آمیز الفاظ کا اسے بالکل غم نہیں تھا کیونکہ سمجھوتے کی بات چیت کا فن اسے لنڈن سے سیکھا تھا۔ ڈان نے سکھایا تھا کہ کبھی ناراض مت ہونا۔ کبھی لے مت دینا، اپنی توہین اور دھمکی وغیرہ کا خیال کئے بغیر کوشش جاری رکھنا۔

اس لیے ہیگن نے نفرت سے کہا۔" مگر اب میں تمہیں بھی ایک وکیل ہوں۔ میں نے کوئی دھمکی نہیں دی ہے میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بتا رہا ہوں۔ اگرچہ ہماری کوشش سے فلم بنوا دو گے تو بدلے میں ہم آپ کو

ہر شرط ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جانی میں اس رول کو کرنے کی پوری صلاحیت ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو اپنی رقم کی فکر ہو تو میرا باس اس فلم میں رقم لگانے کے لئے بھی تیار ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کی "نہیں" نہیں ہی ہے۔ کوئی بھی آپ کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔ مسٹر ہوور کے ساتھ آپ کی دوستی سے ہم واقف ہیں اور آپ اس تعلق کو میرا باس احترام کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

پیسوں کا تذکرہ آتے ہی ڈائریکٹر کی دلچسپی جاگ گئی وہ بولا "اس فلم کا بجٹ پچاس لاکھ ڈالر کا ہے۔"

ہیگن نے تو پہلے متاثر ہو جانے کا اظہار کیا پھر لاپرواہی سے بولا "میرے باس کے ایسے کئی دوست ہیں جو نہ صرف اس کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔"

والز کی پیشانی پر بل سے پڑ گئے۔ اس نے اُکتا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں نیو یارک کے تقریباً سبھی قابل ذکر وکیلوں سے واقف ہوں لیکن تمہارا نام کچھ نہیں ہے۔"

"میں ذرا کچھ زیادہ ہی عالی شان پریکٹس کرتا ہوں۔ میں بس ایک ہی آدمی کے لئے کام کرتا ہوں۔" ہیگن کا لہجہ خشک ہو گیا تھا اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ "میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔" اس نے ہاتھ ملایا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے تک پہنچ کر پلٹا اور والز کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں۔ "میرا خیال ہے کہ تم بہت سے لوگوں سے ملتے ہو جو اہم ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن میں ان لوگوں سے

بالکل مختلف ہوں۔ آپ میرے بارے میں اپنے کسی دوست سے معلومات کیوں نہیں کر لیتے؟ شاید آپ اس پر دوبارہ غور کریں تو میرے ہوٹل میں مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔ اور ہاں ایک بات اور، میرے پاس آپ کے لئے شاید ایسے کام بھی کروا سکتے ہیں جو خود مسٹر ہوورکی دست کوس سے باہر ہوں۔" ٹام نے دیکھا کہ اب والٹرز پر کچھ اثر ہو رہا تھا۔ "اور ہاں میں آپ کی فلموں کا عاشق ہوں۔" ٹام نے مسکراتے ہوئے اضافہ کیا۔ "مجھے امید ہے آپ ایسی ہی عمدہ فلمیں بناتے رہیں گے۔" اور والٹرز کو فکر مند چھوڑ کر ہیگن دفتر سے باہر آ گیا۔

اسی دن شام کو والٹرز کی سکریٹری نے ہیگن کو فون پر مطلع کیا کہ ایک گھنٹے کے اندر ایک کار آ کر اسے مسٹر والٹرز کی دیہی رہائش گاہ پہ ڈنر کے لئے لے جائیگی چونکہ یہ سفر تین گھنٹے کا ہوگا اس لئے کار میں ناشتے اور شراب کا انتظام ہوگا۔ ہیگن جانتا تھا کہ والٹرز اپنے نجی ہوائی جہاز میں سفر کرتا ہے پھر اسے ہوائی جہاز میں ساتھ سفر کرنے کیلئے کیوں نہیں بلایا جا رہا؟ سکریٹری نے فون منقطع کرنے سے پہلے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اپنا سامان ساتھ لے کر آئے۔ صبح والٹرز اسے طیرانگاہ پر چھوڑ دے گا۔

ہیگن یہ سوچنے پر مجبور رہا کہ والٹرز کو کیسے پتہ لگا کہ وہ کل صبح نیویارک واپس لوٹنے والا ہے؟ اس کا ایک ہی جواب تھا۔ والٹرز نے جاسوسوں کے ذریعہ اس کی نگرانی کروائی ہوگی۔ تو پھر اسے یہ بھی پتہ لگ چکا ہوگا کہ وہ ڈان کا نمائندہ ہے۔ اس کا مطلب کہ ڈان کے بارے میں معلوم ہونے کے بعد وہ انتہائی سنجیدگی سے غور و خوض کرے گا۔ ممکن ہے کہ وہ صبح کے مقابلے میں اب زیادہ سمجھداری سے کام لے۔

—— ۱۳ ——

جیک والٹرز کی دیہی رہائش گاہ کسی شاندار فلم کے سیٹ کی طرح غیر معمولی اور لاجواب تھی۔ وسیع و عریض عمارت کے چاروں طرف بڑے بڑے خوبصورت لاج تھے۔ انتہائی خوبصورت باغ تھا، اصطبل تھے۔ سوئمنگ پول تھا۔

والٹرز نے شیشے کے پینل والے ایئر کنڈیشن پورچ میں ہیگن کا استقبال کیا۔ نیلی قمیص اور قرمزی پتلون پہنے والٹرز کے سخت چہرے پر چونکانے والے تاثرات تھے۔ اس نے مارٹنی کا ایک جام ہیگن کو پیش کیا اور دوسرا اپنے ہاتھ میں لیکر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور صبح کے مقابلے زیادہ دوستانہ انداز میں بولا۔

"ڈنر میں ابھی دیر ہے جب تک آؤ میں تمہیں اپنا اصطبل دکھاتا ہوں۔"

اصطبل کی طرف جاتے وقت راستے میں والٹرز نے کہا۔ "میں نے تمہیں چیک کرالیا ہے ٹام۔ تمہیں پہلے ہی بتادینا چاہیے تھا کہ تمہارا باس کارلون ہے۔ میں نے تو تمہیں جانی کا بھیجا ہوا کوئی گھٹیا قسم کا غنڈہ سمجھا تھا۔ خیر چھوڑو یہ باتیں تو ہم ڈنر کے بعد کرلیں گے۔"

والٹرز حیرت انگیز طور پر اچھا میزبان ثابت ہوا۔ اس نے اصطبل سے متعلق اپنے مستقبل کے پروگراموں کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور امید ظاہر کی کہ اس کا اصطبل امریکہ کا سب سے اچھا اصطبل ہوگا۔ اس کے سارے اصطبل نہایت صاف ستھرے تھے۔ حفاظت کی غرض سے اس نے پرائیویٹ جاسوس رکھ چھوڑے تھے جو چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے تھے۔ آخر میں والٹرز اسے ایک اسٹال میں لے گیا جس کی دیوار پہ لگی کانسے کی بڑی پلیٹ پر لکھا تھا "خرطوم"۔

اندر کھڑا ہوا گھوڑا واقعی بے حد خوبصورت تھا۔ اس کی رنگت سیاہ تھی۔ چوڑی پیشانی پر ہیرے کی طرح کا ایک سفید نشان تھا۔ اس کی بڑی بڑی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ والٹرز نے فخریہ بتایا "یہ دنیا کا سب سے تیز دوڑنے والا گھوڑا ہے۔ پچھلے سال برطانیہ سے میں نے اسے چھ لاکھ ڈالر میں خریدا تھا۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایشیائی زادوں نے بھی کبھی کسی گھوڑے کی اتنی قیمت ادا نہ کی ہوگی لیکن میں اسے دوڑاؤں گا نہیں بلکہ اس کے ذریعہ اچھی نسل کے گھوڑے پیدا کروں گا۔" گھوڑے کی گردن سہلاتے ہوئے اس نے کہا "خرطوم.... خرطوم...."

اس کی آواز میں اتنا پیار تھا کہ گھوڑے نے بھی ہنہنا کر اسے جواب دیا۔ پھر والٹرز نے ہیگن سے کہا "میں ایک اچھا گھڑ سوار ہوں حالانکہ گھوڑے پر چڑھنا میں نے پچاس کی عمر میں سیکھا تھا" وہ ہنسا "شاید میری دادی یا پر دادی کی کسی روسی قزاق نے عصمت دری کی تھی اور اس کے اوصاف میرے خون میں آ گئے ہیں"۔

کھانے کے کمرے میں واپس آ کر انہوں نے رات کا کھانا کھایا۔ والٹرز کی ہدایت کے مطابق یونیفارم میں ملبوس تین ویٹروں نے لذیذ کھانا سجایا تھا۔ ڈنر کے بعد ہوانا سگاروں کے دھوئیں کے درمیان ہیگن نے پوچھا "تو جانی کو وہ رول مل جائے گا؟"

"ناممکن ہے۔" والٹرز نے جواب دیا۔ "اب تو اگر میں چاہوں بھی تو جانی کو اس فلم میں نہیں لے سکتا۔ سبھی معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں اور اگلے ہفتے شوٹنگ شروع ہونے والی ہے۔"

"مسٹر والٹرز۔" ہیگن نے بڑی بے صبری سے کہا "آپ جیسے آدمی کے لئے ایسے اسباب کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ میرا باس اپنے وعدے کا پکا ہے؟"

"میں جانتا ہوں کہ میرے آدمی ہڑتال کریں گے۔" واائٹ نے تمسخر لہجے میں کہا: "وہ کمینہ گراف تو مجھے اس کا نوٹس بھی دے چکا ہے حالانکہ میں اس حرامزادے کو ایک لاکھ ڈالر سالانہ رشوت دیتا ہوں میں جانتا ہوں کہ اس ہیجڑے فلم اسٹار کو بھی ہیروئن کے دم پر تم مجھ سے چھین سکتے ہو۔ لیکن اس کی مجھے فکر نہیں ہے اور اپنی فلموں میں خود پیسہ لگانے کی حیثیت بھی مجھ میں ہے مجھے اس حرام خور خونٹی سے بیحد نفرت ہے اس لیے اپنے پاس سے کہہ دیا کہ میں اس پر یہ احسان نہیں کرسکوں گا... ہاں کوئی اور خدمت ہو تو وہ جب چاہے مجھے آزما سکتا ہے۔"

ہیگن نے سوچا یہی بات کرنی تھی تو اس حرام خور نے مجھے یہاں کیوں لیا؟ یقیناً اس کے ذہن میں کوئی اور بات بچا رہی ہوگی۔ وہ سکون سے بولا: "میرا خیال ہے کہ آپ حالات کو ابھی ٹھیک سے سمجھ نہیں سکے مسٹر کارلون جانی کے گاڈ فادر ہیں اور یہ رشتہ بہت مستحکم اور مقدس ہے۔ جانی کے والد کا چونکہ انتقال ہو چکا ہے اس لئے مسٹر کارلون اپنی ذمہ داری کو کچھ زیادہ ہی محسوس کرتے ہیں۔ اب جہاں تک آپ کو دوبارہ آزمانے کا سوال ہے تو مسٹر کارلون اتنے حساس ہیں کہ ایکبار کے بعد کسی سے دوبارہ کچھ نہیں مانگتے۔"

"آئی ایم سوری۔ میرا جواب اب بھی نہیں ہی ہے۔" یہ کہہ کر والٹر نے پوچھا۔ "ہڑتال ختم کرانے کے لئے مجھے کتنی رقم دینی ہوگی... نقد اور اسی وقت؟"

اب ہیگن کی سمجھ میں آیا کہ اس مکار نے اسے اس لئے یہاں بلایا تھا۔

جانی کو رول نہ دئیے جانے کے بارے میں تو وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا۔
اور اس کا یہ فیصلہ اس ملاقات سے بدلنے والا نہیں تھا۔ والٹرز خود کو
محفوظ سمجھتا تھا۔ ڈان کارلیون کی بے اندازہ طاقت کا خوف اسے نہیں تھا
اور دیکھا جائے تو اپنے سیاسی تعلقات، ایف بی آئی کے چیف سے دوستی۔
بے حساب دولت اور فلمی صنعت پر اجارہ داری کی وجہ سے اسے ڈان کارلیون
سے ڈرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی لیکن اس سارے معاملے میں ایک الجھن تھی
کہ ڈان کارلیون نے اپنے گاڈسن کو اس فلم میں کام دلانے کا وعدہ کر لیا
تھا اور ہیگن کی معلومات کے مطابق ڈان کا وعدہ کبھی جھوٹا ثابت نہیں ہوا تھا
"آپ مجھے سمجھنے میں بھول کر رہے ہیں"۔ ہیگن نے کہا۔ "آپ زبردستی رقم
اینٹھنے کے معاملے میں مجھے ملوث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں کوئی
رقم نہیں لے سکتا، کارکنوں کے مسئلے کو دور کرنے کا وعدہ محض کام کے عوض
کام کرنے کا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ میری بات کو سنجیدگی سے سمجھنے کی
کوشش نہیں کر رہے ہیں۔"

والٹرز کو جیسے موقعے کا انتظار تھا۔ کچھ دھیمے لہجے میں اس نے کہا "میں
سب کچھ اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تمہاری ان مافیا اسٹائل کی میٹھی باتوں
کے پیچھے چھپی دھمکیوں سے بھی میں انجان نہیں ہوں لیکن کان کھول کر سن لو
جانی فونٹین اس کردار کے لئے بالکل مناسب ہے اور اس فلم میں کام کرنے
کے بعد وہ ایک بڑا اسٹار بھی بن سکتا ہے لیکن اس فلم میں میں اسے بالکل
نہیں لوں گا کیونکہ مجھے اس سور سے نفرت ہے اور میں اسے اس کاروبار
سے ہی باہر پھنکوا دینے والا ہوں کیونکہ اس نے میری ایک سب سے

پہ چہیتی لڑکی کو برباد کر دیا۔ پانچ سال تک لاکھوں ڈالر خرچ کر کے میں نے اس لڑکی کو رقص، گلوکاری اور ایکٹنگ کی تربیت دلائی تھی میں اس لڑکی کو فلم ایکٹریس بنانا چاہتا تھا۔ اگر بات صرف پیسے کی ہی ہوتی تو میں صبر کر لیتا لیکن بے انتہا خوبصورت اس لڑکی کو میں دل سے چاہنے لگا تھا۔ اسے پردے پر پیش کر کے میں ساری دنیا میں نہ صرف تہلکہ مچا دینا چاہتا تھا بلکہ دولت کے انبار بھی لگا دینے والا تھا لیکن اپنی آواز اور جسمانی دلکشی میں الجھا کر جانی اسے لے اُڑا اور میری حالت بڑی مضحک ہو گئی۔ اور ہگین مجھ جیسا آدمی ایسی مضحکہ خیز حالت کو بالکل برداشت نہیں کرتا اس لئے میں جانی سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔"

ہگین نے محسوس کیا کہ والٹرز بیوقوفی کی حد پار کر گیا ہے۔ کسی اہم فیصلے کے درمیان ایسی معمولی باتوں کو گھسیٹنا بچھور اپن تھا پھر بھی آخری کوشش کرتے ہوئے ہگین بولا "آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن ایسی معمولی باتوں کو اتنی اہمیت دینا آپ کے وقار کے منافی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ مسٹر کارلون کی دوستی آپکے لئے بے حد مفید ثابت ہو گی۔"

یکایک والٹرز کھڑا ہو گیا "میں بہت کچھ سن چکا ہوں۔ مجھے غنڈوں کو حکم دینے کی عادت ہے میں ان کے احکامات نہیں سنا کرتا۔ بس میرے فون اٹھانے کی دیر ہے کہ تمہاری رات جیل میں کٹے گی اور اگر وہ مافیا کا غنڈہ کارلون طاقت آزماتا ہے تو میں ثابت کر دوں گا کہ میں مٹی کا مادھو نہیں ہوں اور اگر میں نے وہائٹ ہاؤس[1] کے اپنے تعلقات کا استعمال کیا تو تمہارے باس کارلون کا وجود ہی صفحہ سے مٹ جائے گا۔"

---

[1]: امریکی صدر کی رہائش گاہ۔

ہگن کو یقین ہو گیا کہ اس احمق کو سمجھا پانا ناممکن ہے اس لئے وہ بولا۔
"ڈنر کے لئے بہت بہت شکریہ۔ کیا میرے لئے ایرپورٹ تک کے لئے کسی سواری کا انتظام ہو سکتا ہے۔ میں رات یہاں نہیں گزارنا چاہتا۔" پھر سرد مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا "مسٹر کارلون بری خبریں غور سے سننا پسند کرتے ہیں۔"

باہر آکر شام جب کار کے آنے کا انتظار کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ دو عورتیں پہلے سے ہی پارک کی ہوئی لیموزین میں بیٹھنے والی ہیں۔ یہ وہی بارہ سالہ لڑکی اور اس کی ماں تھی جنہیں اس نے صبح والٹرز کے ریسیپشن روم میں بیٹھے دیکھا تھا لیکن اب وہ لڑکی نہ تو خوبصورت تھی اور نہ دلکش۔ اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھوں کا جادو غائب ہو چکا تھا اور اس کی ٹانگیں اپاہجوں کی طرح کپکپا رہی تھیں۔ لڑکی کو سہارا دے کر کار میں بٹھاتی ہوئی اس کی ماں نے ہگن کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں خاتمانہ چمک تھی پھر وہ لیموزین میں بیٹھ گئی۔

ہگن نے سوچا یہ لڑکی اور اس کی ماں والٹرز کے ساتھ آئی ہوں گی اسی لئے وہ اسے لاس اینجلز سے ہوائی جہاز سے میں نہیں لایا تھا اور اس طرح ڈنر سے پہلے اس معصوم کلی کو مسلنے کا اسے وافر وقت مل گیا ہوگا۔ ہگن کے اندر نفرت کی ایک شدید لہر اٹھی۔ جانی بھی ایسی ہی دنیا میں رہنے کا متمنی ہے؟ اونھ ایسی دنیا اسے اور والٹرز کو ہی مبارک ہو۔

۱۴

پالی گاٹو کو پرتشدد کاموں میں جلد بازی سے نفرت تھی۔ اسے منصوبہ بنا کر

کام کرنا پسند تھا۔ آج رات کا کام حالانکہ معمولی تھا لیکن کسی غلطی سے معاملہ تشویشناک ہو سکتا تھا۔ بیئر کی چسکیاں لیتے ہوئے، اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ وہ دونوں شوور دو لڑکیوں سے بات چیت میں مصروف تھے۔ پالی گاٹو کو ان کے بارے میں مکمل معلومات تھی۔ تقریباً بیس سالہ خوبصورت صحتمند اور دراز قد ان دونوں نوجوانوں کے نام جینٹی دگینز اور کیمون موناں تھے۔ دونوں سیاسی سطح پر رسوخ رکھنے والے باپوں کے بیٹے تھے۔ وہ دو ہفتے بعد اپنے اپنے کالجوں میں واپس جانے والے تھے۔ دونوں ہی امیر نگیہ بوناسیرا کی لڑکی پر عصمت دری کی نیت سے حملہ کرنے کے جرم میں موقوف سزا پائے ہوئے تھے۔ پالی گاٹو نے تلخی سے سوچا، سالے نالائق سزا یافتہ ہونے کے باوجود بھی شراب پی کر عیاشی کر رہے تھے۔

اس کام کا حکم اسے اپنے باس کلے مینزا سے ملا تھا کہ ان لڑکوں کے کالج واپس جانے سے پہلے یہ کام ہو جانا چاہئے لیکن یہ کام نیویارک میں ہونا ہی ضروری تھا۔ یہ بات پالی گاٹو کی سمجھ سے بالاتر تھی اس کے خیال میں کلیمینزا ہر معاملے میں زیادہ ہی ٹانگ اڑا دیتا تھا۔ آخر وہ صرف کام میرے سپرد کر کے سکون سے کیوں نہیں بیٹھتا۔ اب اگر یہ دونوں کمینے ان لڑکیوں کو ساتھ لے کر جانے لگے تو ایک رات اور رائیگاں جائے گی۔

ایک لڑکی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔
"تم پاگل ہو جینٹی۔ میں تمہارے ساتھ کار میں کہیں نہیں جاؤں گی اس لئے کہ اس لڑکی کی طرح اسپتال میں داخل ہونے کی میری خواہش نہیں ہے۔" بس اتنا ہی کافی تھا۔ پالی گاٹو باہر آ گیا۔ آدھی رات ہو چکی تھی۔ سڑک پر تاریکی

اور سناٹا تھا۔ ایک اور بار کے علاوہ تمام دکانیں بند تھیں۔ پولیس کی پیٹرول کار کو کلے مین زانے رشوت دے دی تھی۔ وہ اس طرف سے نہ گزرنے والی تھی۔
ایک گوشے میں پارک کی ہوئی سیڈان کا سہارا لے کر کھڑے ہو کر پالی گاٹو نے پچھلی نشست پر بیٹھے دو تنومند آدمیوں سے کہا۔ "باہر نکلتے ہی ان پر ٹوٹ پڑنا۔"

وہ دونوں طاقت ور غنڈے کسی وقت باکسر رہ چکے تھے۔ انہیں آج رات ان دونوں نوجوانوں کی پٹائی کے بارے میں ضروری ہدایات کے ساتھ یہ سخت حکم دیا گیا تھا کہ وار ہلاکت خیز ہرگز نہ ہو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ایک کم از کم ایک مہینے سے پہلے اسپتال سے باہر آنے کے لائق رہا تو دونوں غنڈوں کو چھ ٹرک ڈرائیوری کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ اور وہ دونوں آرام کی یہ زندگی چھوڑ کر دوبارہ جی توڑ محنت کے لئے جانے کے خواہش مند نہیں تھے۔ ساتھ ہی وہ دونوں اپنے اوپر کیے گئے احسانات کا بدلہ چکانے کیلئے بے چین تھے۔
جب جیمی ڈیگنر اور کیون مونان باہر نکلے تو وہ ان لڑکیوں کے ذریعے ٹھکرائے جانے کی خفت سے غصے میں تھے۔ کار کے سہارے کھڑے پالی گاٹو نے ان پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ "ہائے رومیو، لڑکیوں نے تمہاری پیش کش رد کر کے آخر تمہاری توہین کر ہی دی۔"

وہ دونوں غصے میں اس کی طرف بڑھے۔ پستہ قد کا یہ ہلکا پھلکا شخص انہیں اپنا غصہ اتارنے کے لئے مناسب لگا۔ وہ دونوں بڑی تیزی سے اُس پر جھپٹے لیکن دوسرے ہی لمحے انہیں یوں لگا جیسے انکے ہاتھ مضبوط شکنجوں میں

پھنس گئے ہوں۔ دونوں غنڈے باکسروں نے ان کی باہنیں پیچھے سے جکڑ لی تھیں۔ اس وقت تک پالی گاٹو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیتل کا پنجہ پہن چکا تھا جس پر لوہے کے نکیلے سرے بنے ہوئے تھے۔ اس نے سیدھا وار ڈیگنر کی ناک پر کیا۔ ڈیگنر کو پکڑے رہنے والے غنڈے نے اسے اوپر اٹھایا تو پالی گاٹو نے دوسرا بھرپور وار اس کی رانوں کے جوڑ پر کیا۔ ڈیگنر کے کس بل نکل چکے تھے۔ اسے زمین پر پھینک دیا گیا۔ انہیں پورے کام میں بمشکل چھ سکنڈ کا وقت لگا تھا۔

موناآن کو چیخنے کی کوشش کرتے دیکھ کر دونوں غنڈے اس کی طرف پلٹے، ایک نے اپنے قوی ہاتھوں سے اسے پیچھے سے آسانی سے پکڑ لیا۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے چیخ روکنے کے لئے گردن میں لپیٹ دیا۔ جیسے ہی مونان پر دوسرے غنڈے کے مکے برسنے شروع ہوئے پالی گاٹو نے کار میں بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کر دیا۔

مونان کو مار مار کر کچوم بنایا جانے لگا۔ جگہ جگہ اس کا گوشت چھلکنے لگا۔ اس کا چہرہ اب ناقابلِ شناخت ہو چکا تھا۔ اسے فٹ پاتھ پر پھینک کر وہ دونوں پھر ڈیگنر کی طرف متوجہ ہوئے، اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈیگنر مدد کے لئے چیخنے چلانے لگا تھا۔ بار سے کسی آدمی کے باہر آجانے کے اندیشے سے انہوں نے اپنا کام تیزی سے کرنا شروع کر دیا۔ ایک نے ڈیگنر کا ہاتھ مضبوطی سے پیچھے موڑ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں زبردست ٹھوکر ماری۔ ہڈی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ڈیگنر کی دلدوز چیخ فضا میں گونج گئی۔ سڑک کے کنارے بنے مکانوں کی کھڑکیاں جلدی جلدی کھلنے لگیں۔

ان دونوں کے کام میں اور تیزی آگئی۔ ایک نے وگینر کے سر کو آگے کر کے پکڑ لیا اور دوسرا اس کے چہرے پر گھونسے برسانے لگا۔ بار سے بھی بہت سے آدمی باہر آگئے تھے لیکن کسی نے بھی بیچ میں پڑنے کی کوشش نہیں کی۔ پالی گاٹو نے اپنے دونوں آدمیوں کو آواز دے کر واپس بلایا اور ان کے کار میں بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا دی۔ پالی گاٹو مطمئن تھا۔ اگر کسی نے کار کا حلیہ اور نمبر یاد بھی کر لیا ہوگا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔ کیونکہ کار کی نمبر پلیٹ نقلی تھی اور صرف نیویارک شہر میں ہی سیاہ سیڈان کاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہوگی۔

......•......

دو

۱

ٹام ہیگن جمعرات کی صبح اپنے دفتر پہونچا۔ وہ تمام کاغذی تیاریاں پوری کرلینا چاہتا تھا تاکہ اگلے دن یعنی جمعہ کو ویرا گل تسولوزو کے ساتھ طے اہم ملاقات کے بارے میں پوری شام ڈان سے تبادلہ خیال کے لئے مل سکے۔ انہیں معلوم ہوچکا تھا کہ سولوزو کسی نئے کاروبار کی پیشکش کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہر پہلو سے اس پر غور وخوض کرلینا ضروری تھا۔

منگل کی شام کیلی فورنیا سے واپس آکر ہیگن نے والٹرز سے گفتگو کی تفصیلات ڈان کو بتائیں تو اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی۔ جب ہیگن نے اس بارہ سالہ حسین دوشیزہ کے بارے میں بتایا تو ڈان نے نفرت سے منھ بنایا اور اس کے منھ سے "کمینہ کتا" جیسے الفاظ نکلے۔ آخر میں اس نے ہیگن سے پوچھا "کیا اس آدمی کے خیالات واقعی ناقابلِ تبدیل ہیں؟"

سوال کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے ہیگن مسکرایا۔ "آپکا مطلب ہے کہ سسلی کے باشندوں کی طرح ناقابلِ تبدیل؟"

ڈان نے اس کی چاپلوسی بھری ذہانت کو محسوس کیا اور مسکراتے ہوئے بس اثبات میں سر کو جنبش دی۔

"نہیں۔" ہیگن نے کہا۔

بس اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں۔ اس موضوع پر اگلے دن تک سوچتے رہنے

کے بعد دوپہر میں ہیگن کو بلا کر ڈان نے کچھ ہدایات دیں۔ ان ہدایات پر عمل کرنے کیلئے ہیگن کو حالانکہ سارا دن صرف کرنا پڑا لیکن اس کے دل میں ڈان کا احترام اور بڑھ گیا۔ ڈان نے مسئلے کا حل تلاش کر لیا تھا اور اب اس میں ذرا بھی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ والٹرز آج صبح فون پر خبر دے گا کہ جانی فونٹن کو اسکی نئی فلم میں ہیرو کی حیثیت سے لے لیا گیا ہے۔

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی لیکن یہ فون امیریگو بونا سیرا کا تھا۔ اسکے لہجہ میں ممنونیت تھی۔ اس نے کہا کہ وہ آئندہ کے لئے ڈان سے دوستانہ روابط استوار کر چکا ہے اور ڈان کے اشارے پر جان بھی دینے کو تیار رہے گا۔ ہیگن نے اس سے کہا کہ یہ بات ڈان تک پہونچادی جائے گی۔"

اخباروں کے درمیانی صفحے پر سڑک پر پڑے جیری وگینر اور کیون موونان کی تصویریں چھپی تھیں۔ تصویریں اتنی صاف اور بھیانک تھیں کہ ان کے چہرے کچلے ہوئے گوشت کے لوتھڑے نظر آرہے تھے۔ خبر میں ان کے زندہ رہنے کو کرشمہ بتاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ انہیں مہینوں اسپتال میں رہنا پڑے گا اور چہروں کی پلاسٹک سرجری کرانی ہوگی۔ ہیگن نے دل ہی دل سوچا کہ کلیمینزا سے کہہ کر پالی گاٹو کیلئے کچھ کرنا ہوگا۔ وہ اپنا کام کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا۔

اس کے بعد ہیگن مسلسل تین گھنٹے تک ڈان کی ریئل اسٹیٹ کمپنی۔ زیتون کے تیل کی درآمد اور تعمیرات کی فرم کی آمدنی کی رپورٹ چیک کرتا رہا۔ اس کام میں وہ اتنا مصروف رہا کہ جانی فونٹن کے مسئلے کو بالکل بھول گیا۔ جب اس کے سکریٹری نے بتایا کہ کیلی فورنیا سے فون آیا ہے تو سنسنی سی محسوس کرتے ہوئے ہیگن ریسیور اٹھا کر بولا "ہیگن۔"

دوسری طرف سے آنے والی آواز نفرت اور جذبات سے مغلوب ہونے کی وجہ سے ناقابلِ شناخت تھی۔ والٹرز چیخ رہا تھا۔ "حرام زادے.... کمینے... میں تمہیں سو سالوں کے لئے جیل میں سڑا دوں گا.... تمہیں برباد کرنے کے لئے میں اپنی پائی پائی خرچ کر دوں گا.... اور اس خنزیر کی اولاد فونٹین کو ہیجڑہ بنوا دوں گا.... تم سُن رہے ہو ناسور کے بچے ؟"

"میں جرمن آئرش ہوں۔" ہگین نے نہایت اطمینان سے اپنی نرمی کو برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ جواب میں ایک طویل خاموشی کے بعد سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ہگین مسکرانے پر مجبور ہو گیا۔ بے حد غصے میں ہونے کے باوجود والٹرز نے ڈان کارلون کی شان میں کوئی گستاخانہ جملہ نہیں کہا تھا۔ عقلمند آدمی اتنے انعام کے مستحق تو ہوتے ہی ہیں۔

— ۲ —

جیک والٹرز ہمیشہ تنہا سوتا تھا۔ ایک ایسی خوابگاہ میں جس میں دس آدمی بہ آسانی لیٹ سکتے تھے۔ وہ دس سال پہلے اپنی بیوی کی موت کے بعد تنہا سوتا آیا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ بالکل نہیں تھا کہ اس نے عورتوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ جسمانی اعتبار سے وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ پرجوش تھا لیکن اب اس کا اشغال محض کمسن دوشیزاؤں کے مرہونِ منت تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کی مردانگی اور ضبط صرف شام کے وقت کچھ گھنٹے کا ہی کاروبارِ محبت برداشت کر سکتے تھے۔

جمعرات کی صبح وہ نہ جانے کیوں کچھ جلدی اٹھ گیا۔ صبح کی روشنی ابھی

اچھی طرح نہیں پھیلی تھی۔ اسے محسوس ہوا جیسے اس کے پلنگ کی شکل گھوڑے کے سر جیسی ہو گئی ہے۔ نیند کے خمار کو جھٹکتے ہوئے اس نے ٹیبل لیمپ کا سوئچ آن کر دیا۔

اس کے سامنے جو منظر تھا اس کے صدمے نے اس کے جسم اور ذہن کو مفلوج سا کر دیا۔ اس پر بجلی سی گر پڑی۔ دل کی دھڑکنیں پل پل بڑھتی جا رہی تھیں۔ اسے متلی محسوس ہوئی اور جلد ہی بستر پر اس نے الٹی کر دی۔

پلنگ سے کچھ فاصلے پر ایک میز پر اس کے بیش قیمت اور چہیتے گھوڑے خرطوم کا خون آلود کٹا ہوا سر رکھا تھا۔ وہ بری طرح دہشت زدہ ہو گیا اور چیخ چیخ کر نوکروں کو جمع کر لیا اور پھر اسی حالت میں ہیگین کو فون کر کے گالیاں بھی بک دیں۔ اس کی حالت دیکھ کر بٹلر نے والٹرز کے ڈاکٹر اور اسٹوڈیو میں اس کے معاون کو بھی بلا لیا لیکن ان دونوں کے آنے سے پہلے ہی وہ معمول پر آ چکا تھا۔

والٹرز کو شدید صدمہ پہونچا تھا۔ بغیر کسی انتباہ کے جس شخص نے چھ لاکھ ڈالر کے گھوڑے کو ختم کر دیا وہ کیسا آدمی رہا ہو گا؟ اتنا سفاک اور بے پروا شخص کیا خود کو ہی سب کچھ سمجھ کر اپنا ہی قانون چلانا جانتا ہے؟ یکایک والٹرز کو خیال آیا کہ پہلے گھوڑے کو بیہوش کیا گیا ہو گا پھر بھاری کلہاڑے سے نہایت سکون سے اس کا سر کاٹ دیا گیا ہو گا۔ رات میں پہرہ دینے والے لوگوں کے اس بیان پر اسے بالکل یقین نہیں آیا کہ انہوں نے نہ تو کچھ دیکھا تھا اور نہ ہی کچھ سنا۔ واضح تھا کہ ان سب کو خرید لیا گیا تھا۔

والٹرز احمق نہیں تھا بس اس میں غرور کچھ زیادہ تھا۔ اس نے خود کو ڈان سے زیادہ طاقتور سمجھنے کی بھول کی تھی لیکن اب اسے نہ صرف ثبوت مل گیا تھا

بلکہ وہ اس پیغام کو بھی سمجھ چکا تھا کہ اتنا دولت مند، امریکی صدر سے تعلقات رکھنے والے اور ایف بی آئی کے چیف کا دوست ہوتے ہوئے بھی زیتون کا تیل درآمد کرنے والا ایک اطالوی اس کا قتل کرا سکتا تھا کیونکہ وہ جانی خونٹن کو اپنی فلم میں لینا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ ناقابل برداشت ہے... کسی کو بھی اس طرح کے برتاؤ کا حق نہیں تھا اگر سب ایسا ہی کرنے لگے تو دنیا کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ نہیں نہیں یہ پاگل پن تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اپنی دولت اور وسائل کو بھی حسب خواہش استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو اشتراکیت سے بھی دس گنی بری حالت تھی۔ اسے ختم کرنا ہی چاہئیے۔ اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کبھی نہیں ہونے دیا جائیگا۔

والٹز نے ڈاکٹر کو ہلکا خواب آور انجکشن لگانے دیا تا کہ وہ سکون سے کچھ غور کر سکے۔ اُسے سب سے زیادہ تکلیف اس بات کی ہوتی تھی کہ کتنی آسانی سے کارلون نے اس کے عالمی شہرت یافتہ چھ لاکھ ڈالر کے گھوڑے کو ختم کر دیا تھا۔ چھ لاکھ ڈالر..... اور یہ تو شروعات تھی .... یہ سوچ کر والٹز کانپ گیا اس نے اپنی خود ساختہ زندگی پر غور کیا۔ وہ دولت مند تھا۔ دنیا کی مشہور اور خوبصورت عورتوں کو اپنی فلم میں کام دینے کا لالچ دے کر اپنے بستر کی زینت بنا سکتا تھا۔ وہ اپنی دولت اور طاقت کے دم پہ شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے زندگی گزار رہا تھا اور ان سب کو معمولی ضد کے لئے خطرے میں ڈالے دے رہا تھا۔ ممکن تھا کہ وہ کارلون کو پکڑوا دے لیکن گھوڑے کو مارنے کے جرم میں قانون اسے کتنی سزا دے سکتا تھا؟ اس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا۔ ڈاکٹر اور نوکروں نے بےچینی سے اسے دیکھا۔ اس کے ذہن میں ایک اور بات آئی۔ کل جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس کے اقتدار کا مذاق اڑایا گیا ہے

تو گیا سارا کیلی فورنیا اس پر ہنسے گا نہیں ممکن تھا کہ اس کا بھی قتل کر دیا جائے یا پھر کوئی اور اذیت ناک طریقہ اختیار کیا جائے۔

والز نے کچھ فیصلہ کر کے ضروری ہدایات دیں۔ جنہیں اس کے اسٹاف نے تیزی سے عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر اور ملازموں کو سخت انتباہ کر دیا گیا کہ یہ بات باہر نہیں جانی چاہئے اور پریس کو خبر دی گئی کہ خرطوم کو انگلینڈ سے آتے وقت ایک بیماری لگ گئی تھی جس سے اس کی موت ہو گئی اور اسے نہایت رازداری کے ساتھ خفیہ جگہ پر دفن کر دیا گیا۔

چھ گھنٹے بعد فلم کے ایگزیکیٹیو پروڈیوسر نے فون پر جانی فونٹین کو مطلع کیا کہ اگلے دوشنبہ کو وہ کام پر آجائے۔

—— ۳ ——

اسی شام ہیگن ڈان کی رہائش گاہ پر پہونچا تاکہ ورجل سولوزو سے کل ہونے والی ملاقات کے لئے ڈان کی تیاری کرادے ڈان نے اپنے بڑے بیٹے سونی کارلیون کو بھی اس گفتگو میں شامل ہونے کے لئے بلا لیا تھا۔ سونی کے چہرے پر تھکن کے آثار پاکر ہیگن نے اندازہ لگایا کہ وہ اب بھی لوسی مینسینی کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا ہو گا اس اندازے نے ہیگن کو اور فکر میں مبتلا کر دیا یہ بھی ایک مسئلہ تھا۔

ڈان کارلیون آرام کرسی پر بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا۔ اس نے پوچھا۔

"کیا ہمارے پاس ضروری معلومات ہے۔؟"

ہیگن نے فولڈر کھول کر نوٹس پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ "سولوزو

ہمارے پاس مدد مانگنے آرہا ہے۔ وہ ہم سے دس لاکھ ڈالر کی پونجی لگانے اور ہمارے قانونی رسوخ کے ذریعہ تحفظ مانگنے کی تجویز رکھنے والا ہے۔ بدلے میں وہ اپنے کاروبار میں سے ہمیں حصّہ دے گا۔ یہ کاروبار نارکوٹکس کا ہے۔ اس کاروبار میں ٹاٹاگلیا خاندان[۱] نے بھی سولوزو کو مدد دی ہے اس لئے اس کا حصّہ بھی یقیناً ہوگا۔ سولوزو کے ترکی میں روابط ہیں جہاں پوپی بہت پیدا ہوتی ہے۔ وہاں سے وہ اسے بغیر کسی خطرے کے سسلی بھیجتا ہے جہاں پروسیسنگ کا اس کا ایک محفوظ پلانٹ ہے۔ یہاں پوپی کو حسب ضرورت مارفیا اور ہیروئن میں تبدیل کردیا جاتا ہے۔ ان چیزوں کا وہاں سے یہاں لانا اور تقسیم کرنا سولوزو کیلئے ایک مسئلہ ہے ساتھ ہی اس کے پاس پونجی کی بھی کمی ہے۔"

"سولوزو کو کئی اسباب کی بنا پر ترک بھی کہا جاتا ہے۔ ایک تو اس نے اپنا بیشتر وقت ترکی میں گزارا ہے اور خیال ہے کہ اس کے بیوی بچے بھی ترک ہیں۔ دوسرے وہ چاقو چلانے میں مہارت رکھتا ہے یا اپنی جوانی میں اسے مہارت تھی۔ وہ شخص اپنے کاروبار میں بہت ہوشیار بلکہ اپنا باس خود ہے۔ دوبار جیل کاٹ چکا ہے۔ ایک بار اٹلی میں اور دوسری بار امریکہ میں۔ سرکاری افسران اس مکار آدمی کو "نارکوٹکس مین" کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ یہ بات ہمارے حق میں ہے کیونکہ اپنے اس ریکارڈ کی بنا پر وہ کبھی تحفظ نہیں پاسکتا۔ ساتھ ہی اس کی بیوی اور تین بچے بھی ہیں۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کے شاندار رہن سہن کی طرف سے مطمئن ہوجائے تو وہ بڑے سے بڑا خطرہ اٹھا سکتا ہے۔"

۱۔ نشہ آور اشیاء۔

۲۔ مافیا کا ایک اور خاندان۔

ڈان نے سگار کا کش لیتے ہوئے پوچھا۔ "تمہارا کیا خیال ہے سانتنو؟"

ہیگن جانتا تھا کہ سونی کیا کہے گا۔ ڈان کی نگرانی میں رہ کر کام کرنے میں اسے ہمیشہ الجھن ہوتی تھی۔ وہ آزادی سے اپنا کوئی کاروبار کرنا چاہتا تھا اور یہ تجویز اس کی مرضی کے عین مطابق تھی۔

"اس سفید پاؤڈر کے کاروبار میں دولت کی بارش تو ہوتی ہے۔" سونی نے اسکاچ کا بڑا سا گھونٹ لے کر کہا۔ "لیکن اس میں خطرہ بھی کم نہیں ہے۔ گرفت میں آنے پر بیس سال کی سزا بھی ہوسکتی ہے۔ پھر بھی اگر ہم اسے لانے اور بیچنے کے بجائے محض قانونی تحفظ اور پونجی لگانے کی ذمہ داری لے لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔"

سگار کا کش لیتے ہوئے ڈان نے ہیگن سے پوچھا۔ "تمہارا خیال ہے ٹام؟"

ہیگن کو سونی کے خیالات سے اتفاق تھا لیکن وہ یہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈان اس پیش کش کو قبول کرنے والا نہیں ہے۔ اسے تذبذب میں دیکھ کر ڈان نے کہا۔ "بتاؤ نا ٹام خالص سسلین کا فسی گلیوری بھی ہمیشہ ہی اپنے باس سے متفق نہیں ہوتا۔"

وہ تینوں ہنس پڑے۔

"میرے خیال سے یہ پیش کش آپ کو قبول کر لینی چاہئے۔" ہیگن نے کہا۔ "اس کے تمام زاویے آپ کے سامنے واضح ہیں لیکن ایک اہم سبب اور بھی ہے۔ ہم نارکوٹکس کے کاروبار میں ہاتھ نہیں ڈالیں گے تو کوئی اور تو ڈالے گا ہی ممکن ہے ٹاٹا گلیا خاندان ہی ایسا کرے۔ نتیجے میں اس کاروبار سے نہ صرف انہیں دولت حاصل ہوگی بلکہ پولیس اور سیاسی تعلقات بھی مضبوط ہوں گے۔ اس طرح وہ ہمارے خاندان سے زیادہ طاقتور رہ کر ہم سے ہمارے کاروبار

چھیننے کی کوشش کریں گے۔ اب بھی ہمارے پاس جوئے اور مزدور یونینوں[1] کے کاروبار ہیں۔ فی الحال یہ کاروبار سب سے اچھے بھی ہیں اور نارکوٹکس ایک نئی چیز ہے لیکن مستقبل اسی کا نظر آتا ہے اس لئے اگر ہم اس میں حصہ نہیں لیتے تو ہمارے موجودہ کاروبار بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔"

"تمہاری بات بہت اہم ہے۔" ڈان نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔ "اس آدمی سے مجھے کس وقت ملنا ہے؟" اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ کل دس بجے یہاں آئے گا۔" ہیگن نے جواب دیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تم دونوں بھی میرے ساتھ موجود رہو۔" ڈان نے کہا اور اپنے بیٹے کی بانہہ پکڑ کر بولا۔ "سانتینو تم آج گہری نیند سو لینا۔ تمہاری صورت پر لعنت برس رہی ہے۔ اپنا خیال رکھا کرو۔ جوانی ہمیشہ برقرار نہیں رہے گی۔"

ہیگن جس بات کو پوچھنے کی ہمت نہیں کر سکا تھا۔ باپ کی شفقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمت کر کے سونی نے پوچھ ہی لی۔ "پاپ آپ سولزو کو کیا جواب دینے والے ہیں؟"

"حصہ کا فیصد اور دیگر باتوں کو سُنے بغیر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" ڈان نے مسکرا کر کہا۔ "ساتھ ہی تم دونوں کے مشورے پر بھی آج رات غور کروں گا کیونکہ میں جلد باز نہیں ہوں۔" دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ڈان نے لاپرواہی سے ہیگن کو ٹوکا۔ "تمہارے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے کہ

[1]: ۔ امریکہ میں مزدور یونینیں یہاں کی طرح بہت طاقتور ہوتی ہیں۔ اکثر انکے لیڈر مافیا کے آدمی ہوتے ہیں اور اس طرح مافیا والے بڑی بڑی صنعت کو کنٹرول کرتے ہیں۔

جنگ سے پہلے وہ ترک جسم فروشی کے کاروبار سے اپنی گزر بسر کرتا تھا جیسا کہ اب ٹاٹاگلیا خاندان کرتا ہے۔ یہ بات لکھ لو ورنہ بھول جاؤ گے" ڈان کے لہجے میں طنز کا عنصر پاکر ہیگن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ یہ بات اس کے نوٹس میں تھی تو سہی لیکن اس نے اس اندیشے سے اسے نہیں بتایا تھا کہ کہیں اسے سن کر ڈان فیصلہ نہ بدل دے کیونکہ جنسی کاروبار کے معاملے میں ڈان کا نقطہ نظر بالکل مختلف تھا اور وہ اسے قطعی پسند نہیں کرتا تھا لہٰذا یہ جاننے کے بعد کہ سولوزو جسم فروشی بھی کر چکا ہے، یہ عین ممکن تھا کہ ڈان اس سے کوئی رشتہ قائم کرنا پسند نہ کرے لہٰذا اس نے یہ بات گول کر دی تھی۔

۴

ویراگل سولوزو دیکھنے میں ترک ہی معلوم ہوتا تھا، مضبوط جسم اوسط قد، گہرا رنگ، لمبی مڑی ہوئی ناک اور سیاہ آنکھیں اس کی شخصیت کو پر اثر بناتی تھیں۔

سونی کارلیون نے دروازے پر اس کا استقبال کیا اور پھر آفس میں لے آیا جہاں ہیگن اور ڈان منتظر تھے۔ ہیگن نے سوچا کہ لوقا براسی کے بعد اگر کوئی اور زیادہ خوفناک آدمی ہو سکتا تھا تو وہ یہی تھا۔

مصافحہ کی رسمیات کے فوراً بعد سولوزو نے اپنے دل کی بات سامنے رکھ دی کاروبار نارکوٹکس کا تھا۔ سب کچھ طے ہو چکا تھا۔ ترکی میں پوپی کی فصل اگانے والوں نے اسے ہر سال اپنی پیداوار دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اسے مارفین میں بدلنے کا فرانس میں ایک محفوظ پلانٹ تھا اور ہیروئن بنانے کا

پلانٹ سسلی میں تھا۔ ان دونوں ملکوں میں اسمگلنگ میں بھی کوئی مشکل نہیں تھی۔ امریکہ میں مال لانے پر پانچ فیصد مال گرفت میں آجانے کا امکان ضرور تھا۔ کیونکہ ایف بی آئی کے آدمی رشوت خور نہیں تھے۔ اس کاروبار میں منافع بے حساب تھا اور خطرہ نہ کے برابر۔

"پھر تم میرے پاس کس لئے آئے ہو؟" ڈان نے نرمی سے پوچھا۔ "مجھے اپنی فیاضی کے لائق کیسے سمجھ لیا؟"

"مجھے بیس لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔" سولوزو کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ "ساتھ ہی مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس کے اہم افسران سے دوستانہ تعلقات ہوں۔ ظاہر ہے اس کاروبار میں وقتاً فوقتاً میرے آدمی گرفتار ہوں گے۔ میں ایسے آدمیوں سے کام لوں گا جو ایکدم نئے ہوں گے۔ پولیس میں جن کا اندراج نہیں ہوگا۔ اس طرح جج بھی انہیں معمولی سزا دیں گے۔ مگر میں ایک ایسا آدمی چاہتا ہوں جو اس بات کی گارنٹی دے سکے کہ میرے آدمیوں کو سال دو سال سے زیادہ کی سزا نہیں ملے گی تاکہ وہ اپنا منہ بند رکھ سکیں ورنہ دس بیس سال کی سزا کے ڈر سے زبان کھول کر وہ دوسرے اہم آدمیوں کو بھی پھنسوا سکتے ہیں۔ اسی لئے قانونی تحفظ بہت ضروری ہے۔ اور ڈان کارلیون میں نے سنا ہے کہ آپ کی جیب میں اتنے جج ہیں جتنے کسی بھی بڑی عمارت میں سما سکتے ہیں۔"

تعریف سے متاثر ہوئے بغیر ڈان نے پوچھا "میرے خاندان کا حصہ کتنا ہوگا؟"

سولوزو کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ "پچاس فیصد" پھر نہ وہ میٹھے لہجے میں بولا۔ "پہلے سال آپ کے حصہ میں تین یا چار ملین ڈالر آئیں گے۔ پھر یہ رقم ہر سال

بڑھتی چلی جائے گی۔"

"ٹاٹاگلیاں خاندان کا حصہ کتنا ہے؟" ڈان نے بھی متاثر ہوئے بغیر پوچھا۔

"انہیں میں اپنے حصے سے دوں گا۔" سولوزو پہلی بار گھبرایا سا لگا۔ "کیونکہ مال لانے اور بیچنے میں مجھے ان کی مدد کی ضرورت ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ پونجی لگانے اور قانونی تحفظ کے بدلے مجھے پچاس فیصد کا حصہ ملے گا؟" ڈان نے پوچھا۔ "تمہارے مال لانے اور بیچنے کے سر درد سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم؟"

"اگر بیس لاکھ ڈالر کی رقم کو آپ صرف پونجی سمجھتے ہوں۔" سولوزو نے ڈان سے کہا۔ "تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

"تم سے ملاقات کی منظوری میں نے اس لئے دی تھی کہ میں ٹاٹاگلیا بیحد کا احترام کرتا ہوں اور میں نے سنا تھا کہ تم ایک سنجیدہ آدمی ہو اور باوقار رویہ پسند کرتے ہو۔ مجھے تمہاری پیشکش منظور نہیں ہے کیونکہ تمہارے کاروبار میں جتنا بے حساب فائدہ ہے اتنا ہی خطرہ بھی ہے اور اس میں شامل ہونے سے میرے دوسرے کاروبار تباہ ہو سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سیاسی سطح پر میرے بہت سے دوست ہیں لیکن جوئے کے بجائے نارکوٹکس کے کاروبار میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ مجھ سے کترانے لگیں گے۔ کیونکہ شراب کی طرح جوئے کو تو وہ بے ضرر بری عادت مانتے ہیں مگر نارکوٹکس کی تجارت کو قابل نفرت اور نیچ سمجھتے ہیں۔ یہ میں تمہیں اپنے نہیں ان کے خیالات بتا رہا ہوں۔ کون آدمی کیسے اپنی زندگی بسر کرتا ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تمہارے کاروبار میں بہت خطرہ ہے۔ پچھلے دس سالوں سے میرے خاندان کے لوگ

بے خوف ہو کر اور بے ضرر ڈھنگ سے جی رہے ہیں اور ذرا سی لالچ میں آ کر میں انھیں خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا۔"

سولوزو کے چہرے پہ مایوسی کا اظہار صرف اس کی آنکھوں کے پھڑکنے سے ہوا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف ایک نظر ڈالی جیسے اسے امید ہو کہ سونی یا ہیگن اس کے حق میں بولیں گے۔ آخر میں اس نے پوچھا۔ "آپ کو اپنے بیس لاکھ ڈالر کی فکر ہے؟"

"نہیں۔" ڈان کے ہونٹوں پر سرد مسکراہٹ تھی۔

سولوزو نے پھر کوشش کی۔ "ٹاٹاگلیا خاندان آپ کی رقم کی بھی گارنٹی دے دے گا؟"

اسی وقت سونی فیصلے اور برتاؤ کی ایک ناقابل معافی بھول کر بیٹھا۔ اس نے بے صبری سے پوچھا۔ "ہم سے بغیر کوئی حصہ لئے ہی ٹاٹاگلیا خاندان ہماری رقم لوٹانے کی گارنٹی دے گا؟"

اس غیر متوقع مداخلت نے ہیگن کو از حد پریشان کر دیا۔ اس نے دیکھا کہ ڈان کی نفرت سے بھری آنکھیں اپنے بیٹے پہ جمی تھیں۔ اس کے برخلاف سولوزو کی آنکھوں میں اطمینان کی چمک تھی۔ ڈان کے مضبوط قلعے میں ایک دراڑ اس نے کھوج نکالی تھی۔ آخر میں بات چیت کا اختتام کرتے ہوئے ڈان نے کہا۔ "نوجوان لالچی ہوتے ہیں اور آجکل انہیں تہذیب بھی مفقود ہو چکی ہے۔ وہ اپنے بزرگوں کی بات چیت میں دخل دینے لگے ہیں۔ جیسا کہ تم نے دیکھا لاڈ پیار نے میرے بچوں کو بگاڑ دیا ہے۔ لیکن سینور سولوزو میرا انکار فیصلہ کن ہے۔ تمہیں مایوس کرنے کا تو مجھے افسوس ہے لیکن میں تمہارے کاروبار کی کامیابی کا متمنی ہوں۔"

رخصت ہوتے وقت سولوز کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ ہیگین جب اسے چھوڑ کر واپس لوٹا تو ڈان نے پوچھا۔ "اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"
ہیگن خشک لہجے میں بولا۔ "وہ پکا سسیلین ہے۔"
ڈان نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔ پھر اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
"سانتینو، باہر کے آدمی کو کبھی یہ نہیں بتانا چاہیے کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ لیکن اس نوجوان لڑکی کے ساتھ رنگ رلیاں منانے سے تمہارا ذہن کھوکھلا ہو گیا ہے۔ اس ڈرامے کو ختم کر کے اپنے کاروبار میں دلچسپی لو اور اب میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔"

سونی کو حیران اور باپ کو غصے میں دیکھ کر ہیگن نے سوچا کہ کیا سونی کے خیال کے مطابق ڈان کو حقیقت میں اس کی سرگرمیوں کی جانکاری نہیں تھی اور نیادہ ہیں جانتا تھا کہ اس سے کتنی بھیانک غلطی ہو چکی ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں سچ ہیں تو ہیگن کبھی بھی سونی کا رول جیسے ڈان کا کانسی گلیوری بننا نہیں چاہیگا۔
سونی کے چلے جانے کے بعد ڈان کا اشارہ پا کر ہیگن نے اسے ڈرنک تیار کر کے تھما دیا۔ ڈان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "لوقا براسی کو میرے پاس بھیجو۔"

— ۵ —

تین مہینے بعد ہیگن شہر کے اپنے دفتر میں جلد ہی جلدی کام کرنے میں مصروف تھا تاکہ جلدی جا کر اپنے بیوی بچوں کے لیے کرسمس کی شاپنگ کر سکے۔ لیکن اسی وقت ہیرا فی زنٹش کا فون آ گیا۔ اس نے بڑے پرجوش لہجے میں اطلاع دی کہ فلم کی شوٹنگ ختم ہو چکی ہے اور وہ جواب ہے۔ اپنے چھوٹے سے دو دو چار کا ختم کر کے

وہ ڈان کے لیے کرسمس کا حیرت انگیز تحفہ لے کر خود آئے گا لیکن ہیگن کے پوچھنے پر بھی یہ نہیں بتایا کہ تحفہ کیا ہے اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

دس منٹ بعد دوسری دخل اندازی کی شکل میں ہیگن کو کوٹی کارلون کا فون موصول ہوا۔ کوٹی ایک اچھی لڑکی تھی لیکن شادی کے بعد اس کے مزاج میں بلا کی تبدیلی آگئی تھی۔ وہ اکثر اپنے شوہر کی شکایتیں کرتی رہتی تھی اور ہر دو دو تین تین دن کے لیے اپنی ماں سے ملنے آجایا کرتی تھی۔ اس کا شوہر کارلو ریچی بھی ایک دم نکما ثابت ہوا تھا۔ اچھی خاصی آمدنی کے کاروبار کو چوپٹ کر کے وہ جوا، شراب اور طوائفوں کی صحبت میں مگن رہنے لگا اور وقت بے وقت بیوی پر ہاتھ اٹھانے پر بھی نہیں چوکتا تھا۔ یہ باتیں کوٹی نے اپنے گھر میں نہیں بتائی تھیں لیکن ہیگن کو بتا دی تھیں۔

لیکن کرسمس کے پر مسرت موقع پر اپنا دکھڑا رونے کے بجائے کوٹی نے اپنے باپ کو دیئے والے تحفے کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا اور ہیگن کے مشورے کو رد کر کے فون رکھ دیا۔

تیسری بار جب اس کے سکریٹری نے بتایا کہ مائیکل کارلون کا فون ہے تو دل نہ چاہنے کے باوجود بھی ہیگن بات کرنے سے انکار نہیں کر سکا کیونکہ مائیکل اسے خاص طور پر پسند تھا۔

"ٹام" مائیکل نے کہا۔ "کل میں کے ایڈمس کے ساتھ شہر آؤں گا لیکن کرسمس سے پہلے پاپا کے ساتھ کچھ اہم بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا وہ کل رات گھر پر مل سکیں گے؟"

کرسمس تک وہ کہیں نہیں جا سکیں گے۔ "ہیگن نے جواب دیا۔ "میرے لائق کوئی خدمت

"کچھ نہیں۔" مائیکل بھی اپنے باپ کی طرح کم گو تھا۔ "کرسمس پر ملاقات ہوگی۔ میرا خیال ہے کرسمس میں سب لوگ لانگ بیچ پر ہی ہوں گے؟"

"ہاں۔"

مائیکل کے فون رکھنے کے بعد ہیگن نے سکریٹری کے ذریعہ اپنی بیوی کو اطلاع دی کہ وہ دیر سے گھر پہونچے گا لیکن ڈنر گھر پر ہی لے گا۔

عمارت سے باہر نکل کر ہیگن تیزی سے فٹ پاتھ پر چلنے لگا۔ اچانک ایک آدمی کو سامنے دیکھ کر وہ ٹھٹھکا اور اگلے ہی لمحے حیران رہ گیا۔ وہ سولوزو تھا۔

سولوزو اس کی بانہہ تھام کر اطمینان سے بولا "ڈرو مت، میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

اچانک قریب کھڑی کار کے دروازے کھلے اور سولوزو نے بے صبری سے کہا "اندر بیٹھو مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے۔"

ہیگن نے جھٹک کر اپنی بانہہ چھڑالی وہ خوفزدہ تو نہیں تھا لیکن چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اسی وقت پیچھے سے دو آدمی نمودار ہوئے اور ہیگن نے کچھ کمزوری محسوس کی۔ سولوزو نے دبی زبان میں کہا "کار میں بیٹھ جاؤ اگر میں تمہارا قتل کرنا چاہتا تو تمہاری لاش کب کی یہاں پڑی ہوتی۔ مجھ پر بھروسہ کرو۔"

ہیگن بے یقینی کے ساتھ مجبوراً کار میں بیٹھ گیا۔

۶

مائیکل کارلیون نے جھوٹ بولا تھا۔ اس نے نیویارک میں بمشکل دس بلاک کا دورہ

لے شہر سے باہر رہائشی علاقہ (مسز افادات)

ہوٹل بیبیشل دیبنسا کے ایک کمرے سے فون کیا تھا۔ اس کے ریسیور رکھتے ہی گئے

ایڈمس سگریٹ بجھاتے ہوئی بولی۔ "مائیک تم بہت جھوٹے آدمی ہو!"

"یہ سب تمہارے لئے ہی ہے ہنی"۔ مائیکل پلنگ پر اس کے پاس بیٹھتا

ہوا بولا۔ "اگر میں بتا دیتا کہ میں شہر میں ہی ہوں تو مجھے سیدھے گھر جانا پڑتا

اور پھر ہم دونوں آج رات نہ تو ساتھ ساتھ ڈنر کے لئے باہر جا سکتے تھے۔ نہ تھیٹر اور

نہ ہی ایک دوسرے کی آغوش میں سو سکتے تھے۔ شادی ہونے سے پہلے اپنے باپ

کے گھر میں تو ہرگز ایک ساتھ نہیں سو سکتے"۔ اور اسے گلے لگا کر ہونٹوں پر ایک

بوسہ ثبت کر دیا۔ کے ایڈمس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن چہرے پر خود سپردگی کی

خواہش جھلک رہی تھی۔ اس کے بعد وہ رات کے کھانے کے وقت تک ایک

کمرے میں سما جانے کی کوشش کرتے رہے۔

کھانے کے بعد تھیٹر جاتے وقت ایک اسٹور کے سامنے سے گزرتے ہوئے

مائیکل نے پوچھا کرسمس پر تم کیا پسند کرو گی؟"

"صرف تمہیں"۔ وہ اس سے سٹ کر بولی۔ "کیا تمہارے والد مجھے تمہاری بیوی

کی حیثیت سے قبول کر لیں گے؟"

"سوال میرے والد کی قبولیت کا نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ کیا تمہارے والد آپ

مجھے داماد بنا لیں گے؟"

"آئی ڈونٹ کیئر"۔ [1] وہ

اس کا مطلب یہ کہ تم کانون بننے کے لئے تیار ہو"۔ مائیکل نے مزاحیہ

انداز میں کہا۔

---

[1] : مجھے اس کی پرواہ نہیں

"ہاں۔"

وہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ وہ طے کر چکے تھے کہ کرسمس ہفتے کے دوران ہی دو گواہوں کی موجودگی میں بالکل سادہ طریقے سے شادی کر لیں گے لیکن مائیکل نے کہا تھا کہ وہ اپنے والد سے ضرور مشورہ کرے گا کیونکہ وہ اس شادی کی مخالفت نہیں کریں گے۔ بشرطیکہ شادی پوشیدہ طور پر رکھی جائے۔ کے اپنے والدین کو شادی سے پہلے کچھ اس لئے نہیں بتانا چاہتی تھی کہ کہیں وہ اسے حاملہ نہ سمجھ لیں۔

لیکن اس سچائی کا تذکرہ دونوں میں سے کسی نے نہیں کیا کہ مائیکل کو اپنے خاندان سے تعلقات منقطع کر لینے ہوں گے لیکن اس سچ کا احساس دونوں کو تھا۔ انہوں نے کالج کا سیشن ختم ہونے تک ہفتے کے آخری دن ایک دوسرے سے ملنے اور ساتھ ساتھ رہنے کا منصوبہ بنایا اور یہ زندگی دونوں کو پر لطف لگی تھی۔ تھیٹر میں ایک جذباتی پلے "کیرادز" دیکھنے کے بعد وہ باہر نکلے تو سردی بڑھ چکی تھی۔ کے کی ہوسناک آنکھوں میں سپردگی کی خواہش دیکھ کر مائیکل نے بھی اشتعال محسوس کیا اور بلا تکلف سڑک پر ہی ہم آغوش ہو کر ایک طویل بوسہ لے لیا۔

ہوٹل کی لابی میں پہونچکر مائیکل کمرے کی چابی لینے کے لئے رک گیا اور کے ایڈمس سے کہا کہ وہ نیوز اسٹینڈ سے اخبار لے لے۔

چابی لینے کے بعد مائیکل نے بڑی بے صبری سے کے ایڈمس کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں وہ ابھی تک نیوز اسٹینڈ پر کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ تھا آنکھیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیپر پر گڑی تھیں۔ مائیکل اسکے قریب پہنچ

تو وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے —" اوہ مائیکل، اوہ مائیکل ۔۔۔" ہی کہہ سکی ۔ مائیکل نے اس کے ہاتھ سے اخبار لے لیا اور پھر جس پہلی چیز پر اس کی نظر پڑی وہ سڑک پہ خون میں لتھ پتھ پڑے اسکے باپ کی تصویر تھی ۔ پاس ہی بیٹھا ہوا ایک آدمی بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ۔ وہ اس کا بھائی فریڈی تھا ۔ مائیکل کا دل کا جسم برف کی طرح جم گیا ۔ اسے اس واقعہ کا غم تھا نہ خوف لیکن وہ غصے میں کھولنے لگا تھا ۔ کے کو لے کر وہ کمرے میں پہونچکر پلنگ پر بیٹھ گیا اور اخبار پھیلا لیا ۔ جلی حروف میں لکھا تھا " ویٹو کارلیون کو گولی مار دی گئی ، مبینہ مافیا سردار بری طرح زخمی ۔" آگے لکھا تھا ۔ "پولیس کی سخت نگرانی میں آپریشن کیا گیا ۔ مختلف گروہوں میں خوفناک تصادم کا امکان ۔"

" ڈان میرے نہیں ہیں ۔" مائیکل نے کہا ۔" وہ حرامزادے انہیں مار نہیں سکے ۔" اس کے بعد وہ پوری خبر پڑھنے لگا ۔ اس کے والد کو شام پانچ بجے گولی ماری گئی تھی ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب وہ کے کے ساتھ عیاشی کر رہا تھا تو اس کے والد موت اور زندگی سے جوجھ رہے تھے ۔ احساس جرم نے مائیکل کو افسردہ کر دیا ۔

" کیا ہم ابھی اسپتال چلیں ؟" کے نے پوچھا ۔

" نہیں ۔" مائیکل بولا ۔" میں پہلے گھر فون کرتا ہوں ۔ جنہوں نے یہ حرکت کی ہے وہ پاگل ہیں اور ڈان چونکہ ابھی زندہ ہیں اس لئے وہ حرامزادے بوکھلا رہے ہوں گے اور کہا نہیں جا سکتا کہ ان کا اگلا قدم کیا ہوگا ۔"

لانگ بیچ کے رہائش گاہ کے دونوں فون مصروف ہونے کی وجہ سے

بلیس منٹ بعد رابطہ قائم ہو سکا۔ سونی کی آواز سنائی دیتے ہی وہ بولا۔

"سونی میں ہوں۔"

سونی نے راحت کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ "اوہ گاڈ، نادان لڑکے ہم تمہاری وجہ سے بہت فکرمند ہیں۔ کہاں ہو تم؟ میں نے تمہاری تلاش میں آدمی بھیجے ہوئے ہیں۔"

"ڈان کی حالت کیسی ہے؟" مائیکل نے پوچھا۔ "انہیں کتنی چوٹ آئی ہے؟"

"بہت زیادہ۔ ان پر پانچ فائر کئے گئے تھے لیکن وہ سخت جان نکلے۔" سونی نے فخریہ کہا۔ "ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ بس لڑکے میں بہت مصروف ہوں۔ زیادہ دیر باتیں نہیں کر سکتا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو؟"

"میتو پارک سے۔ کیا تمہیں ٹام نے نہیں بتایا کہ میں آنے والا ہوں؟"

"انہوں نے ٹام کو بھی پکڑ لیا ہے۔" سونی کی آواز دھیمی ہو گئی۔ "اسی لئے مجھے تمہاری فکر تھی۔ ہیگن کی بیوی بھی یہیں ہے لیکن نہ تو اسے اور نہ ہی پولیس کو ہیگن کے بارے میں کوئی معلومات ہے۔ تم فوراً یہاں آجاؤ۔ اوکے۔"

"اوکے۔ تمہیں پتہ ہے یہ کس کا کام ہے؟"

"ہاں اور جیسے ہی لوقا براسی آئے گا وہ لوگ موت کے منہ میں پہونچ جائیں گے۔ بازی ہمارے ہاتھ ہی رہے گی۔"

"میں ٹیکسی سے ایک گھنٹے میں پہونچ رہا ہوں۔" کہہ کر مائیکل نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ وہ حیران تھا کہ اخبار آئے تین گھنٹے ہو چکے ہیں۔ ریڈیو پر بھی یہ خبر نشر ہو چکی ہوگی۔ یہ ناممکن تھا کہ لوقا نے یہ خبر نہ سنی ہو۔

پھر وہ کہاں ہے؟"

ٹھیک اسی وقت ہیگیں بھی خود سے یہی سوال کر رہا تھا۔ وہ لانگ بیچ میں موجود سوفی کارلون بھی اسی فکر میں ڈوبا ہوا تھا۔

۷

اسی شام پونے پانچ بجے ڈان کارلون نے اپنی زیتون کے تیل کی کمپنی کے منیجر کے ذریعے تیار کیے گئے کاغذات کے دیکھنے کے بعد جیکٹ پہنی اور اخبار میں الجھے اپنے دوسرے بیٹے فریڈی کا سر تھپتھپا کر کہا: "گاٹو سے کہو کہ کار لے آئے۔ میں گھر جانے والا ہوں۔"

"کار میں لے آتا ہوں۔" فریڈی نے کہا۔ "پالی گاٹو آج نہیں آیا۔ وہ کیا کرے، اسے پھر زکام ہو گیا ہے۔"

"اس مہینے میں وہ آج تیسری بار بیمار ہوا ہے۔" ڈان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "شام سے کہنا کہ اس کی جگہ کسی ہمت مند آدمی کا انتظام کر دے۔"

"پالی اچھا لڑکا ہے۔" فریڈی نے اس کی حمایت کی۔ "اگر وہ کہتا ہے کہ بیمار ہے تو ضرور بیمار ہوگا۔ مجھے کار چلانے میں کوئی پریشانی نہیں ہے۔"

اور یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف چل پڑا۔

ڈان کارلون نے ہیگیں کے دفتر میں فون کیا تو وہاں سے کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر اس نے لانگ بیچ کا نمبر ڈائل کیا لیکن وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملنے پر غصے کے پیچ کھاتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

کار باہر آ چکی تھی اور زینہ طے کر کے [illegible] بیٹھ گیا۔

مینیجر کی مدد سے کوٹ پہن کر ڈان باہر نکلا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔
فریڈی نے اپنے باپ کو باہر نکلتے دیکھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔
کار میں بیٹھتے ہوئے ڈان رکا اور پلٹ کر عادت کے مطابق موڑ پر
پھلوں کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اپنی پسند کے پھل خریدنے کے بعد
لفافے سمیت وہ کار کی طرف بڑھا۔ اسی وقت دو آدمی اس کے سامنے
آ گئے۔ ڈان کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ کیا ہونے والا ہے۔"

وہ دونوں آدمی سیاہ اوورکوٹ پہنے ہوئے تھے اور ان کے سیاہ
ہیٹ ضرورت سے زیادہ چہرے پر جھکے ہوئے تھے۔ انہیں ڈان کے
سنبھل پانے کی امید نہیں تھی۔ پھلوں کا لفافہ پھینک کر ڈان حیرت انگیز
طریقے سے کار کی طرف دوڑتے ہوئے چلایا۔ "فریڈی۔۔۔ فریڈی۔۔۔"

اسی لمحے دونوں آدمیوں نے ریوالور سے فائر کر دیے۔

پہلی گولی ڈان کی پیٹھ پر لگی لیکن اس کے باوجود وہ کار کی طرف
لپکا لیکن پچھلی کولہوں پر لگی دو گولیوں نے اسے سڑک پر گرنے کو مجبور
کر دیا۔ اس بیچ دونوں آدمی اسے جان سے مارنے کے لئے آگے آ چکے تھے
اپنے باپ کی آواز سن کر فریڈ ریکو کار سے باہر نکلا۔ حملہ آوروں نے نیچے
پڑے ڈان پر جلدی جلدی دو فائر اور کیے ان میں سے ایک گولی اس
کی بانہہ کے گوشت کو چیر گئی اور دوسری دائیں پنڈلی کو۔ حالانکہ یہ
زخم تشویشناک نہیں تھے لیکن خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا اور
ڈان کارلیون بیہوش ہو چکا تھا۔

جب فریڈی کار سے باہر نکلا تو اس حادثے نے اس کے ذہن کو مکر دعورے

کر دیا اور وہ اپنا ریوالور تک نکالنا بھول گیا۔ دونوں حملہ آور بہ آسانی اسے بھی مار سکتے تھے لیکن وہ خود بھی دہشت زدہ ہو چکے تھے۔ ان کی معلومات کے مطابق فریڈی کے پاس ریوالور ہونا یقینی تھا وہ دونوں فوراً ہی ایک گلی میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ تنہا فریڈی اپنے خون میں لت پت باپ کے پاس سڑک پر کھڑا رہا۔ راہ چلتے لوگ ایک طرف کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔

فریڈی ابھی تک خون میں لت پت اپنے باپ کے پاس ساکت و جامد کھڑا تھا۔ یکایک وہ چکرا کر گرنے لگا تو کچھ لوگوں نے اسے سہارا دے کر ایک طرف بٹھا دیا۔ ڈان کے خون آلود جسم کے چاروں طرف بھیڑ جمع ہو گئی۔ کچھ ہی لمحوں بعد سائرن بجاتی ہوئی پولیس کار آ پہونچی اور اس کے پیچھے اخبار ڈیلی نیوز کی کار تھی۔ جس سے ایک فوٹو گرافر کودا اور مختلف زاویوں سے ڈان کے جسم کی تصویریں لینے لگا۔ کچھ دیر بعد ایمبولینس بھی آ گئی۔ فوٹو گرافر فریڈی کارلون کی طرف متوجہ ہوا۔ تنومند جسم کا مالک یہ نوجوان بچوں کی طرح دہاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ جاسوسوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی تھی۔ ایک نے فریڈی سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن اسے اتنا صدمہ پہونچا تھا کہ وہ جواب دینے کے حالت میں نہیں تھا فریڈی کی تلاشی لے کر اس کا ریوالور نکال لیا گیا پھر اسے بھی اٹھا کر پولیس کار میں بٹھا یا گیا اور کار چلی گئی۔ ڈیلی نیوز کی ریڈیو کار بھی اس کے پیچھے تھی اور فوٹو گرافر اب بھی تصویریں لینے میں مصروف تھے۔

۸

ڈان کے باپ پر گولیاں چلنے کے نصف گھنٹے کے اندر سونی کارلون کو مسلسل

پانچ فون ملے۔ پہلا فون جاسوس جوڈان فلپس نے کیا تھا، اسے خاندان کی طرف سے
ہر ماہ ایک مخصوص رقم ملتی تھی۔ وہ جائے واردات پر پہنچنے والی سب سے پہلی پولیس
کار میں تھا۔ سونی سے فون پر رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا تھا۔ "کیا تم میری آواز
پہچانتے ہو؟" اور جواب میں سونی کی "ہاں" سن کر وہ جلدی سے بولا۔ "پندرہ منٹ
پہلے تمہارے والد کو ان کے دفتر کے سامنے کسی نے شوٹ کر دیا ہے۔ وہ زندہ تو
ہیں لیکن تشویشناک حد تک زخمی ہیں۔ انہیں فرنچ ہاسپٹل لے جایا گیا ہے۔
اور تمہارے بھائی فریڈی کو جیل سیا پولیس اسٹیشن میں۔ بہتر ہوگا کہ ہم لوگوں کی
زیادتی شروع ہونے سے پہلے تم اسکے لئے ڈاکٹر بھیج دو۔ میں تمہارے والد کے
پاس اسپتال جا رہا ہوں اور ہر نئی بات کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

سونی کی بیوی سانڈرا بھی وہیں موجود تھی۔ شوہر کے چہرے کو غصے میں تمتماتا
ہوا دیکھ کر سانڈرا نے کپکپاتی آواز میں پوچھا۔ "کیا بات ہے۔؟"

سونی نے ہاتھ جھٹک کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کی
طرف پشت کر کے ماؤتھ پیس میں بولا۔ "تمہیں یقین ہے کہ وہ زندہ ہیں؟"

"ہاں۔" جاسوس نے جواب دیا۔ "خون بہت بہہ گیا ہے لیکن پھر بھی امید ہے
کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔"

"شکریہ۔" سونی نے کہا۔ "کل صبح آٹھ بجے اپنے گھر میں رہنا۔ تمہارے پاس
ایک ہزار ڈالر پہنچ جائیں گے۔"

ریسیور کریڈل پر رکھ کر سونی نے خود کو معمول پر رکھنے کی کوشش کی۔ وہ
جانتا تھا کہ اس کا غصہ اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی اور موجودہ حالات
میں غصہ بہت مہلک ثابت ہو سکتا تھا۔ اس وقت سب سے پہلا کام تھا کہ

ہیگن کو بلایا جائے۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ فون کرنے والا ایک سٹے باز تھا جسے ڈان کے دفتر کے آس پاس کام کرنے کا خاندان نے لائسنس دیا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ ڈان کو مار ڈالا گیا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ثابت ہو گیا کہ اس کی اطلاع غلط تھی۔ تیسری بار فون کی گھنٹی بجی لیکن جب اس نے سنا کہ فون کرنے والا ڈیلی نیوز کا رپورٹر ہے تو اس نے بغیر کچھ بولے سلسلے کو منقطع کر دیا۔

پھر اس نے ہیگن کا نمبر ڈائل کر کے اس کی بیوی سے پوچھا "کیا ہیگن گھر پہنچا؟"

"نہیں،" ہیگن کی بیوی نے جواب دیا "لیکن بیس منٹ تک آجائے گا۔ میں کھانے پر اس کے موجود ہونے کی امید کرتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے جیسے ہی وہ آئے مجھے فون کرا دینا۔" کہہ کر سونی نے ریسیور رکھ دیا۔

اب وہ سوچنے لگا کہ کیا کیا جائے؟ اس نے سوچنے کی کوشش کی کہ ایسی حالت میں اس کے والد کیا کرتے؟ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ حملہ سولوزو کی طرف سے کیا گیا تھا لیکن وہ سمجھتا تھا کہ سولوزو میں ڈان جیسے شخص کو ختم کرنے کا حوصلہ نہیں تھا بشرطیکہ اسے کچھ طاقتور لوگوں کا تعاون حاصل نہ ہو۔

فون کی گھنٹی نے چوتھی بار بج کر اس کے سلسلۂ خیال کو منتشر کر دیا۔

ریسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے پرسکون لہجے میں پوچھا گیا۔

"سانتینو کارلیون؟"

"یس،" سونی نے جواب دیا۔

"ٹام ہیگن ہمارے پاس ہے۔" اس آواز نے کہا "ایک گھنٹے بعد ہماری پیشکش کے ساتھ ہم اسے چھوڑ دیں گے اور بات سننے سے پہلے کوئی الٹا سیدھا

قدم مت اٹھانا ورنہ بھاری مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔ جو ہو گیا ہو گیا۔ اب ہر ایک کو سمجھداری سے کام لینا چاہیئے۔ اس لئے تمہارے لئے اپنے شہرہ آفاق غصے پر قابو رکھنا ضروری ہو گا۔"

یہ طنزیہ آواز سولوزو کی بھی ہو سکتی تھی لیکن سونی یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ اپنی آواز کو اعتدال پر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "میں انتظار کروں گا۔"

سلسلہ منقطع ہونے کے ساتھ ہی سونی نے اپنی کلائی گھڑی دیکھی اور فون کا وقت نوٹ کر لیا۔ وہ میز پر بیٹھا غصے میں ہونٹ چبا رہا تھا۔ پاس کھڑی اس کی بیوی نے پوچھا۔ "کیا بات ہے سونی؟"

"ڈان کو شوٹ کر دیا گیا ہے۔" سونی نے جواب دیا اور سانڈرا کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر چڑچڑاتے ہوئے بولا۔ "گھبراؤ مت وہ مرے نہیں ہیں اور اب کچھ اور نہیں ہو گا۔"

اس نے ہیگن کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا۔ اسی وقت پانچویں بار ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"تم نے اپنے والد کے بارے میں سن لیا ہے؟" دوسری طرف سے کلے مینزا نے پوچھا۔

"یس بٹ ہی از ناٹ ڈیڈ۔" سونی نے کہا۔

کچھ دیر تک فون سے کلے مینزا کی جذبات میں ڈوبی آواز آئی۔ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔" پھر اس نے بے صبری سے پوچھا۔ "تمہیں پورا یقین ہے نا؟ میں نے تو سنا تھا کہ ۔۔۔ لیکن وہ مرے نہیں ہیں۔"

سڑک پر ہی ان کی موت ہو گئی تھی؟"

"وہ زندہ ہیں۔" سونی نے کہا۔ وہ کلے مین زا کے جذباتی لہجے کو باریکی سے نوٹ کر رہا تھا۔ یہ حقیقی جذبات تھے لیکن ایکٹنگ بھی اس کے پیشے کا ضروری حصہ تھی۔

"اب تمہیں ہی رہنمائی کرنی ہو گی سونی.... بولو میرے لئے کیا حکم ہے؟"

"پالی گاٹو کو ساتھ لے کر میرے والد کے گھر پہونچو۔"

"بس؟" کلے مین زا نے پوچھا۔ "کیا تم نہیں چاہتے کہ تحفظ کے لئے کچھ آدمی اسپتال اور گھر پر تعینات کر دوں؟"

"نہیں مجھے صرف تمہاری اور پالی گاٹو کی ضرورت ہے۔" سونی نے کہا اور کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ "پالی کہاں مر گیا تھا؟"

"زکام کی وجہ سے وہ گھر پر تھا۔ اس سرد موسم میں وہ کچھ بیمار سا رہا۔"

"پچھلے دو مہینوں میں اس نے کتنی بار چھٹی لی ہے۔" کچھ محتاط ہوتے ہوئے سونی نے پوچھا۔

"شاید تین یا چار بار میں نے فریڈی سے کئی بار پوچھا بھی تھا کہ کیا نئے آدمی کا انتظام کر دوں لیکن اس نے منع کر دیا تھا۔"

"ہوں" سونی کے منھ سے نکلا۔ "میں تمہیں اپنے والد کے گھر پر ملوں گا۔ پالی گاٹو کتنا ہی بیمار کیوں نہ ہو اسے ساتھ لانا نہ بھولنا۔" کہہ کر سونی نے فون بند کر دیا۔

اس کی بیوی خاموش بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ سونی اس سے تلخ لہجے میں بولا۔ "اگر ہمارا کوئی آدمی فون کرے تو بتا دینا کہ میں والد کے گھر پر اسپیشل فون پر ہوں۔

دوسرا کوئی آدمی پوچھے تو کہہ دینا کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم۔ اگر ٹام کی بیوی کا فون آئے تو کہنا کہ ٹام کسی کام سے گیا ہے اور دیر سے گھر لوٹے گا۔" ساندرا کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر وہ بولا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے کچھ آدمی یہاں رہنے کے لئے آئیں گے۔ تم وہی کرنا جو وہ کہیں۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

تاریکی بڑھ گئی تھی اور دسمبر کی سرد ہوائیں چل رہی تھیں لیکن باہر نکلنے میں سونی کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔ لانگ بیچ کے آٹھ مکان ڈان کارلون کے تھے۔ ان میں خاندان کے لوگ ہی رہتے تھے۔ مال کے دائیں طرف دو مکانوں میں خاندان کے ملازم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتے تھے اور نصف دائرے کی شکل میں بنے چھ مکانوں میں سے ایک میں ٹام ہیگن اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ دوسرا خود سونی کا تھا اور تیسرا ڈان کارلون کا۔ باقی تین مکانوں میں ڈان کے دوست اس یقین دہانی کے ساتھ رہتے تھے کہ ضرورت پڑنے پر وہ ان مکانوں کو خالی کر دیں گے۔

آٹھوں مکانوں پر لگی فلڈ لائٹ کی وجہ سے چاروں طرف دور دور تک روشنی پھیلی رہتی تھی۔ اس طرح کسی کے چھپ کر آنے کا اندیشہ نہیں تھا۔ سڑک پار کر کے سونی اپنے والد کے گھر پہونچا اور اپنی چابی سے تالا کھول کر اندر داخل ہوتے ہی آواز دی۔ "ماں۔ کہاں ہو؟" اس کی ماں باورچی خانے سے باہر نکلی۔ سونی بانہہ پکڑ کر اسے بٹھانے کے بعد بولا۔ "مجھے ابھی ابھی فون پر خبر ملی ہے ..... تم گھبرانامت .... پاپا اسپتال میں ہیں۔ تم کپڑے بدل کر تیار ہو جاؤ میں کار اور ڈرائیور کا انتظام کرتا ہوں۔

اد کے ....."

اس کی ماں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا: "انہیں شوٹ کیا گیا ہے؟"

سونی نے سر ہلا کر حامی بھری۔ اس کی ماں نے پل بھر کے لئے سر جھکایا اور اندر چلی گئی۔

سونی اپنے والد کے دفتر میں پہونچا۔ الماری کا قفل کھول کر ایک ٹیلیفون نکالا یہ فون جعلی نام اور پتے پر درج تھا۔ پہلے لوقا براسی کا نمبر ڈائل کیا۔ وہاں سے جواب نہ ملنے پر دوسرے کیپوریزائم[1] ٹے سیو کو فون کیا۔ یہ آدمی ڈان کا ناقابلِ تردید یار وفادار تھا۔ سونی نے اسے حالات سے واقف کرایا اور اسے بتایا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ ٹے سیو کو قابلِ اعتماد پچاس آدمی بھرتی کرنے تھے۔ کچھ آدمی اسپتال میں ڈان کی حفاظت کے لئے بھیجنے تھے اور کچھ لوگ گھر پر تعینات کرنے تھے۔

ٹے سیو نے پوچھا: "کیا ان لوگوں نے کلے مینزا کو بھی پکڑ لیا ہے؟"

سونی نے بتایا کہ فی الحال وہ کلے مینزا کے آدمیوں کا استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ٹے سیو بولا: "معاف کرنا سونی۔ میں تمہارے والد کی طرح ہوں۔ میرا مشورہ ہے کہ اتنی جلد بازی مت کرو۔ مجھے یقین نہیں ہوتا کہ کلے مینزا تمہارے ساتھ بے وفائی کرسکتا ہے؟

"شکریہ۔" سونی بولا: "میں یہ صرف احتیاطاً کر رہا ہوں۔"

"تو ٹھیک ہے۔" ٹے سیو نے کہا: "سارے انتظامات کر کے میں تمہارے والد کے گھر پہونچوں گا۔ تم میرے آدمیوں کو تو پہچانتے ہو؟"

"ہاں۔" کہہ کر سونی نے فون رکھ دیا اور دیوار میں لگے سیف کا قفل کھول کر نیچے چمڑے کی جلد والی انڈکس بک نکالی۔ اس نے ایک صفحہ کھولا جس پر

---

[1]: مافیا میں سپہ سالار کے عہدے کا نام۔

لکھا تھا۔" رے فاریل، پانچ ہزار ڈالر۔ کرسمس کی شام۔" ساتھ ہی اس کا ٹیلیفون نمبر بھی لکھا تھا۔ اس نمبر کو ڈائل کرنے کے بعد وہ بولا۔"فاریل۔" دوسری طرف سے جواب ملا۔"یس" تب سونی نے اپنا نام بتا کر فاریل کو پالی گالو ٹو اور کلے مین زا کے نمبر نوٹ کرا دئے۔ پھر اس سے کہا کہ ان دونوں نمبروں کو چیک کر کے پتہ لگائے کہ پچھلے تین مہینوں میں ان سے کہاں کہاں کال کی گئی تھی اور کہاں کہاں سے فون آئے تھے؟ اس نے کہا کہ چونکہ کام بہت ضروری ہے اس لئے آدھی رات سے پہلے یہ تفصیلات مل جائیں۔ بدلے میں کرسمس کا ایک خوبصورت تحفہ اُسے دیا جائے گا۔

سونی نے ایک بار پھر لوقا براسی کا نمبر ڈائل کیا۔ لیکن جواب اس بار بھی نہیں ملا۔ لوقا کی فکر کو ذہن سے نکال کر اس نے حالات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کی۔ دس سال کے عرصے میں یہ کارلون خاندان کو پہلا چیلنج تھا۔ بے شک اس کام میں سولوزو کا ہاتھ تھا لیکن اس میں تنہا اتنی ہمت نہیں تھی۔ اسے نیویارک کے پانچ بڑے مافیا خاندانوں میں سے کم از کم ایک کی مدد ضرور ملی ہوگی اور یہ مدد یقیناً طاٹا گلیا خاندان کی رہی ہوگی۔ اس کا واضح مطلب تھا۔ اعلانِ جنگ یا سولوزو کی شرط مان لینا۔ سونی مسکرایا۔ دس لومڑی کے بچے ترک نے منصوبہ تو اچھا بنایا لیکن وہ بدقسمت ہے۔ چونکہ ڈان ابھی زندہ ہے اس لئے جنگ یقینی تھی اور لوقا براسی اور کارلون خاندان کے زبردست وسائل کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس جنگ کا ایک ہی انجام ہو سکتا تھا... لیکن... لیکن لوقا براسی ہے کہاں؟

تین

کار میں ڈرائیور سمیت ہگین کے علاوہ چار آدمی اور تھے۔ ہگین کو پچھلی سیٹ پر دو آدمیوں کے بیچ میں بٹھایا گیا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے ہیٹ سے چھپا کر جنبش نہ کرنے کی وارننگ دے دی گئی تھی تاکہ اسے پتہ نہ چل سکے کہ کار کس راستے سے جا رہی ہے۔

تقریباً بیس منٹ بعد کار رکی۔ چاروں طرف تاریکی ہونے کی وجہ سے جگہ کو شناخت کر پانا دشوار تھا۔ ہگین کو ایک سنسان مکان کے تہ خانے میں لیجا کر بٹھا دیا گیا۔

"میں تمہیں خوفزدہ کرنا نہیں چاہتا۔" سولوزو اسکے پاس بیٹھ کر بولا۔ "کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم کارلیون خاندان کے جنگجو لوگوں میں سے نہیں ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کارلیون خاندان کی اور میری مدد کرو۔"

سگریٹ کو ہونٹوں میں دباتے ہوئے ہگین کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس کی حالت کو دیکھ کر ایک آدمی نے بڑھ کر اس کے لئے شراب تیار کی۔ شراب پی کر ہگین نے کچھ حوصلہ محسوس کیا اور اس کے ہاتھوں کی لرزش ختم ہو گئی۔

"تمہارا باس مر چکا ہے" سولوزو نے کہا اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ ہگین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ وہ تھوڑی دیر رک کر بولا "اسکے دفتر کے سامنے ہی اسے گولی مارنے کے بعد میں تمہارے پاس پہنچا تھا۔ تمہیں میرے اور سونی کے درمیان سمجھوتہ کرانا ہوگا۔"

ہیگن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنے غم اور موت کے خوف میں ڈوبا ہوا تھا سولوزو کہتا گیا۔ ”سونی تو شروع سے ہی میری پیشکش سے متفق تھا اور یہ بات تمہیں بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ نارکوٹکس کے کاروبار میں کتنی دولت ہے۔ بوڑھے ڈان کا زمانہ لد چکا ہے لیکن وہ اسے سمجھتا نہیں تھا۔ اب اس کی موت کے بعد میں نئے سرے سے سودا کرنا چاہتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ تم سونی سے اسے منظور کر لینے کے بارے میں بات کرو۔“

”ناممکن ہے۔“ ہیگن نے جواب دیا۔ ”سونی اب ہر قیمت پر تم سے بدلہ لے کر رہے گا۔“

”یہ تو فوری ردعمل ہوگا۔ لیکن تمہیں اس کو سمجھانا ہے۔ مجھے ٹاٹاگلیا خاندان کی مکمل حمایت حاصل ہے اور ہم دونوں کے درمیان جنگ کو روکنے کے لئے نیویارک کے باقی خاندان ہماری طرفداری کریں گے کیونکہ ہماری جنگ کا اثر ان کے کاروبار پر بھی پڑے گا۔ اگر سونی میرے ساتھ سمجھوتہ کر لیتا ہے تو نہ تو کسی خاندان کو مشکل ہوگی اور نہ ڈان کے کسی دوست کو اس پر اعتراض ہوگا۔ دوسری صورت میں کارلیون خاندان ضرور ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ باقی خاندان اب اس پر اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ اس کا سبب روایت سے بغاوت کرکے تم جیسے غیر سسیلین کو کانسی گلیوری بنانا ہے۔ اس وقت مجھے دولت سے زیادہ سیاسی روابط کی ضرورت ہے اس لئے تم سونی اور اس کے کیپوڈزائم[۱] کو سمجھا کر بھاری خون خرابہ ہونے سے پہلے اس سلسلے کو ختم کردو۔“

”میں کوشش کروں گا۔“ ہیگن بولا۔ ”لیکن سونی عجیب دماغ والا آدمی ہے۔“

---

[۱]: سپہ سالار۔

اور شاید وہ بھی لوقا براسی کو نہیں روک پائے گا پھر تم سے سمجھوتہ کرنے کے بعد تمہارے ساتھ مجھے بھی لوقا کی فکر کرنی پڑے گی۔"

"لوقا کو میں سنبھال لوں گا" سولوزو نے بے پروائی سے کہا۔ "تم سونی اور اس کے دونوں بھائیوں کی بات کرو۔ تم انہیں یہ بھی بتا دینا کہ ہم چاہتے تو فریڈی کو بھی ختم کر سکتے تھے لیکن بیکار کا خون خرابہ ہمیں پسند نہیں۔ فریڈی اگر زندہ ہے تو صرف ہماری وجہ سے۔"

بالآخر ہیگین کا ذہن کام کرنے لگا۔ اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ سولوزو نہ تو اسے مارنا چاہتا ہے اور نہ ہی قیدی بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ خوف سے نجات ملتے ہی اس کے چہرے پر شرم کی سرخی پھیل گئی۔ ساتھ ہی سولوزو کی پیشکش پر سونی کو آمادہ کرنے میں ہیگین کو کوئی قباحت نظر نہیں آئی کیونکہ کانسی گلیوری کی حیثیت سے اب یہ اس کا فرض بھی تھا۔ مزید غور کرنے پر اسے سولوزو کی بات میں وزن محسوس ہوا۔ ٹاٹرا گلیا خاندان اور کارلیون خاندان کے درمیان اس غیر معینہ مدت تک چلنے والی جنگ کو روکا جانا ہی بہتر تھا۔ کارلیون خاندان کو گزری باتوں کو فراموش کر کے اس تجویز کو قبول کر لینا چاہیے۔ اور پھر مناسب وقت آنے پر سولوزو سے بھرپور انتقام لیا جا سکتا تھا۔

یکایک ہیگین کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ لوقا براسی کا کیا ہوا؟ سولوزو اس کے لئے اتنی بے پروائی کیوں برت رہا تھا؟ کیا اس نے ان سے سمجھوتہ کر لیا؟ اسے یاد آیا کہ سولوزو کو انکار کرنے کے بعد ڈان نے لوقا براسی کو بلوا کر اس سے تنہائی میں گفتگو کی تھی لیکن اس وقت لوقا کی فکر کرنے کے بجائے یہ ضروری تھا کہ کسی طرح جلدی سے جلدی اٹھ کر بیچ میں کارلیون خاندان کے

قلعے میں پہونچا جائے ۔ اس لئے وہ بولا ۔" میں پوری کوشش کروں گا۔ تمہاری بات صحیح ہے۔"

" کاروباری ہونے کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ خون خرابہ بہت مہنگا پڑتا ہے۔" سولوزو نے کہا۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ایک آدمی نے ریسیور اٹھا کر کچھ سنا۔ پھر بولا: " ٹھیک ہے میں بتا دوں گا۔" ریسیور رکھ کر وہ سولوزو کے پاس آکر اس کے کان میں کچھ بولا۔ ہیگن نے دیکھا کہ سولوزو کا چہرہ زرد پڑ گیا اور آنکھوں میں غصہ اتر آیا۔ خوف سے ہیگن نے اپنے بدن میں جھرجھری سی محسوس کی۔ کچھ ایسا ہوگیا تھا جس نے اسے موت کی طرف ڈھکیل دیا تھا۔

سولوزو دانت پیس کر بولا۔" اپنے جسم پر پانچ گولیاں کھا کر بھی بوڑھا ابھی تک جی رہا ہے۔ یہ بدبختی ہے۔ میری بھی اور تمہاری بھی۔"

•

چار

مائیکل کارلیون لانگ بیچ پر واقع اپنے والد کی رہائش گاہ پر پہونچا تو دیکھا کہ اندر جانے والی پتلی سڑک کو آہنی زنجیروں سے روک دیا گیا تھا۔ وہاں کھڑے دو اجنبی لوگوں نے اس سے پوچھا۔ "کون ہو تم؟"

اس نے اپنا تعارف دیا۔ اسی وقت ایک اور شخص قریب کے مکان سے نکلا۔ اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "یہ تو ڈان کا لڑکا ہے میں اسے اندر لے جاتا ہوں۔"

مکان اجنبی لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹام ہیگن کی بیوی اور کیمپورتر اکم کلے مین زا ابھی وہیں کھڑے تھے۔ کلے مین زا ہاتھ ملتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔

"تمہاری ماں اسپتال گئی ہے۔ ڈان اب خطرے سے باہر ہے اور جلد ہی صحتیاب ہو جائیں گے۔" کلے مین زا کے قریب بیٹھے بیٹھے پالی گاٹو نے کھڑے ہو کر مائیکل سے مصافحہ کیا۔ مائیکل کے علم میں تھا کہ وہ اس کے والد کا باڈی گارڈ تھا۔ وہ بہت باصلاحیت اور ہوشمند تھا لیکن آج وہ ناکام ہو گیا تھا کمرے میں موجود بہت سے اجنبی چہروں کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کلے مین زا کے آدمی نہیں تھے۔ مائیکل نے اپنے طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پالی گاٹو اور کلے مین زا پر شک کیا جا رہا ہے۔ کلے مین زا سے یہ سن کر کہ فریڈی کو ڈاکٹر نے انجکشن دے کر سلا دیا تھا۔ مائیکل نے کچھ اطمینان محسوس کیا۔ اس نے ٹام کی بیوی سے خیریت دریافت کی اور اسے ساتھ لیکر اپنے والد کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

سونی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں زرد پیڈ تھا اور

دوسرے میں پینسل۔ اس کے علاوہ کمرے میں صرف کیپور زائم ٹے سیو تھا۔ وہ بھی پیڈ اور پینسل لئے بیٹھا تھا۔ مائیکل کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ جن اجنبی چہروں کو اس نے باہر دیکھا تھا وہ ٹے سیو کے ہی آدمی ہوں گے۔

انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر سوفی اٹھا اور ٹام کی بیوی کو گلے لگاتے ہوئے تشفی آمیز لہجے میں بولا۔ "گھبراؤمت تھیریسا۔ ٹام خیریت سے ہے۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ بہت جلد وہ لوگ ٹام کے ذریعہ ایک تجویز بھیجنے والے ہیں۔"

تھیریسا کو چھوڑ کر اس نے مائیکل کو لپٹا لیا اور اس کے گال کا بوسہ لیا۔ اس اچانک عمل سے مائیکل نے اسے پیچھے ڈھکیلتے ہوئے کہا۔ "پہلے تو تم مجھے خوب پیٹا کرتے تھے اور اب ایسے چونچلے کر رہے ہو۔" بچپن میں دونوں اکثر ایسا کرتے تھے۔

"نادان لڑکے، میں تیرے لئے فکر مند تھا۔" سوفی نے کہا۔ "یوں تو میں بھی سے گھبراتا نہیں لیکن، ماں کو یہ خبر دینا مجھے پسند نہیں تھا اور یہ ناگوار فریضہ بار بار مجھے ہی انجام دینا پڑتا تھا۔"

"ماں پر اس خبر کا کیا رد عمل ہوا؟"

"کچھ نہیں وہ اور میں ایسی باتوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ البتہ تمہارے ہوش سنبھالنے کے بعد یہ پہلا حادثہ ہے۔" سوفی نے جواب دیا اور قدرے توقف کے بعد بولا۔ "وہ اسپتال میں باپ کے پاس ہیں۔"

"ہمیں اسپتال کب چلنا ہے؟"

"اس کام کو ختم کرنے سے پہلے تو میں گھر سے باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔" سوفی نے خشک لہجے میں کہا۔ اسی وقت ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور وہ ریسیور اٹھا کر غور سے سننے لگا۔ مائیکل نے سوفی کے پیڈ پر نظر ڈالی اس پر سات آدمیوں کے

نام لکھے تھے۔ پہلے تین نام سولوزو، فلپ ٹاٹاگلیا اور جانی ٹاٹاگلیا کے تھے۔ مائیکل کو یہ سوچ کر دھکا سا لگا کہ سونی اور بڑے سیو ان لوگوں کی فہرست بنا رہے تھے جن کو قتل کرنا تھا۔

سونی نے ریسیور رکھتے ہوئے تھیریسا اور مائیکل سے کہا: "تم دونوں باہر بیٹھ کر انتظار کرو، مجھے اور بڑے سیو کو کچھ ضروری کام نمٹانا ہے۔"

تھیریسا تو کچھ بے چینی محسوس کرتے ہوئے باہر چلی گئی لیکن مائیکل وہیں بیٹھ گیا۔ سونی نے اس پر ایک تیز نظر ڈالی اور بولا: "مائیک اگر تم یہاں بیٹھو گے تو تمہیں ایسی باتیں بھی سننی پڑیں گی جنہیں تم سننا نہیں چاہو گے۔"

"میں سن لوں گا۔" مائیکل نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اگر میں نے تمہیں اس میں شامل ہونے دیا تو پاپ مجھ پر بےحد ناراض ہوں گے۔"

"یو باسٹرڈ۔" مائیکل چیخا۔ "وہ میرے بھی باپ ہیں۔ کیا میں ان کی مدد نہ کروں؟ مجھے باہر جاکر لوگوں کو شوٹ نہیں کرنا ہے لیکن میں دوسری طرح کی مدد تو کرسکتا ہوں۔ شاید تم بھول گئے ہو کہ جنگ عظیم میں میں بحریہ میں تھا۔ جہاں میں نے لاتعداد جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور خود بھی زخمی ہوا تھا یا تم سمجھتے ہو کہ خون خرابہ دیکھ کر میں بیہوش ہو جاؤں گا؟"

"ٹھیک ہے۔ تو پھر تم یہیں رہ کر فون اٹینڈ کرو۔" سونی نے مسکرا کر کہا۔ پھر بڑے سیو سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔ "ابھی ابھی جو فون آیا تھا اس سے مجھے ضروری اطلاع مل گئی ہے۔" وہ پھر مائیکل کی طرف مڑا۔ "مائیک آج تمہارا امتحان ہے۔ حقیقی دھوکے باز کا پتہ مجھے چل گیا ہے۔ ٹیکو، اس سے پہلے

میرا شک کلے مین زا اور پالی گاٹو دونوں پر تھا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان دونوں میں غدار کون ہے ؟"

مائیکل نہایت احتیاط سے سوچنے لگا۔ کلے مین زا کارلون خاندان کے کیپو رزائم جیسے اہم اور مقتدر عہدے پر فائز تھا۔ ڈان کا بیس سالہ پرانا گہرا دوست تھا اور ڈان کے طفیل آج وہ لاکھوں میں کھیل رہا تھا تو کیا اور دولت کے لالچ میں یا اور طاقت حاصل کرنے کے لئے یا کسی توہین کا بدلہ لینے کے لئے اس نے... لیکن کلے مین زا سے غداری کی امید...... نہیں یہ نہیں ہو سکتا لیکن دوسری طرف یہ بھی تلخ حقیقت تھی کہ سولوزو کارلون خاندان کے کسی اور ممبر کے مقابلے میں کلے مین زا کو ہی اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کریگا۔

مائیکل نے سوچا پالی گاٹو ابھی دولتمند نہیں بنا تھا اور کسی اہم عہدے پر پہونچنے کے لئے بھی اسے کافی انتظار کرنا تھا۔ ممکن ہے نوجوانی کے سبب اس نے دولت اور اقتدار کے کچھ خواب سنجو رکھے ہوں اور اسی لئے.. لیکن پالی چھٹی جماعت میں اس کا ہم سبق رہ چکا تھا۔ اس سے بھی وہ غداری کی امید نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے کہا کہ وہ ان دونوں میں سے کسی کو غدار نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ بات اس نے صرف اس لئے کہی کیونکہ سونی بتا چکا تھا کہ اس کے پاس اس کا صحیح جواب ہے۔ ہاں اگر ان دو میں سے غدار چننا ہی ضروری ہوتا تو وہ پالی گاٹو کو غدار قرار دیتا۔

"ڈونٹ وری[1]" سونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مجرم کلے مین زا نہیں پالی گاٹو ہے۔"

---

[1] : پریشان مت ہو۔

مائیکل نے محسوس کیا کہ سونی نے یہ بات سن کر ڈے سیو نے راحت کی سانس لی تھی۔ خود بھی کیپو رزائم ہونے کے ناطے اس کی ہمدردیاں کلیمنزا کے ساتھ تھیں۔ دوم موجودہ حالات میں اگر کلے مین زا جیسا اہم آدمی غدار ثابت ہوتا تو حالات اور تشویشناک ہو جانے والے تھے۔ ڈے سیو پوچھ بیٹھا "تو پھر کل میں اپنے آدمی واپس بھیج دوں؟"

"نہیں پرسوں بھیجنا۔ میں پرسوں تک اس بات کو راز رکھنا چاہتا ہوں۔" سونی نے کہا۔ "اب تم باہر جا کر کلے مین زا سے اس فہرست کے بارے میں تبادلہ خیال کر لو۔ میں اپنے بھائی سے کچھ اور اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

ڈے سیو کے جانے کے بعد مائیکل نے پوچھا "تمہیں کیسے پتہ چلا کہ پالی نے اعتماد شکنی کی ہے؟"

"ٹیلیفون کمپنی میں اپنے ایک آدمی سے میں نے پالی اور کلے مین زا کے ٹیلیفون پر کی گئی کالوں کی باریکی سے جانچ کروائی۔ اس مہینے میں آج سمیت تینوں دن جب بھی پالی بیماری کے سبب چھٹی پر رہا ہے اسے ڈان کے دفتر کی عمارت کے سامنے کے ایک پبلک فون سے کال کیا گیا۔ شاید یہ معلوم کرنے کیلئے کہ باڈی گارڈ کی حیثیت سے وہ خود آرہا تھا یا اس کی جگہ پر کسی اور آدمی کو بھیجا جا رہا تھا۔" سونی نے ایک طویل سانس لی اور کہا "خدا کا شکر ہے کہ دھوکے باز پالی ہے۔ کلے مین زا نہیں۔ کلیمنزا کی ابھی ہمیں بے حد ضرورت ہے۔"

"تو کیا اب جنگ لازمی ہے؟" مائیکل نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ٹام کے آنے کے بعد میرا یہی خیال ہے۔" سونی کی آنکھوں میں سختی تھی۔

"بشرطیکہ ڈان مجھے کوئی اور حکم نہ دیں ۔"

"تو پھر ان کا حکم ملنے تک تم انتظار کیوں نہیں کرتے ؟ "

"اس لئے کہ ہمارے سامنے بندوقیں تنی ہیں اور ہم لڑنے پر مجبور ہیں ۔ اب تو مجھے یہ بھی خوف ہے کہ وہ لوگ شاید ٹام کو چھوڑیں ہی نہیں کیونکہ ٹام کو انہوں نے یہ سمجھ کر پکڑا تھا کہ ڈان مر چکے ہیں ۔ اور انہیں امید تھی کہ ٹام ان کی تجویز کو ماننے کے لئے ہمیں آمادہ کرے گا لیکن چونکہ ڈان زندہ ہیں اس لئے اب وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا ۔ بلکہ جنگ لازمی ہو چکی ہے ۔ اس طرح ان بدلے ہوئے حالات میں ان کے پاس ٹام کا کوئی استعمال نہیں ہے ۔ وہ اسے چھوڑ بھی سکتے ہیں اور قتل بھی کر سکتے ہیں ۔"

"لیکن سولوزو نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم اس کے ساتھ سودے بازی کر لو گے ؟" مائیکل نے پر سکون لہجے میں پوچھا تو جواب میں سونی نے سولوزو کی ڈان سے ہوئی میٹنگ کی پوری تفصیل بتا دی ۔

"اگر انہوں نے ڈان کو مار ڈالا ہوتا تو تم کیا کرتے ؟" یکایک مائیکل نے دریافت کیا ۔

"سولوزو اور ٹاٹا گلیا خاندان کو تو میں مٹا ہی دیتا ۔" سونی نے عمومی لہجے میں کہا ۔ "چاہے ہمیں نیویارک کے پانچوں خاندانوں سے جنگ کرنی پڑتی اور بھلے ہی ہم اس جنگ میں بالکل تباہ ہو جاتے ۔"

"ڈان ان حالات میں ایسا نہیں کرتے ۔"

"میں جانتا ہوں کہ میں ان جیسا آدمی نہیں ہوں لیکن ڈان ہی نہیں

کلے مین زا اور ٹےسیو کے علاوہ سولوزو بھی جانتا ہے کہ قہر برپا کرنے کی صلاحیت مجھ میں ہے - خاندان کی گذشتہ جنگ میں جب میں صرف انیس سال کا تھا تو میں نے ڈان کی حیرت انگیز مدد کی تھی۔ اس لئے میں اب بھی نکرمند نہیں ہوں۔ ہماری ساری قوت محفوظ ہے . . . کاش لوقا سے بھی رابطہ قائم ہو جاتا۔"

مائیکل نے تجسّس کے ساتھ پوچھا۔ "کیا لوقا حقیقت میں اتنا ہی طاقتور اور بھیانک ہے جتنا سمجھا جاتا ہے ؟"

"وہ لاثانی ہے۔" سونی نے کہا۔ "میں اسے تینوں ٹاٹاگلیا کے تعاقب میں بھیجوں گا اور سولوزو کو خود ختم کروں گا۔"

مائیکل نے بڑی بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے اپنے بڑے بھائی کی طرف دیکھا۔ اس کا بھائی کبھی کبھی بے رحم ہونے کے باوجود اچھا آدمی تھا لیکن اس کی باتیں کتنی عجیب اور بھیانک تھیں۔ وہ قتل کئے جانے والوں کی فہرست اس طرح بنا رہا تھا جیسے کوئی رومن بادشاہ ہو۔ غنیمت تھا کہ ڈان زندہ تھا ورنہ اسے بھی اس قتل وغارت گری میں حصہ لینا پڑتا۔ اب تو ڈان، سونی اور لوقا مل کر سب سنبھال لیں گے۔

اسی وقت ٹام کی بیوی کی چیخ سن کر انہوں نے دروازہ کھولا۔ باہر ٹام اپنی روتی بلکتی بیوی کو سہارا دئے کھڑا تھا۔ تھریسا کو صوفے پر بٹھا کر ٹام دفتر میں داخل ہوا اور مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ مائیکل کو دیکھ کر وہ بولا "مائیکل تم آ گئے۔ بہت خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔" اور مائیکل ٹام کے پرسکون لہجے کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ ڈان کی صحبت میں رہنے سے ٹام نے کافی اثر قبول کیا تھا جس طرح سونی نے اور خود اس نے بھی ڈان سے بہت کچھ سیکھا تھا۔

پانچ

صبح کے چار بج چکے تھے لیکن سونی، مائیکل، ٹام ہیگن، کلے مین زا اور ٹے سیو ابھی تک دفتر میں بیٹھے غور وفکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ پالی گاٹو بھی باہر موجود تھا لیکن اسے اندازہ تک نہیں تھا کہ وہ ٹے سیو کے آدمیوں کی نگرانی میں ہے۔

سولوزو کی تجویز کے بارے میں ٹام سب کو بتا چکا تھا کہ کس طرح اسے امن یقین دہانی پر رہا کیا گیا تھا کہ وہ سونی کو فی الحال بدلہ لینے سے باز رکھے گا۔

سب کچھ سننے کے بعد سونی نے کہا۔ "ہمیں منصوبے بنانے ہوں گے ٹام تم اس فہرست کو دیکھ لو جو میں نے اور ٹے سیو نے بنائی ہے۔"

فہرست میں درج ناموں کو دیکھ کر ہیگن چونک پڑا۔ "اوہ مائی گاڈ۔ تم تو خوفناک انتقام کا منصوبہ بنا رہے ہو سونی۔ جبکہ ڈان کے نقطہ نظر سے یہ محض ایک تجارتی تنازعہ ہے۔ سارے جھگڑے کی جڑ سولوزو ہے بس اسے ختم کر دو۔ سارا قصہ پاک۔ ٹاٹا گلیا کے پیچھے پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟"

سونی نے سوالیہ نظروں سے اپنے دونوں کیپو رنائم کی طرف دیکھا۔ انہیں خاموش دیکھ کر اسی نے کہا۔ "ایک بات تو غیر متنازعہ طور پر طے کی جا سکتی ہے۔ مجھے اب یہاں پالی گاٹو کی ضرورت نہیں ہے اس لئے فہرست میں اس کا نام سب سے پہلے رکھ لو۔"

کلے مین زا نے سر کی جنبش سے اس کے خیال کی تائید کی۔

"لوفا کی کیا خبر ہے؟" ہیگن نے پوچھا۔ "سولوزو اس کیلئے بالکل لاپرواہ نظر آتا ہے۔ اسی سے مجھے فکر ہے کہ کہیں وہ بھی اس سے نہ مل گیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ہم واقعی مشکل میں پھنس جائیں گے۔ اس لئے سب سے پہلے اس سے رابطہ ضروری ہے۔"

"میں نے اس سے رابطہ قائم کرنے کی رات بھر کوشش کی۔" سونی نے کہا۔

"لیکن وہ ملا نہیں ہو سکتا ہے کسی لڑکی کو لیکر کہیں سویا پڑا ہو۔"

"نہیں۔" ہیگن نے کہا۔ "وہ عورت کو ساتھ لے کر سونے کا عادی نہیں ہے وہ کام ختم کر کے سیدھے گھر پہونچتا ہے۔ مائیک تم ہر پندرہ منٹ بعد اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش جاری رکھو۔"

مائیکل نے لوفا کا نمبر ڈائل کیا لیکن جواب نہ ملنے پر ریسیور رکھ دیا۔

"او کے رام۔" سونی بڑی بے صبری سے بولا۔ "تم کانسی گلیوری ہو۔ تمہیں بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

"سونی یہ سچ ہے کہ اپنے خاندان کی طاقت کے بل پر تم اس جنگ کو جیت سکتے ہو۔" ہیگن نے سونی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براہ راست کہا۔

"تمہارے کلے مین زا اور ٹے سیو ہی ایک ہزار کو ٹھکانے لگا سکتے ہیں لیکن ایسی کسی بھی جنگ کے بعد مشرقی ساحل کے سارے خاندان کارلون خاندان کو الزام دے کر اس کے دشمن ہو جائیں گے اور یہ بات تمہارے والد کبھی قبول نہیں کریں گے۔"

"اگر تمہارے والد کی موت ہو جاتی تو تم کیا مشورہ دیتے کانسی گلیوری؟

سونی نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم میرا مشورہ قبول نہیں کرو گے۔ لیکن میں یہی مشورہ دونگا کہ سولوزو کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اس کے کاروبار میں شامل ہو جاؤ اور پھر انتقام کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرو۔ کیونکہ تمہارے والد کی موت کے بعد سیاسی روابط اور شخصی اثرات کے فقدان میں کارلون خاندان کی طاقت گھٹ کر نصف رہ جائے گی۔"

سونی کا چہرہ غصہ میں سفید ہو گیا۔ "تمہارے لئے یہ کہنا بہت آسان ہے کیونکہ انہوں نے تمہارے نہیں میرے باپ کا قتل کیا ہے۔"

ہیگن نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "تمہارے اور مائیک کی طرح میں بھی ڈان کا بیٹا ہوں۔ شاید تم سے اچھا بھی۔ لیکن میں نے جو مشورہ تمہیں دیا ہے وہ ایک کانسی گلیوری کا مشورہ ہے اور نجی طور پر میں بھی اُن حرام زادوں کا خون پی جانا چاہتا ہوں۔"

ہیگن کے الفاظ میں سختی اور لہجے میں جذباتیت کی جھلک سے شرمندہ ہو کر سونی نے کہا۔ "اوہ، ٹام میرا مطلب یہ نہیں تھا۔" پھر کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد بولا۔ "اور کے پاپا کا حکم ملنے تک ہم لوگ پرسکون اور مکمل طور پر محتاط رہیں گے۔ ٹےسیو تم اپنے آدمیوں کو شہر میں ادھر ادھر پھیلا دو۔ اور کلے مینزا تم پالی گاٹو کا قصہ ختم کرنے کے بعد یہاں کی حفاظت کے لئے ٹےسیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمی بھیج دینا۔ ٹےسیو کے یہ آدمی اسپتال کی نگرانی کریں گے۔ ٹام تم کل صبح سے ہی فون یا آدمیوں کے ذریعہ سولوزو اور ٹاٹاگلیا خاندان سے سمجھوتے کی بات چیت شروع کر دو۔

مائیک تم کلے مین زا کے دو آدمی لے کر کل لوقا براسی کے گھر سے یا پھر جہاں بھی وہ ہو اسے ڈھونڈھ نکالو۔ ہو سکتا ہے کہ خبر ملتے ہی وہ سولوزو کی تلاش میں نکل گیا ہو۔ اس ترک نے اسے چاہے کیسا ہی لالچ دیا ہو لیکن میں نہیں مان سکتا کہ وہ اپنے ڈان سے بغاوت کر سکتا ہے۔"

ہیگن بے دلی سے بولا: "ہو سکتا ہے مائیک ظاہری طور پر ان سرگرمیوں میں شریک ہونا پسند نہ کرے۔"

"ٹھیک ہے" سونی نے کہا۔ "تم یہیں رہ کر فون سنو گے مائیک۔ آخر یہ بھی تو ایک اہم کام ہے۔"

مائیکل کچھ نہیں بولا۔ لیکن دل ہی دل وہ بڑی شرمندگی محسوس کر رہا تھا اس نے محسوس کیا کہ کلے مین زا اور ٹیسیو کے چہروں میں اس کے لیے نفرت ابھری تھی۔ وہ لوقا براسی کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد مسلسل بجنے والی گھنٹی کو سنتا رہا۔

چھ

پیٹر کلےمین زا اس رات ٹھیک سے سو نہیں سکا۔ صبح جلدی اٹھ کر اس نے ناشتہ کیا۔ گذشتہ شب سونی کارلون نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ پالی گاٹو کو فوراً ٹھکانے لگا دیا جائے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیئے۔

کلےمین زا پریشان تھا۔ اس لئے نہیں کہ اس کے تحت کام کرنے والا پالی گاٹو فریبی نکلا۔ اس بات کا کیپو رزائم کے فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ یوں بھی پالی سسلین خاندان سے تھا اور کارلون خاندان کے بچوں کے ساتھ کھیل کر جوان ہوا تھا۔ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح سے جانچ پرکھ لیا گیا تھا خاندان کی طرف سے اچھی تنخواہ کے علاوہ ایسٹ سائیڈ کے جوئے کے اڈوں جس سے اسے حصہ بھی ملتا تھا لیکن اچھے خاصے ہونہار اور باصلاحیت پالی گاٹو کے بارے میں یہ کسے پتہ تھا کہ ایک دن وہ اعتماد شکنی بھی کرے گا۔

کلےمین زا کا مسئلہ تھا کہ پالی کے بعد اس اہم عہدے پر کس کا تقرر کرے؟ اس عہدے کے لئے وہی مناسب ہو سکتا تھا جو جوان، سخت جان اور ہوشیار ہونے کے علاوہ سسلینوں کے سخت قانون اومارتا کا پابند ہو۔ آخر میں دو تین نام سوچنے کے بعد اس نے روکو لمپونی کو اس عہدے پر رکھنے کا فیصلہ کیا۔ روکو لمپونی کے ذمے ان دنوں راشن کی چور بازاری کی ذمہ داری تھی۔ اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے اسے سرکاری افسران اور عملے کے تعاون کی ضرورت تھی۔ ہر حالت میں زبان بند رکھنے کا قانون۔

دونوں کو قابو میں رکھنا ہوتا تھا۔ وہ اس کام کو اس طرح انجام دے لیتا تھا کہ دشواریاں آتی ہی نہیں تھیں۔ کلے مین زا اس کی دانشمندی اور فوری قوت فیصلہ سے متاثر تھا۔ اس لئے کہ ایسے موقعوں پر ضرورت سے کم یا زیادہ دونوں طرح کی دھمکیاں نقصان دہ اور خوفناک ثابت ہو سکتی تھیں۔ رد کولمپونی کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ پولیس کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔

اس پیچیدہ مسئلے کو حل کرنے کے بعد کلے مین زا نے سکون محسوس کیا۔ پالی کو موجودہ عہدے تک پہونچانے میں حالانکہ کلے مین نے بھی اس کی مدد کی تھی لیکن خاندان کے ساتھ غداری کر کے اس نے کلے مین زا کے ساتھ بھی اعتماد شکنی کی تھی اس لئے کلے مین زا ذاتی طور پر بھی اس سے انتقام لینا چاہتا تھا۔

تمام انتظامات ہو چکے تھے۔ پالی گاٹو کو حکم دے دیا گیا تھا کہ سپہر ہر بجے اپنی کار میں آکر اسے لے لے۔ اس میں اسے کسی قسم کے شبہ ہونے کی کوئی بات نہیں تھی۔ اب کلے مین زا نے ردکولمپونی کا نمبر ڈائل کیا اور اپنا تعارف دئے بغیر بولا۔ "میرے گھر آجاؤ، تمہارے لئے ایک کام ہے۔" حالانکہ علی الصبح کا وقت تھا لیکن لمپونی نے بغیر سستی کے کہا۔ "او کے" کلے مین زا نے خوش ہوتے ہوئے آگے کہا۔ "کوئی جلدی نہیں ہے، آرام سے ناشتہ کرو اور پھر لنچ لینے کے بعد دو بجے تک پہونچ جانا۔" جواب میں لمپونی نے دوبارہ کہا "او کے۔"

کلے مین زا نے رابطہ منقطع کر دیا۔ کارلون رہائش گاہ پر ٹسیو کے آدمیوں کی جگہ پر اپنے آدمیوں کو جانے کے لئے وہ پہلے کہہ چکا تھا۔ کلے مین زا کے سبھی آدمی ہوشیار تھے اور ایسی کسی ذمہ داری کو چاق چوبند رہ کر پورا کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

اس نے کیڈلاک صاف کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے اپنی کار سے بہت محبت تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ نہایت انہماک سے اس کی صفائی کے دوران غیر معمولی مسائل کا حل بھی ڈھونڈھ لیتا تھا۔

گیراج کی گرمی میں کار کی صفائی کرتے ہوئے اس نے اپنے منصوبے پر ایک بار اور غور کیا۔ پالی سے نمٹنے سے پہلے بہت محتاط رہنا پڑے گا کیونکہ وہ چوہا خوف کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا تھا اور ڈان کے بچ جانے کے سبب تو وہ اور بھی خوفزدہ اور محتاط ہو رہا ہوگا لیکن کلیمینزا بھی ایسے جھگڑوں سے نپٹنے کے لئے اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ پہلے تو روکو کو ساتھ رکھنے کا کوئی بہانہ تلاش کرنا پڑے گا۔ دوسرے یہ کہ تینوں کے ایک ساتھ باہر نکلنے کا ایک معقول سبب ہونا چاہیے۔

حالانکہ ان تمام پیچیدگیوں میں پڑے بغیر بھی پالی کو ٹھکانے لگایا جا سکتا تھا لیکن کلیمینزا ہمیشہ صفائی اور منطقی طریقے سے کام کرنے میں یقین رکھتا تھا اور پھر اس معاملے میں تو زندگی اور موت کے سوال کے سبب پوری ہوشیاری درکار تھی۔

وہ کلیمینزا کیڈلاک کی باڈی چمکاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پالی سے ملتے ہی اپنے رویے اور چہرے کے تاثرات سے ایسا ظاہر کرے گا جیسے اس سے کچھ ناراض ہو کیونکہ وہ چوہا بے سبب قربت یا زیادہ غصے سے شبہ میں مبتلا ہو سکتا تھا۔ البتہ ذرا سی خفگی اور تاثرات میں تبدیلی معمولی بات تھی لیکن روکو لمپونی کو ساتھ رکھنے کا کیا بہانہ بنایا جائے؟ کیونکہ اسے اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھانے سے پالی کو شک ہو سکتا تھا۔

کلیمینزا کے سامنے ایک اور مسئلہ بھی تھا۔ اسے قتل کرنے کے بعد لاش کو

کسی مصروف جگہ پر چھوڑنا تھا حالانکہ اسے لاش کو غائب کر دینا زیادہ پسند تھا۔
عموماً لاش کو سیمنٹ کے سلیب سے باندھ کر سمندر میں پھینک دیا جاتا تھا یا
طویل و عریض اسٹیٹ کے حصے میں کہیں دفن کر دیا جاتا تھا لیکن پالی کی لاش کا کسی
عوامی جگہ پر پایا جانا ضروری تھا تاکہ مستقبل کے غداروں کو سبق ملے اور دشمن یہ
سمجھ لیں کہ کارلیون خاندان احمق یا کمزور نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ نقصان
بھی گوارا تھا کہ ڈان پر ہونے والے حملے سے خاندان کے وقار کو جو ٹھیس پہنچی تھی
اس کی کسی حد تک بازیابی ہو سکے۔

بالآخر جب کار چمکنے لگی تو کلیمینزا کو بھی اس مسئلے کا حل مل گیا۔ روکو لمپونی
کی موجودگی کا مخصوص بہانہ بھی مل گیا اور تینوں کے ساتھ ساتھ رہنے کا جواز بھی۔
وہ پالی سے کہے گا کہ اگر خاندان کو میٹرسیز پر جانے کی ضرورت ہو تو
اسے بروقت مہیا ہونا چاہیے۔ اسی کی تلاش کا کام تینوں مل کر کر سکتے ہے
اس کام کے لیے عموماً معتبر کیپو رجیم یا دوسرے اہم لوگوں کو متعین کیا
جاتا تھا تاکہ پولیس کی نظر سے بچ کر ان جگہوں کو حاصل کیا جا سکے۔ یہ لوگ
جگہ کا انتخاب کر کے وہاں گدوں وغیرہ کا انتظام بھی کرتے تھے۔ ایسے موقعے
پر کلیمینزا کا ایسی جگہ کی تلاش میں جانا عین فطری تھا۔ اتنا ہی فطری
یہ بھی تھا کہ وہ اپنے ساتھ پالی گاٹو اور روکو لمپونی جیسے آدمیوں کو رکھے۔
چونکہ پالی ایک لالچی آدمی ثابت ہو چکا تھا اس لیے اس کام میں اس کا دلچسپی
لینا ضروری تھا تاکہ وہ سولوزو کو ان میٹرسیز کے مقامات کی اہم اطلاع فراہم
کرے۔ جھگڑے کے وقت چھپنے کی محفوظ جگہ۔ شہر کے مختلف مقامات پر ایسی جگہیں
تلاش کرنا تاکہ وقت پڑنے پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا جا سکے۔

گر کے بدلے میں کوئی موٹی رقم حاصل کر سکے۔

رد کو لمپونی نسبتاً جلد ہی آ پہونچا۔ کلے مین زا نے اسے سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ لمپونی اس کام کے بدلے ملنے والی ترقی کے بارے میں سوچ کر خوشی سے جھوم اٹھا۔ کلے مین زا کے ذریعہ اسے خاندان کی خدمت کرنے کا یہ موقع فراہم کئے جانے کا اس نے شکریہ ادا کیا۔ کلے مین زا اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا "آج کے بعد تمہیں بہتر معاوضہ ملا کرے گا لیکن اس موضوع پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے۔ فی الحال خاندان کے سامنے دوسرے پیچیدہ مسائل ہیں۔ لمپونی کو یقین تھا کہ اسے مناسب انعام ضرور ملے گا اس لئے اس نے کہا کہ وہ صبر و سکون سے مناسب وقت کا انتظار کرے گا۔

کلے مین زا نے اپنی ایک تجوری سے ریوالور نکال کر لمپونی کو دیتے ہوئے کہا اسے استعمال کرنا۔ یہ کہاں سے آیا ہے کبھی کسی کو پتہ نہیں چل سکے گا۔ کام کر کے اسے پالی کے پاس کار میں ہی چھوڑ دینا اور کل تم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ چھٹیاں منانے فلوریڈا چلے جانا۔ فی الحال خرچ اپنے پاس سے کرنا بعد میں میں ادا کر دوں گا۔ وہاں تم خاندان کے ہوٹل میں قیام کرنا تاکہ بوقت ضرورت تم سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔"

کلے مین زا کی بیوی نے پالی کے آنے کی اطلاع دی۔ پالی نے اپنی کار سڑک پر ہی چھوڑ دی تھی۔ کلے مین زا لمپونی کے ساتھ باہر نکلا اور آگے کی سیٹ پر جا بیٹھا۔ اس کے چہرے پر چڑچڑے پن کے تاثرات تھے۔ پھر اس نے اپنی کلائی گھڑی پر اس طرح نظر ڈالی جیسے پالی کے دیر سے آنے پر خفا ہو۔ پالی بہت غور سے اس کے چہرے کے تاثرات سے کچھ نتیجہ نکالنے کی

کوشش کر رہا تھا۔ جب رد کو پچھلی سیٹ پر ٹھیک اسکے پیچھے بیٹھنے لگا تو وہ جھلا کر بولا: "رد کو تم دوسری طرف بیٹھو۔ تمہارے اونچے سر کا عکس ڈرائیونگ میں خلل ڈالے گا۔" رد کو خاموشی سے کلے مین زا کے پیچھے کھسک گیا۔

"وہ بد دماغ سرونی خوف سے ادھ مرا ہوا جا رہا ہے۔" کلے مین زا نے گاٹو سے کہا۔ "اب حکم دے دیا کہ میٹرسیز پر جانا ہے اس لئے مغرب میں جاکر جگہیں تلاش کرو۔ تمہیں اور رد کو گدوں اور فرنیچر کا انتظام کرنا ہے دوسرے سب سپاہی بعد میں وہاں پہونچیں گے۔ تمہیں تو ان سب جگہوں کا پتہ ہوگا پالی؟"

امید کے مطابق پالی کی آنکھوں میں لالچ کی پرچھائیاں تیرنے لگیں۔ جال میں پھنسا پالی خوف سے آزاد ہوکر سوچنے لگا تھا کہ اس اطلاع کے بدلے سولوزو سے کتنی رقم کا مطالبہ کرے گا؟ لمپونی کی ایکٹنگ بھی جاری تھی۔ وہ کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا جیسے اس گفتگو سے اسے کچھ لینا دینا نہ ہو۔

"اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔" گاٹو نے جواب دیا۔

"تو ڈرائیونگ کے دوران سوچ لینا۔" کلے مین زا نے کہا۔ "آج مجھے نیویارک جانا ہے۔"

پالی کو ڈرائیونگ میں مہارت حاصل تھی۔ نتیجتاً کم آمد و رفت کے درمیان اس کی کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ سردیوں میں جلدی گھر آنے والے شام کے سائے پھیلنے لگے تھے۔ کار میں تینوں خاموش بیٹھے تھے۔ کلے مین زا کی ہدایت پر پالی واشنگٹن ہائیٹس کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں پہونچ کر کلے مین نے کچھ گھما تو [illegible] پھر آخر [illegible] اس کا [illegible] دوران راستے بھر [illegible]

چلا گیا۔ وہاں سادہ کھانا کھا کر بلا وجہ ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد واپس کار
میں آ کر بیٹھتا ہوا بولا: "اب ہمیں واپس لانگ بیچ پر پہنچنے کا حکم ہوا ہے۔
ریستوراں میں فون پر سونی نے کہا ہے کہ اس نے ہمارے لئے کوئی دوسرا کام
سوچا ہے اس لئے یہ کام یہیں پر چھوڑنا ہوگا۔ روکو تم تو شہر میں ہی رہتے
ہو چاہو تو ہم تمہیں ڈراپ کر سکتے ہیں۔"

"لیکن میری کار تو آپ کے گھر پر کھڑی ہے۔" روکو نے کہا: "اور میری
ماں کو صبح سب سے پہلے کار کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"تو پھر تمہیں بھی ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔"

لانگ بیچ کی طرف لوٹتے وقت بھی کار میں خاموشی رہی۔ شہر سے باہر
قدرے سنسان سی جگہ میں پہنچ کر کلیمینزا بولا: "کار سائڈ میں لگا کر
روک لو۔ مجھے پیشاب آ رہا ہے۔" گاٹو جانتا تھا کہ موٹے کلیمینزا کے
مثانے کمزور ہیں اس لئے بغیر کسی شک و شبہ کے اس نے کار روک لی۔
کلیمینزا نے قریب کے گڑھے میں جا کر پیشاب کیا۔ واپس کار کی طرف
لوٹتے وقت سنسان اور تاریک سڑک پر دونوں طرف نظریں گھمائیں۔
دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی تھی۔

"گو اہیڈ" کلیمینزا نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے کار کے اندر ریوالور کی آواز گونجی۔ پالی گاتو
کی کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور اس کا بے جان جسم اسٹیرنگ وہیل پر ٹک گیا۔
روکو لیمپونی پچھلی سیٹ سے اتر کر باہر آ گیا۔ ریوالور اس نے دور پھینک
دیا۔ اور کلیمینزا سمیت کچھ دور پہلے کھڑی گاڑی کی طرف گئے۔ دوسری کار میں جا بیٹھا
سیٹ کے نیچے سے چابی نکالی اور کار اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔
کلیمینزا کو چھوڑ کر روکو لیمپونی [illegible] سے ایک لمبا سا چکر کاٹ کر [illegible] ہو گیا۔

سات

جس رات ڈان کارلون پر گولیاں چلائی گئی تھیں اس سے ایک رات قبل ڈان کے سب سے طاقتور، سب سے وفادار اور سب سے زیادہ شاطر آدمی نے دشمن سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ ڈان کی ہدایات کے مطابق منصوبہ بند پروگرام پر عمل کرتے ہوئے لوقا براسی نے چند ماہ پہلے ہی سولوزو کے آدمیوں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ابتدا میں وہ ٹاٹاگلیا خاندان کے نائٹ کلب میں جا کر وہاں مہنگی کال گرلز کے ساتھ رات گذارتا رہا اور ایک رات نیند اور نشے کے خمار کا بہانہ بنا کر دانستہ وہ کال گرل کے سامنے بڑبڑایا کہ اب کارلون خاندان میں اس کی اہمیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس ڈرامے کے ایک ہفتے بعد ہی لوقا کو نائٹ کلب کے منیجر برونو ٹاٹاگلیا نے یاد کیا۔ برونو اس خاندان کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ وہ اپنے خاندان کے جسم فروشی کے کاروبار میں شامل نہیں تھا پھر بھی اس کا کلب بہترین کال گرلز تیار کرنے کا اسکول سمجھا جاتا تھا۔

پہلی ملاقات میں ہی ٹاٹاگلیا نے ایسے کام کی پیشکش کر دی۔ یہ بات ایک ڈرامے کی شکل میں ایک ماہ چلتی رہی جس میں لوقا براسی ٹاٹاگلیا کی ایک حسین کال گرل پر مرمٹنے کی ایکٹنگ کرتا اور ٹاٹاگلیا خالص تاجرانہ انداز میں اپنے مخالف کے آدمی کو اپنے یہاں لانے کی کوشش کرتا رہا۔ ایسی ہی ایک ملاقات کر کے اس نے واضح کر دیا تھا کہ

وہ کبھی بھی ڈان کارلون کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گا۔"میں ان کی بےحد عزت کرتا ہوں اور رہا الامکہ ڈان اپنے بیٹوں کے آگے مجھے اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ پھر بھی میں ان کے خلاف کام نہ کروں گا۔" اس نے کہا تھا۔

اس ڈرامے کی پشت میں براسی کا مقصد سولوزو کی سرگرمیوں کی اطلاعات حاصل کر کے انہیں ڈان تک پہونچانا تھا۔ لیکن دو مہینے کے انتظار کے باوجود بھی جب براسی کو کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکی تو اس نے ڈان کو مطلع کر دیا کہ سولوزو شکست تسلیم کر چکا ہے لیکن ڈان نے اسے کوششیں جاری رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

ڈان پر گولی چلائے جانے سے ایک شام قبل جب لوقا براسی نائٹ کلب پہونچا تو برونو نے اس کے پاس آکر کہا کہ "میرا ایک دوست تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

"ہلو" لوقا براسی نے جواب دیا۔" میں تمہارے کسی بھی دوست سے ملنے کو تیار ہوں۔"

"لیکن وہ تم سے تنہائی میں بات چیت کرنے کا خواہشمند ہے۔"

"کون ہے وہ؟"

"میرا ایک دوست ہے۔ وہ تمہارے سامنے کوئی تجویز رکھنا چاہتا ہے کیا آج رات دیر سے ملاقات کر سکتے ہو؟"

"ہاں، کہاں اور کب ملنا ہو گا؟"

"صبح ساڑھے چار بجے کلب بند ہوتا ہے۔" برونو نے رازدارانہ انداز میں کہا" پیر اس جب صفائی میں مصروف ہوں تو آ جانا۔"

لوقا نے سوچا۔ وہ اس کی حالات سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔

ضرور اس کی نگرانی کرائی جا رہی ہے۔ لوقا ہمیشہ دوپہر بعد تین بجے سو کر اٹھتا اور رات بھر جوا کھیلتا تھا۔ اس کے سونے کا وقت صبح پانچ چھ بجے تھا۔ اس لئے صبح ساڑھے چار بجے کسی سے ملنا اس کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں تھا وہ چار بجے آنے کا وعدہ کر کے نائٹ کلب سے نکلا اور ٹیکسی سے ٹینتھ ایونیو کے اپنے کمرے میں لوٹ آیا۔

لوقا سوچ رہا تھا آخر فرکی گیدڑ اپنی دم دکھانے ہی لگا۔ اگر سولوزو نے حقائق کو قبول کر لیا تو وہ اس معاملے کو ڈان کی خدمت میں کرسمس کے تحفے کے طور پر پیش کریگا۔ لوقا نے اپنے کپڑوں کے نیچے بلٹ پروف جیکٹ پہن لی۔ تھے بھر کے لئے اس نے سوچا کہ ڈان کو اس پیش رفت سے مطلع کر دے پھر دو وجہوں سے اس نے یہ خیال چھوڑ دیا۔ ایک تو ڈان کسی سے فون پر کوئی رازدارانہ بات نہیں کرتا تھا۔ دوسرے ڈان نے اس معاملے کو اتنا خفیہ رکھا تھا کہ ہیگن اور سونی کو بھی اس کی بھنک نہ ملنے دی تھی۔

لوقا ہمیشہ ریوالور ساتھ رکھتا تھا۔ اس کے پاس ریوالور کا لائسنس بھی تھا جو نیویارک میں لازمی تھا لیکن آج ریوالور استعمال کرنے کا اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا کیونکہ سولوزو کی بات پوری سننے اور پھر اسے ڈان سے مشورہ کرنے کے بعد ہی وہ اگلا قدم اٹھانا چاہتا تھا۔

اس رات نہ تو اس نے زیادہ شراب پی نہ ہی زیادہ کھانا کھایا۔ مقررہ وقت پر جب وہ کلب پہونچا تو دربان اور کوٹ گرل بھی جا چکی تھی۔ برونو تاٹا گلیا نے تنہا اس کا استقبال کیا اور اسے ایک سنسان بار میں لے آیا۔

شراب سے انکار کرتے ہوئے لوقا نے سگریٹ جلائی۔ اسی وقت کمرے کے دوسرے گوشے سے نکل کر سولوزو نے اس سے مصافحہ کیا اور سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا "تم مجھے جانتے ہو؟"

جواب میں لوقا نے انکار کر دیا تو سولوزو نے کہا۔ "ایک بڑا دھندا کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اسمیں چوٹی کا ہر آدمی لاکھوں کما سکتا ہے۔ مال کی پہلی کھیپ آتے ہی میں تمہیں پچاس ہزار ڈالر منافع کی ضمانت دے سکتا ہوں۔ میرا مطلب ہیروئن سے ہے۔"

"اسکے لئے مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" لوقا نے پوچھا "کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کے لئے ڈان سے بات کروں؟"

"میں ڈان سے بات کر چکا ہوں۔" سولوزو نے منھ بناتے ہوئے کہا۔ "وہ اس تجارت میں حصہ دار بننے کو تیار نہیں ہے۔ میں ڈان کے بغیر بھی یہ کام کر سکتا ہوں لیکن سرپرستی کے لئے مجھے ایک طاقتور آدمی چاہئے۔ اور میرا خیال ہے کہ ڈان سے اختلاف کی وجہ سے تم ہمارا ساتھ دے سکتے ہو۔"

"اگر پیشکش دلکش ہو تو!"

اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے سولوزو کسی نتیجے پر پہونچتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر بولا۔ "ٹھیک ہے تم میری پیشکش پر غور کر لو کچھ دن بعد ہم پھر بات کریں گے۔" اس نے اٹھتے ہوئے لوقا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ لیکن لوقا نے اسے نظر انداز کر دیا جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں سے لگالی۔ اسی لمحے بار کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے برونو کے

ہاتھ میں جادوئی انداز میں لائٹر آ گیا اس نے لائٹر آگے کر کے سگریٹ جلانے جیسا عمل کیا اور اچانک لائٹر نیچے گرا کر موقا کا دایاں ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

لوقا کے جسم میں فوراً حرکت ہوئی اس نے اسٹول سے اٹھ کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ تبھی سولوزو نے اس کی دوسری کلائی پکڑ لی۔ لوقا ان دونوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا لیکن اسی وقت ایک تیسرے آدمی نے کمرے میں آ کر ریشمی ڈوری کا پھندا اس کے گلے میں ڈال دیا اور دھیرے دھیرے پھندا کسنے لگا۔ لوقا کا دم گھٹنے لگا، چہرہ سیاہ پڑتا گیا، جسمانی طاقت ختم ہونے لگی۔ اس کے پیروں کے نیچے اچانک فرش گیلا ہو گیا اس کے ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔ اس کا جسم اکڑ کر بے جان ہو گیا بروفو اور سولوزو نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے۔ ڈوری گردن کا گوشت کاٹ کر اندر پیوست ہو گئی تھی۔ تیسرے شخص نے ایک خاص جھٹکا دے کر ڈوری کو الگ کر لیا۔ لوقا کی آنکھیں باہر آ گئی تھیں اور وہ مر چکا تھا۔

"میں نہیں چاہتا کہ ابھی کسی کو اس کی بھنک بھی ملے۔" سولوزو نے بروفو ٹاٹاگلیا سے کہا اور باہر نکل گیا۔

....

آٹھ

ڈان پر حملہ ہونے کے دوسرے دن خاندان کا ہر اہم رکن مصروف تھا۔ مائیکل فون سنبھالے سونی کو پیغامات ارسال کر رہا تھا۔ ٹام ہیگن کسی ایسے شخص کو تلاش کر رہا تھا جس سے دونوں فریق مطمئن ہوں تاکہ سولوزو سے بات چیت کی جا سکے۔ سولوزو اور ٹاٹاگلیا خاندان کے اہم افراد نہ جانے کہاں روپوش ہو گئے تھے۔ شاید انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ کلے مینزا اور ٹیسیو کے سپاہی شہر کے چپے چپے میں ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ سونی بھی جانتا تھا کہ وہ احتیاطاً ایسا ہی کریں گے۔

کلے مینزا اس دن پالی گاٹو کو ختم کرنے میں مصروف رہا اور ٹیسیو لوقا براسی کی تلاش میں۔ لوقا کے بارے میں یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ ڈان پر حملے سے ایک دن پہلے سے گھر سے غائب تھا سونی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ لوقا نے غداری کر دی ہے یا وہ چانک دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے۔

ماما کارلیون شہر میں ہی خاندان کے دوستوں کے پاس تھی تاکہ اسپتال کے قریب رہ سکے۔ داماد کارلو رزی نے اپنی خدمات کی پیشکش کی تھی لیکن اس سے کہہ دیا گیا کہ وہ ڈان کے ذریعہ سونپے گئے دکان و بار کو سنبھالے رہے۔ اس کی بیوی کونی باپ کی دیکھ بھال کیلئے اپنی ماں کے ساتھ شہر میں ہی تھی۔ فریڈی کو حالانکہ گھر لے آیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک نشہ آور ادویات کے اثر میں تھا۔ اس جیسے طاقتور آدمی کی یہ حالت دیکھ کر مائیکل کو حیرت تھی۔

شام کے وقت جانی فونٹن کا فون آیا۔ وہ ڈان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے ہوائی جہاز سے فوراً آنا چاہتا تھا لیکن سونی نے اسے منع کر دیا کہ ڈان کو گھر لانے کے بعد اسے مطلع کر دیا جائے گا تب وہ دیکھنے آسکتا ہے اسے سمجھایا گیا کہ اس وقت آنے سے وہ بلا وجہ بدنام ہو جائے گا۔

شام ڈھلے باورچی خانے کے فون پر کے ایڈمس نے مائیکل سے رابطہ قائم کر کے پوچھا۔ "تمہارے والد کیسے ہیں؟"

اس کے کھنچے کھنچے اور مصنوعی لہجے سے مائیکل نے اندازہ لگایا کہ اخبارات کے ذریعے اس کے والد کو ایک بڑے مجرم کی حیثیت میں پیش کیا گیا تھا شاید اس پر کے حیران ہو گی۔ اس نے جواب میں کہا۔ "وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔"

"جب تم انہیں ہسپتال دیکھنے جاؤ تو کیا میں بھی تمہارے ساتھ چل سکتی ہوں؟" کے ایڈمس نے پوچھا۔

مائیکل جانتا تھا کہ خاندان سے قربت حاصل کرنے کے لئے وہ ایسا کرنا چاہتی ہے لیکن جواب میں وہ ہنستے ہوئے بولا "اگر اخبار والوں کو تمہارا نام پتہ چل گیا تو ڈیلی نیوز[1] کے تیسرے صفحے پر تمہاری فوٹو اس سرخی کے ساتھ چھپے گی کہ "خالص امریکی خاندان کی لڑکی مافیا کے بڑے باس کے لڑکے کے ساتھ" تو تمہارے والدین کو کیسا لگے گا؟"

"میرے والدین ڈیلی نیوز نہیں پڑھتے ہیں۔" کے ایڈمس نے خشک لہجے میں کہا اور پھر طویل خاموشی کے بعد پوچھ بیٹھی۔ "تم ٹھیک ہو نا مائیکل۔ تمہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے؟"

---

[1] ڈیلی نیوز سنسنی خیز خبروں کو نمایاں کرنے کیلئے مشہور اخبار ہے۔

"مجھے کاربون خاندان کا نامرد سمجھا جاتا ہے۔" مائیکل ہنسا۔ "اسی لئے میرے پیچھے کوئی نہیں پڑے گا۔ ویسے بھی اب یہ کہانی ختم ہو چکی ہے۔ جو کچھ ہوا وہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ گھبراؤ مت ملنے پر میں سب کچھ سمجھا دوں گا۔"

"لیکن ملو گے کب؟"

"آج رات ہی۔ تمہارے ساتھ ہوٹل میں ڈنر لینے کے بعد پاپ کو دیکھنے اسپتال جاؤں گا لیکن یہ کسی سے کہنا مت کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پریس والوں کو اس بات کا پتہ لگے اور تمہارے والد کو شرمندگی کا احساس ہو۔"

"آل رائٹ، میں تمہارا انتظار کروں گی۔ کیا میں کرسمس پر تمہیں دینے کیلئے کوئی تحفہ خرید لوں؟"

"نہیں صرف تیار ملنا۔"

"میں تیار رہوں گی۔ آئی لو یو!" کے نے پوچھا: "کیا تم بھی ایسا کہہ سکتے ہو؟"

"نہیں!" باورچی خانے میں بیٹھے کلے مین زا کے چار قوی لوگوں پر نظر ڈالتے ہوئے مائیکل نے کہا۔ "آج رات کو .... او کے۔"

"او کے!" کہہ کر اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

اسی وقت کلے مین زا آ پہونچا اور وہ سب پھر سے آفس میں جمع ہو گئے۔

"اسے ٹھکانے لگا دیا؟" سونی نے پوچھا۔

"ہاں، اب وہ کسی کو دکھائی نہیں دے گا۔" کلے مین زا نے جواب دیا۔

مائیکل کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ بات پالی کے بارے میں تھی۔ جسے کلے مین زا نے مار ڈالا تھا۔

"سولوزو کی کوئی خبر ملی؟" سونی نے ہیگن سے پوچھا۔

ہگین سر ہلاتے ہوئے بولا "اب وہ معاہدے کے سلسلے میں سرد مہری برت رہا ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بنا پر اب اسے اس کی جلدی نہیں ہے یا پھر ممکن ہے وہ ہمارے آدمیوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن اب اس کے پاس معاہدے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ڈان کے زندہ بچ جانے سے اس نے ایک اچھا موقع کھو دیا ہے۔"

"وہ بہت چالاک آدمی ہے۔" سونی نے کہا۔ "ہمارے خاندان کے آج تک دشمنوں میں سب سے زیادہ مکار۔ وہ سمجھ گیا ہو گا کہ ڈان کے صحتیاب ہونے تک ہم وقت گزارنا چاہتے ہیں۔"

"پھر بھی صورت حال پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے معاہدہ کرنا ہی پڑے گا۔ کل میں سبھی ضروری انتظام کر دوں گا۔"

دروازے پر دستک دے کر ایک آدمی نے اندر آ کر اطلاع دی: "ابھی ابھی ریڈیو پر خبر آئی ہے کہ پولیس کو کار میں پڑی ہوئی پالی گاٹو کی لاش ملی ہے۔"

"تم اس کی فکر مت کرو۔" کلے مین زا نے لاپرواہی سے کہہ دیا۔ آنے والے نے حیرت سے اپنے کیپو رزائم کی طرف دیکھا اور واپس چلا گیا۔ اس مداخلت کو بے معنی سمجھتے ہوئے سونی نے ہگین سے پوچھا۔ "ڈان کی حالت اب کیسی ہے؟"

"پہلے سے اچھی ہے۔" ہگین نے کہا۔ "لیکن ابھی اور دو دن تک بات چیت کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ تمہاری ماں اور کونی کا بیشتر وقت اسپتال میں انہیں کے پاس گزرتا ہے۔ پورے اسپتال میں پولیس کا سخت پہرہ ہے۔ احتیاطاً ٹیسیو کے آدمی بھی آس پاس رہتے ہیں۔ ڈان کے صحتیاب ہو کر

لوٹنے تک ہمیں سولوزو کو بات چیت میں الجھائے رکھنا ہے تاکہ وہ کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کر سکے بعد ازاں جیسا کہیں گے ہم ویسا کریں گے۔"

"تب تک کے لئے میں نے کلے مین زا اور ٹے سیو کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے۔" سونی تلخ لہجے میں بولا: "قسمت سے اگر وہ ہاتھ آگیا تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا۔"

"تمہاری ایسی تقدیر نہیں ہے۔" ہیگن بولا۔ "سولوزو جانتا ہے کہ اگر بات چیت ہو گی تو اب اسے ہماری بہت سی باتوں کو ماننا پڑے گا۔ لہٰذا فی الحال وہ سامنے آنے والا نہیں ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ مکار نیویارک کے دوسرے خاندانوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا۔"

"وہ لوگ اسے حمایت کیوں دیں گے؟" سونی نے پوچھا۔

"جنگ روکنے کے لئے۔" ہیگن نے سکون سے کہا: "کیونکہ اس میں سب کا نقصان ہے۔ سرکاری مشینری اور اخبار بھی اس موضوع پر خاموش نہیں رہتے ہیں۔ دوم وہ ان خاندانوں کو نارکوٹکس کی تجارت میں موٹی آمدنی کا لالچ بھی دے سکتا ہے اور بھوکے ہونے کے سبب ان خاندانوں کو پیسے کی ضرورت ہے جبکہ کارلیون خاندان کے پاس جوئے کا کاروبار ہے جو خاصہ منافع بخش ہے۔ اس طرح ہم خود بھی سوچ سکتے ہیں کہ زندہ سولوزو ان کے لئے جہاں دولت کے انبار لگا سکتا ہے وہیں مرنے کے بعد وہ انہیں کئی دشواریوں میں پھنسا جائیگا۔"

"مجھے ان کی رتی برابر پرواہ نہیں ہے۔" سونی کا چہرہ غصے سے تمتما گیا۔ "اگر انہوں نے اس میں دخل دیا تو انجام بھی خود ہی بھگتیں گے۔"

کلے مین زا اور ٹے سیو تو بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئے لیکن ہیگن سکون سے بولا۔ "سونی مار کاٹ اور خون خرابہ اچھی چیزیں نہیں ہیں۔ یہ سارا معاملہ

تجارتی ہے۔ تم اسے شخصی دشمنی مت سمجھو۔ یہ میرے خیالات نہیں تمہارے باپ کے خیالات ہیں۔ ہاں اگر ڈان بھی ٹھیک ہونے کے بعد یہی کہتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو سولوزو کو ہمارے ہاتھ سے بچا سکے۔ اس وقت سوجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے خاندانوں کو اپنے خلاف جانے سے روکا جا سکے۔"

"میں سب سمجھتا ہوں۔" سونی نے سخت لہجے میں کہا پھر ٹیسیو سے پوچھا۔ "لوقا کا پتہ چلا؟"

"نہیں۔" ٹیسیو نے سر ہلایا۔ "لگتا ہے وہ سولوزو کے ہاتھ پڑ گیا۔"

"مجھ سے ملاقات کے وقت سولوزو لوقا کے لئے فکر مند نہیں تھا۔" ہیگن پرسکون لہجے میں بولا۔ "اس لئے مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ لوقا کو کسی نہ کسی طرح ہم سے الگ کر دیا گیا ہے۔"

"مجھے صرف اس بات کا ڈر ہے کہ لوقا ہمارے خلاف ہی ہتھیار نہ اٹھا لے۔" سونی نے شک ظاہر کرتے ہوئے پوچھا "تمہارا کیا خیال ہے ٹیسیو اور کلیمنزا؟"

"پانی کی مثال سامنے رکھیں تو کسی امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔" کلیمنزا دھیرے سے بولا۔ "لیکن لوقا ایک ایسا عجیب آدمی تھا جسے خدا پر یقین نہیں تھا جو شیطان سے ڈرتا نہیں تھا لیکن وہ اپنے گاڈ فادر سے ڈرتا تھا۔ سولوزو چاہے جتنا چالاک اور مکار کیوں نہ ہو وہ لوقا کو اسکے گاڈ فادر سے الگ نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں تو لوقا شہر سے باہر کہیں گیا ہے اور جلد ہی ہم سے رابطہ قائم کرے گا۔"

سونی نے ٹیسیو کے خیالات جاننے کے لئے اس کی طرف دیکھا۔

"کوئی بھلا آدمی غدّاری کرسکتا ہے؟" ٹے میبو بولا۔ لوقا بہت تنک مزاج تھا۔ ممکن ہے کسی بات پر ڈان سے ناراض ہوگیا ہو اور سولوزو نے اسے کوئی ایسا لالچ دیا ہو جس میں وہ الجھ کر رہ گیا ہو۔"

"پالی گاٹو کی خبر سن کر سولوزو پر کیا رد عمل ہوگا؟" سونی نے سب موجودہ لوگوں سے پوچھا۔

"وہ سمجھ جائے گا کہ کارلیون خاندان بیوقوف نہیں ہے۔" کلے مینزا نے اپنی رائے دی۔ "اسے احساس ہو گا کہ کل کی کامیابی اسے خوش قسمتی سے ہی مل گئی تھی۔"

"یہ قسمت سے نہیں بلکہ مقتول کی سوچی سمجھی اسکیم کا نتیجہ تھا۔" سونی کا لہجہ حسب معمول تلخ تھا۔ "انہوں نے ڈان کے روزمرّہ کے معمولات کا جائزہ لیا ہوگا۔ ہر پالی اور شاید لوقا کو بھی خرید لیا ہوگا۔ ان کی بدقسمتی تھی کہ ان کے گنڈے کا نشانہ صحیح ثابت نہیں ہوسکا۔ اگر وہ لوگ ڈان کا قتل کردیتے تو سولوزو جیت جاتا اور ہمیں اس سے معاہدہ کرنے کو مجبور ہوجانا لیکن اب نہیں اور صرف اسے خوش قسمتی نہ سمجھو وہ بہت ہوشیار اور چالاک ہے۔"

ٹے میبو کے خیال سے پالی گاٹو کے قتل کا سولوزو پر رتی برابر بھی اثر پڑنے والا نہیں تھا لیکن اس نے اپنے اس خیال کا اظہار نہیں کیا۔

مائیکل گفتگو کے اس دور کا محض سامع تھا لیکن اب وہ خاموش نہیں رہ سکا، بولا۔ "میں جانتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں اناڑی ہوں لیکن سولوزو کے بارے میں اب تک کہی گئی باتوں اور اچانک اس کے غائب ہوجانے سے کہتا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ترپ کا اِکّا ہے اور وہ اسے استعمال

کرنے کا مناسب موقع تلاش کر رہا ہے۔"

"میرے خیال میں وہ ٹپ کا اکلوتا ہو سکتا ہے۔" سونی بے دلی سے بولا۔ "دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سولوزو کو ہمارے خلاف نیویارک کے خاندانوں کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے ٹام؟"

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔" ہیگن نے کہا۔ "لیکن اس قسم کی مخالفت کا مقابلہ ہم تمہارے والد کے بغیر نہیں کر سکتے۔ ان کے اپنے سیاسی روابط اور تعلقات ہیں جنہیں ضرورت پڑنے پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور موجودہ صورتحال میں وہی ہمارے سب سے بڑے ہتھیار ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سیاسی روابط کی ضرورت ہر وقت ہر خاندان کو رہتی ہے۔"

"سولوزو اس میدان میں پھٹک بھی نہیں سکتا۔" کلےمینزا نے کہا۔ "ہمارے آدمی چپے چپے پر تعینات ہیں۔"

"اسپتال کی حفاظت کا انتظام کیسا ہے؟" سونی نے کچھ غور کرتے ہوئے ٹیسیو کی طرف دیکھا۔ "تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں نا۔"

"اسپتال کے باہر اور اندر میرے آدمی چوبیسوں گھنٹے موجود رہتے ہیں۔" ٹیسیو نے اعتماد سے کہا۔ "اس کے علاوہ وہاں پولیس کا بھی بہت سخت انتظام ہے۔ دروازے پر بیٹھے جاسوس ڈان کی باتیں کرنے لائق حالت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اگر وہ ترک ڈان کو زہر دے کر مارنا چاہیے گا تو ایسا بھی نہیں کر پائے گا کیونکہ ڈان کو صرف نلکی کے ذریعہ غذا دی جا رہی ہے۔"

"میرا خیال ہے وہ لوگ مجھ پر ہاتھ نہیں ڈالیں گے۔" سونی کرسی کی پشت پر آ گرا اور لاسے کیونکہ انہیں اسی کے ساتھ کاروبار کرنا ہے لیکن بار بار ہاتھ ذکر

اس خیال سے ہاتھ ڈال سکتے ہیں کہ اسے اغوا کر کے ہم پر اپنی بات منوانے کے لئے دباؤ ڈال سکیں۔"

مائیکل نے سوچا اس کا مطلب ہے آج وہ کے سے ملاقات نہیں کر سکے گا کیونکہ سونی اسے گھر سے باہر نہیں جانے دے گا لیکن اسی وقت ہیگن بولا۔
"نہیں، مائیکل کا اغوا تو وہ پہلے بھی کر سکتے تھے لیکن سب جانتے ہیں کہ خاندان کے کاروبار سے دور وہ ایک سیدھا سادا آدمی ہے۔ اگر سولوزو نے مائیکل پر ہاتھ ڈالنے کی حماقت کی تو تمام اگلیا خاندان بھی اس کے خلاف ہو جائیگا۔ میرے خیال سے کل سبھی خاندانوں کے نمائندے ہمارے پاس آ کر سولوزو کی تجویز ماننے کی سفارش کریں گے۔ بس غالباً یہی سولوزو کا ترپ کا اکا ہے۔"

مائیکل راحت سی محسوس کرتے ہوئے بولا "میں آج رات شہر جاؤں گا۔"
"کیوں؟" سونی نے فوراً پوچھا۔
"اسپتال میں باپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ساتھ ہی ماں اور کونی سے ملنا چاہتا ہوں اور کچھ دوسرے کام بھی ہیں۔" مائیکل نے جواب دیا۔ وہ بھی ڈان کی طرح اپنا اصل مقصد ظاہر نہیں کرتا تھا۔

اچانک باورچی خانے میں شور سا ہوا۔ کلے مینزا سبب جاننے کیلئے باہر چلا گیا کچھ دیر بعد لوٹا تو اس کے ہاتھ میں لوکا براسی کی بلٹ پروف جیکٹ تھی جس میں مری ہوئی ایک بڑی مچھلی لپٹی ہوئی تھی۔
کلے مینزا خشک لہجے میں بولا۔ "سولوزو کو اپنے جاسوس یا لی گاٹو کے قتل کی خبر مل چکی ہے۔"

"اور ہمیں لوقا براسی کی خبر مل گئی ہے۔" ٹے سیو نے بھی اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

سونی نے سگار سلگا کر وہسکی کا ایک بڑا گھونٹ لیا۔ اسی بیچ مائیکل پوچھ بیٹھا: "اس مچھلی کا کیا مطلب ہے؟"

"اس کا مطلب ہے کہ لوقا براسی سمندر میں پڑا سو رہا ہے۔" کانسی گلیوری ہیگن نے جواب دیا "یہ ایک قدیم سسلین طرز کا پیغام ہے۔"

نو

۱

مائیکل کارلون اس رات شہر پہونچا تو اداس تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف خاندانی مسائل میں اُلجھ رہا ہے۔ اسے فون سنبھالنا پڑا تھا۔ ہر طرح کی راز کی باتیں اس کے سامنے بتائی گئیں۔ اس کی رائے لی گئی تھی۔ کے سے ملنے کے لئے جاتے وقت بھی اس کے ذات میں یہی سب کچھ تھا کیونکہ س نے کبھی بھی کے کو اپنے خاندانی کاروبار کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ اب بتانا چاہتا تھا۔ یہ ایک الگ بات تھی کہ خاندان پر آئی اس مشکل کی گھڑی میں وہ بھی اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے والد کی پوری پوری مدد کرنے پر مجبور تھا۔ ویسے وہ شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کا قایل تھا۔ یکن موجودہ صورت حال بالکل اس کے برعکس تھی۔

اسی ادھیڑ بن میں پھنسے مائیکل کو کیلے مین نما کے دو آدمیوں نے یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ کسی نے ان کا تعاقب نہیں کیا تھا، اسے کے کے ہوٹل کے پاس وڈ پہ کار سے اتار دیا تھا۔

کے ہوٹل کی لابی میں اس کی منتظر تھی۔

شراب اور ڈنر کے بعد کے نے پوچھا: "اپنے والد کو دیکھنے کب جاؤ گے؟"

"ملنے کا وقت تو ساڑھے آٹھ بجے تک ہوتا ہے۔" مائیکل کلائی گھڑی یکھتے ہوئے بولا: "لیکن میں تو ابھی اس کے پاس جاؤں گا بعد تا ہم جاؤں گا

پرائیویٹ کمرہ ہونے کی وجہ سے مجھے اندر جانے سے کوئی نہیں روکے گا۔"

"تمہارے والد کی اس حالت پر مجھے دکھ ہوتا ہے۔" کے نرمی سے بول رہی تھی۔" شادی کے وقت وہ کتنے اچھے آدمی لگتے تھے۔ اخبار والوں نے ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں بیشتر باتیں جھوٹ ہیں مجھے تو ان پر یقین نہیں آتا۔"

"میں بھی یقین نہیں کرتا۔" مائیکل نے کہا۔ حالانکہ اپنی محبوبہ سے وہ کچھ چھپاتا نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ابھی اس کے خاندان سے باہر کی تھی اسلئے یہ سب چھپانا ضروری تھا۔

"اخبار والوں نے جس خوفناک جنگ کا امکان ظاہر کیا ہے کیا تم اسمیں حصہ لو گے؟" کے نے پوچھا۔

مائیکل مسکرایا اور جیکٹ کے بٹن کھول کر دکھاتا ہوا بولا۔" دیکھو میں پستول تک نہیں رکھتا۔"

کے ہنس کر رہ گئی۔

دیر ہو رہی تھی۔ مائیکل کے کو اس کے کمرے میں لے آیا۔ کے نے ڈرنک تیار کئے۔ ایک گلاس مائیکل کو دیا اور دوسرا خود لے کر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔ شراب کی چسکیوں کے درمیان پیار بھری باتوں نے انہیں مشتعل کر دیا اور وہ دونوں لیٹ کر بستر میں گھس گئے۔

جنسی تسکین کے بعد مائیکل بڑبڑاتے ہوئے اٹھا۔" اوہ دس بجنے والے ہیں۔ اب مجھے اسپتال جانا چاہیئے۔" اور باتھ روم جا کر ہاتھ منھ دھونے کے بعد کنگھی کرنے کے بعد اپنے کے پاس آ کھڑا ہو گیا۔

اور اس سے چمٹتے ہوئے پیار سے بولی۔ "ہماری شادی کب ہوگی؟"

"جب تم چاہو گی۔" مائیکل نے جواب دیا۔ "بس میرے خاندان کا یہ جھگڑا ختم ہو اور ماں باپ ٹھیک ہو جائیں۔ اس بیچ اچھا ہوگا کہ تم اپنے ماں باپ سے کھل کر باتیں کر لو اور انہیں سمجھا دو۔"

"کیا سمجھا دوں؟"

"یہی کہ تم ایک خوبصورت اور بہادر اطالوی لڑکے پر دل و جان سے فدا ہو گئی ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ لڑکے نے ڈارٹ ماؤتھ کالج میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ دوران جنگ اسے "اسپیشل سروس کراس اور "پرپل ہارٹ"[۱] کے تمغوں سے سرفراز کیا گیا۔ لڑکا ایماندار اور محنتی ہے لیکن اس کا باپ مافیا کا چیف ہے۔ جسے برے آدمیوں کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سرکاری افسران کو رشوت دینی پڑتی ہے اور اپنے کام کی وجہ سے اپنے جسم پر گولیاں کھانی پڑتی ہیں لیکن ان باتوں سے اس ایماندار اور محنتی لڑکے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رہیں گی نا یہ ساری باتیں؟"

کے دروازے کا سہارا لیتے ہوئے بولی۔ "کیا وہ سچ مچ لوگوں کا قتل کرتے ہیں؟"

"اس سلسلے میں نہ تو مجھے صحیح اطلاع ہے نہ ہی شاید کسی اور کو ہے لیکن اگر یہ سچ ہے تو مجھے کوئی حیرت نہ ہوگی۔" وہ دروازے کی طرف بڑھا تو کے نے پوچھا۔ "دوبارہ کب ملاقات ہوگی؟"

---

[۱] فوجی اعزاز۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے گھر جا کر ان سب باتوں پر غور کرو۔" مائیکل نے اسے چومتے ہوئے کہا۔ "میں کسی بھی طرح تمہیں اس جھمیلے میں پھنسانے کے حق میں نہیں ہوں۔ کرسمس کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد کالج آؤں گا تو ملاقات ہوگی۔ اوکے؟"

"اوکے" اس نے کہا اور باہر جاتے ہوئے مائیکل کو دیکھتی رہی۔ اسے آج سے پہلے اس پر اتنا شدید پیار نہ آیا تھا۔ اور اگر اس وقت مائیکل کی محبت میں دیوانی کسے اگر کوئی یہ بتا دیتا کہ اب وہ تین سال تک مائیکل سے نہیں مل پائے گی تو وہ اس صدمے کو برداشت نہیں کر پاتی

۲

فرنچ ہاسپٹل کے سامنے ٹیکسی سے اترنے کے بعد سنسان سڑک دیکھ کر مائیکل کو حیرت ہوئی۔ اسپتال کی لابی بھی سنسان تھی تو اس کی حیرت میں اضافہ ہوا۔ کلے مین زا اور ٹے سیو کے آدمی نہ جانے کہاں مر گئے تھے؟ ساڑھے دس بج رہے تھے اور سب ملاقاتی جا چکے تھے یہ دیکھ کر مائیکل محتاط اور قدرے فکر مند ہو گیا۔ انفارمیشن کلرک کے پاس رکے بغیر وہ سیدھا اپنے والد کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ پوچھنے دار ڈیر پر بیٹھی نرس کی ڈیسک کے پاس سے گزر کر اپنے والد کے کمرے تک پہنچنے پر بھی اسے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ ٹے سیو اور کلے مین زا کے آدمی یہاں بھی نہیں تھے اور کمرے کے باہر اور اندر موجود رہنے والے دونوں جاسوس بھی نہ جانے کہاں تھے؟ دروازہ کھلا تھا مائیکل شکوک سا

اندر داخل ہوا۔ کھڑکی کے شیشے سے گزر کر دسمبر کا پورا چاند اس کے والد کے احساس سے عاری چہرے کو روشن کر رہا تھا۔ اس کے والد کی سانس رک رک کر چل رہی تھی۔ جسم پر جگہ جگہ نلکیاں لگی ہوئی تھیں۔ اپنے والد کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد مائیکل باہر نکلا اور سیدھا نرس کے پاس جا کر اپنا تعارف دینے کے بعد پوچھا۔ "میرے والد کی حفاظت کے لئے متعینات دونوں جاسوس کہاں چلے گئے ہیں؟"

"تمہارے والد کے پاس بہت لوگ ملنے آتے ہیں جس سے اسپتال کے کام کاج میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔" نوجوان نرس نے جواب دیا۔ "دس منٹ پہلے پولیس آئی تھی اور سب کو چلتا کر گئی۔ اس کے پانچ منٹ بعد جاسوسوں کو بھی ہیڈ کوارٹر واپس بلا لیا گیا تھا۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ میں یہاں پر مستعدی سے پہرہ دے رہی ہوں۔ اسی لئے ان کے کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ معمولی سی آہٹ بھی سنائی دے سکے۔"

"تھینک یو۔" مائیکل نے کہا اور کچھ دیر اپنے والد کے پاس بیٹھنے کی اجازت لے کر کمرے میں آ گیا۔ وہاں پلنگ کے پاس رکھے فون سے اسپتال کے آپریٹر کے توسط سے لانگ بیچ پر رابطہ قائم کیا۔ سونی کی آواز سنائی دیتے ہی اس نے دھیمی آواز میں اسے اس صورتحال کی اطلاع دی۔

"تو یہ ہے سولوزو کا ترپ کا اکا۔" سونی سب کچھ سننے کے بعد بولا

"ہاں۔" مائیکل نے کہا۔ "لگتا ہے اس حرامی سولوزو نے نیویارک کے پولیس ڈپارٹمنٹ کو خرید کر یہاں کے سب آدمیوں کو چلتا کر دیا ہے۔"

"تم گھبرانا مت لڑکے۔" سونی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "پاپ کے کمرے

اندر سے لاک کر کے وہیں بیٹھنا میں پندرہ منٹ کے اندر وہاں اور آدمی بھیج رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔" مائیکل کو پہلی بار اپنے والد کے دشمنوں پر غصہ آیا۔ رابطہ منقطع کرنے کے بعد اس نے سونی کی ہدایات کے برعکس اپنی قوت فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے گھنٹی بجا کر نرس کو اندر بلایا اور بولا۔ "تم گھبرانا مت۔ میں اپنے والد کو فوراً کسی دوسرے کمرے یا وارڈ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ کیا تم سب نلکیوں کو نکال سکتی ہو؟ تاکہ پلنگ کو آسانی سے لے جایا جا سکے۔"

"لیکن اس کے لئے تو ہمیں ڈاکٹر سے اجازت لینی ہوگی۔" نرس نے اعتراض کیا۔

"تم نے میرے والد کے بارے میں اخباروں میں ضرور پڑھا ہوگا۔" مائیکل جلدی سے بولا۔ "دیکھ ہی رہی ہو کہ اسوقت ان کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ ان کا قتل کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔ اس لئے میری بات مانئے اور میری مدد کیجئے۔"

"ٹھیک ہے۔" نرس نے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن نلکیاں نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹینڈ کو بھی پلنگ کے ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔"

"تمہارے پاس کوئی خالی کمرہ ہے؟"

"ہاں اسی ہال کے آخر میں۔"

کچھ منٹ میں ہی ڈان کا پلنگ دوسرے کمرے میں پہونچا دیا گیا تو مائیکل نے نرس سے کہا۔ "جب تک مدد آئے تم یہیں رہنا۔ اگر باہر جاؤگی تو ممکن ہے تمہیں بھی نقصان پہونچا دیا جائے۔"

"مائیکل یہ تم ہو کیا ؟" اچانک ڈان کی تھکی ہوئی لیکن سخت آواز ابھری۔ "کیا ہو گیا۔ یہ سب کیا ہے ؟"

"ہاں میں مائیکل ہی ہوں" مائیکل پلنگ کے اوپر جھک کر اپنے والد کے ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "آپ گھبرائیں نہیں بس خاموشی سے لیٹے رہیں اگر کوئی آپ کا نام لے تو بھی خاموش رہئے گا۔ کچھ لوگ آپ کا قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ گھبرائیں نہیں، میں یہیں ہوں۔"

ڈان کارلون اپنے پورے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔ کل کا حادثہ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔ لیکن ناقابل برداشت درد کے باوجود بھی وہ مسکرایا اور طاقت کو جمع کر کے بڑی مشکل سے کہہ پایا۔ "میں اب کیوں ڈروں گا ؟ مجھے مارنے کے لئے تو تب سے عجیب عجیب لوگ آتے رہے ہیں جبکہ میں صرف بارہ سال کا تھا۔"

دس

۱

اسپتال چھوٹا اور پرائیویٹ تھا۔ اس میں داخل ہونے کا ایک ہی گیٹ تھا
مائیکل نے کھڑکی سے سنسان سڑک کی طرف دیکھا اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آگیا
اسپتال کے سامنے فٹ پاتھ پر آکر اس نے سگریٹ جلائی اور کوٹ کے
بٹن کھول کر اسٹریٹ لائٹ کے نیچے اس طریقے سے کھڑا ہو گیا تاکہ روشنی
میں اسے دور سے ہی پہچانا جا سکے نائنتھ ایوینیو کی طرف سے آتا ہوا ایک
نوجوان اس کے سامنے رک کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے اطالوی انداز میں بولا
"ڈان مائیکل مجھے پہچانا؟ میرا نام اینجو ہے۔ بیکری والے نازورن کا
معاون اور داماد ہوں۔ تمہارے والد نے اپنے تعلقات کا استعمال کر کے
مجھے امریکہ میں رہنے کی اجازت دلا کر میری زندگی بچائی ہے۔"
مائیکل نے اس سے ہاتھ ملایا۔ اب وہ اسے پہچان گیا تھا۔
"میں تمہارے والد کو دیکھنے آیا ہوں۔" اینجو نے کہا۔ "کیا اس وقت
مجھے اندر جانے دیا جائے گا؟"
"نہیں شکریہ۔" مائیکل مسکرایا۔ "میں اپنے والد کو بتا دوں گا کہ تم
ان سے ملنے آئے تھے۔" اسی وقت ایک تیز رفتار سے آتی ہوئی ایک
کار کو دیکھ کر محتاط انداز میں بولا۔ "اب تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ یہاں
کوئی بھی جھمیلا ہو سکتا ہے اور تم ناحق پولیس کے چکر میں پھنس جاؤ گے۔"

اینجو کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نظر آرہے تھے۔ پھر بھی وہ بولا۔"میں مدد کے لئے تیار ہوں۔ آخر گاڈ فادر نے میرے اوپر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔"

مائیکل نوجوان کے خلوص سے بے حد متاثر ہوا۔ اس نے سوچا چلو رہنے دو۔ ایک سے دو بھلے رہیں گے۔ اس نے اینجو کو ایک سگریٹ دیا اور دسمبر کی سرد رات میں دونوں کھلی سڑک پر کھڑے سگریٹ پھونکتے رہے۔

تیزی سے آتی ہوئی کار اچانک پل بھر کے لئے ان کے قریب رک سی گئی۔ جیسے ہی مائیکل نے آگے بڑھ کر کار کی سواریوں پر نظر ڈالنی چاہی کار آگے بڑھ گئی۔ کار میں بیٹھے کسی آدمی نے اسے پہچان لیا تھا۔

دس منٹ بعد ہی اچانک، پولیس سائرن کا شور رات کے سناٹے کو چیر گیا۔ نائنتھ ایونیو کے موڑ پر آکر ایک پولیس کار اسپتال کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ اس کے پیچھے پولیس کی دو اور کاریں تھیں۔ کچھ ہی دیر بعد اسپتال کے گیٹ پر باوردی پولیس اور جاسوسوں کی بھیڑ لگ گئی۔ مائیکل نے راحت کی سانس لیتے ہوئے سوچا۔ شاید سونی نے ہی انہیں بھیجا ہوگا اور وہ ان کے استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

لیکن دو طاقتور جوانوں نے اسے پکڑ لیا اور تیسرے نے اس کے جیبوں کی تلاشی لی اور پیچھے ہٹ گیا پھر ایک دراز قد پولیس افسر اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ پی کیپ سے جھانکتے سفید بالوں کے باوجود بھی سرخ چہرے والا وہ افسر طاقتور معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے کرخت لہجے میں مائیکل سے کہا۔" میں تو سمجھتا تھا کہ تم جیسے سوروں کو لاک اپ میں بند کر دیا گیا ہے۔ کون ہو تم؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے کپتان" تلاشی لینے والے جوان نے کہا۔
مائیکل خاموش کھڑا کپتان کے جابر اور پتھر کی طرح سخت چہرے کو گھورتا رہا۔ ایک سادہ لباس والے جاسوس نے کہا "یہ مائیکل کارلون ہے۔"
"میرے والد کی حفاظت میں تعینات جاسوس کہاں چلے گئے" مائیکل نے نرمی سے پوچھا: "انہیں کس نے واپس بلا لیا ہے؟"
"بدمعاش غنڈے" کپتان دہاڑا۔ "مجھ سے سوال پوچھنے والا اُلّو کون ہے۔ میں نے انہیں واپس بلایا ہے۔ گروہ بند غنڈوں کے آپس میں کٹنے مرنے کی مجھے ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ اگر میرا بس چلتا تو تیرے بڈھے کو بچانے کے لئے میں انگلی تک نہیں ہلاتا۔ اب یہاں سے دفع ہو جا اور ملنے کے وقت کے علاوہ اسپتال کے پاس پھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔"
مائیکل ابھی بھی کپتان کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ کپتان کی بدکلامی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ وہ سوچ رہا تھا۔ کیا پہلی کار میں سولوزو آیا تھا؟ اور اسی نے پولس کو یہاں بھیجا ہے۔ کیا واقعی یہ کام منصوبہ بند ہے؟ لگ تو کچھ ایسا ہی رہا تھا۔
"جب تک تم میرے والد کی حفاظت کا انتظام نہیں کر دو گے" مائیکل نے پرسکون لہجے میں کہا: "میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"
اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کپتان ایک جاسوس سے بولا۔
"اس سوور کو لے جا کر بند کر دو۔"
"اس لڑکے کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے کپتان" جاسوس ہچکچاتے ہوئے بولا "یہ جنگ کا ہیرو ہے۔ اپنے خاندانی کاروبار میں شامل نہیں ہے۔

اسے بند کرنے پر اخبار والے شور مچا دیں گے۔"

"بکواس"۔ کپتان غرایا۔" اسے بند کر دو۔"

مائیکل نے حسب سابق پرسکون لہجے میں کپتان سے پوچھا:" میرے والد کو ختم کرنے کی سولوزو نے تمہیں کیا قیمت چکائی ہے؟

پولیس کپتان مڑتے مڑتے رک گیا۔ ایک لمحہ کے لئے اس کے چہرے پر الجھن اور غصے کی لہر دوڑ گئی۔ پھر اس نے دو پولس والوں سے مائیکل کے بازو تھامنے کے لئے کہا۔ سپاہیوں نے اس کے دونوں بازو تھام لئے۔ کپتان کے فولادی گھونسے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر مائیکل نے بچنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن بجلی کی طرح گھونسہ اس کے گال سے ٹکرایا۔ وار اتنا سخت تھا کہ مائیکل کو اپنے دماغ میں بم چھوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ منہ ٹوٹے ہوئے دانتوں اور خون سے بھر گیا۔ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے۔ اگر پولس کے جوان اسے پکڑے ہوئے نہ ہوتے تو وہ یقیناً زمین پر گر گیا ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہوش میں تھا۔ اسے کپتان کی مار سے بچانے کے لئے سادہ لباس والا ایک جاسوس درمیان میں آگیا اور کہا۔

"او گاڈ تم نے تو اسے بری طرح زخمی کر دیا کپتان۔"

"میں نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا۔" کپتان نے اونچی آواز میں کہا "مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش میں خود ہی گر پڑا تھا۔ سمجھے، اس نے گرفتار ہونے سے انکار کیا تھا۔"

حالانکہ مائیکل کے آگے رنگ برنگے ستارے ناچ رہے تھے پھر بھی اس نے دیکھا کہ موٹر کی طرف سے کچھ اور کاریں آکر کھڑی ہو گئی تھیں۔

اوران سے آدمی اتر رہے تھے ان میں سے ایک گلے میں زرا کا وکیل تھا۔
جواب کپتان سے مخاطب تھا۔" کارلون خاندان نے مسٹر کارلون کی
حفاظت کے لئے پرائیویٹ جاسوس رکھے ہیں۔ وہ میرے ساتھ ہیں۔
اور ان کے پاس ریوالور رکھنے کا لائسنس بھی ہے اگر تم نے انہیں
گرفتار کیا تو کل صبح عدالت میں جج کے سامنے اس کا جواب دینا ہوگا۔"
پھر اس نے مائیکل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔" کیا تم اپنے اوپر حملہ
کرنے والے کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہو؟"
مائیکل کا پورا چہرہ درد کے سمندر میں ڈوب رہا تھا۔ بمشکل اس
نے زبان کھولی اور بولا۔" میں پھسل کر گر پڑا تھا۔" اس نے دیکھا کپتان
کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی جواب میں اس نے بھی مسکرانے کی
ناکام کوشش کی۔ وہ ہر قیمت پر اپنے آپ پر قابو رکھ کر نفرت کو
ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اپنے والد کی طرح اپنے محسوسات کو وہ اپنے
تک ہی محدود رکھتا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ کچھ آدمی اسے اٹھا کر
اسپتال لے جا رہے تھے۔ پھر وہ بے ہوش ہوگیا۔
اگلی صبح جب وہ سو کر اٹھا تو پتہ چلا کہ اس کے جبڑے کو تاروں
سے کس دیا گیا تھا۔ بائیں طرف کے چار دانت ٹوٹ چکے تھے اور ہیگن
اس کے پلنگ کے پاس ہی بیٹھا تھا۔
"کیا مجھے بیہوشی کی دوا دی گئی تھی؟" مائیکل نے پوچھا۔
"ہاں۔" ہیگن نے جواب دیا۔" کیونکہ ڈاکٹر کو تمہارے مسوڑھوں
سے دانت کے ٹکڑے نکالنے تھے۔"

"مجھے اور کچھ تو نہیں ہوا تھا؟"

"نہیں، سونی چاہتا ہے تمہیں لانگ ویچ لے جایا جائے۔ تمہیں اس سے کچھ پریشانی تو نہیں ہوگی؟"

"نہیں، ڈان تو ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں ہم نے یہ مسئلہ سلجھا لیا ہے۔ پرائیویٹ جاسوسوں کی پوری فوج اسپتال اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں تعینات کر دی ہے۔"

اس کے بعد مائیکل اور ہیگن کار کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھے اور کلیمنزا ڈرائیونگ سیٹ پر تو مائیکل نے پوچھا: "کل رات کے حادثے کا پتہ تمہیں کیسے چلا؟"

"پولیس کا جاسوس فلپس جس نے تمہیں کپتان کے ہاتھ سے بچانے کی کوشش کی تھی سونی کا آدمی ہے۔" ہیگن نے بتایا۔ "اسی نے اطلاع دی تھی۔ کپتان میک لسکی حد درجہ کمینہ، لالچی، دغاباز اور رشوت خور ہے۔ ہمارا خاندان بھی پہلے اسے بہت بڑی رقم دیتا تھا۔ مگر اس کے لالچ اور کمینگی کو دیکھتے ہوئے تعلق توڑ لیا گیا تھا۔ سولوزو نے یقیناً اسے موٹی رقم دی ہوگی۔ اس لئے تو اس نے اسپتال میں تعینات ڈیسیو کے سبھی آدمیوں کو حوالات میں بند کروا دیا اور ڈان کے کمرے میں موجود جاسوسوں کو بھی ضروری کام کے بہانے ہٹا لیا تھا۔ پولیس کے دوسرے جوانوں کو بھی کہیں بھیج دیا۔ اس طرح ظاہر ہے کہ ڈان کو ختم کرانے کے لئے اسے بھاری رقم ملی ہوگی اور کام پورا ہونے کے بعد تو سولوزو نے اس کا منہ ستاروں سے بھر دینے کا وعدہ کیا ہوگا۔

فلپس کا کہنا ہے کہ یہ کوشش دوبارہ بھی کی جاسکتی ہے۔"

"مجھے آئی چوٹ کی خبریں کیا اخباروں میں آئی ہیں؟" مائیکل نے پوچھا

"نہیں، نہ تو ہم نے اور نہ ہی پولس نے اسے اخبار میں دینا مناسب سمجھا۔"

"اور وہ لڑکا اینجو بھاگ گیا تھا کیا؟"

"ہاں وہ پولس کے پہونچتے ہی غائب ہو گیا تھا۔" ہیگن نے جواب دیا۔

"لیکن اس کا کہنا ہے کہ جب سولوزو کی کار آئی تو وہ تمہارے ساتھ تھا۔ کیا یہ سچ ہے؟"

"ہاں" مائیکل بولا۔ "وہ اچھا لڑکا ہے۔"

"اس کی دیکھ بھال کی جائے گی۔ تم تو ٹھیک محسوس کر رہے ہو نا تمہارا چہرہ بہت بھدا لگتا ہے۔"

"ٹھیک ہوں۔ اس پولس کپتان کا کیا نام ہے؟"

"میک سکی" ہیگن نے کہا۔ "ایک تازہ خبر اور بھی ہے۔ برونو ٹاٹا گلیا کو رات چار بجے ٹھکانے لگا دیا گیا ہے۔"

"۔۔ کیا؟" مائیکل کے جسم میں تناؤ پیدا ہوا "لیکن ہم نے تو خاموش رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔"

"اسپتال کے حادثے کے بعد سونی کا دماغ بے قابو ہو گیا۔ اس نے پورے نیویارک اور نیو جرسی میں سپاہی چھوڑ دئے تھے۔ پچھلی رات پہلے شکار کی شکل میں برونو کو مار گیا۔ میں تو اب بھی سونی کو خاموش رہنے کے لئے ہی سمجھا رہا ہوں۔ تم بھی اسے سمجھانے کی کوشش کرنا۔ کیونکہ یہ مسئلہ ابھی بھی پرامن طریقے سے سلجھایا جا سکتا ہے۔"

"میں کوشش کروں گا۔" مائیکل نے کہا۔ "کیا آج صبح بھی میٹنگ ہوئی تھی؟"

"اور ہاں سوزو نے رابطہ قائم کر کے مشورہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ایک درمیانی آدمی اس کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سوزو دہلا ہوا ہے اور اپنی جان بچانا چاہتا ہے۔ ٹاٹاگلیا کے ایک بیٹے کے قتل نے اسے یقین دلا دیا ہوگا کہ ہم کمزور نہیں ہیں۔ لوقا کے بارے میں بھی ہمیں تفصیلی معلومات مل چکی ہے۔ تمہارے والد پر حملہ کرنے سے پہلے والی رات کو اسے برونو کے نائٹ کلب میں مار ڈالا گیا تھا۔"

"ظاہر ہے اسے دھوکے سے قابو میں کیا گیا ہوگا۔" مائیکل نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

ـــــ ۲ ـــــ

لانگ بیچ کے اندر جانے والی سڑک پر داخلی گیٹ کے پاس ایک لمبی کار اس ڈھنگ سے پارک کی ہوئی تھی کہ راستہ رک گیا تھا۔ کچھ آدمی کار سے ٹیکے کھڑے تھے۔ دونوں طرف کے مکانوں کے اوپری منزل کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ مائیکل نے دل ہی دل میں کہا۔ یا خدا! سونی نے تو پوری طرح قلعہ بندی کر رکھی ہے۔

کلے مین زا نے کار باہر ہی پارک کر دی۔ وہ تینوں کار سے اتر کر پیدل ہی آگے بڑھے۔ کالی کار سے ٹیکے دونوں آدمیوں نے انہیں دیکھ کر سر کو ہلکی سی جنبش دی۔ کھڑکی سے جھانکتے گارڈ نے انہیں آتے دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔

دفتر میں سونی اور ٹے سیو ان کا انتظار کر رہے تھے۔ مائیکل کا سہلاتے ہوئے کہا۔ "بہت خوب" لیکن مائیکل اسے دھکا دیتے ہوئے ڈیسک کے قریب پہونچا اور اسکاچ کا ایک پیگ بنا کر ایک ہی بار میں پی گیا تاکہ جبڑے کا درد کچھ کم ہو سکے۔

پانچوں افراد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سونی کے چہرے پر خوشی سے مائیکل نے اندازہ لگایا کہ وہ اپنا پروگرام طے کر چکا ہے اور ارادہ بدلنے کو بالکل تیار نہیں ہے۔ کل رات سولوزو کی ڈان کو ختم کرنے کی کوشش کے بعد اب امن کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

"تمہارے جانے کے بعد درمیانی آدمی کا فون آیا تھا" سونی نے ہیگن سے کہا۔ "سولوزو اب میٹنگ کرنا چاہتا ہے" سونی ہنسا۔ "اس حرامزادے کی چالاکی دیکھو۔ رات میں خون خرابے کا منصوبہ بناتا ہے اور صبح میل جول کی بات چلاتا ہے تاکہ ہم دھوکے میں رہ کر اسے اپنا کام کرنے دیں۔ کتنا چالاک ہے۔"

"تم نے جواب کیا دیا؟" ہیگن نے پوچھا۔

"میں نے اس کی رائے سے اتفاق کیا ہے کہ وہ جب چاہے میں تیار ہوں۔ میں نے آدمی چوبیس گھنٹے کے لئے چھوڑ رکھے ہیں اگر اس کمینے نے اپنی دُم کا بال بھی ہلایا تو اس کی لاش ہی نظر آئے گی۔"

"اس نے کوئی خاص پیشکش کی ہے؟" ہیگن نے پوچھا۔

"ہاں وہ چاہتا ہے کہ مائیکل کو مشورے کے لئے بھیجیں۔ درمیانی آدمی مائیکل کی حفاظت کی گارنٹی کے طور پر ہمارے پاس رہے گا۔

میٹنگ کی جگہ کا تقرر وہ خود کریں گے۔ اس کے آدمی مائیکل کو لے جائیں گے اور سولوزو کی تجویز سننے کے بعد اسے واپس بھیج دیا جائے گا۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ پیشکش ایسی ہوگی جسے نامنظور نہیں کیا جا سکتا۔"

"ٹاٹا گلیا کا برونو کے بدلے کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ہیگن نے پوچھا۔

"یہ بھی معاہدے کا ایک حصہ ہے۔ درمیانی آدمی کا کہنا ہے کہ ٹاٹا گلیا سولوزو کو پورا تعاون دے رہے ہیں اس لئے برونو کے قتل کو وہ ہمارے والد کے ساتھ کئے گئے برتاؤ کی قیمت سمجھیں گے۔" سونی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "بہت خوب، حرامزادے کہیں کے۔"

"ان کی بات تو ہمیں سننا ہی چاہئے۔" ہیگن نے محتاط انداز میں کہا۔

"نہیں۔" سونی سر ہلا کر بولا۔ "اس وقت نہیں کانسی گلیوری۔" اس کے لہجے میں اطالوی شیخی کی جھلک تھی۔ وہ اپنے باپ کے لہجے کی نقل کر رہا تھا۔ "کوئی میٹنگ نہیں، کوئی تبادلہ خیال نہیں۔ سولوزو کی کوئی چالاکی نہیں چلے گی۔ اب اگر درمیانی آدمی ہم سے رابطہ قائم کرتا ہے تو صاف کہہ دو کہ ہمیں سولوزو چاہئے اور قبول نہ کرنے کی صورت میں اعلان جنگ۔ اپنے سپاہیوں کو ہر جگہ تعینات کر کے ہم میٹریسینز[1] پر چلے جائیں گے۔ کاروبار میں دشواریاں تو آئیں گی ہی۔"

"لیکن دوسرے خاندان اس جنگ کو برداشت نہیں کریں گے کیونکہ اس سے ان کے کاروبار پر برا اثر پڑے گا۔"

---

[1]: محفوظ مقامات

"تو سیدھی سی بات ہے یا تو سولوزو کو ہمیں سونپ دو یا پھر ہمارے ساتھ لڑو اور ٹام اب مجھے امن کے قیام کا مشورہ مت دینا۔ میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں۔ تمہارا کام ہے اب اس لڑائی کو جیتنے میں میری مدد کرنا۔"

"پولیس اسٹیشن میں تمہارے آدمی سے میں نے باتیں کی تھیں۔" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ہیگن بولا۔ "اس نے بتایا ہے کہ سولوزو نے کپتان کو موٹی رقم دی ہے اور ناوکوٹکس[1] کے کاروبار میں اسے پارٹنر بھی بنایا ہے۔ بدلے میں میک لسکی نے اس کا باڈی گارڈ بننا قبول کر لیا ہے۔ کپتان کے بغیر اس چوہے کی اپنے بل سے نکلنے کی ہمت ہی نہیں ہو گی۔ مائیکل کے ساتھ میٹنگ کے وقت بھی کپتان سادے لباس میں ریوالور سمیت موجود رہے گا۔ اس طرح تمہیں سمجھ لینا چاہئیے سونی کہ سولوزو کا بال بھی بانکا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس پر حملہ کرتے وقت ہمیں پولیس کپتان سے بھی نپٹنا ہو گا اور نیویارک کے پولیس کپتان کو شوٹ کر کے آج تک کوئی بچ نہیں سکا ہے۔ پولیس اپنے کسی آدمی پر حملہ کو برداشت نہیں کرتی ہے خواہ وہ حملہ ڈان کارلیون ہی کے آدمی ہی کیوں نہ کریں۔ ساتھ ہی ایسی واردات کے بعد اخبار والے، پولس ڈپارٹمنٹ اور چرچ والے بھی ہنگامہ کھڑا کر دیں گے۔ کارلیون خاندان کو قابل نفرت قرار دیا جائے گا اور ڈان کے سیاسی طور پر بااثر دوست چھپنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ اس لئے اس سلسلے کے ہر پہلو پر غور کر لو۔"

"میک لسکی ترک کے ساتھ ہمیشہ تو نہیں رہے گا۔" سونی بولا۔

---

[1] : منشیات۔

وہم مناسب وقت کا انتظار کریں گے۔"

کلے مین زا ادر ٹے سیو بے چینی سے سگار کے کش لے رہے تھے کسی بھی غلط اقدام کا سب سے زیادہ نقصان انہیں دونوں کو ہونا تھا۔

مائیکل نے پہلی بار خاموشی کو توڑتے ہوئے ہیگن سے پوچھا: "کیا ڈان کو اسپتال سے یہاں لایا جاسکتا ہے؟"

"ناممکن ہے۔" ہیگن نے کہا۔ "ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ موت سے تو بچ جائیں گے لیکن ابھی شاید اور آپریشن ہوں گے۔"

"تو سولوزو کو جلد ہی ختم کرنا پڑے گا۔" مائیکل بولا۔ "ورنہ وہ ڈان کو مارنے کا دوسرا منصوبہ بنائے گا اور پولیس کپتان کی مدد سے تو وہ بہت کچھ کرسکتا ہے۔ اس لئے سولوزو کو چھوڑنا حماقت ہوگی۔"

"تمہاری بات صحیح ہے لڑکے۔" سونی کچھ غور کرتے ہوئے بولا۔ "ڈان پر حملہ کرنے کا ہم سولوزو کو دوسرا موقع نہیں دے سکتے۔"

"تو پھر کپتان کا کیا ہوگا؟" ہیگن نے جاننا چاہا۔

سونی عجیب طرح سے مائیکل کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ "بتاؤ لڑکے اس پولیس کپتان کا کیا کیا جائے؟"

"میں مانتا ہوں کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔" مائیکل دھیمے لہجے میں بولا۔ "لیکن کئی بار ایسے آخری فیصلے مناسب ثابت ہوتے ہیں۔ سوچ لو کہ ہمیں میک لسکی کو بھی مارنا پڑے گا لیکن اس کے قتل کے بعد ثابت یہی کرنا ہوگا کہ مرنے والا کپتان ایمانداری سے اپنا فرض ادا کرنے والے پولیس افسر کے بجائے غیر قانونی کاروبار میں پھنسا

ایک غنڈہ تھا اور غنڈوں کی طرح ہی مارا گیا۔ ہمیں سارے ثبوت کے ساتھ اخبار کے دفتروں میں موجود اپنے آدمیوں کے توسط سے یہی تاثر دینا ہوگا۔ اس سے کافی فرق پڑے گا۔" تھوڑا رک کر مائیکل نے پوچھا۔
"تم سب کا کیا خیال ہے؟"
کلے مین زا اور ٹے سیو تو پہلے کی طرح ہی سنجیدہ کھڑے رہے۔ بیگن کے چہرے پر فاخرانہ جذبات تھے اور سونی عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ چہکا "ونڈرفل مائیک۔ آگے بولو۔"
"ٹھیک ہے۔" مائیکل نے انچاہات کو آگے بڑھایا۔" وہ لوگ صرف میرے ساتھ تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اسوقت وہاں میں، سولوزو اور میک کسکی ہی ہوں گے۔ تم میٹنگ کو دو دنوں کے لئے ٹال دو۔ اور اس دوران اپنے جاسوسوں سے پتہ لگاؤ کہ میٹنگ ہوگی کہاں؟ ساتھ ہی اس بات پر زور دو کہ میٹنگ کی جگہ عوامی ہو۔ نجی فلیٹ وغیرہ نہیں۔ وہ جگہ کوئی ریسٹوراں یا بار ہو اور وقت ڈنر کا ہو تو بہتر رہیگا تاکہ میں خود کو محفوظ محسوس کر سکوں اور وہ لوگ اپنے آپکو۔ سولوزو سوچ بھی نہ سکے گا کہ میں کیپتان کو شوٹ کرسکتا ہوں ملاقات کے وقت وہ لوگ میری تلاشی لیں گے اس لئے میں اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہیں لے جا سکوں گا لیکن تم کوئی ایسا انتظام ضرور کرو کہ ملاقات کے دوران مجھے پستول یا ریوالور حاصل ہو سکے۔ پھر میں ان دونوں کو ٹھکانے لگادوں گا۔"
چاروں لوگ اسے گھورنے پر مجبور تھے۔ کلے مین زا اور ٹے سیو

سب سے زیادہ حیران تھے۔ ہگین افسردہ تھا اور سونی کے چہرے کی پراسرار مسکراہٹ قہقہے میں بدل گئی تھی۔ وہ مائیکل کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔

"تم اپنے کالج کے ہونہار طالب علم ہو اور خاندان کے کاروبار میں کبھی شامل نہیں ہونا چاہا لیکن اب پولیس کپتان اور سولوزو کو صرف اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ میک لسکی نے تمہارا جبڑا توڑ دیا تھا۔ کاروبار سے متعلق حادثے کو نجی طور پر لینے کے سبب ہی تم ان دونوں آدمیوں کو مار ڈالنا چاہتے ہو۔"

کلے مین زا اور ٹیسیو تو سونی کے ہنسنے کا سبب جانے بغیر ہنس دئے لیکن ہگین خاموش رہا۔

مائیکل نے باری باری سے سب کی طرف دیکھا پھر اس کی نظریں سونی پر مرکوز ہو گئیں۔ وہ ابھی تک ہنستا ہوا کہہ رہا تھا۔ "تم دونوں کو ٹھکانے لگا دو گے۔ جبکہ اس کے بدلے میں تمہیں تمغے نہیں بجلی کی کرسی ملے گی۔ یہ ہیرو بننا نہیں ہے لڑکے۔ تم انہیں ایک میل دور سے نہیں بلکہ نظریں چار کر کے شوٹ کرو گے اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ سب تم صرف اس لئے کرنا چاہتے ہو کہ ایک بد دماغ پولس کپتان نے تمہیں تھپڑ مار دیا تھا۔" سونی ہنسے جا رہا تھا۔

"بند کرو یہ ہنسی!" یکایک مائیکل کھڑا ہو گیا۔ اس میں آئی یہ تبدیلی اتنی فوری اور غیر معمولی تھی کہ کلے مین زا اور ٹیسیو کے چہروں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ مائیکل نہ دراز قد تھا اور نہ قوی پھر بھی اس کی موجودگی خطرناک لگ رہی تھی۔ اس وقت وہ ڈان کا متبادل نظر آ رہا تھا۔

اس کی آنکھیں زرد تھیں اور چہرے کا رنگ اڑا ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے وہ اپنے سے بڑے اور طاقتور بھائی پر جھپٹ پڑے گا۔ سونی کی ہنسی رک گئی تو مائیکل نے لہجے میں کرختگی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ "تم سمجھتے ہو کہ میں ایسا نہیں کرسکوں گا؟"

"نہیں۔" سونی نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم ایسا کرسکتے ہو۔ میں تیری بات پر نہیں بلکہ یہ سوچ کر ہنسا تھا کہ آدمی کی زندگی کیسے کیسے موڑ لیتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ خاندان میں تم سب سے زیادہ نرم دل رہے ہو لیکن صرف تم ہی بچپن سے ڈان کے سامنے سینہ سپر ہوکر اپنی بات منوا سکتے تھے۔ تمہارا مزاج شروع سے ہی اکھڑ تھا۔ اپنے بڑوں سے الجھنے میں بھی نہیں جھجکتے تھے۔ فریڈی کو اکثر مار بیٹھتے تھے لیکن سولوزو تمہیں خاندان میں سب سے ڈرپوک سمجھتا ہے کیونکہ تم میک لسکی سے بغیر دفاع کئے مار کھا گئے تھے۔ وہ لوگ تمہیں چوہا سمجھتے ہیں لیکن آخر تم بھی ہو کارلیون ہی۔ میں ڈان پر حملہ ہونے کے بعد تین دن سے انتظار کر رہا ہوں کہ تمہارے اندر چھپا ہوا کارلیون کب بیدار ہوگا تاکہ ہم خاندان کے دشمنوں کا صفایا کرسکیں اور اس کا سبب بنا گال پر لگا گھونسہ۔" سونی نے مذاق کے لہجے میں کہا۔ "کیا تمہیں یہ عجیب نہیں لگتا۔"

کمرے میں محیط تناؤ یکایک ہی کم ہو گیا۔" مائیکل سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "سونی میں یہ صرف اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ دوسرے میں تنہا ہی ان کے نزدیک جا سکتا ہوں۔ کوئی پولیس کپتان کو مارنے کو تیار بھی نہیں ہوگا۔ اسے مار تو تم بھی سکتے ہو۔

لیکن تم پر خاندان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے ۔ فریڈی خود ہی ٹھیک نہیں ہے اس طرح میں ہی بچتا ہوں۔ یہ سیدھی سی دلیل ہے ۔ اس فیصلے کا میرے چہرے پہ لگے گھونسے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔"

سونی نے اسے گلے سے لگالیا" جب تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کسی کی فکر نہیں ہے ۔ تمہارا کیا خیال ہے ٹام ؟ "

" میں بھی مائیکل سے متفق ہوں۔" ہیگن نے کہا۔" لیکن اس کام کو کرنے والا بکھیڑے میں اُلجھ سکتا ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ کام مائیک کے بجائے کوئی اور ہی کرے تو بہتر ہوگا ۔"

" تو پھر میں کر سکتا ہوں " سونی بولا ۔

" نہیں ۔" ہیگن نے عدم اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے کہا" کیونکہ ایک تو کیا دس پولس کپتانوں کی موجودگی میں بھی سولوزو تمہارے قریب آنے کی ہمت نہیں کرے گا ۔ پھر ابھی تم اس خاندان کے چیف ہو اس لئے تمہیں یہ خطرہ نہیں اٹھانا چاہئے ۔" کلے مینزا اور ٹیسیو کو اس نے مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا " تمہارے پاس کوئی اچوک نشانے باز ہے جو اس کام کو انجام دے سکے ؟ "

" ایسا کوئی نہیں ہے جسے سولوزو نہ جانتا ہو ۔"

" کوئی نیا آدمی ہو جو اپنے کام میں تو ماہر ہو لیکن مشہور نہ ہو؟" ہیگن نے جاننا چاہا ۔

دونوں کیپورزائم نے نفی میں سر کو جنبش دیتے ہوئے انکار کیا ۔

" پھر یہ کام مائیک کو ہی کرنا ہوگا ۔" سونی فیصلہ کن لہجے میں بولا

"اب کلے مین ز ا اور ٹے سیو کو بہ قیمت پر میٹنگ کی جگہ کا پتہ کرنا ہے اور وہاں پر ریوالور پہونچانا ہے۔ کلے مین انہیں چھوٹی نالی اور زیادہ طاقتور ایسا ریوالور حاصل کرنا ہے جس کا پتہ نہ لگ سکے کہ وہ کس کا تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ مائیک تم ریوالور کا استعمال کر کے وہیں چھوڑ دینا کسی بھی صورت میں ریوالور سمیت نہیں گرفتار ہونا ہے۔ کلے مین اس کی نال اور ٹریگر ٹیپ کر دے گا تاکہ اس پر انگلیوں کے نشان نہ پڑ سکیں۔ مائیک تم گھبرانا نہیں گواہ اور ثبوت وغیرہ کا انتظام کر لیا جائے گا۔ کام ہو نے ہی تمہیں اس ملک سے باہر بھیج دیا جائے گا اور ہنگامے ختم ہوتے ہی واپس بلا لیا جائے گا لیکن مائیک تم اپنی گرل فرینڈ سے بھی کوئی رابطہ نہ کرنا اس سے بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، خدا حافظ بھی نہیں۔ سمجھے؟ کام ختم ہونے کے بعد جب تم خیریت سے باہر پہونچ جاؤ گے تو تمہاری خیریت کی خبر میں اسے بھیج دوں گا۔

مائیکل کا دل ایک عجیب سا سکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "گرل فرینڈ کی بات تو تم بلا وجہ ہی یہاں کھینچ لائے کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اتنا احمق ہوں کہ اسے کچھ بتاؤں گا یا خدا حافظ کہنے کے لئے فون کروں گا؟ آخر میں نے بھی ڈان کی تربیت پائی ہے۔ میں نے ان سے ہی سب سیکھا ہے ورنہ میں اتنا اسمارٹ کیسے بن جاتا!" ٹونی ہنسنے لگا اور ٹام بھی مسکرا دیا۔ سونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی اناڑی ہو۔" سونی بولا۔ "اس لئے مجھے سمجھانا پڑا۔"

"یہ تمہارا وہم ہے۔" مائیکل بھی ہنس پڑا۔

سب کے لئے پیگ بناتے ہوئے ہیگن قدرے اداس تھا۔ آخر کار مائیکل کو بھی میدان میں کودنا پڑا۔ "خیر اب کم از کم یہ تو طے ہو گیا کہ ہمیں کرنا کیا ہے؟" وہ بولا

گیارہ

۱

کپتان مارک میک لسکی اپنے آفس میں بیٹھا ہوا بیٹنگ سلپ[1] سے بھرے تین لفافوں کو ٹٹولتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پرچیوں میں لکھے کوڈ سے اعداد کا اندازہ کیسے لگایا جائے تاکہ انہیں دی گئی معلومات سے رشوت کی موٹی رقم اینٹھی جا سکے۔ یہ بیٹنگ سلپس گذشتہ رات کارلون خاندان کے ایک جگہ کے یہاں چھاپہ مارنے سے حاصل ہوئی تھیں۔ کافی غور و خوض کے باوجود بھی جب وہ کسی نتیجے پر نہیں پہونچ سکا تو اٹھ کھڑا ہوا۔ دیوار گھڑی پر نظر ڈالی تو پتہ چلا کہ ترک سولوزو کے ساتھ جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ یونیفارم اتار کر اس نے سادہ لباس پہنا اور بیوی کو فون کر دیا کہ رات کے کھانے پر اس کا انتظار نہ کرے۔

میک لسکی عام سپاہی سے ترقی کر کے کپتان کے عہدے تک پہونچا تھا۔ لیکن رشوت وہ اسی وقت سے لیتا تھا جب سے پولس میں بھرتی ہوا تھا۔ بدلے میں رشوت دینے والے کا کام نہایت تندہی سے انجام دیتا تھا۔ لیکن جیسے جیسے اس کے اخراجات بڑھتے گئے رشوت کے طور پر طلب کی جانے والی رقم میں اضافہ ہوتا گیا۔

آج کل اس کی مانگ اپنی انتہا پر تھی کیونکہ اسکے اخراجات بہت بڑھ گئے تھے۔

---

[1] جوئے کی پرچیاں (Betting Slips)

اس کے چار بیٹے فوگ ہارم یونیورسٹی جیسی مہنگی جگہ میں پڑھتے تھے جبکہ کپتان کی حیثیت سے اس کی تنخواہ محض چار سو ڈالر تھی۔ اس رقم سے اخراجات پورے ہونا ناممکن تھا اور دوسری طرف پولیس کی نوکری میں جان ہر وقت خطرے میں رہتی تھی۔

میک لسکی کے کام کرنے کا اپنا طریقہ تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لوگ اس سے کیا چاہتے ہیں لیکن بھول کر بھی وہ یہ بات ان پر ظاہر نہیں کرتا تھا۔ اسی لئے سولوزو نے جب اس سے اسپتال سے پولیس ہٹانے کو کہا تو اس نے بغیر سبب پوچھے دس ہزار ڈالر میں سودا طے کر لیا۔ ساری رقم پیشگی لے کر اس نے اسپتال سے پولیس ہٹا لی تھی۔ ڈان کارلیون مافیا کا رنگ لیڈر تھا۔ اس کے مرنے سے ملک کی خدمت کا پہلو نکلتا تھا اور دس ہزار ڈالر اس کے بیٹوں کی تعلیم مکمل کرنے میں معاون ہوتے۔ لیکن سولوزو کا کام نہ ہونے کی شکل میں اسے یہ رقم واپس کرنی تھی۔ اسی لئے ناراض ہو کر اس نے مائیکل کا جبڑا توڑ دیا تھا۔

لیکن سولوزو نے پھر بھی اس کے ساتھ سودا کیا تھا کہ اب مائیکل سے ہونے والی میٹنگ کے وقت اسے ساتھ رہنا ہوگا۔ کپتان نے سبب جانے بغیر نئے سرے سے قیمت طے کر لی۔ اپنے لئے کسی خطرے کا اسے شبہ تک نہیں تھا۔ کیونکہ نیویارک کا کوئی غنڈہ کپتان کو مارنے کا خطرہ لے گا یہ بات اس کے تو کیا کسی کے دماغ میں نہیں آ سکتی تھی۔ مافیا کا کتنا ہی طاقتور غنڈہ عام سپاہی کا تھپڑ کھا کر بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا پھر کپتان کے بارے میں ایسا کیسے سوچا جا سکتا تھا۔ میک لسکی پولیس اسٹیشن سے

نکلا اور سولوزو کے یہاں جانے کے لئے ٹیکسی پکڑ لی۔

۲

ٹام ہیگن نے جعلی پاسپورٹ اور ویزا تیار کرانے کے علاوہ مائیکل کے ملک چھوڑنے کے تمام انتظامات کر دیئے تھے۔ ایک اطالوی مال بردار جہاز میں مائیکل کی سیٹ ریزرو تھی۔ وہ جہاز سسلی کے ایک بندرگاہ پر رکنے والا تھا۔ سسلی میں مافیا کے چیف کے پاس ایک پیغام رساں ہوائی جہاز سے پہلے ہی بھیجا جا چکا تھا۔

کام پورا کرنے کے بعد مائیکل کو بھگا لے جانے کے لئے سونی نے کار سمیت ٹیسیو کی ڈیوٹی لگا دی تھی۔ کار دیکھنے میں تو ایکدم پرانی اور ٹوٹی پھوٹی تھی لیکن اس کا انجن بہت طاقتور تھا۔

مائیکل نے سارا دن کلے مین زا کے ساتھ ریوالور کی اچھی مشق کر لی تھی۔ یہ ریوالور نزدیک سے نشانہ لگانے کے لئے نہایت مناسب تھا۔ ساتھ ہی اس کی گولی جسم میں داخل ہونے کی جگہ پر تو اپنے برابر ہی سوراخ کرتی تھی لیکن جہاں سے باہر نکلتی تھی وہاں کافی بڑا سوراخ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس میں آواز بھی بہت زوردار ہوتی تھی۔ اس کام میں یہ ضروری تھا کہ آواز سن کر آس پاس کے لوگ خوفزدہ ہو جائیں اور کوئی بیچ میں پڑنے کی کوشش نہ کرے۔

کلے مین زا نے مائیکل کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے سمجھایا، "کام پورا کرنے کے بعد بہت صفائی سے اس ڈھنگ سے ہاتھ نیچے کر کے ریوالور وہیں

گرا دینا تاکہ سب یہی سمجھتے رہیں کہ ریوالور تمہارے پاس ہی ہے۔ فائر کی آواز سے دہشت زدہ ہونے کی وجہ سے کوئی تمہیں روکے گا نہیں۔ تم سید ھے باہر نکل جانا۔ وہاں ٹے سیو کا رپر تمہارا انتظار کرتا ملے گا۔"

پھر مائیکل کے سر پر ہیٹ جماتے ہوئے بولا: "ہیٹ پہن کر تم بہت جمتے ہو۔" مائیکل ہیٹ نہیں پہنتا تھا۔ اس لئے اسے منھ بسورتے پاکر کلیمنزا بولا "تمہارے اس حلیے کی بنیاد پر ضرورت پڑنے پر ہم عینی شاہدین کو آسانی سے گمراہ کر سکتے ہیں۔ انگلیوں کے نشانوں کی پرواہ مت کرنا۔ ریوالور کی نالی، دستے اور ٹریگر پر ایسا ٹیپ لگا ہے جو انگلیوں کے نشان ابھرنے نہیں دے گا۔"

"اس جگہ کا پتہ چلا جہاں میٹنگ ہونا ہے؟" مائیکل نے پوچھا۔

"سولوزو کی ہوشیاری سے ابھی تک یہ ممکن نہیں ہو سکا ہے لیکن تم اپنی حفاظت کی فکر مت کرنا کیونکہ تمہاری ضمانت کے لئے ریپ وہ درمیانی آدمی ہمارے پاس رہے گا جو سمجھوتہ کرا رہا ہے۔ وہ سولوزو کا دایاں ہاتھ اور دوست ہے۔ اس کی اہمیت سولوزو کی نظر میں تم سے زیادہ ہے۔"

"اس قتل کے بعد کیا ہوگا؟" مائیکل نے جاننا چاہا۔

"جنگ"۔ کلیمینزا نے کہا "حالانکہ ہمارا خاص دشمن ٹاٹا گلیا خاندان ہوگا لیکن بیشتر خاندان اس کا ساتھ دیں گے۔ نتیجتاً نیویارک کے محکمہ صفائی کو ڈھیروں لاوارث لاشیں سڑکوں سے ہٹانی ہوں گی۔" پھر بے دلی سے بولا "لیکن ہر دس سال میں ایک بار تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس سے غلیظ خون بہہ جاتا ہے اور صاف خون رہ جاتا ہے۔ دوسرے اگر ہم ان سے

ڈرتے رہے یا امن کا چولا پہنے بیٹھے رہے تو لوگ ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیں گے۔"

وہ دونوں واپس ڈان کی رہائش گاہ پر پہنچے تو دیکھا کہ سونی اپنے والد کے دفتر میں پڑا سو رہا تھا۔ باپ کی موجودگی میں ہمیشہ صاف ستھرا رہنے والا دفتر کباڑ خانہ بنا ہوا تھا۔ مائیکل نے سوچا کہ خود کو محفوظ رکھنے کے خیال سے سونی کب تک چوہے کی طرح یہاں بند رہ سکتا تھا۔ آخر اسے سڑکوں پہ نکلنا ہی ہوگا۔ وہ سونی کو جگا کر بولا: "سوؤروں کی طرح یہاں بند رہنے کے ساتھ تم اس دفتر کی صفائی کیوں نہیں کرا لیتے ہو؟"

"تم کیا سینیٹری انسپکٹر ہو؟" سونی جماہی لیتے ہوئے بولا۔ "برخوردار ابھی ہمیں اس جگہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے جہاں وہ تمہیں لے جانے والے ہیں اور جب تک جگہ کا پتہ نہیں چل جاتا تو تم تک ریوالور کیسے پہنچایا جائے گا؟"

"تو میں ریوالور اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ شاید وہ لوگ میری تلاشی نہ لیں اور تلاشی لی بھی تو ریوالور نکال لیں گے۔ میرا تو کچھ نہیں بگاڑیں گے۔"

"نہیں!" سونی نے کہا۔ "ہمیں اس بار سولوزو کو ختم ہی کر دینا ہے۔ میک کلسکی تو بکاؤ کا الّو ہے۔ اسے ختم کرنے کے مواقع تو بعد میں بھی ملیں گے اس لئے تمہارے پاس سے ریوالور برآمد ہونے پر ہمارا منصوبہ خطرہ میں پڑ جائے گا۔ کلے مینزا نے تمہیں سارا منصوبہ سمجھا دیا ہے نا؟" سونی نے پوچھا اور مائیکل کا چہرہ اثبات میں ہلتا دیکھ کر بولا "تمہارا جبڑا اب کیسا ہے؟"

"بہت درد کر رہا ہے۔" مائیکل نے دردناک لہجے میں کہا اور وہسکی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی لیکن اسی وقت سونی نے ٹوک دیا۔ "بس کر لڑکے۔

زیادہ شراب تیری چستی کو کم کر دے گا۔"

"اوہ گاڈ۔" مائیک چڑ کر بولا۔ "اب تم بڑے بھائی کی حیثیت سے رعب جھاڑنا بند کرو، جنگ میں میں کئی لوگوں کو مار چکا ہوں۔"

اسی وقت ٹام ہیگین کمرے میں داخل ہوا اور جعلی نام پتے پر درج فون پر کسی سے گفتگو کرنے کے بعد فکرمند لہجے میں بولا۔ "میٹنگ کی جگہ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔"

یکایک فون کی گھنٹی کی آواز سن کر سونی نے ریسیور اٹھا لیا اور سنتا رہا۔ پھر ریسیور رکھتے ہوئے بولا۔ "اس کتیا کے پلے نے کہلوایا ہے کہ آج رات آٹھ بجے وہ اور میک لسکی مائیک کو براڈوے کے جیک ڈیم سے بار کے سامنے سے کار میں بٹھا کر میٹنگ کی جگہ پر لے جائیں گے۔ وہ لوگ اطالوی میں بات کریں گے تاکہ گفتگو کپتان نہ سمجھ سکے۔"

"لیکن درمیانی آدمی کے آنے تک ہم مائیک کو نہیں بھیج سکتے۔" ٹام ہیگین نے کہا۔

"وہ تو یہاں آ بھی چکا ہے۔" کلے مین زا نے اطلاع دی۔ "اور تین آدمیوں کے ساتھ بیٹھا تاش کھیل رہا ہے۔"

چونکہ میٹنگ کے صحیح مقام کا ابھی تک پتہ نہیں چل پاتا تھا۔ چاروں اسی مسئلے پر غور کرتے رہے۔ آخر میں ہیگن کچھ اس طرح چونکا جیسے اسے کچھ یاد آگیا ہو۔ اس نے کہا۔ "سونی تم پولیس اسٹیشن میں اپنے آدمی خلیپس سے باتیں کرو۔ ممکن ہے میک لسکی نے وہاں اس طرح کا کوئی پیغام چھوڑا ہو کہ ضرورت پڑنے پر اس سے کہاں رابطہ قائم کیا جائے۔

حالانکہ وہ کمینہ بڑا چالاک ہے لیکن کوشش کرنے میں کیا نقصان ہے۔"
سونی نے جاسوس سے رابطہ قائم کیا اور ریسیور رکھنے کے بعد بولا۔
"وہ پتہ لگا کر ہمیں فون کرے گا۔"
نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد فلپس نے فون پر اطلاع دی کہ عادت کے مطابق کپتان نے پیغام چھوڑا تھا کہ آج رات آٹھ بجے سے دس بجے تک وہ برونکس علاقہ میں لوناجورے ریستوراں میں ملے گا۔
"یہ چھوٹا سا ریستوراں تو ہمارے لئے بہت مناسب جگہ ہے۔" ٹےسیو نے فوراً اعتماد کے لہجے میں کہا۔ "اس میں بڑے بڑے فیملی کیبن ہیں جہاں آرام سے بات کی جاسکتی ہے۔" میز پر جھک کر اس نے ایک نقشہ بنایا اور بتایا۔ "یہ داخلی دروازہ ہے۔ مائیک تم اپنا کام ختم کرتے ہی یہاں سے باہر نکلنا اور بائیں طرف گھوم کر کونے کی طرف مڑ جانا۔ میں کار کی ہیڈ لائٹ جلائے رکھوں گا تاکہ تمہیں پہچان سکوں اور آگے بڑھ کر کار میں بٹھا لوں۔ اگر کوئی خطرہ نظر آئے تو زور سے چیخنا میں مدد کیلئے آجاؤں گا
کلے مین زا نم فوراً ریوالور وہاں پہونچانے کا انتظام کرے۔ ریستوراں کے ٹائلٹ پرانے زمانے کے ہیں۔ ان میں پانی کی ٹنکی اور دیوار کے بیچ اتنی جگہ ہے کہ ریوالور کو ٹیپ سے دیوار میں چپکایا جا سکے۔ مائیکل، کار میں تمہاری تلاشی لینے کے بعد وہ لوگ تم پر شبہ نہیں کریں گے۔ ریستوراں میں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ایسا ظاہر کرنا جیسے پیشاب کی وجہ سے پیڑو میں درد ہو۔ پھر معذرت کرتے ہوئے ان سے اجازت لیکر ٹائلٹ چلے جانا لیکن ٹائلٹ سے واپس آنے کے بعد دوبارہ بیٹھنے کے بجائے کوئی بھی موقع

دئے بغیر دونوں کے سر میں دو دو گولیاں مار دینا اور پھر ہر ممکن تیزی سے باہر آجانا۔"

سونی سب کچھ سننے کے بعد بولا۔" گلے مین زناتم کسی ہوشیار آدمی سے وہاں پر ریوالور پہونچا دو تاکہ میرا بھائی خالی ہاتھ نہ رہے۔"

" او کے" کلے مین زانے کہا اور ٹیسیو سمیت باہر نکل گیا۔

ان کے جانے کے بعد سونی ہیگن سے بولا۔" آل رائٹ لڑکے۔ اب تم بھی تیار ہو جاؤ۔ میں جا کر مام کو سمجھاتا ہوں کہ جانے سے پہلے تم اس سے نہیں مل سکو گے اور مناسب وقت پر تمہاری گرل فرینڈ کو بھی پیغام بھجوادوں گا او کے۔"

" او کے" مائیکل نے کہا۔" ویسے تمہارے خیال میں کب تک گھر واپس لوٹ سکوں گا؟"

" تقریباً ایک سال بعد"

" ڈان شاید جلدی بھی واپس بلا سکیں" ہیگن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔" مگر یقینی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اس سارے سلسلے میں وقت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے لیکن تمہاری واپسی اس پر منحصر ہے کہ ہم اخبارات میں کس ڈھنگ کی کہانی پیش کروا سکتے ہیں۔ پولیس محکمہ کتنی ہائے توبہ مچاتا ہے۔ اور دوسرے خاندان ردعمل کے طور پر کتنی پرتشدد کارروائی کرتے ہیں۔"

" تم پوری پوری کوشش کرنا" مائیکل نے ہیگن سے مصافحہ کیا۔ " میں اب دوبارہ نیویارک سال کے لئے گھر سے دور رہنا نہیں چاہتا ہوں۔"

"ابھی دیر نہیں ہوئی ہے"۔ ہیگین نے کون سے کہا۔ "اس منصوبے کے بدلے ہم دوسرا منصوبہ بھی بنا سکتے ہیں۔"

"منصوبے تو ہم بہت سے بنا سکتے ہیں۔" مائیکل ہنسا۔ "لیکن صحیح منصوبہ یہی ہے جو تیار ہو چکا ہے۔ میں نے اب تک آوارہ گردی کی ہے اب فرض ادا کرنے کا وقت آ پہونچا ہے۔"

"اپنے ٹوٹے جبڑے کا اثر اپنے ارادوں پر پڑنے نہ دینا۔" ہیگین نے کہا۔ "ٹھیک ہے کسی احمق قسم کا آدمی ہے۔ اس نے جو تمہیں گھونسہ مارا تھا اسے ذاتی طور پر مت محسوس کرو۔ اس وقت تو وہ رشوت لی ہوئی رقم کے عوض اپنا فرض ادا کر رہا تھا۔"

مائیکل کے چہرے پر ایکبار پھر ڈان کے چہرے جیسی چمک پیدا ہوئی۔ "ٹام بچپنا مت کرو۔ ہر بات ذاتی طور پر محسوس ہوتی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں انسان کو توہین کے جو کڑوے گھونٹ پینے پڑتے ہیں۔ وہ بھی نجی ہوتے ہیں۔ تم جانتے ہو میرے باپ گاڈ فادر نے مجھے یہی سکھایا ہے اگر آسمانی بجلی ان کے دوست پر گر پڑے تو وہ اسے بھی نجی معاملہ مانیں گے۔ بحریہ میں میرے بھرتی ہونے کو بھی انہوں نے نجی معاملہ مانا تھا اور یہی باتیں ڈان کو عظمت عطا کرتی ہیں۔ عظیم ڈان ہر بات کو ذاتی طور پر لیتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ گوریا کی دم سے پنکھ کیسے گرتے ہیں۔ بے شک میں سب کچھ ذرا دیر سے سمجھا ہوں۔ لیکن میں اپنے جبڑے کے ٹوٹنے کو ذاتی توہین ہی سمجھتا ہوں۔ ٹھیک اسی طرح جیسے سولوزو کے ذریعہ ڈان کے قتل کی کوشش کو میں ذاتی طور پر محسوس کر رہا ہوں۔"

وہ ہنسا۔ "میرے بوڑھے باپ سے کہنا کہ ان کی تعلیمات کے سبب ہی میں اپنے فرض کی ادائیگی کے قابل ہوا ہوں۔ وہ بہت اچھے باپ ہیں۔" پھر ذرا رک کر پوچھا۔ "ایک بات سچ سچ بتاؤ ٹام۔ ڈان نے اب تک کتنے قتل کیے ہیں یا کروائے ہیں؟

"میں تمہیں وہ بتاتا ہوں جو تم ان سے نہیں سیکھ پائے ہو۔" ہیگن بات بدل کر بولا۔ "کچھ ایسے کام ہوتے ہیں جن کو کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ تم انہیں کرتے تو ہو لیکن اس سلسلے میں کبھی زبان نہیں کھولتے۔ تم انہیں ٹھیک قرار دینے کی بھی کوشش نہیں کرتے اور انہیں ٹھیک قرار دیا بھی نہیں دیا جا سکتا ——— بس انہیں کر کے بھول بھول جایا جاتا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے" مائیکل نے پوچھا۔ "کانسی گلیئری کی حیثیت سے تم مانتے ہو کہ سولوزو کا زندہ رہنا ہمارے خاندان اور ڈان کے لیے خطرناک ہے؟"

"ہاں۔"

"او کے۔ تو میں اس کا قتل ضرور کر دوں گا۔"

——— ۳ ———

سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس رات سڑک پر زیادہ آمد و رفت نہیں تھی۔ مائیکل کارلون بار کے سامنے کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ ٹھیک چار بجے ایک سیاہ لمبی کار اس کے پاس آ کر رکی۔ ڈرائیور نے آگے کا دروازہ

کھول کر کہا۔" اندر آ جاؤ مائیک۔"

مائیکل اگلی سیٹ پر جا بیٹھا۔ پچھلی سیٹ پر سولوزو اور میک لسکی بیٹھے ہوئے تھے۔ سولوزو نے وہیں بیٹھے بیٹھے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔" مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے مائیک۔ اب ہم سب کچھ ٹھیک کر لیں گے۔ دراصل میرے نہ چاہنے کے باوجود یہ سب ہو گیا۔"

" مجھے امید ہے کہ آج رات ہم سب کچھ طے کر لیں گے۔" مائیکل نرم لہجے میں بولا۔" میں بھی نہیں چاہتا کہ میرے والد کو اور زیادہ پریشانی اٹھانی پڑے۔"

" میں اپنے بچوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب انہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔" سولوزو نے سنجیدگی سے کہا۔" بات چیت کے دوران کھلے ذہن سے کام لینا۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنے بھائی سونی کی طرح گرم مزاج والے ثابت نہیں ہو گے۔ اس کے ساتھ تو کاروباری باتیں کر پانا ہی ناممکن ہے۔"

" یہ اچھا لڑکا ہے۔" میک لسکی آگے جھک کر اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا۔" اس رات کے واقعہ کے لیے میں شرمندہ ہوں مائیک۔ دراصل میری عمر زیادہ ہونے اور دن رات محنت کرنے کی وجہ سے میں جلدی ہی مشتعل ہو جاتا ہوں۔" اور پھر ایک لمبی سانس لے کر وہ باریکی سے مائیکل کی تلاشی لینے لگا۔

کار تیزی سے مغرب کی طرف دوڑ رہی تھی۔ بظاہر نہ تو کسی کا پیچھا کیا جا رہا تھا اور نہ کسی پیچھا کرنے والے سے بچنے کی کوشش۔ ویسٹ سائڈ ہائی وے

پر پہونچ کر کار سڑک پر آنکھ مچولی سی کھیلتی رہی۔ پھر یہ دیکھ کر مائیکل پریشانی محسوس کرنے لگا کہ جارج واشنگٹن پل سے گزر کر وہ لوگ نادرن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ میٹنگ کی جگہ کے بارے میں سولوزو کو غلط اطلاع حاصل ہوئی تھی۔

کار شہر سے باہر آگئی تھی لیکن مائیکل کے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات کی تبدیلی نہیں تھی۔ اچانک ڈرائیور نے موڑ کاٹا اور ایک طرف کے پہیئے زمین سے اٹھ گئے اور اگلے ہی لمحے کار واپس نیویارک کی طرف دوڑنے لگی۔

میک کلسکی اور سولوزو پیچھے کی طرف دیکھ کر مطمئن ہونا چاہ رہے تھے یکایک ڈرائیور نے اسپیڈ بڑھادی اور دس منٹ بعد کار ایک ریستوراں کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ دیر ہو جانے کی وجہ سے ریستوراں میں صرف چند لوگ ہی ڈنر لے رہے تھے مائیکل نے یہ دیکھ کر راحت کی سانس محسوس کی کہ ڈرائیور نے ریستوراں کے اندر جانے کی کوشش نہیں کی۔

ریستوراں میں وہ تینوں کیبن کے بجائے ایک گول میز کے اردگرد جا بیٹھے۔ یہاں ان کے علاوہ صرف دو گاہک اور تھے۔ مائیکل کو وہ بھی سولوزو کے ہی آدمی لگے لیکن ان کی طرف سے وہ فکر مند نہیں تھا کیونکہ ان دونوں کے مداخلت کرنے سے پہلے ہی وہ ان دونوں کا کام تمام کر دے گا۔

"غالباً یہاں اطالوی کھانا مزیدار ملتا ہے؟" میک کلسکی نے دلچسپی سے پوچھا تو سولوزو نے اسے یقین دلایا کہ یہاں سے اچھی مچھلی نیویارک میں کہیں

نہیں ملے گی۔ اس کے بعد وہاں موجود واحد ویٹر نے وسکی کی ایک بوتل رکھی۔ میک لسکی نے انکار کیا کہ وہ شراب نہیں پیتا ہے۔

"میں مائیک سے اطالوی میں باتیں کروں گا۔" سولوزو نے چکنے چپڑے لہجے میں میک لسکی سے کہا۔ "کیونکہ میں انگریزی میں اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی میں ناکام رہتا ہوں۔ تم اسے اپنی توہین مت سمجھنا اور یہ مت سوچنا کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں ہے۔"

"تم دونوں جو مرضی ہو کرو۔" کپتان طنزیہ لہجے میں بولا۔ "میری ساری توجہ تو مچھلی کی طرف رہے گی۔"

سولوزو نے تیزی سے سسلین زبان میں مائیکل کے ساتھ بات چیت شروع کر دی۔ "سب سے پہلے تو تم یہ سمجھ لو کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں کسی ذاتی دشمنی کا دخل نہیں تھا۔ یہ خالص کاروباری جھگڑا ہے۔ میں ڈان کارلیون کی بہت عزت کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی تم یہ بھی سمجھ لو کہ وہ بڑے پرانے خیالات کے آدمی ہیں اور میں جس کاروبار کی پیشکش کر رہا ہوں وہ آنے والے دور کا سب سے زبردست دھندہ ہوگا۔ کروڑوں ڈالر کی آمدنی ہوگی اور تمہارے والد کچھ پرانے اور فرسودہ اصولوں کی بنا پر اس کاروبار میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ مجھے روکتے بھی نہیں ہیں لیکن یہ بات بھی صاف ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں یہ کاروبار نہیں کر سکتا۔ اس طرح تمہارے والد میری راہ روک رہے ہیں۔ وہ اپنی مرضی مجھ پر ٹھونپنا چاہتے ہیں اور یہ میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔ مجھے نیویارک کے دوسرے تمام مافیا خاندانوں کی حمایت حاصل ہے اور

ٹاٹاگلیا خاندان ہمارا بھی دار ہوگا۔ اگر یہ جھگڑا بڑھ گیا تو تمہارا خاندان ایک طرف اور ہم سب دوسری طرف ہوں گے اور تمہارے لئے مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ خاص طور پر اب جبکہ ڈان صاحب فراش ہیں اور سونی میں ان جیسی صلاحیت نہیں ہے نہ ہی تمہارا کانسی گلیوری ٹام ہیگن ہی مرحوم گنکو جیسی قابلیت رکھتا ہے لہٰذا میں کہتا ہوں کہ اب صلح کر لو۔ اور جب ڈان اچھے ہو جائیں تو ہم نئے سرے سے بات چیت کر لیں گے ٹاٹا گلیا خاندان میری سفارش پر مرد لوٹاٹاگلیا کے قتل کا انتقام فی الحال نہ لیگا اور اس درمیان ہمیں تمہارے خاندان کا تعاون حاصل رہے گا۔ تم لوگ ہمارے کاروبار میں مداخلت نہ کرو گے۔ بس یہ ہے میری پیشکش اور میرے خیال میں تم کو مجھ سے سمجھوتہ طے کرنے کا اختیار ہوگا۔ کیوں؟"

اب مائیکل نے بھی سسلین میں بولنا شروع کیا۔ "تم مجھے اس منشیات کے کاروبار کے بارے میں ذرا اور تفصیل سے بتاؤ۔ تم کس طرح اسے کرو گے اور اگر ہم ساتھ دیں تو ہمارا حصہ وغیرہ کتنا ہوگا؟۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ اس بات کی کیا گارنٹی ہوگی کہ میرے والد پر دوبارہ حملہ نہ کیا جائے گا؟"

"میں بھلا کیا ضمانت دے سکتا ہوں؟" سولوزو ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ابھی تو موقع چوک جانے سے میں خود ہی شکار بن گیا ہوں اور چھپا چھپا پھر رہا ہوں۔ میرے دوست، جتنا چالاک تم لوگ مجھے سمجھتے ہو اتنا میں ہوں نہیں۔"

مائیکل کو یقین ہو گیا کہ یہ میٹنگ صرف تھوڑا وقت اور حاصل کرنے

کے لئے کی جا رہی ہے۔ سولوزو ڈان کو مارنے کی یقیناً اور بھی کوششیں کریگا مزے کی بات تو یہ تھی کہ یہ حرامزادہ ترک اسے بالکل گھامڑ سمجھ رہا تھا۔ یکایک اس نے اپنے چہرے پر بے چینی کے تاثرات پیدا کئے تو سولوزو پوچھ بیٹھا۔ "کیا بات ہے ؟"

"شاید شراب نے براہ راست میرے مثانے پر اثر کیا ہے" مائیکل نے کہا۔ "میں باتھ روم جانا چاہتا ہوں۔"

سولوزو کی گدھ جیسی نظریں اس پر مرکوز تھیں۔ اس نے مائیکل کے پاس ہتھیار چھپے ہونے کا شبہ کرتے ہوئے اس کے پیڑو پر ہاتھ پھیرا تو مائیکل نے کچھ توہین سی محسوس کی۔ اسی وقت میک لسکی بول پڑا۔ "میں نے اس کی تلاشی لے لی تھی۔ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔"

پھر بھی سولوزو کو یقین نہیں آیا۔ اس نے دوسری میز پر بیٹھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے باتھ روم کی طرف اشارہ کیا۔ جواب میں اس آدمی نے اشارے میں ہی جواب دیا کہ باتھ روم کی جانچ کی جا چکی ہے اور وہاں کچھ نہیں ہے۔ سولوزو کی بے چینی سے ظاہر تھا کہ خطرے کو محسوس کر لینے کی اس میں بے پناہ صلاحیت تھی۔ بہرحال اس نے مائیکل کو باتھ روم میں جانے کی اجازت دے دی "جلدی آنا۔" وہ بولا۔

مائیکل نے باتھ روم میں جاکر سچ مچ پیشاب کیا پھر پانی کی ٹنکی کے پیچھے ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور اسے چپ بی ٹسی ایک پستول ٹیپ سے دیوار میں چپکی ہوئی مل گئی۔ اس نے پستول کو نکال کر اپنی بیلٹ میں گھونسا اور جیکٹ کے بٹن بند کر لئے اس کے بعد ہاتھ دھوکر بال سنوارے اور

نل کی ٹوٹی پر سے اپنی انگلیوں کے نشان مٹا کر باہر آگیا۔ یہ سب چند سکنڈ میں ہو گیا۔

سولوزو احتیاطاً باتھ روم کی طرف ہی گھور رہا تھا۔ مائیکل مسکرایا اور آرام سے انداز ظاہر کرتے ہوئے بولا "میں اب آرام سے باتیں کر سکوں گا۔"

کپتان میک لسکی بڑے شوق سے مچھلی کا ذائقہ لینے میں مصروف تھا دوسری میز پر بیٹھا آدمی بھی اب نسبتاً زیادہ بے فکر دکھائی دے رہا تھا۔

کلےمینزا کی ہدایت تھی کہ باتھ روم سے باہر آتے ہی گولی چلا دے لیکن اس ہدایت کو نظر انداز کر کے مائیکل نے اپنے ڈھنگ سے کام کرنے کا فیصلہ کیا اور وہ دوبارہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ اگر باتھ روم سے باہر آتے ہی اس نے فائرنگ شروع کر دی ہوتی تو اب تک خود اس کی لاش بھی نیچے پڑی ہوتی۔ اب وہ خود کو زیادہ محفوظ محسوس کر رہا تھا۔

سولوزو نے آگے جھک کر پھر بولنا شروع کیا۔ مائیکل کا پیٹ میز کی آڑ میں ہو چکا تھا۔ جیکٹ کے بٹن ڈھیلے کر کے وہ اس کی باتیں غور سے سننے لگا لیکن اس کی سمجھ میں ایک لفظ بھی نہیں آرہا تھا۔ اشتعال کے سبب اس کے خون کی رفتار بڑھ گئی تھی۔ میز کی آڑ میں ہی دائیں ہاتھ سے اس نے ریوالور کھینچ لیا۔ اسی وقت ویٹر آرڈر لینے آپہنچا اور سولوزو مڑ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔ مائیکل نے بائیں ہاتھ سے میز کھسکا کر ریوالور سولوزو کے سر سے لگا دیا۔ خطرہ محسوس کرنے کی غیر معمولی صلاحیت کے سبب سولوزو نے خود کو گرا دینا چاہا لیکن تب تک مائیکل ٹریگر دبا چکا تھا۔

سولوزو کی آنکھ اور ناک کے بیچ سے داخل ہو کر گولی اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی باہر نکلی تو ساتھ میں خون اور گوشت کے چیتھڑے ویٹر کے جیکٹ پر بھی جا گرے۔ مائیکل سمجھ گیا کہ ایک گولی ہی کافی تھی۔ سولوزو کو فوراً مرتے ہوئے وہ دیکھ چکا تھا۔

بمشکل ایک سکنڈ بعد اس کی ریوالور میک لسکی پر تن گئی۔ پولس کپتان اپنی موت سے بے خبر ٹھگا سا سولوزو کو گھور رہا تھا۔ مچھلی سے بھرا کانٹا ہاتھ میں لئے اس کی نگاہیں مائیکل کی طرف گھومیں تو اس کے چہرے پر غرور اور غصہ کے تاثرات تھے۔ جیسے اسے امید تھی کہ مائیکل ہتھیار اس کے حوالے کر دے گا۔ اس کے برخلاف مائیکل نے مسکراتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن اس کا نشانہ ٹھیک نہیں لگا۔ گولی کپتان کے موٹے گلے میں جا گھسی۔ مائیکل نے بغیر کسی جلد بازی کے دوسرا فائر کر دیا اور کپتان کی سفید بالوں والی کھوپڑی کے چیتھڑے اُڑ گئے۔

ماحول میں گلابی دھند بھر گئی۔ مائیکل دور دیوار کے پاس بیٹھے آدمی کی طرف گھوم گیا لیکن وہ جیسے مفلوج ہو گیا تھا۔ دونوں ہاتھ میز پر رکھے وہ پتھر کے شبیہے کی طرح منجمد تھا۔ ویٹر گرتے پڑتے باورچی خانے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت اور بے یقینی کے تاثرات تھے۔ سولوزو کا بے جان جسم میز سے لگا کرسی میں پھیلا پڑا تھا۔ میک لسکی فرش پر پڑا تھا۔ مائیکل نے آہستہ سے ریوالور نیچے پھینک دیا۔ اس نے خیال رکھا کہ کوئی اس کے اس عمل کو دیکھ نہیں سکے۔ اور تیزی سے چلتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ سولوزو کی کار یہی جگہ پہ تھی لیکن

ڈرائیور غائب تھا۔ مائیکل بائیں طرف مڑکر کونے کی طرف بڑھا۔ ہیڈلائٹ چمکاتی ایک پرانی سیڈان اس کے پاس آگئی اور وہ فوراً کار میں بیٹھ گیا اور کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ اس نے دیکھا اسٹیرنگ پر بیٹھے ٹےسیو کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔

"تم نے سولوزو پر کام کر دیا؟" ٹےسیو نے پوچھا۔

"پر کام کر دیا؟" سن کر لمحے بھر کو مائیکل چونکا کیونکہ یہ الفاظ تو محاورتاً لڑکیوں کے ساتھ ہم بستری کے لئے استعمال کئے جاتے تھے پھر وہ بولا "ہاں دونوں پر۔"

"پکا۔"

"ہاں میں نے دونوں کے سر کے چیتھڑے اڑا دئے۔"

مائیکل نے کار میں ہی کپڑے بدل لئے۔ بیس منٹ بعد وہ سسلی جانے والے ایک اطالوی جہاز میں سوار تھا۔ دو گھنٹے بعد جہاز نے بندرگاہ چھوڑا تو مائیکل اپنے کیبن سے باہر آ کر جہنم کی طرح جلتی نیویارک شہر کی روشنیوں کو دیکھنے لگا۔ اس نے بہت اطمینان محسوس کیا۔ اب اس جہنم میں موت کا ننگا ناچ شروع ہونے والا تھا لیکن وہ یہاں موجود نہیں ہوگا۔

—— ۴ ——

سولوزو اور میک سکی کے قتل کے دوسرے دن نیویارک شہر کے تمام پولیس اسٹیشنوں، پولیس کپتانوں اور لیفٹیننٹوں نے تمام خاندانوں کے سربراہوں کو کہلوا بھیجا کہ جب تک کپتان کا قاتل نہیں پکڑا جاتا تب تک کے لئے

جوا بند، جسم فروشی بند اور تمام غیر قانونی کاروبار نہیں ہوں گے۔ سارے شہر میں پولس نے اتنے چھاپے مارے کہ غیر قانونی سرگرمیاں ایکدم رک گئیں۔ اُسی دن۔ باقی تمام خاندانوں کے سفیروں نے جاکر کارلون خاندان سے پوچھا کہ کیا وہ قاتل کو سونپنے کو تیار ہیں؟ ان سے یہ کہہ دیا گیا کہ کارلون خاندان کا قاتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس رات ڈان کی رہائش گاہ کے احاطے میں ایک بم پھینکا گیا اور بم پھینکنے والے اپنی کار تیزی سے بھگا لے گئے۔ اسی رات گرین وچ ویلیج کے ایک ریستوراں میں خاموشی سے ڈنر لیتے ہوئے کارلون خاندان کے سپاہیوں کو مار ڈالا گیا۔ ۱۹۴۶ء کی پانچ مافیا خاندانوں کی خوفناک جنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

•

بارہ

۱

جانی فونٹن کا اشارہ پاکر ملازم نے سر جھکایا اور وسیع و عریض کمرہ طعام سے باہر چلا گیا۔ عام طور پر اسکا یہ ملازم نہیں جھکاتا تھا لیکن اس وقت چونکہ جانی کے ساتھ ایک حسین لڑکی تھی غالباً اسی لئے اس نے سر جھکانا مناسب سمجھا تھا۔

جانی کے ساتھ شیرون مور تھی۔ یہ لڑکی نیویارک شہر کے پاس گرین وچ گاؤں سے ہالی وڈ آئی تھی اور ایک پروڈیوسر کی فلم میں ایک چھوٹا سا رول کر رہی تھی۔ بڑا فلم ساز جیک والٹز کی فلم کی شوٹنگ کر رہا تھا تب وہ سیٹ پر آئی تھی۔ جانی نے اس کی جوانی، تازگی، دلکشی اور چٹ پٹی باتوں سے متاثر ہو کر اور جنسی نقطہ نگاہ سے اپنی پسند کے مطابق پاکر اسے ڈنر کے لئے مدعو کر لیا تھا۔ جانی کے ڈنر سارے ہالی وڈ میں مشہور رہتے اس لئے وہ لڑکی بھی دعوت کو نامنظور نہ کر سکی۔

جانی نے مختلف نایاب شرابوں کے بعد شاندار ڈنر کرایا اور پھر اسے لے کر خوبصورت لونگ روم میں آ گیا جس کے شیشے کی دیوار سے سمندر صاف نظر آتا تھا۔ جانی نے فٹز جیرالڈ کا ریکارڈ چلا دیا اور شیرون مور سے اس کی ماضی کی کہانیاں سننے لگا۔

وہ دونوں آرام سے ایک دوسرے سے لگے صوفے پر بیٹھے تھے۔ جانی نے اس کے نرم ہونٹوں پر دوستانہ بوسہ ثبت کیا۔ شیشے کی دیوار کے اس پار

چاندنی رات میں سمندر بہت حسین اور دلفریب لگ رہا تھا۔

"تم اپنا کوئی ریکارڈ کیوں نہیں بجاتے؟" شیروں نے پوچھا تو اس کے لہجے میں، طنز کی آمیزش سے جانی مسکرا دیا "اس لئے کہ میں نرا فلمی آدمی نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔

"کم از کم میرے لئے ہی بجا دو یا خود ہی اس طرح گاؤ جیسے فلموں میں گاتے ہو۔" شیروں نے کہا۔ "تمہاری فلم کی ہیروئن کی طرح میں تمہارا ساتھ دوں گی۔"

جانی بہت زوروں سے ہنس پڑا۔ اب سے کچھ برس پہلے جب وہ نسبتاً زیادہ جوان تھا تو ایسا ہی کیا کرتا تھا، لیکن اب تو وہ کسی لڑکی کے سامنے گانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ مہینوں سے اس نے کچھ گایا بھی نہیں تھا۔ کیونکہ اب اسے اپنی آواز پر اعتماد ہی نہیں تھا۔

"میری آواز خراب ہو گئی ہے۔" جانی نے کہا۔ "اور ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ اپنے ریکارڈ سن سن کر میں اوب گیا ہوں۔"

دونوں نے اپنے اپنے جام سے چسکی لی۔ پھر شیروں پوچھ بیٹھی۔ "میں نے سنا ہے اس فلم میں تم نے کمال کی ایکٹنگ کی ہے؟ کیا یہ بھی سچ ہے کہ یہ کردار تم نے مفت میں کیا ہے۔"

"ہاں صرف برائے نام تھوڑی سی رقم لی ہے۔"

جانی نے اٹھ کر دونوں خالی گلاسوں میں پھر سے برانڈی بھری۔ شیروں کو سگریٹ دے کر سلگائی۔ وہ سگریٹ کے کش لے کر برانڈی کی چسکیاں لینے لگی۔ جانی پھر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کے اپنے گلاس میں شیروں کے گلاس سے کہیں زیادہ برانڈی تھی کیونکہ خود کو تیار کرنے کے لئے اسے

اس کی ضرورت تھی۔ اس کی حالت عام عاشقوں سے مختلف تھی۔
لڑکی کے بجائے اسے خود اپنے آپ کو نشے میں دھت کرنا پڑتا تھا۔
گذشتہ دو برسوں سے ہم بستری سے قبل اسے نشے کے ذریعہ ہی خود کو مشتعل
کرنا پڑتا تھا۔ جوان، نشیلی لڑکی کے ساتھ رات گزار کر، چند ڈنر کھلا کر
اور آخر میں قیمتی تحائف دے کر وہ اس سے پیچھا چھڑا لیا کرتا تھا۔ اور
وہ لڑکیاں فخر سے اس بات کے تذکرے کرتی تھیں کہ انہوں نے عظیم جانی
کے ساتھ کچھ شیریں لمحات گذارے ہیں۔

صوفے پر لیٹا جانی برانڈی کی گرمی محسوس کر رہا تھا۔ اس کا جی چاہا
کو ریکارڈ کے ساتھ وہ خود بھی گائے لیکن کسی اجنبی کے سامنے ایسا کرنے
کی ہمت اسے نہیں ہوئی۔ ایک ہاتھ سے شراب کی چسکی لیتے ہوئے دوسرا
ہاتھ اس نے شیرون کی گود میں رکھ دیا۔ پھر اس نے اس کا ریشمی لباس
اوپر کھسکا دیا۔ لمبے موزوں کی سنہری جالی کے اوپر شیرون کی دودھیا
سفید چکنی رانیں دعوت نگاہ دے رہی تھیں۔

اب وہ تیار تھا۔ اس نے اپنے جسم کو شیرون کی طرف گھمایا۔ اس کے
چہرے پر اعتماد اور نرمی کے تاثرات تھے۔ اس کی کوششوں میں عریاں
جنسیت نہ تھی۔ اس نے شیرون کے ہونٹوں کو چوما پھر اس کے سینے
کو سہلاتا ہوا رانوں کی ریشمی جلد سہلا کر اسے مشتعل کرنے لگا۔ شیرون
کے جوابی بوسے میں گرمی تو تھی لیکن جوش نہیں تھا۔ یہ بات جانی کو پسند
بھی تھی۔ اسے ایسی لڑکیوں سے نفرت تھی جو محض مس سے موٹر کی طرح
اسٹارٹ ہو کر بستر پر اٹھا پٹک کرنے لگتی تھیں۔

لیکن تھوڑی ہی دیر میں شیرون پر اس کا غیر متوقع ردعمل ہوا۔ وہ ذرا الگ ہٹ کر اپنی شراب پینے لگی۔ جانی سمجھ گیا کہ یہ واضح انکار تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا۔ اسلئے اس نے بھی اپنی شراب اٹھا کر سگریٹ جلالی۔

"ایسی بات نہیں ہے جانی کہ تم مجھے پسند نہیں ہو۔" شیرون شیریں لہجے میں بولی۔ "تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو، لیکن یہ سچائی ہے کہ میں صرف نو عمر خوبرو لڑکوں سے ہی مشتعل ہو پاتی ہوں، تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

"اس کا مطلب میں تمہیں مشتعل نہیں کر سکا!" جانی نے مسکرا کر پوچھا۔

"بات یہ ہے کہ جب تمہارے گانوں کا بول بالا تھا۔" شیرون نے بے صبری سے کہا۔ "تو میں بہت چھوٹی تھی اور اب جبکہ میں جوان ہوں تو تمہارے اور میرے درمیان عمر کا بڑا فاصلہ ہو گیا ہے۔ میں پاکیزگی کا ڈھونگ کرنے والی لڑکی نہیں ہوں، ہاں اگر تم اب بھی اپنی پرانی پوزیشن پر ہوتے تو میں اب تک کب کی کپڑوں سے آزاد ہو چکی ہوتی۔"

اب وہ نرم گو، حاضر جواب اور سمجھدار لڑکی جانی کو پہلے جیسی خوبصورت نہیں لگ رہی تھی۔ اس لڑکی نے عریاں ہونے سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ جانی کے ساتھ جسمانی تعلق استوار کرنے سے اسے اپنے فلمی کیریئر میں کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ جانی کو یاد آیا کہ ویسے مواقع پہلے بھی آ چکے تھے۔ کئی لڑکیوں نے، حالانکہ وہ اسے پسند کرتی تھیں، ذہنی طور پر اسکے ساتھ ہم بستری کے لئے آمادہ ہو جانے کے باوجود عین وقت پر محض اس لئے انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنے دوستوں سے ڈینگ مار سکیں کہ انہوں نے عظیم جانی کے ساتھ ہم بستری سے انکار کر دیا تھا۔ اب اپنی عمر کا احساس

ہونے کے بعد اسے شیردان پر غصّہ تو ذرا بھی نہیں آیا لیکن اب وہ اس کی نظر میں پہلے جیسی حسین بھی نہیں تھی۔ اس نے شراب کی ایک چسکی لی اور سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم ناراض تو نہیں ہوئے جانی؟" شیردن نے پوچھا۔ "میں ہالی ووڈ میں نئی نئی آئی ہوں۔ اس لئے یہاں کے رنگ میں ٹھیک سے رچ بس نہیں سکی۔"

"نہیں میں نے برا نہیں مانا ہے۔" جانی مسکرایا اور اس کا اسکرٹ گھٹنوں تک ڈھانپ کر بولا۔ "کبھی کبھی قدامت پرستی کی باتیں اچھی اچھی لگتی ہیں۔"

ایک اور پیگ اور چند بوسوں کے تبادلے کے بعد جب وہ جانے کے لئے تیار ہوئی تو جانی نے پوچھا۔ "کیا میں تمہیں پھر کبھی ڈنر کیلئے بلا سکتا ہوں؟"

شیردن نے صاف بات کی۔ "میں جانتی ہوں کہ تمہیں اپنا وقت ضائع کرنا اور آخر میں مایوس ہونا پسند نہیں ہے۔ آج کی شام کیلئے بہت بہت شکریہ۔ میں بھی کسی دن اپنے بچوں سے کہوں گی کہ میں نے ایک شام عظیم جانی فونٹین کے ساتھ اس کے گھر تنہائی میں گزاری تھی۔"

"اور خودسپردگی سے انکار کر دیا تھا۔" جانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دونوں ہنس پڑے۔ شیردن نے کہا۔ "وہ اس بات پر یقین نہیں کریں گے۔" جانی نے مصنوعی انداز میں کہا۔ "اگر تم چاہو تو میں تمہیں لکھ کر دے سکتا ہوں۔" شیردن نے سر ہلا کر انکار کیا تو جانی نے کہا۔ "اگر کوئی تمہاری بات پر

یقین نہ کرے تو مجھے فون کر دینا۔ پھر میں اسے سمجھا دوں گا کہ کس طرح میں سارے اپارٹمنٹ میں تمہارے پیچھے لگا رہا لیکن تم نے اپنی عصمت بچا لی۔ اوکے؟"

آخر بڑی بے رحمی سے جانی نے اس سے بدلہ لے ہی لیا۔ شیرون کا چہرہ اتر گیا۔ وہ سمجھ گئی کہ جانی کہہ رہا ہے کہ دراصل اس نے زیادہ کوشش ہی نہیں کی تھی اسے منانے کی ورنہ وہ انکار نہ کر پاتی۔ جانی نے اس کی جیت کی خوشی اس سے چھین لی تھی۔ اب وہ سوچے گی کہ جانی نے چونکہ اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی تھی اس لئے وہ بچ نکلی تھی۔ اگر اب کسی کے سامنے جانی فونٹین سے اپنی ملاقات کی شیخی بگھارے گی تو اسے ایمانداری سے یہ بھی کہنا پڑے گا کہ اس نے زیادہ کوشش بھی نہیں کی تھی۔

"کسی دن تنہا بور ہو جاؤ تو فون کر دینا۔" جانی نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ ضروری نہیں کہ ہر شناسا لڑکی کے ساتھ ہم بستر ہوا جائے۔"

"اچھا۔" کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اس کے جانے کے بعد جانی تنہا رہ گیا۔ یکایک اسے اپنی پہلی بیوی جینی کی یاد آئی۔ وہ سیدھی سادی لیکن پرکشش اطالوی عورت تھی۔ ہالی وڈ کا کوئی مرد یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا جسمانی تعلق کبھی جانی کی پہلی بیوی سے بھی تھا۔ ہاں اس کی دوسری بیوی کے بارے میں کوئی بھی راہ چلتا ایسا دعویٰ کر سکتا تھا۔ یہ سوچ کر جانی کے منہ میں تلخی سی گھل گئی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور اپنی پہلی بیوی کو فون پر اطلاع دی

کہ وہ اس سے ملنے کے لئے آرہا ہے۔

جب وہ بیورلی ہلز کے اپنے پرانے مکان پر پہونچا تو لمحے بھر کار میں بیٹھا ہوا مکان کو گھورتا رہا۔ اسے یاد آیا کہ اس کے گاڈ فادر نے کہا تھا کہ وہ جیسے چاہے اپنی زندگی گزار سکتا ہے لیکن یہ ضرور پتہ ہونا چاہیے کہ اس کا مقصد کیا ہے؟ وہ کیا چاہتا ہے؟"

اس کی سابقہ خوبصورت اور دلکش بیوی دروازے پر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس کی تمام خوبیوں کے باوجود جانی جانتا تھا کہ وہ اسے پیار نہیں کر سکے گا۔ ہاں دوستانہ تعلقات کی بات اور تھی۔

اس نے جانی کے لئے کافی بنائی۔ دوران گفتگو جانی نے اسے بتایا کہ کس طرح آج ایک لڑکی اسے ٹھکرا کر چلی گئی۔ جینی نے پہلے تو اسے مذاق سمجھا مگر بعد میں اس لڑکی سے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی: "وہ مزید انکار سے تمہیں اپنی طرف مزید متوجہ کرنا چاہتی ہوگی۔" جانی کو پہلے حیرت ہوئی پھر یہ دیکھ کر تسلی ہوئی کہ جینی واقعی اس لڑکی سے ناراض تھی۔

"جہنم میں جانے دو۔" جانی نے کہا۔ "میں ان خرخیات سے اوب گیا ہوں۔ مجھے یہ سب چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ اب نہ تو میں گا سکتا ہوں اور نہ پہلے جیسا خوبرو رہا ہوں۔ ٹھیک ہے نا؟"

"تم ہمیشہ اپنی تصویروں سے زیادہ خوبصورت رہے ہو۔" جینی نے محبت سے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں موٹا اور گنجا ہوتا جا رہا ہوں اور اگر یہ فلم پٹ گئی تو مجھے کہیں دہی بیچنا پڑے گا یا پھر تمہیں فلموں میں داخلہ دلانا ہوگا۔

تم تو ابھی بھی بہت حسین ہو۔

جانی جانتا تھا کہ اپنے حسن اور دلکشی کے باوجود بھی جمی پینتیس ۳۵ برس سے کم نہ تو تھی اور نہ لگتی تھی اور ہالی وڈ میں یہ عمر سو برس کے مساوی سمجھی جاتی تھی۔ یہ تعریف تو اس نے چاپلوسی میں کری تھی۔ کیونکہ عورتوں کو اس طرح خوش کرنا جانی کا مزاج تھا۔ ایسی باتیں تو وہ ان لڑکیوں سے بھی کہہ دیتا تھا جو اس کی زندگی میں صرف ایک رات کے لئے آتی تھیں۔

"تم نے بارہ برس تک مجھے ہیروئن بنائے ہی رکھا تھا، بھول گئے؟" جمی دوستانہ انداز میں مسکرائی۔ پھر جانی کے فکر مند چہرے پر نظریں جمائے ہوئے ہمدردی سے کہا: "تمہاری اگلی فلم بہت اچھی ہے اور اس سے یقیناً تمہیں فائدہ پہونچے گا۔"

"ہاں۔ اس سے میں اپنا گمشدہ وقار دوبارہ حاصل کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ اکادمی ایوارڈ مجھے مل جائے۔ اگر میں ہوشیاری سے کام کروں تو گانا گائے بغیر بھی ٹاپ کلاس اسٹار بن سکتا ہوں۔ ایسی صورت میں میں تمہیں اور بچوں کو بھی زیادہ رقم دے سکتا ہوں۔"

"ہمیں جو ملتا ہے اس سے ہماری ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔"

"میں چاہتا ہوں کہ بچوں کے ساتھ اب زیادہ وقت گزارا کروں۔ چاہے میں کتنا دور رہوں یا کتنا ہی مصروف رہوں مگر میں ہر جمعہ کو پابندی سے یہاں آیا کروں گا اور اگر ہو سکا تو چھٹی کا دن بھی یہیں گزاروں گا۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔" جینی نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔ "تمہیں ان بچوں کا باپ بنا رکھنے کے لئے ہی میں نے دوسری شادی نہیں کی۔" پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔ "تمہارے گاڈ فادر نے مجھے فون کیا تھا۔"

"لیکن وہ تو فون پر کسی سے بات نہیں کرتے۔" جانی نے حیرت سے پوچھا۔ "کیا کہا تھا انہوں نے؟"

"تمہاری مدد کرنے کے لئے تاکہ تم اپنی کھوئی ہوئی شہرت پھر حاصل کرسکو۔ ان کے کہنے کے مطابق تمہیں ویسے لوگوں کی اسوقت شدید ضرورت ہے جن کو تم پر اعتماد ہو۔ گاڈ فادر بہت اچھے اور عظیم ہیں پھر بھی لوگ نہ جانے کیوں ان کے بارے میں خوفناک باتیں کیا کرتے ہیں۔"

اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ یہ ٹام ہیگن تھا۔ اس نے بتایا کہ گاڈ فادر کی ہدایت پر جانی کی مدد کے لئے آرہا ہے۔ اس لئے جانی کل صبح گیارہ بجے لاس اینجلز ایرپورٹ پر پیلا ہینگن ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد جانی خود اس کا استقبال کرنے نہ آئے بلکہ اپنے کسی آدمی کو بھیجے جو اسے جانی تک پہونچا دے۔

فون پر بات کرنے کے بعد جانی نے جینی سے کہا۔ "گاڈ فادر میری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہی نہ جانے کس طرح اس فلم میں مجھے کام دلایا تھا لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہ اب کوئی مداخلت نہ کریں۔"

کچھ دیر اور بات چیت کے بعد جینی کے اصرار پر وہ وہیں دوسرے کمرے میں سو گیا۔ صبح جب ناشتہ کے بعد اپنی دونوں بے پناہ خوبصورت

لڑکیوں سے مل کر وہ واپس لوٹا تو اس کے دماغ میں یہ فکر تھی کہ جلد ہی اس کی لڑکیاں جوان ہو جائیں گی اور ہالی وڈ کے درندے ان کے پیچھے بھی لگ جائیں گے۔ جانی اپنی بیٹیوں سے شدت سے پیار کرتا تھا۔ جب دونوں اسے دروازے تک چھوڑنے آئیں تو اس نے انہیں پیار کیا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف چل دیا۔

۲

ٹھیک گیارہ بجے جانی اپنے سکریٹری کے ساتھ ایئرپورٹ پر موجود تھا وہ کار میں ہی بیٹھا رہا اور اپنے سکریٹری کو ٹام ہیگن کے استقبال کیلئے بھیج دیا سکریٹری ہیگن کو اس کے پاس لے آیا۔ دونوں میں رسمی باتیں ہوئیں اور کار سے وہ جانی کی رہائش گاہ پر پہونچ گئے۔

کمرے میں تنہائی ہوتے ہی ہیگن نے کہا۔ "تمہارے گاڈ فادر نے تمہارے جس کام کے لئے مجھے بھیجا ہے اسے میں کرسمس سے پہلے ہی پورا کر لینا چاہتا ہوں۔"

"فلم پوری ہو گئی ہے۔" جانی نے معلومات فراہم کی۔ "ڈائرکٹر اچھا آدمی ہے اور ان کی وجہ سے میرے شارٹس بھی بہترین رہے مجھے امید ہے۔ ایڈیٹنگ میں انہیں کنٹواکر جیک والٹز ایک کردڑ ڈالر کا رسک نہیں لے گا۔ اب تو سب کچھ اسی بات پر منحصر ہے کہ تماشائیوں کو میرا کام کتنا پسند آتا ہے؟"

"یہ اکادمی ایوارڈ صرف فلمی اسٹنٹ ہے یا اس کا ملنا فنکار کی

کامیابی کے لیے ضروری ہے؟" ہیگن نے پوچھا۔

"اسسٹنٹ نہیں ہے ٹام" جانی نے جواب دیا۔ "یہ ایوارڈ فنکار کی زندگی کو دس سال بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اشتہار بازی کا یہ سب سے موثر ذریعہ ہے۔ اس فلم میں اپنے کام کے لئے اس ایوارڈ کی امید تو میں نے بھی لگا رکھی ہے۔"

"تمہارے گاڈ فادر کے بقول اس وقت کے حالات دیکھتے ہوئے تمہیں ایوارڈ ملنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔"

"کیا بک رہے ہو؟" جانی ایکدم پھٹ پڑا۔ "فلم کی نمائش تو دور ابھی ایڈٹ بھی نہیں ہوئی اور پھر ڈان کو فلم انڈسٹری کا کوئی تجربہ بھی نہیں ہے۔"

"ہماری اطلاع کے مطابق جیک والٹز دامے، درمے، قدمے، سخنے تمہیں ایوارڈ نہ ملنے دینے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ فلم کو نقصان پہنچانے کے علاوہ وہ ہر کوشش کرے گا کہ ایوارڈ تمہارے بجائے کسی دوسرے فنکار کو ملے۔"

وہسکی کا گلاس ایک بار میں خالی کر کے وہ روہانسا سا بولا۔ "تب تو میری تباہی لازمی ہے۔"

"لیکن یہ مسئلہ اتنا دشوار نہیں ہے۔ ڈان جیک والٹز کی ساری چالیں بیکار کر دے گا۔ ایوارڈ تو تمہیں ضرور ملے گا لیکن ڈان کے خیال کے مطابق اس سے تمہاری دشواریاں دور نہیں ہوں گی۔ دراصل وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تم میں پروڈیوسر بننے لائق عقل، ہوشیاری اور حوصلہ

ہے یا نہیں؟ کیا تم فلم بنانے کی تمام ذمہ داریاں سنبھال سکتے ہو؟ دراصل وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک گویّے اور ایکٹر سے زیادہ کچھ بنو۔ تم بڑے پروڈیوسر بنو۔ تمہارا اثر ہو۔ تمہارے پاس وقار اور طاقت ہو۔"

"وہ مجھے ایوارڈ کس طرح دلا سکتے ہیں؟" جانی نے بے یقینی سے پوچھا۔

"تم نے اس بات پر اتنی آسانی سے کیسے یقین کر لیا کہ والٹز اگر چاہے تو ایوارڈ دلا سکتا ہے اور گاڈ فادر نہیں۔" ہیگن نے کہا۔ "تم میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے میں جو کچھ بتا رہا ہوں اسے اپنے تک محدود رکھنا۔ تمہارے گاڈ فادر ہر اعتبار سے جیک والٹز سے زیادہ طاقتور اور بااثر ہیں۔ فلم انڈسٹری کی سب لیبر یونینوں پر جن لوگوں کا اثر ہے وہ سب ان کے قبضے میں ہیں۔ اس طرح ایوارڈ کے لئے ووٹ دینے والے ممبران ان کی مٹھی میں ہیں۔ ہاں ایوارڈ کے لئے تمہاری ایکٹنگ کا اچھا ہونا بھی ایک شرط ہے۔ تمہارے گاڈ فادر جیک والٹز سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ وہ ووٹ دینے والوں سے دھمکی یا دباؤ سے کام نہیں لیں گے بلکہ اس طرح ہمیں ہی ووٹ دلائیں گے کہ وہ لوگ خود بھی تمہیں ووٹ دینا چاہتے تھے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ وہ تمہیں ایوارڈ دلا سکتے ہیں اور اگر وہ نہیں دلائیں گے تو تمہیں ملے گا بھی نہیں۔"

"ٹھیک ہے تمہاری بات پر یقین کرتا ہوں۔ مجھ میں فلم سازی کیلئے ضروری صلاحیت، ہوشیاری اور حوصلہ تو ہے لیکن پیسہ نہیں ہے۔ فلم بنانے کے لئے لاکھوں ڈالروں کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"جب تمہیں ایوارڈ مل جائے تو اپنی تین فلموں کے بنانے کی منصوبہ بندی شروع کر دینا۔ انڈسٹری کے سب سے اچھے آدمی رکھنا۔ ہاں تین سے پانچ فلموں کی

منصوبہ بندی کرنا۔" ہیگین نے کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو۔ اتنی فلموں کیلئے کم سے کم دو کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوگی۔"

"جب اس کی ضرورت پڑے تو مجھ سے رابطہ قائم کرنا۔ میں تمہیں بھی کیلیفورنیا کے بینک کا نام بتا دوں گا۔ جن شرطوں پر وہ دوسروں کی فلمیں فائننس کرتے ہیں انہیں شرطوں پر تمہیں بھی رقم دیں گے۔ لیکن پہلے تمہیں رقم اور منصوبے کی تفصیل مجھے بتانی ہوگی۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد جیانی نے پوچھا۔ "کچھ اور کہنا چاہتے ہو؟"

"تمہارا مطلب ہے کہ چار کروڑ ڈالر کے قرضے کے بدلے میں کیا تمہیں بھی کچھ کرنا ہوگا؟" ہیگن مسکرایا: "ہاں تمہیں وہی کرنا ہوگا جو ڈان تم سے کرنے کو کہیں گے۔"

"اگر کوئی سنجیدہ بات ہوگی تو ڈان خود ہی مجھ سے کہدیں گے۔ میں تمہارے یا سوفی کے کہنے سے کوئی بات نہیں مانوں گا تم سمجھ گئے نا؟"

ہیگن کو اس کی ہوشمندی پر حیرت ہوئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ فونٹین میں نئی سمجھداری تھی کہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ ڈان چونکہ اسے بیحد چاہتے تھے اس لئے کوئی بھی خطرناک کام وہ اسے نہیں بتا سکتے جبکہ سوفی یا ہیگن ایسا کر سکتے تھے۔

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں،" ہیگن نے کہا: "تمہارے گاڈ فادر نے مجھے اور سوفی کو سخت ہدایات دی ہیں کہ تمہیں کسی بھی طرح کا ایسا کام نہیں بتانا جس سے تمہارے وقار، عزت یا شہرت پر ذرا بھی آنچ آسکتی ہو۔ نہ ہی وہ خود ایسا کریں گے میرا دعویٰ ہے کہ وہ ایسا ہی کام بتائیں گے جسے

ان کے بتانے سے پہلے ہی تم کرنے کے لئے بلا تکلف تیار ہو جاؤ گے۔ او کے؟"

"او کے۔" جانی مسکرایا۔

"انہیں تم پر یقین ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تم عقلمند ہو۔ اسی لئے ان کا اندازہ ہے کہ تمہاری فلمیں خوب دولت کمائیں گی۔ جس سے قرض دینے والے بینک کو کافی نفع ہو گا۔ اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ گاڈ فادر کو موٹی آمدنی ہو گی ان باتوں پر غور کرنا اور عورتوں پر پیسے برباد مت کرنا۔"

"گاڈ فادر سے کہنا وہ فکر نہ کریں۔" جانی نے کہا۔

"اب تم اپنے وکیلوں سے معاہدہ تیار کراؤ لیکن دستخط کرانے سے پہلے مجھے دکھا لینا۔ تمہارے سامنے لیبر کا مسئلہ نہیں ہو گا اس لئے اس مد کو بجٹ میں مت شامل کرنا۔

"منظر نویس، فنکار اور موسیقار کے انتخاب میں بھی کیا مجھے تمہاری اجازت لینی ہو گی؟" جانی نے پوچھا۔

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر ڈان کو کوئی اعتراض ہو گا تو وہ خود بات کر لیں گے۔"

"گڈ۔" جانی بولا۔ "گاڈ فادر کا شکریہ ادا کرنا میری طرف سے۔ وہ فون پر بات ہی نہیں کرتے ورنہ میں خود ان کا شکریہ ادا کرتا۔ وہ فون پر بات کیوں نہیں کرتے ہیگن؟"

"اس لئے کہ وہ اپنی آواز کو ٹیپ کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتے۔ انہیں خوف ہے کہ ان کی باتوں کے ٹکڑے جوڑ جوڑ کر خفیہ پولس ایسا بیان تیار کر سکتی ہے جس سے وہ کسی جھوٹے معاملہ میں پھنس جائیں۔ اسی سبب سے

وہ بہت ضروری ہونے پر کبھی کبھی ہی خود، کا استعمال کرتے ہیں۔"
اس بات چیت کے بعد جانی کی کار سے ایئر پورٹ کی طرف جا رہا ہوا ہی تھی
سوچ رہا تھا کہ جانی نے اپنی عقل کی ہلکی سی جھلک تو دکھا دی ہے لیکن اس
سے زیادہ دانشمندی کا ثبوت وہ کب دے گا اور ڈان کے بقول وہ
اپنا کام خود کرنے کے قابل کب ہو سکے گا۔ کیا جانی میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ
ڈان کے کہے بغیر ان کی مرضی کو سمجھ لے۔

۳

ٹام میگن کو ایئر پورٹ پر چھوڑنے کے بعد جینی کے گھر جاتے ہوئے جانی
سوچ رہا تھا کہ وہ خود فلم سازی کرے گا اور ڈان کی دولت اور اپنی عقل کا
استعمال کر کے وہ پھر سے ہالی ووڈ کا شہنشاہ بن جائے گا۔
جینی کی بنائی ہوئی کافی پینے کے بعد اس نے جیک والٹز کی فلم کے کہانی کار
کو نیویارک فون کیا۔ جیک والٹز نے اس مصنف کے عالمگیر شہرت یافتہ
ناول کا معقول معاوضہ نہیں دیا تھا۔ اس لئے جانی کے ذریعہ اپنے نئے ناول پر
فلم بنانے کی تجویز کو اس نے فوراً منظوری دے دی اور جلد ہی مسودہ بھیجنے کا
وعدہ کر لیا۔
اس کے بعد اس نے حال میں ختم ہونے والی فلم کے ہدایت کار اور کیمرہ مین
کو ان کے تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا پھر جیک والٹز کو فون کر کے فلم میں
رول دینے کے لئے اس کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر سگار سلگا کر ماضی کی خوشگوار
یادوں میں کھو گیا۔

ابتدا میں وہ ایک سیلانی بینڈ کے ساتھ گانے کا کام کرتا تھا۔ پھر ریڈیو سنگر اور اسٹیج آرٹسٹ کی حیثیت سے شہرت حاصل کرنے کے بعد وہ فلموں میں آ گیا اور یہاں اپنی جگہ بنائی۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ برباد ہونے لگا جس کا سبب تھا خوبصورت عورتوں کے پیچھے بھاگنا اور اس کی آواز کا خراب ہو جانا۔ کونی کارلون کی شادی میں اس نے ایک طویل عرصے کے بعد اپنے بچپن کے دوست نینو کے ساتھ کچھ گیت گائے تھے۔ یہ وہی نینو ویلینتی تھا جو نوجوانی میں بھی اس کے ساتھ گایا کرتا تھا۔ پھر ڈان کی مدد اور اپنی آواز کی بنیاد پر جانی تو آگے بڑھتا چلا گیا تھا لیکن نینو گانا چھوڑ کر ٹرک ڈرائیور بن گیا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ ڈان کارلون کو کس طرح خوش کیا جا سکتا ہے؟ اس نے ریسیور اٹھا کر فلینو سے نیویارک میں رابطہ قائم کیا نینو کی ہمیشہ کی طرح نشے میں ڈوبی آواز سن کر جانی نے کہا۔ "ہیلو نینو! کیا تم میرے پاس آ کر کام کرنا پسند کرو گے؟ مجھے ایک قابل اعتماد ساتھی کی ضرورت ہے۔"

"ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا جانی۔" نینو نے مذاق میں جواب دیا۔ "یہاں ٹرک پر اچھی نوکری کرتا ہوں۔ ہائی وے پر ملنے والی عورتوں سے جسمانی لذت حاصل کرتا ہوں اور ڈیڑھ سو ڈالر فی ہفتہ تنخواہ پاتا ہوں۔ تم کیا دو گے؟"

"شروع میں پانچ سو ڈالر فی ہفتہ۔ فلمی اداکاراؤں کی قربت اور صحبت اور اپنی پارٹیوں میں گانے کے مواقع۔"

"ٹھیک ہے میں سوچوں گا۔ اپنے وکیل اکاؤنٹنٹ اور ٹرک کے ہیلپر سے مشورہ کر کے جلد ہی جواب دوں گا۔" نینو نے جواب دیا۔

"یہ مسخرہ پن چھوڑو نینو، مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ کل صبح کے ہوائی جہاز سے تم یہاں آجاؤ اور پانچ سو ڈالر ہفتہ کے حساب سے سال بھر کا معاہدہ کرلو۔ اگر تم میری کسی محبوبہ کو لے اڑے تو میں تمہیں نوکری سے نکال دونگا لیکن تنخواہ سال بھر تمہیں ملتی رہے گی۔ او کے؟"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نینو نے نشیلی آواز میں پوچھا "تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو جانی؟"

"نہیں میں پوری طرح سنجیدہ ہوں" جانی نے کہا: "تم نیویارک کے میرے ایجنٹ کے پاس جانا وہ تمہیں ہوائی جہاز کا ٹکٹ اور کچھ نقد دے دے گا اور تم سیدھے میرے پاس آجانا۔

طویل خاموشی کے بعد نینو نے نشے سے عاری لیکن شکست خوردہ اور بے یقینی کے لہجے میں کہا "او کے جانی۔"

جانی نے ریسیور رکھ دیا۔ اسے ایک لمبی مدت کے بعد آج سکون کا احساس ہو رہا تھا۔

•

تیرہ

۱

جانی نوٹن نے نینو کے ساتھ ایک دو گانوں کی ریکارڈنگ ختم کی اور اسے لے کر اپنے گھر آگیا۔ گانے کی مشق اور ریکارڈنگ کے پورے دور میں نینو شراب پیتا رہا تھا۔ جانی نے اسے غسل کر کے سو جانے کا مشورہ دیا تاکہ رات گیارہ بجے لاغلی ہارٹس کلب میں ہونے والی فلم اسٹارس کی پارٹی میں تر و تازہ ہو کر پہونچا جا سکے۔

پارٹی میں جانے سے پہلے جانی نے اسے سمجھایا "ہالی وڈ کی ان لڑکیوں کے سامنے تم اپنے آپ کو مکمل مرد کی حیثیت سے پیش کرنا۔ ان میں سے کچھ عورتیں فلمی دنیا کی ایسی مشہور اداکارائیں ہوں گی جو تمہیں صحیح مواقع فراہم کر کے فلمی دنیا میں بلند مقام دلا سکتی ہیں۔"

"میں ہمیشہ پرکشش مرد رہا ہوں۔" نینو نے جواب دیتے ہوئے پوچھا "ان سے آج ہی ملا سکتے ہو؟"

جانی اس کی بے صبری دیکھ کر ہنسا "زیادہ جلدی نہ کرو تو ہی اچھا ہے۔"

پارٹی ڈائرکٹر کے پریس ایجنٹ میک کرائے کی رہائش گاہ پر تھی۔ اس نے تحیر آمیز مسرت کے ساتھ جانی کا استقبال کیا۔ جانی نے جب نینو کا تعارف کرایا تو میک کرائے نے ہنس کر کہا کہ تمہارے اس دوست کو تو یہ بھوکی عورتیں زندہ ہی نگل جائیں گی۔

عام فلمی پارٹیوں کی طرح یہاں بھی شراب و شباب کا بول بالا تھا لیکن اس پارٹی میں ایک اور خصوصیت تھی۔ یہ پارٹی جیک والٹز کرواتا تھا اور اس میں وہ تمام بڑی ہیروئنیں آتی تھیں جن کی جوانی اب ڈھلنے پر تھی۔ نئی اور جوان لڑکیوں کو ان پارٹیوں میں نہیں بلایا جاتا تھا اور یہ جوانی اور بڑھاپے کی دہلیز پر کھڑی اداکارائیں نوجوان مردوں کی بھوکی ہوتی تھیں۔ ان پارٹیوں کا صرف یہی مقصد ہوتا تھا کہ ان ہوسناک اداکاراؤں کو ایسے مرد مل جائیں جو ان کی پیاس بجھا سکیں۔

نینو دانستہ ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے بہ آسانی اس کا ہاتھ شراب تک پہونچ سکے۔

یکایک اکادمی ایوارڈ یافتہ ہالی ووڈ کی سب سے مشہور اداکارہ ڈائینا ڈن کی آواز سن کر نینو پلٹا۔ وہ جانی سے کہہ رہی تھی۔ "جانی اس رات جب تم نے مجھے مایوس کیا تو میں اپنے ڈاکٹر کے پاس جانے کی حالت میں ہو گئی تھی۔"

"میرے دوست نینو سے ملو۔" جانی نے اس کے رخسار کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔ "یہ مضبوط اطالوی جسم تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔"

نینو نے وہسکی کا گلاس خالی کرنے کے فوراً بعد اپنے آپ کو کروڑوں دلوں پر راج کرنے والی ڈائینا ڈن کے ساتھ تنہا پایا۔ ڈائینا بڑی سرد مہری سے اس کے جسم کا باریکی سے جائزہ لے رہی تھی۔ چند رسمی کلمات کے بعد ڈائینا نے اس کی بانہہ تھامی اور بھیڑ سے الگ ایک کونے میں لے آئی۔ اس نے نینو سے بڑے ہمدردانہ لہجہ میں اس کے بارے میں پوچھا اور نینو نے اسے اپنے حالات سنا دیے۔ نینو کو اس کا انداز بے حد چڑھانے والا لگ رہا تھا۔

صاف ظاہر تھا کہ وہ اس پر ترس کھانے کی اداکاری کر رہی تھی۔
والٹر کی نئی فلم کی نمائش کا وقت ہو چکا تھا۔ ڈائینا اسے لے کر ایک نسبتاً چھوٹے سے تھیٹر میں آگئی جس میں دو لوگوں کے بیٹھنے لائق بجائے صوفے اس طرح لگے تھے کہ ہر صوفے پر بیٹھنے والا نصف تنہائی محسوس کر سکے۔ ہر صوفے کے سامنے میز پر شراب، دو گلاس، سگریٹ اور برف وغیرہ موجود تھی دونوں نے خاموشی سے شراب لی اور سگریٹ کا کش لینے لگے۔ کچھ منٹ بعد ہی روشنیاں بند کر دی گئیں۔

نینو نے حالانکہ ہالی ووڈ کی پارٹیوں میں ہونے والی جنسی بے راہ رویوں کی لاتعداد کہانیاں سن رکھی تھیں لیکن اس نے خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ڈائینا بغیر کچھ بولے براہ راست اس کے اعضا سے کھیلنا شروع کر دے گی۔ نینو کی آنکھیں سامنے پردے پر چل رہی فلم پر تھیں۔ وہ بے دلی سے شراب پی رہا تھا۔ اس کے اشتعال کا سبب محض یہ تھا کہ وہ تو جوانی سے دوسروں کی طرح ڈائینا کے ساتھ ہم بستری کے خواب دیکھتا رہا تھا مگر اسے اس بات کا شدید احساس ہو رہا تھا کہ اس طرح اس کی مردانگی کی توہین ہو رہی ہے۔ آخر جب اس کا اشتعال اور ڈائینا کے تلذذ ساکن ہوئے اور ڈائینا نے اس کے کپڑے ٹھیک کئے تو نینو نے اسے شراب پیش کرتے ہوئے بے رخی سے پوچھا۔ "فلم تو اچھی معلوم ہوتی ہے۔"
صوفے پر خاموش بیٹھی ڈائینا کے چہرے پر تناؤ دیکھ کر نینو کو اس جیسی تمام عورتوں پر غصہ آگیا۔ اسے محسوس ہوا جیسے اس عورت نے اسے ایک "مرد طوائف" کی طرح استعمال کیا ہو۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد

جب فلم ختم ہوئی اور روشنی جلا دی گئی تو ڈائینا بغیر کچھ بولے اس کے پاس سے اٹھ کر دوسرے مرد کے پہلو میں چلی گئی۔ نینو کو تنہا دیکھ کر جانی اس کے پاس آگیا اور پوچھا "کیسا رہا دوست ؟"

"ایکدم واہیات" نینو نے کہا "بس یہ ہے کہ واپس گاؤں لوٹنے پر میں لوگوں کو بتا سکوں گا کہ ڈائینا ڈن نے میرا انتظار کیا تھا۔"

جانی ہنسا "اگر وہ تمہیں اپنے گھر بلا لے تو اس سے بہتر مظاہرہ کر سکتی ہے" لیکن جب نینو نے بے دلی سے انکار میں سر ہلایا تو جانی نے کہا "بیوقوفی مت کرو۔ یہ عورت تمہیں کہیں سے کہیں پہونچا سکتی ہے۔ اور پھر پہلے جن گندی عورتوں کے ساتھ تم صحبت کرتے رہے ہو ان سے تو یہ لاکھ درجہ بہتر ہے"۔

نینو نے شرابیوں کی طرح اپنا گلاس ہوا میں لہرایا اور بلند آواز میں جانی سے کہا "گندی ہونے کے باوجود کم از کم وہ عورتیں تو تھیں" اس کے بعد مسکراتے ہوئے بولا "میں گنوار ہوں اور گنوار ہی بنا رہنا چاہتا ہوں"

جانی سمجھ گیا کہ نینو اتنا مدہوش نہیں ہے جتنا وہ خود کو دکھا رہا ہے۔ وہ اپنے ان تلخ الفاظ سے ہالی وڈ کے جنسی کھیلوں کی اس ابتری کو دھتکارنا چاہتا تھا۔ اس نے نینو کو گلے سے لگایا اور محبت سے بولا "تم جیسا بہتر سمجھو کرو"۔

—— ۲ ——

جانی فونٹین کو جب ڈان کارلیون پر ہوئے حملے کا پتہ چلا تو اسے نہ صرف

اپنے گاڈ فادر بلکہ اپنی فلم کے فائننس کی بھی فکر ہوئی۔ اس نے اپنے گاڈ فادر سے ملنے نیویارک جانا چاہا تو اسے بتایا گیا کہ اس کا نہ آنا ہی ٹھیک تھا ورنہ مفت ہی بات کا بتنگڑ بن جائے گا۔ اس لئے مجبوراً ایک ہفتے اسے انتظار کرنا پڑا ایک ہفتے بعد ٹام ہیگن کے پیغام رساں نے اسے مطلع کیا کہ فلم کے لئے فائننس جاری تھا لیکن یہ رقم پہلے صرف ایک فلم کے لیئے ہوگی۔

اس بیچ نینو ہالی ووڈ اور کیلیفورنیا میں اپنے طور پر جم چکا تھا نوجوان اداکاراؤں کے ساتھ وہ کامیابی سے تعلقات استوار کر رہا تھا۔ مصروفیت کی وجہ سے جانی سے اس کی ملاقات اب کبھی کبھی ہو پاتی تھی۔ ایک رات جب دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ جانی نے جب گاڈ فادر کا تذکرہ کیا تو نینو نے بتایا۔ "میں ٹرک چلاتے چلاتے اوب گیا تھا اور دولت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے ڈان سے ان کے گروہ میں شامل ہونے کی درخواست کی لیکن انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے جواب دیا تھا کہ ہر آدمی کا صرف ایک مقدر ہوتا ہے اور میرا نصیب صرف فنکار کا نصیب ہے جس کا مطلب تھا کہ میں غنڈہ گردی نہیں کر سکتا تھا۔"

جانی نے اس بات پر غور کیا۔ گاڈ فادر سچ مچ دنیا کے سب سے دور اندیش شخص تھے۔ وہ فوراً سمجھ گئے ہوں گے کہ غنڈہ گردی کے لئے قطعی ناموزوں نینو مفت میں اپنی جان گنوا بیٹھے گا۔ شاید انہوں نے سوچا ہوگا کہ کسی دن میں نینو کی مدد ضرور کروں گا لیکن یہ بات ان کے دماغ میں کیسے آ گئی۔ شاید انہوں نے سوچا ہو کہ انہیں خوش کرنے کے لئے میں خود ایسا کچھ کروں گا۔

جانی نے ایک طویل سانس لی۔ لیکن اب تو ڈان خود زخمی اور مصیبت میں تھے۔ اس لئے اب اسے بھی اکادمی ایوارڈ کو آخری سلام کرنا ہوگا۔

جانی اپنی فلم کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ مصنف نے اپنا نیا ناول ختم کر لیا تھا۔ ناول جانی کو بہت پسند آیا تھا۔ اس کا ہیرو بالکل نینو کی طرح تھا۔ اگرچہ جانی خود کو پروڈکشن کے کام کے لئے غیر متوقع طور پر ٹھیک پا رہا تھا پھر بھی اس نے ایک تجربہ کار ایگزیکٹیو پروڈیوسر رکھ لیا تھا اور جب اس پروڈیوسر نے جانی کو بتایا کہ کارکنوں کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے لیبر یونین کے چیف کو پچاس ہزار ڈالر دینے ہوں گے تو وہ حیران رہ گیا اور چیف کو گفتگو کے لئے اپنے پاس بلوا بھیجا۔

یونین کا چیف بلی گراف تھا۔ جانی نے اس سے کہا۔ "میرے دوستوں نے یونین کا معاملہ طے کر کے مجھ سے کہہ دیا تھا کہ اس کی مجھے فکر نہیں کرنی ہوگی۔"

"یہ تم سے کس نے کہا؟" بلی گراف نے پوچھا

"تم خود بھی جانتے ہو کہ کس نے ایسا کہا ہے۔" جانی نے کہا۔ "میں اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔"

"اب وقت بدل گیا ہے" گراف نے کہا۔ "تمہارا دوست خود مصیبت میں ہے اور اس کی آواز یہاں تک نہیں پہونچ سکتی۔"

"ٹھیک ہے، دو دن بعد مجھ سے ملنا۔" جانی نے کہا تو گراف مسکرایا۔ "ضرور لیکن نیویارک فون کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

لیکن نیویارک فون کرنا جانی کے لئے سودمند ثابت ہوا۔ ہیگن نے سب کچھ سننے کے بعد دو ٹوک الفاظ میں کہا۔ "اگر اس کمینے کو تم نے کچھ دیا

تو گاڈ فادر ناراض ہو جائیں گے اور اس سے ڈان کے وقار کو بھی ٹھیس پہونچے گی۔" جانی نے ڈان سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ہیگن نے کہا: "ڈان سے ابھی کوئی بات نہیں کر سکتا۔ ان کی حالت تشویشناک ہے میں سونی سے بات کر کے کسی نتیجے پر پہونچنے کی کوشش کروں گا لیکن تم اس حرام زادے کو کچھ بھی نہیں دو گے۔"

جانی نے فون رکھ دیا۔ اب اس کے سامنے انتظار کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ دو دن کے انتظار کے بعد اس نے بلی گراف کے قتل کی خبر سنی تو ساکت رہ گیا۔ کارکنوں کا مسئلہ حل کر دیا گیا تھا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا رہا جانی کی مصروفیت بڑھتی گئی۔ وہ زور و شور سے فلم کی تیاریوں میں لگا رہا۔ گاڈ فادر کے زخمی ہو جانے سے وہ اکادمی ایوارڈ کی امید چھوڑ چکا تھا۔ نینو کے ساتھ اس نے جو ریکارڈ تیار کرایا تھا وہ دھوم سے فروخت ہو رہا تھا۔ اس بیچ اپنی دوسری بیوی کے طلاق دے لینے سے وہ پھر غیر شادی شدہ ہو گیا تھا۔

اپنی فلم کی شوٹنگ شروع ہونے سے ایک ہفتے پہلے اکادمی ایوارڈ نائٹ کی اطلاع دیتے ہوئے جانی نے نینو سے فون پر کہا۔ "دوست آج رات تم میرے ساتھ رہنے کا احسان مجھ پر کر دو کیونکہ مجھے اکادمی ایوارڈ نہ ملنے کی صورت میں صرف تم ہی ہو جسے دلی افسوس ہو گا۔"

"ٹھیک ہے۔" نینو نے حیرت سے کہا۔ "اگر تم ایوارڈ نہ پا سکو تو تم غلط کرنے کے لئے پینے کے اپنے سبھی گذشتہ ریکارڈ توڑ دینا۔ فکر مت کرنا، میں تمہیں سنبھال لوں گا۔"

"آل رائٹ۔"

اکادمی ایوارڈ نائٹ میں ننیو نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس رات شراب کی ایک بوند پیئے بغیر وہ جانی کے ساتھ تھیٹر پہونچا اور پروگرام سے اس وقت تک بور ہوتا رہا جب تک بہترین اداکار کے نام کا اعلان نہیں کیا گیا جانی نوننٹو کا نام سنتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور زور زور سے تالیاں بجانے لگا۔ جانی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ننیو نے مصافحہ کیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس وقت جانی کو سچ مچ کے دوست کی کتنی ضرورت ہے۔

سبھی خاص ایوارڈ جیک والنٹز کی قلم کر دئیے جانے کے ساتھ ہی شور شرابا بڑھا۔ پریس والوں کی فلیش لائٹیں ایوارڈ یافتگان اور مہمان خصوصی کے چہروں پر چمکتی رہیں۔ وعدے کے مطابق ننیو پاکباز بنا جانی پر نظر جمائے رہا لیکن وہاں موجود دیویں ایک... کے بعد ایک جانی کو کھینچ کھینچ کر گپ شپ کے لئے لے جاتی رہیں اور جانی نشے میں ڈوبتا رہا۔

تقریبًا یہی حال اس لڑکی کا بھی تھا جسے بہترین اداکارہ کا ایوارڈ ملا تھا لیکن وہ اس صورت حال سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔ وہاں تنہا ننیو تھا جس نے ابھی تک کسی سے بات چیت نہیں کی تھی۔

اچانک کسی کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ دونوں ایوارڈ یافتگان کو مجبور کیا جائے کہ وہ سب کے سامنے باہمی صحبت کریں۔ ایک چھپکتی لڑکی کو عریاں کر دیا گیا۔ اس کے بعد لڑکیاں جانی کے کپڑے اتارنے کو لپکیں۔ لیکن ننیو نے بڑی سرعت سے نصف عریاں جانی کو کندھے پر رکھا اور بھیڑ سے باہر آکر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جانی کے گھر کی طرف جاتے ہو ننیو سوچ رہا تھا۔ اگر اسی کا نام کامیابی ہے تو میں اس کامیابی سے درگذرا۔

پچو ڈا

۱

ڈان کارلون کا حقیقی نام دلٹو اینڈ بکینی تھا۔ اس کی پیدائش سسلی کے کارلون نامی گاؤں میں ہوئی تھی۔ وہ دراز قد تھا اور جسم کی رنگت گہری تھی۔ اچھا سے وہ ایک مرد معلوم ہوتا تھا بچپن کے بارہ سال اس نے اسی گاؤں میں گزارے تھے۔ لیکن جب اس کے باپ کے اجنبی قاتل اس کا قتل کرنے پر آمادہ ہوئے تو اس کی ماں نے اسے اپنے ایک دوست کے پاس امریکہ بھیج دیا۔ نئی جگہ پر آکر اس نے اپنے گاؤں کی یاد تازہ رکھنے کی خاطر اپنا نام دلٹو کارلون رکھ لیا تھا۔

اس صدی کی ابتدا میں سسلی میں مافیا دوسری سرکار سمجھی جاتی تھی روم کی اصل سرکار کے مقابلے میں یہ کئی گنا زیادہ طاقتور تھی۔ دلٹو کارلون کے والد گاؤں کے ایک جھگڑے میں الجھ گئے تھے۔ جب یہ معاملہ مافیا کے سامنے پہونچا تو اسے معافی مانگنے کے لئے کہا گیا جس سے اس نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد گاؤں کے ہی ایک جھگڑے میں اس نے مافیا کے ایک مقامی چیف کو مار ڈالا لیکن ایک ہفتے بعد ہی خود اس کی لاش بھی بندوق کی گولیوں سے چھلنی پائی گئی۔ اس کی آخری رسوم کے بعد مافیا کے گن مین بارہ سالہ دلٹو کو تلاش کرنے لگے، تاکہ وہ بڑا ہو کر اپنے باپ کا بدلہ لینے کی حماقت نہ کر سکے لیکن [illegible] سے پہلے ہی اس کے رشتہ داروں نے اسے

امریکہ پہونچا دیا۔ جہاں وہ ایویڈ انڈرو خاندان کے ساتھ رہنے لگا۔ جس کا بیٹا گینکو آگے چل کر ڈان کا کاسنی گلیوری بنا۔

نوجوان وٹو نیویارک کے ہیلس کچن علاقے کے نائنتھ ایونیو پر ایویڈ انڈرو کی ہی کرانے کی دکان پر ملازمت کرنے لگا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں وٹو سسلی سے نو وارد ایک سولہ سالہ اطالوی لڑکی سے شادی کر کے دکان کے پاس ہی پینتیسویں اسٹریٹ پر ٹینتھ ایونیو کے ایک فلیٹ میں رہنے لگا۔ دو سال بعد اس کا پہلا لڑکا سانتنو پیدا ہوا۔ اس کے دوست اسے سونی کہہ کر پکارتے تھے۔

پڑوس میں فینسی نامی ایک آدمی رہتا تھا۔ مضبوط قوی، بھیانک چہرہ، قیمتی سوٹ اور زرد رنگ کا فیدورا ہیٹ پہننے والا یہ شخص مافیا سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ وہ بے یار و مددگار لوگوں سے دھمکی دیکر پیسے اینٹھتا رہتا تھا۔ اس علاقے کے دوسرے جرائم پیشہ لوگوں سے بھی وہ رقم وصول کرتا تھا۔ ایویڈ انڈر کی کرانے کی دکان سے بھی اسے ایک چھوٹی سی رقم ملا کرتی تھی۔ حالانکہ نوجوان گینکو کو یہ پسند نہیں تھا اور وہ کسی مناسب موقع پر فینسی کو سبق سکھانا چاہتا تھا لیکن اس کا باپ اسے روکتا تھا۔ وٹو محض ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ سب دیکھتا اور سنتا رہتا تھا۔

ایک دن تین نوجوانوں نے چاقو سے فینسی کے گلے پر حملہ کیا۔ زخم حالانکہ مہلک نہیں تھا لیکن خون بہت تیزی سے بہنے لگا تھا۔ وٹو نے اپنی آنکھوں سے فینسی کو خوفزدہ بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔

لیکن فےنسی کے لئے یہ حملہ سود مند ثابت ہوا۔ حملہ آور نوجوان پیشہ ور نہیں تھے۔ فےنسی نے کچھ ہی دنوں میں ایک کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ باقی دو نوجوانوں کے خاندان سے موٹی رقم لے کر انہیں معاف کر دیا۔ اس سے فےنسی کی دھاک بیٹھ گئی اور اسے پہلے سے زیادہ رقم ملنے لگی۔ اس نے پڑوس کے شراب خانوں میں پارٹنر شپ کر لی۔ ڈلٹو کا ان تمام باتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ جلد ہی اس جھمیلے کو بھول گیا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران جب درآمد شدہ زیتون کے تیل کی کمی ہوئی تو فےنسی ایویڈا انڈ کی دکان میں پارٹنر بن کر اسے زیتون کا تیل اور دوسری اطالوی چیزیں سپلائی کرنے لگا۔ پھر فےنسی نے اپنے ایک بھتیجے کو دکان پر لگا دیا تو ڈٹو کارلون بیکار ہو گیا۔

اسی دوران میاں کارلون کا دوسرا بیٹا فریڈ ریکو بھی پیدا ہو چکا تھا۔ ڈٹو پر چار لوگوں کی ذمہ داری تھی لیکن دراز قد اور مضبوط جسم والا ڈٹو نرم مزاج نوجوان تھا۔ انکی دکان کے مالک کا بیٹا گینکو اس کا گہرا دوست تھا باپ کے ذریعے ڈٹو کو ملازمت سے برطرف کر دینے کی وجہ سے وہ غصہ میں کھول رہا تھا وہ اپنی دکان سے سامان چرا کر ڈٹو کی مدد کرنا چاہتا تھا لیکن ڈٹو نے اس کی مدد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسے یہ بات پسند نہیں آئی کہ بیٹا اپنے باپ کی دکان سے چوری کرے۔

فےنسی کو اپنے مو۔ وہ حالات کا ذمہ دار سمجھتے ہوئے ڈٹو اس سے شدید حد تک نفرت کرنے لگا تھا لیکن اپنے غصے کو قابو میں رکھ کر وہ مناسب وقت کا انتظار کرتا رہا۔ چند ماہ اس نے ریلوے اسٹیشن پر

مزدوری کی لیکن اس کام میں محنت اور فورمین کی گالیاں زیادہ تھیں، آمدنی بہت کم تھی۔

ایک شام ونوڈ اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ کھڑکی پہ دستک ہوئی۔ پردہ ہٹا کر اس نے دیکھا باہر اس کا پڑوسی پیٹر کلیمینز گھبرایا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید گھڑی تھی۔

"دوست اسے چھپا کر رکھ لو، جلدی کرو۔" کلیمینزا نے کہا۔

شاید وہ کسی مصیبت میں تھا۔ وٹو کو گھڑی تھما کر وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ باورچی خانے میں جا کر اس نے گھڑی کو کھول کر دیکھا اس میں پانچ ریوالور تھے۔ اسے دوبارہ باندھ کر اس نے الماری میں چھپا دیا۔

تھوڑی دیر بعد پتہ چلا کہ کلیمینزا کو پولیس پکڑ لے گئی۔

وٹو نے یہ بات کسی پر ظاہر نہیں کی۔ اس کی بیوی نے بھی پولیس کے ڈر سے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ دو دن بعد کلیمینزا ضمانت پر پولیس سے چھوٹ کر دوبارہ واپس آگیا تھا اور وٹو سے لاپرواہی سے پوچھ بیٹھا۔ "میرا سامان محفوظ ہے نا؟"

اپنی کم بولنے کی عادت کے مطابق وٹو نے سر کی خفیف سی جنبش سے ہاں کہہ دیا اور اسے گھر لے گیا۔ شراب سے اس کی خاطر مدارات کی اور گٹھڑی واپس کر دی۔ شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کلیمینزا نے پوچھا۔ "تم نے یہ گٹھڑی کھول لی تھی؟"

"نہیں، دوسروں کی چیزوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

اس شام دیر تک دونوں شراب پیتے رہے اور دونوں میں دوستی ہو گئی۔ کچھ دن بعد کلیمینزا نے وٹو کی بیوی سے پوچھا کہ کیا اسے باہر کہ گھر سے

ے قالین چاہیے؟ جواب میں ہاں سنتے ہی وہ وٹو کو قالین اٹھانے میں مدد کے لئے ساتھ لے گیا۔ دونوں ایک عظیم الشان عمارت میں پہونچے، قفل کھول کر اندر پہونچنے کے بعد کلے مین زا نے کہا۔ "قالین لپیٹ کر اٹھانے میں میری مدد کرو۔"

یہ سرخ رنگ کا ایک قیمتی اونی قالین تھا۔ وٹو کلے مین زا کی فراخدلی پر حیران تھا۔ قالین کا ایک ایک سرا پکڑے دونوں دروازے کی طرف بڑھے۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی۔ کلے مین زا نے قالین چھوڑ دیا اور کھڑکی کی طرف لپکا۔ کلے مین زا کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر وٹو کی سمجھ میں آگیا کہ وہ کسی دوسرے کے گھر سے قالین چرا رہے تھے۔

دوبارہ گھنٹی کی آواز سن کر وٹو بھی کھڑکی کے پاس پہونچا تو باہر ایک سپاہی کھڑا تھا۔ اس نے ایک بار پھر گھنٹی بجائی اور جواب نہ ملنے پر مایوس ہو کر نیچے اتر کر چلا گیا۔

نصف گھنٹے بعد وہ دونوں وٹو کے کمرے میں قالین بچھا رہے تھے۔ قالین کافی بڑا تھا۔ کلے مین زا نے چاقو سے بڑا حصہ کاٹ دیا۔ یہ کٹا ہوا حصہ خوابگاہ میں بچھا دیا گیا۔

رفتہ رفتہ وقت گزرتا رہا لیکن وٹو کی مالی حالت بہتر نہیں ہوسکی۔ بیکاری نے گینگو کی تھوڑی بہت مدد کے باوجود افراد خاندان کو بھوکوں مرنے پر مجبور کر دیا۔ آخر ایک دن کلے مین زا اور ڈیو جو کہ اسی علاقے کا ایک اور بدمعاش تھا، وٹو کے پاس ایک منصوبہ لے کر پہونچے۔ وہ دونوں سڑک پر آتی جاتی گاڑیوں کو لوٹنے میں ماہر تھے اب وٹو کو بھی اس خستہ حالت کو

دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ اکتیسویں اسٹریٹ پر واقع فیکٹری سے سلک کے ملبوسات لے جانے والے ٹرک کو لوٹا جائے۔ اس میں سے کچھ مال تھوک دکانداروں کو بیچ دیا جائے اور باقی پھیری لگا کر غریب اطالوی بستی میں سستے داموں میں بیچیں۔ اسمیں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ ٹرک کو سیدھا لے جا کر ایک دوست کے گودام میں خالی کر دینا تھا۔ ان دنوں چونکہ ہوشیار ڈرائیوروں کی کمی تھی اور وٹو ایڈیڈانو کی دکان پر ٹرک سے مال لایا کرتا تھا اس لئے ڈرائیور کی حیثیت سے انہیں وٹو کی ضرورت تھی۔

اس کام میں کم سے کم ایک ہزار ڈالر ہاتھ آنے کی امید تھی اس لئے خواہش نہ ہونے کے باوجود وٹو اس میں شامل ہو گیا۔ البتہ یہ منصوبہ اسے بے تکا اور احمقانہ لگ رہا تھا۔

لیکن منصوبہ صد فی صد کامیاب رہا۔ وٹو کلیمنزا اور ٹیسیو کی مستقل مزاجی اور خود اعتمادی سے کام کرنے کے ڈھنگ سے متاثر ہوا۔ اپنے حصے میں آیا سامان وٹو نے تھوک میں سات سو ڈالر میں فروخت کر دیا۔ کیونکہ پھیری لگانا اسے پسند نہیں تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں سات سو ڈالر بہت بڑی رقم ہوتی تھی۔

دوسرے دن فونسی نے وٹو کو سڑک پر روک کر سیلین لہجے اور کرخت آواز میں کہا "نوجوان میں نے سنا ہے کہ تم اور تمہارے دو دوست دولتمند ہو گئے ہیں، لیکن تم نے پڑوسی کے ناطے میرا حصہ مجھے نہ دیکر میرے ساتھ ناانصافی کی ہے۔"

کم گو ڈنو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ مطلوبہ رقم سننے کا انتظار کر رہا تھا
فرنسی نے جیکٹ کے بٹن کھولے اور کمر میں لگے ریوالور کو دکھا کر کہا
"لیکن کوئی بات نہیں نوجوانی میں اکثر ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ہاں اگر
تم سب مجھے پانچ پانچ سو ڈالر دے دو تو میں اس توہین کو فراموش کر دوں
گا۔" ڈنو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دیکھ کر وہ بولا۔ "ورنہ پولیس
آئے گی اور تمہارے بچوں کو بے وجہ پریشان ہونا پڑے گا۔ ہاں اگر
تمہیں میری اطلاع سے کم رقم ملی ہو گی تو میں مان جاؤں گا لیکن پھر بھی
پھر بھی سو ڈالر سے کم میں نہیں لوں گا اور سنو مجھے دھوکا دینے کی کوشش مت کرنا۔"

ڈنو نے پہلی بار اپنی خاموشی کو توڑتے ہوئے پرسکون لہجے میں
کہا۔ "میرے حصے کی رقم میرے دو دوستوں کے پاس ہے اس لیے
تمہیں ان سے پوچھنا پڑے گا۔"

فرنسی مطمئن ہوتے ہوئے بولا۔ "اپنے دونوں دوستوں سے کہنا کہ وہ
میرا حصہ دے دیں۔ وہ مان جائیں گے کیونکہ کلیمنزا اور میں
ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ ان معاملات کو سمجھنے والا
تجربہ کار آدمی ہے۔"

"سچ مچ میں تو ان معاملوں میں اناڑی ہوں۔" ڈنو نے نرم لہجے میں
اعتراف کیا۔ "میرے ساتھ گاڈ فادر جیسا برتاؤ کرنے کیلئے بہت بہت شکریہ۔"
"تم ایک اچھے نوجوان ہو۔" فرنسی متاثر ہو کر بولا۔ "اگلی بار
کوئی منصوبہ بناؤ تو مجھے بتا دینا میں تمہاری پوری طرح مدد کروں گا۔"
بعد کے برسوں میں ڈنو کی سمجھ میں آیا کہ فرنسی کے ساتھ

اس کا اس طرح ہوشیاری اور نرمی سے گفتگو کرنے کا سبب سسلی میں مافیا کے ذریعہ اس کے گرم مزاج باپ کا قتل تھا لیکن اسوقت اسکے دل میں اس آدمی کیلئے غصہ اور نفرت کا جذبہ تھا جس دولت کو اس نے اپنی زندگی اور آزادی کو داؤں پر لگا کر حاصل کیا تھا اسے یہ کمینہ مفت ہی چھین لینا چاہتا تھا اس کے علاوہ اسے یقین تھا کہ ایک تالین کیلئے پولس کے سپاہی کو مار دینے کو تیار رہو جانے والا کلے مین زا اور سانپ جیسا زہریلا ٹےسیو اس حرامزادے کو ایک کوڑی بھی دینے کو تیار نہیں ہوں گے۔

اسی رات کلے مین زا کے گھر پر ڈلو نے اپنے نئے تجربہ کا دوسرا سبق پڑھا اب ٹامیں کلے مین زا نے فنی کو گالیاں دیں اور ٹےسیو غصے سے کھول اٹھا لیکن بعد میں دونوں اس پر غور کرنے لگے کہ وہ دو سو ڈالر میں مانے گا یا نہیں؟ کلے مین زا نے صاف کہا۔" وہ تین سو ڈالر سے کم میں نہیں مانے گا اور یہ رقم ہمیں دینی ہی پڑے گی۔"

ڈلو کو حیرت تو ہوئی لیکن اپنے تاثرات کو پوشیدہ رکھ کر اس نے پوچھا "کیوں دینی پڑے گی؟" وہ ہم تینوں کا کیا بگاڑ سکتا ہے؟ ہم اس سے زیادہ طاقتور ہیں پھر ہم کیوں اپنی کمائی اسے سونپ دیں؟"

"فنی کے دوست بہت خطرناک ہیں" کلے مین زا نے سمجھایا۔" اسکے پولس والوں سے بھی تعلقات ہیں اور وہ مارنازالا کا آدمی ہے۔"

مارنازالا ایک بدنام ڈاکو تھا۔ اس کے لوٹ مار کے کارنامے آئے دن اخباروں میں چھپتے تھے۔

شراب کے دور کے درمیان ڈلو کا دوں فنی کے بارے میں سوچنے لگا۔

وہ حیران تھا کہ اس کا ذہن کتنی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اسے فے سنی کے بارے میں ایک بات یاد آ رہی تھی کہ وہ کس طرح گلے پر زخم کھانے کے بعد دو چھپ کر بھاگا تھا اور چاقو مارنے والے کو قتل کر کے اور باقی دو سے رقم لے کر کس طرح اپنی توہین کو بھول گیا تھا۔ اور یکایک اسے یقین ہو گیا کہ فے سنی کے کوئی زبردست تعلقات نہیں ہوں گے۔ بھلا وہ آدمی جو پولس کا مخبر ہو وہ کس طرح ڈاکوؤں اور دوسرے بدمعاشوں کا دوست ہو سکتا تھا اور پھر وہ شخص جو اپنی توہین بھول جائے، جو اپنے اوپر کئے گئے حملے کا بدلہ رقم لے کر لے وہ مافیا کا آدمی ہو نہیں سکتا ہے۔ ایک اصلی مافیا سردار کبھی بھی کسی کو معاف نہیں کرتا ہے۔ وہ انتقام ضرور لیتا ہے۔ حقیقت شاید یہ ہوگی کہ پہلے آدمی کو بہ آسانی مارنے کے بعد فے سنی دوسرے دو آدمیوں کو مار نہ سکا ہوگا۔ لہذا ان سے رقم لے کر سمجھوتہ کر لیا ہوگا۔ یہ تو خود اسکی سختی اور جسمانی قوت تھی جو دوسروں کو اس سے خوفزدہ رکھتی تھی۔ وہ اپنے دم پر کمزور لوگوں سے اور جوئے کے اڈوں کے مالکوں سے رقم وصول کر لیتا تھا اور وٹو کارلون کو ایک ایسے جوئے کے اڈے کے مالک کے بارے میں بھی معلوم تھا جس نے فے سنی کو رقم دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور آج تک فے سنی اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا تھا اور اس طرح وٹو کو یقین ہو گیا کہ فے سنی تنہا آدمی تھا یا پھر چند غنڈوں کو کرائے پر بلا کر کام کرتا تھا۔ اس یقین نے وٹو کارلون کو ایک نیا ارادہ کرنے پر آمادہ کیا۔ مستقبل کی ذہنی زندگی کے لئے ایک قطعی فیصلہ۔

اس تجربے نے وٹو کو سکھا دیا کہ ہر شخص کا ایک ہی مقدر ہوتا ہے۔

اس رات اگر وہ فےنسی کو رقم دے دیتا تو گویا تو وہ پھر کرائے کی دکان اپنے نام
کر لیتا یا کچھ عرصے بعد اپنی دکان کھول لیتا لیکن قسمت تو اسے ڈان بنانا چاہتی تھی اسلئے
فےنسی کو اس کی نئی منزل کی طرف موڑنے کیلئے راستے میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔

شراب کی بوتل ختم ہونے کے بعد ڈلٹو نے احتیاط سے کہا "اگر تم دونوں
مناسب سمجھو تو فےنسی کو دینے کے لئے دو دو سو ڈالر مجھے دے دو۔ مجھے
یقین ہے کہ وہ اس رقم سے مان جائے گا اور اگر کوئی پریشانی آتی ہے تو
تم دونوں بے فکر رہو میں اس سے سمجھ لوں گا۔" کلے مین زا کی آنکھوں
میں شبہ دیکھ کر اس نے کہا۔ "میں اپنے دوستوں سے جھوٹ نہیں بولا کرتا
ہوں۔ کل تم فےنسی سے ملنا۔ اگر وہ تم سے رقم مانگے تو اسے نہ تو کچھ دینا
اور نہ جھگڑا کرنا تم صرف اتنا سمجھا دینا کہ رقم میرے ذریعہ پہونچا دو گے۔"

دوسرے دن کلے مین زا فےنسی کے پاس گیا اور ڈلٹو کے کہنے کے مطابق
اسے یقین دلا کر ڈلٹو کے گھر پہونچا۔ ڈلٹو کو دو سو ڈالر دے کر بولا "فےنسی
تین سو ڈالر سے ایک پیسہ کم لینے کو تیار نہیں ہے۔ تم اسے کس طرح مناؤ گے؟"
"تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔" ڈلٹو نے کہا۔ "بس
اتنا یاد رکھنا کہ میں نے تمہارے لئے کچھ کیا ہے۔" ٹیسیو دیر سے پہونچا تھا۔
وہ کلے مین کے مقابلے زیادہ ہوشیار لیکن کمزور جسم کا تھا۔ کسی خدشے کے
تحت وہ بولا: "اس حرامزادے سے ہوشیار رہنا۔ وہ بہت مکار ہے
اگر چاہو تو رقم دیتے وقت گواہ کی حیثیت سے موجود رہنے کے لئے میں
تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں۔"

اس سوال کا جواب دینے کے بجائے ڈلٹو نے کہا۔ "فےنسی سے کہنا

رات کو نو بجے میں اسے اپنے گھر میں رقم دوں گا میں اس کی خاطر تواضع کر کے اسے کم رقم کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔" ڈیسیو نے سر ہلایا۔ "وہ اپنے مطالبے سے پیچھے ہٹنے کا عادی نہیں ہے۔"

"میں اسے سمجھاؤں گا۔" دلوٹ نے کہہ دیا آنے والے برسوں میں ڈان کا یہ جملہ بہت مشہور ہوتا تھا۔ اس کا استعمال قتل و غارتگری سے پہلے مسئلے کے پرامن حل نکالنے کے لئے آخری تنبیہ کے طور پر ہوتا تھا۔ ڈان بننے کے بعد جب ڈان کسی سے کہتے کہ آؤ بیٹھو اور میں تمہیں سمجھاتا ہوں تو اس کے حریف کے لئے یہ صاف اشارہ ہوتا تھا کہ بس یہ آخری بار موقع ہے کہ وہ اس سے صلح کر لیں ورنہ پھر خون و غارت گری ہوگی۔

ڈٹو کارلون نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ فےنسی کے ساتھ کچھ اہم بات چیت کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ دونوں بچوں کو لے کر رات کے کھانے کے بعد کسی پڑوسی کے یہاں چلی جائے اور جب تک میں نہ بلاؤں واپس نہ آئے بیوی کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں دیکھ کر اسے غصہ تو آیا لیکن اس نے سکون سے کہا۔ "کیا تم سمجھتی ہو کہ تم نے کسی احمق سے شادی کی ہے؟"

بیوی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب وہ فےنسی سے زیادہ اپنے شوہر سے خوفزدہ تھی۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کا غیر معمولی حد تک شریف شوہر اپنی عمر کے پچیسویں سال میں تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔

ڈٹو کارلون نے فےنسی کو قتل کا ارادہ کر چکا تھا۔ وہ اس قتل سے سات سو ڈالر بچا سکتا تھا۔ تبھی سات سو اپنے اور دو دو سو اپنے دوستوں کے۔

جبکہ زندہ فے نسی کی نہ تو اس کیلئے اتنی قیمت تھی اور نہ ہی اس جیسے
آدمی کے مرنے سے دنیا کا کوئی نقصان ہونے والا تھا۔
لیکن اس کام میں کچھ پیچیدگیاں بھی تھیں ممکن تھا کہ فے نسی کے کچھ
واقعی خطرناک دوست ہوں ـــ ـــ جو بعد میں بدلہ لینے
کوشش کریں ـــ فے نسی بھی خطرناک تھا
اس لئے ممکن ہے ..... آسانی سے اسے نہ مار جا
ایک ـــ اور پھر پولیس اور قانون کا بھی ڈر
تھا ـــ لیکن ڈٹو تو بارہ سال کی عمر سے ہی موت کی سزا سنے ہوئے
آدمی کی طرح تھا۔ وہ اپنے باپ کے قاتلوں سے فرار حاصل کر کے اس اجنبی
ملک میں اجنبی نام سے جی رہا تھا اور حالانکہ اس نے خود کو کبھی آزمایا
نہیں تھا لیکن اس کے دل میں برسوں سے یہ یقین تھا کہ دوسرے لوگوں کے
مقابلے میں وہ زیادہ سمجھ بوجھ اور ہمت رکھتا ہے۔
اس نے اپنے پینٹ کی دائیں جیب میں کلے مین زا کا وہ پستول رکھا
جو اس نے اسے ٹرک لوٹتے وقت دیا تھا اور بائیں جیب میں سات
سو ڈالر کے نوٹ رکھ لئے۔
فے نسی ٹھیک نو بجے آ پہونچا۔ ڈٹو نے اس کا گرمجوشی سے استقبال
کیا اور شراب پیش کی اور فوراً جیب سے نکال کر سات سو ڈالر دے دیئے۔
فے نسی نے شراب کا گھونٹ لے کر نوٹ گنے اور بولا "ابھی تمہیں دو سو
ڈالر اور دینے ہیں۔"
"فی الحال میں خود مشکل میں ہوں" ڈٹو نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"یہ رقم میں کچھ منٹوں میں دے دوں گا۔"

فے نسی نے بغیر کسی اعتراض کے نوٹ اپنی جیب میں رکھ لیے۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل دیا۔ سڑک پر آتے جاتے لوگوں نے اسے ولٹو کے مکان سے نکل کر جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ سیدھا اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔

ولٹو اپنی چھت پر پہونچا اور سارے محلے کی چھتیں پار کر کے پائپ کے ذریعہ نیچے آیا۔ اس سڑک کے پار ہی فے نسی کے اپارٹمنٹ والی عمارت میں بیشتر ریلوے اور بندرگاہ پر کام کرنے والے مزدور اکیلے رہتے تھے۔ یہاں کچھ جسم فروش عورتیں بھی رہتی تھیں۔ سنسان سڑک پار کر کے اس عمارت تک پہونچنے میں ولٹو کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی داخلی دروازے کے پاس ہی تاریکی میں چھپا وہ فے نسی کا انتظار کرنے لگا۔

فے نسی کے پاؤں کی آہٹ اور اندھیرے میں اس کا ہیولی دیکھ کر ولٹو سیڑھیوں کے پاس آگیا۔ دروازہ کھلا اور جیسے ہی روشنی فے نسی پر پڑی ولٹو نے فائر کر دیا۔ فائر کی آواز آس پاس کی عمارتوں میں گونجی فے نسی جھولتا ہوا اپنا ریوالور نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے پیٹ سے خون کا فوارہ ابل رہا تھا کہ ولٹو نے دوسرا فائر کیا۔ فے نسی کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ نیچے گر کر کراہنے لگا۔ ولٹو نے اس کی کھوپڑی سے ریوالور سٹا کر ایک اور فائر کیا۔ فے نسی آخری ہچکیاں لے کر موت کی آغوش میں چلا گیا۔

ولٹو نے احتیاط سے اس کی بیلٹ سے رقم نکالی اور باہر آگیا۔

بلّے کی طرح پائپ سے اوپر چھت پر آکر اس نے فےنسی کی لاش کو دیکھا
آس پاس کسی کی موجودگی کے آثار نظر نہیں آرہے تھے۔ وہ چھت کے
راستے اپنے مکان میں آگیا۔ اس نے جیب سے رقم نکال کر گنی سات سو
ڈالر کے علاوہ کچھ ایک ایک ڈالر کے اور ایک پانچ ڈالر کا نوٹ تھا۔
وہ پھر چھت پر آیا اور چمنی کے مضبوط لوہے سے ٹکرا ٹکرا کر ریوالور کے
ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے اور مختلف سمتوں میں پوری قوت سے پھینک دئیے
واپس آکر اس نے کپڑے اتارے کہ ممکن ہے کہیں خون کا دھبہ آگیا ہو۔
اس نے کپڑے دھوئے پھر دوسرے کپڑے پہن کر مپٹہ دس سے اپنے بچوں اور
بیوی کو بلانے کے لئے چلا گیا۔

لیکن یہ ساری احتیاطی تدابیر غیر ضروری ثابت ہوئیں۔ پولس کو
اگلے دن جب فےنسی کی لاش ملی تو انہوں نے اس قتل کو غنڈوں کی
باہمی رنجش کا نتیجہ قرار دیا اور اس کے قاتل کو تلاش کرنے کی ذرا بھی کوشش
نہیں کی۔ وٹو کارلون ہمیشہ جھگڑوں سے دور رہتا تھا اس لئے اس کے
پاس کوئی آیا بھی نہیں۔

وٹو پولیس کو بیوقوف بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن کلیمنزا
اور ٹیسیو اس کے بہلاوے میں آنے والے نہیں تھے۔ اگلے دو ہفتے تک
وہ اس کے پاس نہیں آئے۔ پھر اچانک ایک رات وہ دونوں اس کے
گھر آئے۔ وٹو نے ان کا استقبال کیا اور شراب پیش کی۔

اسی بیچ کلیمینزا نے کہا: "ناٹنتھ ایونیو کے دکاندار وغیرہ اور پڑوس
کے قمار خانوں سے اب کوئی رقم وصول نہیں کرتا ہے۔"

دلوٹ کو خاموش دیکھ کر ماٹیسیو نے کہا۔" کیوں نہ ہم فے نسی کے گاہکوں کو سنبھال لیں۔ وہ ہمیں بھی قسط دے سکتے ہیں۔"

"میرے پاس کیوں آئے ہو؟" وٹو نے شانوں کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔" مجھے ایسے معاملوں میں دلچسپی نہیں ہے۔"

"رک لوٹتے وقت جو ریوالور میں نے تمہیں دیا تھا اس کی اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے؟" کلے مین زا نے ہنستے ہوئے کہا۔" وہ لاؤ وہ مجھے لوٹا دو۔"

وٹو نے اپنی جیب سے پچاس ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر دیتے ہوئے کہا۔" اسے میں نے اس کام کے ختم ہوتے ہی پھینک دیا تھا۔ لو اسکے بدلے یہ رقم لے لو۔" یہ کہتے ہوئے وہ عجیب انداز سے مسکرایا۔

اس وقت ڈان کو اندازہ نہ تھا کہ اس کی مسکراہٹ دوسروں پر کیا اثر کرتی تھی۔ وہ اس طرح مسکراتا جیسے کسی ایسے مذاق پر مسکرا رہا ہو جس کا صرف اسی کو علم ہو اور یہ مسکراہٹ صرف اس کے ہونٹوں تک رہتی۔ آنکھوں تک نہ پہونچتی۔ چونکہ ڈان اس انداز میں صرف تبھی مسکراتا تھا جب وہ کسی سنگین معاملے کے متعلق گفتگو کر رہا ہوتا اور چونکہ دوسروں کو بھی معاملے کی سنگینی کا علم ہوتا تھا لہٰذا وہ سب خائف سے ہو جاتے تھے۔ ڈان جو کہ عام طور پر بے نرم مزاج اور خوش دل انسان دکھائی دیتا تھا اچانک اپنے اصل روپ کا اس مسکراہٹ کے ذریعہ سامنا کر کے سب کو ڈرا دیتا تھا۔

کلے مین زا اس خوفناک مسکراہٹ کو دیکھ کر بولا۔" مجھے رقم نہیں چاہیے۔"

وٹو نے نوٹ واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ تینوں ایک دوسرے کی

صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ڈلو نے ہی فےفسی کا قتل کیا تھا اور حالانکہ اس سلسلے میں کبھی کسی سے کچھ نہیں کہا۔ کچھ ہفتوں میں تقریباً سارے محلّے والوں کو اس کا اندازہ ہو گیا تھا اور لوگ ڈلو کی عزت کرنے لگے۔ مگر ڈان نے فےفسی کی رقم وصولی کی مہم کو جاری رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

اس کے بعد جو ہوا اسے ٹالا نہیں جا سکتا تھا۔ ایک رات ڈلو کی بیوی پڑوس کی ایک اطالوی بیوہ کو گھر لے آئی۔ بیوہ سینورا کولومبو شریف عورت تھی اور اپنے سولہ سالہ بیٹے اور سترہ سالہ بیٹی کے ساتھ محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی تھی۔ ڈلو کی بیوی نے بتایا کہ سینورا ایک مصیبت میں ہے اور مدد مانگنے آئی ہے۔ ڈلو نے سمجھا بیوہ کو کچھ پیسوں کی ضرورت ہوگی جسے وہ بخوشی دینے کو تیار تھا۔ لیکن بات کچھ اور تھی۔ بیوہ کے بیٹے نے ایک کتا پال رکھا تھا۔ اس عمارت میں رہنے والے دوسرے لوگوں نے مکان مالک سے شکایت کی کہ وہ کتا رات بھر بھونک کر ان کی نیند حرام کرتا ہے۔ مکان مالک نے مسز کولومبو کو کتا نکال دینے کو کہا۔ بیٹے کی کتے سے محبت کو دیکھتے ہوئے وہ ایسا نہ کر سکی۔ بالآخر مکان مالک نے اس سے مکان خالی کرنے کو کہا۔

ڈلو کا رلیون نے کہا۔ "اگر تم مکان بدلنا چاہتی ہو اور پیسوں کی ضرورت ہو تو مجھ سے لے جاؤ۔"

"نہیں نہیں" مسز کولومبو نے اطالوی میں بولیں۔ "میرے بچپن کی

سب سہیلیاں یہیں رہتی ہیں۔ انہیں چھوڑ کر میں اجنبی لوگوں کے درمیان نہیں جانا چاہتی۔ آپ مکان مالک کو سمجھا کر مجھے یہیں رہنے کی اجازت دلوا دیں۔"

"ٹھیک ہے کل صبح میں مکان مالک سے بات کر لوں گا۔" ڈٹو نے کہا۔ "تمہیں مکان نہیں چھوڑنا پڑے گا۔"

"آپ کو یقین ہے کہ مکان مالک آپ کی بات مان لے گا؟" مسز کوٹومبو کو جیسے اس کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"سینیورار آبرٹو ایک شریف آدمی ہے۔" ڈٹو نے کہا۔ "جب میں اس کو ساری باتیں سمجھاؤں گا تو وہ ضرور مان جائے گا۔ اب تم بے فکر ہو کر اپنے گھر جا سکتی ہو۔"

—— ۲ ——

مکان مالک رابرٹو خود بھی اطالوی تھا۔ اس نے امریکہ آ کر محنت سے خوب ترقی کی تھی اور یہ بلڈنگ بنوائی تھی جسے اس نے کرائے پر دے رکھا تھا۔ وہ روزانہ مکان دیکھنے آیا کرتا تھا۔ بے پڑھے لکھے کرائے داروں کے ہاتھوں اپنے مکان کی درگت بنتے دیکھ وہ فکر مند ہو جاتا۔ اس کا مزاج یہ سوچ سوچ کر چڑ چڑا ہو گیا تھا۔ جب ڈٹو کارلون نے اسے راستے میں روکا تو وہ غصے میں خاموش کھڑے ہو کر اسے گھورنے لگا۔ ڈٹو نے بہت ہی شائستہ لہجے میں اسے مسز کوٹومبو کے مسائل سے آگاہ کیا اور اس کے خاندان کو وہیں رہنے دینے کی درخواست کی خاص طور پر

جبکہ اس نے اس کتے کو بھی نکال دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔

"ایک اطالوی ہونے کے ناطے آپ میری بات نہ ٹالیں۔"

رابرٹو نے دیہاتی سے نظر آنے والے طاقتور نوجوان پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور کہا۔ "میں نے وہ مکان کسی دوسرے خاندان کو زیادہ کرائے پر دے دیا ہے اور تمہارے لئے میں انہیں ناراض نہیں کر سکتا۔"

"کتنے زیادہ کرائے پر؟" دلٹو نے پوچھا۔

"پانچ ڈالر۔" رابرٹو نے جواب دیا۔ لیکن یہ جھوٹ تھا۔ چار تاریک کمروں والے اس اپارٹمنٹ کا بیوہ بارہ ڈالر ماہانہ کرایہ دیتی تھی اور اس سے زیادہ کرایہ چلنا ممکن نہیں تھا۔

دلٹو نے تیس ڈالر نکالتے ہوئے کہا "یہ لیجئے چھ مہینے کا بڑھا ہوا کرایہ لیکن مسز کولمبو کو مت بتائیے گا۔ وہ خوددار عورت ہے۔ چھ مہینے بعد پھر مجھ سے مزید کرایہ لے لیجئے گا۔ اور ہاں اسے کتا رکھنے کی اجازت ضرور دے دیجئے۔"

"تم مجھے حکم دینے والے کون ہوتے ہو؟" رابرٹو نے غصے میں کہا۔ "اپنے طور طریقے بدلو ورنہ سڑک پر پڑے نظر آؤ گے۔"

"فضول غصہ مت کریں۔" دلٹو نے سمجھایا۔ "یہ رقم رکھ لیں اور سکون سے سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کریں۔ میں آپ کے اس احسان کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ چاہیں تو اپنے پڑوسیوں سے پوچھ کر دیکھ لیں۔ وہ بتائیں گے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں۔"

رابرٹو ان الفاظ میں پوشیدہ مفہوم کو سمجھ گیا۔ شام تک

دلُو کے بارے میں معلومات کرنے کے بعد رات میں اس کے گھر جا پہونچا۔ دلُو نے اس کا استقبال کیا اور شراب پیش کی۔ دلُو کو تیس ڈالر واپس کرتے ہوئے اس نے مسز کولمبو کو کتے سمیت رہنے کی اجازت دیدی۔ ساتھ ہی کرایہ بھی وہی رہنے دیا۔ "آپ واقعی بہت عمدہ انسان ہیں جو اس بیوہ کی مدد کر رہے تھے۔ مجھے بھی شرمندگی ہوئی کہ مجھے بھی اس کی مدد کرنا چاہئے تھی۔ بہر حال مجھے بہت خوشی ہے آپ جیسے آدمی سے مل کر" اور دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگالیا۔ خود کو بال بال بچا محسوس کر کے رابرٹو دلُو سے [illegible] ہو کر اپنے گھر آگیا اور پھر چین دن تک اس نے اس علاقے کا رخ نہیں کیا۔

—— ۳ ——

دلُو کارلون اب آس پاس ایک معزز شخص سمجھا جانے لگا تھا لوگ اسے سسلی کا مافیا کارکن سمجھنے لگے تھے۔ اپنے کمرے میں تاش کا جوا کرنے والا ایک آدمی خود ہی اس کے پاس آکر دوستی کے بدلے بیس ڈالر ہفتہ دینے کا وعدہ کر گیا بدلے میں دلُو کو ہفتے میں ایک یا دو بار اس کے اڈے پر جانا تھا تاکہ کھلاڑیوں کو یقین ہو سکے کہ انہیں دلُو کا تحفظ حاصل ہے۔

نوجوانوں غنڈوں سے پریشان دکانداروں نے بھی دلُو سے درمیان میں آنے کی درخواست کی تو وہ مان گیا اور مناسب معاوضہ پانے لگا۔ کچھ ہی دنوں میں اسے سو ڈالر ہفتہ کی آمدنی ہونے لگی۔ وہ کلیمنزا

اور ٹے سیو کو بغیر مانگے ان کے حصّے کی رقم دیتا رہا۔ آخر میں اس نے اپنے دوست گینکو
ایڈوانڈو کے ساتھ زیتون کا تیل برآمد کرنے کا فیصلہ کیا۔ گینکو کو اس تجارت
کا خاصا تجربہ تھا۔ اس نے اٹلی سے مناسب قیمت پر تیل درآمد کرنا شروع کر دیا اور
کلے مین زا اور ٹے سیو سیلس مین بن کر پہلے مین ہٹن پھر برکلی اور برونکس کے دکانداروں
کو گینکو پرا، زیتون کا تیل بیچنے کے لئے سمجھانے لگے۔ حالانکہ وٹو نے فرم کا نام
اپنے نام پر نہیں رکھا تھا لیکن زیادہ پونجی کے سبب فرم کا اصل مالک وہی تھا
جن دکانداروں کو ٹے سیو اور کلے مین زا نہیں سنبھال پاتے تھے انہیں خود وٹو
جاکر اپنے خاص طریقے سے گینکو پرا، تیل بیچنے کے لئے راضی کر لیا کرتا تھا۔

کچھ برسوں میں ہی اس کا کاروبار اچھی طرح جم گیا۔ وٹو کی محنت اور سوجھ
بوجھ سے گینکو پرا زیتون کا تیل امریکہ میں اٹلی سے درآمد شدہ دوسرے
تیلوں سے زیادہ بکنے لگا۔ اس تیل کا معیار بھی اچھا تھا۔ ایک ہوشیار تاجر
کی حیثیت سے وٹو سمجھ چکا تھا کہ اپنے مقابل کے تیل کے بھاؤ سے کم پر تیل
بیچنے سے اور دکانداروں کو اس بات پر راضی کر لینے سے کہ وہ اس کا تیل رکھیں
اور دوسروں کا نہ رکھیں وہ اس کاروبار میں اپنے لئے اجارہ داری قائم کر سکتا
تھا لیکن چونکہ وہ مالی طور پر کمزور تھا اور زیادہ اشتہار بازی وغیرہ بھی نہیں
کر سکتا تھا لہٰذا اس نے دکانداروں کو اپنے طریقے سے پٹانے کا سلسلہ شروع
کر دیا۔ اپنی سوجھ بوجھ اور استدلال سے اس نے کچھ تاجروں کو تو منا لیا لیکن
بکلون کے کچھ تاجروں نے اس کی تجویز کو نامنظور کر دیا۔ اس پر وٹو نے ٹے سیو
کو وہاں اڈہ جمانے کے لئے کہہ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تیل گوداموں میں آگ لگنے
لگی۔ تیل سے بھرے ٹرکوں سے راستوں میں تیل کی ندیاں بہنے لگیں اور جب

ایک اطالوی تاجر نے سو سال قدیم 'ادمارٹا' کا قانون توڑ کر اعلیٰ افسران سے شکایت کی تو وہ اپنی بیوی اور تین بچوں کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ اور اس کے بچوں نے گینگو پرا آئل کمپنی سے معاہدہ کر لیا۔

عظیم افراد عظیم پیدا نہیں ہوتے وہ عظیم بنتے ہیں۔ یہی وٹو کارلون کے ساتھ ہوا۔ چند سالوں ہی میں وہ 'ڈان' بن چکا تھا۔ یہ تبدیلی اچانک نہیں بلکہ قدم بہ قدم آئی اور اس کی پہلی سیڑھی امریکہ میں شراب بندی تھی۔

جب امریکہ میں شراب بندی لاگو ہوئی تو گینگو پرا آئل کمپنی کی تجارت اپنے عروج پر تھی۔ اس کے اپنے چھ ٹرک تھے۔ کینیڈا سے شراب اسمگل کرنے والے اطالوی تاجروں نے کلے مین زا کی معرفت وٹو کو پیغام بھجوایا کہ نیویارک شہر میں مختلف اڈوں پر شراب پہنچانے کے لئے انہیں اس کے ٹرکوں کی ضرورت تھی۔ اس کا وہ معقول معاوضہ بھی دیں گے اور معاوضے کی رقم اتنی زیادہ تھی کہ وٹو تیل کی تجارت میں کمی کر کے شراب کے کاروبار میں لگ گیا۔ شراب کے ان اسمگلروں نے تجویز کے ساتھ ہلکی سی دھمکی بھی دی تھی۔

لیکن وٹو اس وقت تک اتنا پختہ کار ہو چکا تھا کہ اس نے دھمکی کو توہین سمجھ کر یا غصہ ہو کر اس منافع بخش کاروبار سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اسے ان لوگوں کی دھمکیاں خالی محسوس ہوئیں اور اس کی نظر میں وہ لوگ گر گئے کہ جہاں دھمکی کی ضرورت نہ تھی وہاں بھی انہوں نے دھمکیوں کا استعمال کیا تھا۔

٭ ۔ راز داری کا قانون جس کی پابندی مافیا سے متعلق لوگ سختی سے کرتے ہیں اور صرف مافیا ہی والے نہیں بلکہ ایک اطالوی و سسلین کبھی کسی دوسرے اطالوی و سسلین کے خلاف شکایت نہیں کرتا ہے۔

اور وہ بھی ایسی دھمکیاں جن پر وہ عمل کرنے کے قابل نہ تھے۔
ڈلو کی خوشحالی میں اس کاروبار سے اضافہ تو ہوا ہی، اسے علم، تجربہ اور تعلقات بھی پیدا ہوئے۔ آنے والے برسوں میں یہ ثابت ہونے والا تھا کہ ڈلو کارلون با صلاحیت ہی نہیں بلکہ بے حد ذہین بھی ہے۔
وہ یتیم اور غریب اطالوی خاندانوں کا محافظ بن گیا۔ اطالوی مزدوروں کو وہ سستے داموں میں وہسکی فراہم کرتا۔ مسز کولومبو کے سب سے چھوٹے بیٹے کا وہ گاڈ فادر بھی بن گیا۔ اس بیچ اس کے کچھ ٹرک پکڑے بھی گئے تھے اس لئے ڈلو کی ہدایت پر گینکو نے ایسا وکیل کر لیا جو پولیس اور اعلیٰ افسران سے تعلقات کی بنیاد پر ایک طے شدہ ماہانہ رقم کے بدلے غیر قانونی طور سے کچھ مراعات فراہم کر سکے۔ تھوڑے ہی عرصے میں کارلون آرگنائزیشن سے ماہانہ رقم پانے والے پولیس افسران کی فہرست خاصی طویل ہو گئی۔ وکیل نے بڑھتے اخراجات کو دیکھتے ہوئے فہرست کو مختصر کرنے کا مشورہ دیا لیکن ڈلو نے اس کی بات یہ کہہ کر رد کر دی کہ میں دوستی پر یقین رکھتا ہوں ان لوگوں کے نام بھی فہرست سے نہ کاٹے جائیں جو اس وقت ہمارے کام نہیں آتے۔
وقت کے ساتھ ساتھ کارلون کا دائرہ اقتدار بڑھتا چلا گیا۔ ٹرکوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ فہرست کی لمبائی اور کلیمینزا اور ٹیسیو کی نگرانی میں کام کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ ڈلو کارلون نے اس سارے سلسلے کو منظم شکل دی۔ کلیمینزا اور ٹیسیو کو کیپو رژائم[1] کا عہدہ ملا اور ان کے ماتحتوں کو فوجی کہا گیا۔ گینکو ابانڈانڈو کو اپنا مشیر یا کانسی گلیوری بنایا۔

[1] جرائم دستے کا سپہ سالار۔

ڈنو کا منسی گلیو ری کو یا دونوں کمپیو رزائم میں سے کسی ایک کو تنہائی میں ہدایات دیتا تھا تا کہ گواہ کی شکل میں کوئی تیسرا نہ ہو۔ کمپیو رزائم اپنے فوجیوں سے ان ہدایات پر عمل درآمد کراتا تھا۔ ٹے سیو کے گروہ کو الگ کر کے اسے بکلن کا علاقہ سونپا گیا اور کلے مین زا کو اپنی معاونت کے لئے الگ رکھا گیا۔ رفتہ رفتہ ڈان نے ٹے سیو کے گروہ کو الگ کر کے اسے بکلن علاقہ کا آزاد چارج دیدیا ڈان نے اشاروں اشاروں میں ٹے سیو کو سمجھا دیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ ٹے سیو اور کلے مین زا علیحدہ علیحدہ رہیں تا کہ کبھی آئندہ دونوں مل کر ڈان کے خلاف بغاوت کرنے کا امکان باقی نہ رہے۔ کلے مین زا اور اس کے آدمیوں کو ڈان نے اپنی نگرانی میں ہی رکھا۔ کلے مین زا سے ڈان نے یہ تفریق قانون سے بچنے کی ایک تدبیر بتائی۔ ڈان چاہتے تھے کہ کلے مین زا ان کی ہی نگرانی میں رہے اس لئے کہ وہ ٹے سیو سے زیادہ بہادر اور ظالم تھا اور اس کی باگیں کسی رکھنا ضروری تھا۔

۱۹۲۹ء میں ہونے والے امریکی معاشی بحران نے ڈنو کی طاقت میں مزید اضافہ کر دیا۔ حقیقتاً وہ اسی زمانے میں ڈان کارلون کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ سرد بازاری اور بیکاری کی چپیٹ میں آ کر جب اعلیٰ خاندان کے لوگ بھکاری بن گئے تو بھی ڈان کارلون کے آدمی سر اٹھا کر چلتے تھے۔ انہیں نہ تو پیسے کی کمی تھی اور نہ ملازمت سے برطرفی کا خدشہ۔ ڈان کو اس پر فخر تھا کہ وہ اپنے آدمیوں کی نگہداشت بخوبی کر سکتا تھا۔ وہ ان لوگوں کو فراموش نہیں کرتا تھا جو اس کے لئے پسینہ بہاتے تھے اور اپنی آزادی اور زندگی کو اس کے لئے داؤں پر لگا دیا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے اسکا کوئی آدمی گرفتار ہو جاتا

تو اس کے افراد خاندان کو اس کی تنخواہ ملتی رہتی تھی۔

لیکن نہ تو یہ خیرات تھی اور نہ ڈان کارلون کے دوست اسے فرشتہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں اس کا مفاد بھی شامل تھا جیل جانے والا شخص جانتا تھا کہ پولس کے سامنے زبان بند رکھنے سے اس کے خاندان کو تحفظ ملتا رہے گا۔ اور جیل سے چھوٹنے کے بعد اس کا شاندار استقبال ہوگا۔ اس کی رہائی کی خوشی میں دی جانے والی پارٹی میں خود ڈان یا کانسی گلیوری شامل ہوگا اور تحفتاً اسے ایک بڑی رقم پیش کی جائے گی تاکہ کام پر لوٹنے سے پہلے وہ ہفتے دو ہفتے اپنے خاندان کے ساتھ چھٹیاں منا سکے۔

ڈان کے پاس غریب، بے یار و مددگار، پریشان حال اور ضرورت مند اطالوی مدد مانگنے آتے تھے اور ڈان کھلے دل سے سب کی مدد کرتا تھا۔ جب امریکی اطالوی اس کشمکش میں مبتلا ہوتے کہ اسمبلی، سٹی آفس اور کانگریس کے انتخابات میں ووٹ کسے دیں تو وہ اپنے گاڈ فادر ڈان کارلون سے مشورہ کرنے آتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیاست دانوں کے لئے ڈان ایک اہم سیاسی طاقت بن گیا۔ وہ غریب اطالوی خاندان کے باصلاحیت طلبا کو حصول علم میں پوری مدد کرتا اور یہ لڑکے آگے چل کر وکیل، ضلع اٹارنی اور جج بنتے تو اپنے گاڈ فادر کو نہ بھول پاتے۔ اس نے بہت دور اندیشی سے اپنے مستقبل کا منصوبہ بنایا تھا۔

شراب بندی کا قانون ختم کر دئے جانے کے سبب اس کے کاروبار کو زبردست جھٹکا لگا لیکن اس نے ہوشیاری سے کام لیا اور ۱۹۳۳ء میں مین ہٹن میں سب طرح کے جوئے کے کاروبار تاش کے جوئے، پیٹھانی ہیرا ایج،

ریس وغیرہ کو کنٹرول کرنے والے آدمی سالواٹور ماران جانو کے پاس اپنا آدمی بھیجا اور باہمی منافع کا منصوبہ پیش کرتے ہوئے پچاس فیصد کی پارٹنرشپ کی تجویز اس کے سامنے رکھی۔ ڈان نے کہلوایا تھا کہ میرے پاس پولیس اور عدالت میں اچھے تعلقات ہیں اور اگر ہم پارٹنر بن جائیں تو تمہارے کاروبار کو نئے علاقوں میں بھی پھیلا لیں گے۔

ماران جانو نیویارک کی جرائم کی دنیا کا ایک طاقتور آدمی تھا۔ اس کے پاس اپنے آدمیوں کی بڑی فوج تھی۔ دولت تھی اور امریکہ کے مشہور ترین مافیا باس ال کیپون کی اسے پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ مگر وہ دور اندیش انسان نہ تھا۔ یہ بات وہ نہ سمجھ سکا کہ ڈان کے سیاسی رسوخ سے اپنے سبھی دھندوں کا منافع بڑھایا جا سکتا ہے اس لئے اس نے اس تجویز کو رد کر دیا اور اس کے اس انکار نے ۱۹۳۳ء کی بھیانک مافیا جنگ شروع کر دی جس نے نیویارک شہر کی جرائم کی دنیا کی کایا ہی پلٹ دی۔

بظاہر یہ جنگ دو ہم پلہ فریقوں میں نہ تھی۔ ماران جانو اپنے طاقتور گروہ کے علاوہ ال کیپون اور جسم فروشی کا کاروبار کرنے والے تاتاگلیا خاندان کی مدد حاصل تھی۔ سیاستدانوں، بڑے تاجروں اور یہودی یونین لیڈروں سے بھی اس کے اچھے تعلقات تھے۔

اس کے برعکس ڈان کارلیون کے پاس کلے مینزا اور ٹے سیو کی چھوٹی لیکن منظم ٹکڑیاں تھیں۔

ماران جانو کے پشت پناہ بڑے بڑے تاجروں کے بھی سیاسی اور پولیس تعلقات تھے لہٰذا ڈان کارلیون کو کراس میں جو اثر تھا وہ انہوں نے

ڈائل کر دیا تھا۔ لیکن ڈان کے حق میں یہ بات تھی کہ اسکے حریف اس کی تنظیم اور اسکے آدمیوں کے بارے میں برائے نام معلومات رکھتے تھے حتیٰ کہ وہ یہ تک نہ جانتے تھے کہ ٹسیو بھی اسی کا آدمی ہے۔

ڈان کارلون کا گروہ نسبتاً کافی کمزور تھا پھر بھی عجیب وغریب انداز میں اس نے اپنے دشمنوں کا سر کچل دیا۔

ماران جانو نے ال کیپون کو شکاگو سے دو بہترین آدمی بھیجنے کا پیغام بھیجا تاکہ اس جھمیلے کو شروع میں ہی سمیٹا جاسکے لیکن یہ اطلاع شکاگو میں ڈان کے جاسوسوں کو مل گئی۔ انھوں نے ڈان کو مطلع کیا کہ فلاں ٹرین سے دو آدمی نیویارک پہونچ رہے ہیں۔ ڈان نے لوقا براسی کو خصوصی ہدایات کے ساتھ ان کے استقبال کو بھیج دیا۔

لوقا براسی اور اس کے تین آدمیوں نے شکاگو کے ان دونوں آدمیوں کو اسٹیشن پر ہی دھوکے سے پکڑ لیا۔ براسی کے دو آدمیوں نے ٹیکسی ڈرائیور اور پورٹر کے بھیس میں دونوں کو سامان سمیت ٹیکسی میں لا بٹھایا اور منصوبے کے مطابق ٹیکسی بندرگاہ کے ایک گودام میں جا پہونچی۔ ریوالور کی نوک پر دونوں کے ہاتھ پیر باندھ کر منہ میں رومال ٹھونس دئیے گئے تاکہ وہ نہ تو چیخ سکیں اور نہ ہی مقابلہ کر سکیں۔ پھر براسی دیوار کے قریب رکھی کلہاڑی اٹھا کر ایک آدمی کو کاٹنے لگا۔ طاقتور براسی کو بھی یہ کام پورا کرنے میں کافی وقت لگا۔ فرش لہو سے تر ہو گیا۔ اور ہڈیوں اور گوشت کے ٹکڑے گودام میں بکھر گئے دوسرا آدمی اتنا خوفزدہ ہوا کہ منہ میں ٹھونسا ہوا رومال نگل گیا اور دم گھٹنے سے مر گیا۔ جب پولیس سرجن نے اس کا پوسٹ مارٹم کیا تو دونوں رومال

اس کے جسم سے برآمد ہوئے تھے۔

کچھ دن بعد شکاگو میں ال کیپون کو ایک پیغام ملا۔ "اب تم سمجھ گئے ہوگے کہ میں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کس طرح کرتا ہوں۔ دو سسلین گروہوں کی لڑائی میں دخل مت دو اگر تم مجھے اپنا دوست سمجھو گے تو وقت آنے پر میں تمہاری پوری مدد کروں گا۔ تم جیسے آدمی کو سچے دوست کی قیمت معلوم ہونی چاہئے۔ اگر تم مجھے اپنا دوست نہیں مانو گے تو یاد رکھنا کہ اس شہر کی آب و ہوا تمہارے لئے زہرناک ہو جائے گی۔ اس لئے بھول کر بھی یہاں آنے کی جرأت مت کرنا۔"

ڈان کیپون کو ایک احمق سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا۔ کیپون نے جرائم سے حاصل دولت کی نمائش کر کے اپنے سیاسی مراسم کھو دئے تھے۔ ڈان جانتا تھا کہ کیپون تباہی کی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کا شکاگو سے باہر کوئی اثر نہیں تھا۔ ڈان کی توقع کے عین مطابق اس پیغام کا مناسب اثر پڑا اس نے ڈان کی سوجھ بوجھ سے متاثر ہو کر اس کی دوستی قبول کر کے جواب پہنچایا کہ وہ بیچ میں نہیں پڑے گا۔

اب ڈان اور ماران، جانو کے گروہ مساوی طور پر طاقتور تھے۔

ماران جانو کی توہین کرنے کے بعد سارے امریکہ میں ڈان کی دھاک جم چکی تھی۔ اس نے چھ مہینے تک ماران جانو کو پریشان کیا۔ اس کے قحبہ خانے ختم کئے، دلالوں کو گرفتار کروایا اور ان کپڑے کے تاجروں کو ماران کے ان آدمیوں سے تحفظ دلوایا جو ان سے رقم اینٹھتے تھے۔ ڈان نے بہت سے آدمیوں کو گرفتار بھی کروا دیا اور ہر محاذ پر ڈان کی ذہانت اور

انتظامی صلاحیت کی وجہ سے فتح اسی کی ہوئی۔ یہ سارے کام ڈان نے کلیمنزا
سے کرائے تھے اور سب سے آخر میں ترپ کے پتے کی طرح اس نے ٹیسیو اور
اس کے آدمیوں کو ماران کے پیچھے ڈال دیا۔

گھبرا کر اور شکست قبول کرتے ہوئے ماران جانو نے صلح کے لئے اپنے سفیر
بھیجے لیکن ڈان نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ ماران جانو کے آدمی اسے
چھوڑ چھوڑ کر جانے لگے اس لئے کہ وہ شکست خوردہ لیڈر کے ساتھ
مرنے کو تیار نہیں تھے۔ یہ سب کارلون خاندان کو اپنے تحفظ کے لئے رقم ادا
کرنے لگے اور جنگ تقریباً ختم ہو چکی تھی۔

آخر میں سنہ ۱۹۳۲ء کی پہلی شام، جب ٹیسیو ماران جانو کے معتمد
آدمیوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے قتل کا منصوبہ
بنایا۔ صلح کی بات چیت کے بہانے ماران جانو کو بکلن کے ایک ریستوراں
میں لے جایا گیا جہاں ٹیسیو اور اس کے چار آدمیوں نے اسے گولیوں
سے بھون دیا۔ جنگ مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور ماران جانو کے
تمام کاروبار کارلون خاندان کے قبضے میں آ گئے۔ اس طرح جوئے،
سود خوری اور لیبر یونینوں پر بھی ڈان کا اقتدار ہو گیا۔

اپنے کاروباری مسائل حل کرنے کے بعد ڈان کو اب ایک ذاتی مسئلے
کا سامنا ہوا۔ ایک شام کلے مین زا نے ڈان کو مطلع کیا کہ سولہ سولہ سونی
نے دو اور لڑکوں کے ساتھ مل کر احمقانہ انداز میں ایک ہتھیار بند ڈکیتی
ڈالی۔ عام طور سے غصہ نہ ہونے والے ڈان کو بیٹے کی اس حرکت پر
غصہ آ گیا اس نے گیکو پرا آئل کمپنی کے آفس میں سونی کو بلا کر پھٹکارا

اور پوچھا "تم نے یہ کام کیوں کیا؟...... بیس پچاس ڈالر جیسی چھوٹی رقم کے لیے تم نے اپنی جان جوکھم میں کیوں ڈالی؟ تمہیں یہ کام کرنے کا حق کس نے دیا؟ کیسے ہمت ہوئی تمہاری؟"

پہلے چند لمحے تو سونی اپنے والد کا غیر معمولی غصہ دیکھ کر سٹپٹا گیا لیکن پھر اکڑ کر بولا "میں نے آپ کو فنی کا قتل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔"

"آہ" ڈان کے منہ سے ایک آہ نکلی اور وہ اپنی کرسی میں دھنس سا گیا لیکن کچھ بولا نہیں۔

"اس رات جب فنی رخصت ہوا تو ماما نے کہا کہ میں اب گھر جا سکتا ہوں۔ میں جب گھر میں آیا تو میں نے آپ کو چھت پر جاتے دیکھا اور میں نے آپ کا پیچھا کیا۔ میں نے سب کچھ دیکھ لیا تھا۔"

ڈان نے ساری تفصیل سن کر کہا۔ "تب تو میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمہیں کس طرح جینا چاہیے لیکن کیا تم پڑھائی نہیں کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم ایک وکیل بننا نہیں چاہتے ہو؟ ایک وکیل اپنی لیاقت سے اتنا روپیہ کما سکتا ہے جتنا کہ ایک ہزار آدمی اپنی پستول کے سہارے نہیں چرا سکتے ہیں۔"

سونی مسکرا کر بولا۔ "میں خاندانی کاروبار میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔" اور یہ دیکھ کر کہ ڈان خاموش تھے وہ بولا "میں بھی زیتون کا تیل فروخت کرنا سیکھ سکتا ہوں۔"

ڈان پھر بھی کچھ نہ بولا۔ پھر تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس نے کہا "اپنے باپ کو فنی کا قتل کرتے دیکھ لینے سے اس کے

مقدر کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ ڈان نے اپنی پیٹھ موڑ لی۔

"جاؤ اور کل صبح نو بجے آجانا گینکو تمہیں بتا دیگا کہ کیا کام تمہارے سپرد ہوں گے۔"

لیکن گینکو نے ایک دانشمند مشیر کی طرح وہی کیا جو خود ڈان مناسب سمجھتا تھا۔ اس نے سونی کو ڈان کا باڈی گارڈ بنا دیا۔ اس طرح سونی ہر وقت اپنے باپ کے ساتھ رہے گا اور اس طرح اس کی تربیت ہو جائے گی۔ خود ڈان بھی اسکے بعد سے اپنی حکمت عملی پر تفصیل سے وضاحت پیش کرنے لگا۔ تاکہ سونی بھی اس سے واقف ہو جائے۔

ڈان سب سے زیادہ ہدایت سونی کو اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کیلئے کرتے تھے۔ ڈان دھمکیوں کو نہ صرف فضول بلکہ نقصان دہ سمجھتے تھے اور غصے کو وہ ایک خطرناک کمزوری جانتے تھے لہذا آج تک کسی نے ڈان کو نہ تو غصے سے بے قابو ہوتے دیکھا تھا نہ کسی کو دھمکیاں دیتے سنا تھا اور ڈان سونی کو بھی یہی سبق دیتے رہتے۔

کلے مین زا نے بھی سونی کو پستول چلانا سکھائی اور خاص سسلین طریقہ سے ریشم کی ڈوری سے کسی کے گلے میں پھانسی لگانا بھی سکھایا اور سونی رفتہ رفتہ کاروبار کے ہر پہلو کو سیکھتا گیا۔ سونی اپنے والد کا ہر وقت کا ساتھی بن چکا تھا اور دو سال تک وہ ہر اس بیٹے کی طرح نظر آتا تھا جو نیا نیا اپنے باپ کے ساتھ کاروبار میں لگتا ہے۔

اس بیچ اس کا بچپن کا دوست اسی کے خاندان میں پروردہ ٹام ہیگن کالج جانے لگا تھا۔ فریڈی ہائی اسکول میں پڑھتا تھا اور مائیکل پرائمری میں اور چار سالہ کونی ابھی آزادی سے کھیل کود میں اپنا بچپن گزار رہی تھی۔

کافی عرصہ پہلے ڈان کا خاندان بروکس کے ایک بنگلے میں چلا گیا تھا اور اب وہ لانگ آئی لینڈ پر ایک مکان خریدنا چاہتا تھا۔

ڈوکارلون نے اپنی دور اندیشی سے یہ اندازہ لگایا کہ امریکی جرائم کی دنیا میں ہونے والے باہمی جھگڑوں اور قتل و غارت گری کی وجہ سے اخباروں اور سرکاری ایجنسیوں کے مطالبے پر یہاں کی پولس دن بہ دن سخت ہوتی جاتی تھی۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو سرکار کے سخت قانون اور پولس کی سختی سے مافیا آرگنائزیشن کے تمام کاروبار ایک دن تباہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اس نے آپسی جھگڑوں کو ختم کرکے قیام امن کی کوششوں کا آغاز کیا۔

اپنے اس مشن کے خطرات سے وہ ناواقف نہیں تھا۔ ایک سال تک وہ نیویارک میں کئی گروہوں سے مل کر یہ سمجھاتا رہا کہ ایک کونسل کے تحت اپنے اپنے علاقوں میں خاموشی اور امن کے ساتھ کاروبار کریں لیکن اکثر لوگوں کے مفادات ایک دوسرے سے ٹکراتے تھے اور یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ اس کے بعد ڈان نے تاریخ کے عظیم حکمرانوں کی طرح گروہوں کی تعداد کم کرکے انہیں آپس میں اتفاق سے رہنے کی مہم شروع کی۔

نیویارک میں پانچ چھ بڑے اور طاقتور خاندان تھے جن کو ختم کرنا ممکن نہ تھا لیکن ان کے علاوہ وہ بے شمار چھوٹے چھوٹے گروہ تھے جو اپنے طور پر ہر طرح کا غیر قانونی دھندہ کرتے تھے۔ ڈان نے ان کو ہی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کام کیلئے اس نے اپنے تمام تر وسائل صرف کر دئے۔

نیویارک کے ان چھوٹے چھوٹے گروہوں کو ختم کرنے میں تین سال گزر گئے لیکن اس سے بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے حالانکہ شروع شروع میں

تو ایک بدشگونی بھی ہوگئی ۔ ایک سرپھرے گروہ کے کچھ آدمیوں نے ڈان کے
حفاظتی دستے کو چکمہ دیکر ڈان پر حملہ کر دیا ۔ گولی ڈان کے شانے پہ لگی ۔
ڈان کے آدمیوں نے فوراً ہی انہیں گولیوں سے بھون ڈالا لیکن ڈان کو چوٹ
تو آہی گئی تھی ۔

اس واقعے نے سوفی کو اپنی بہادری اور سوجھ بوجھ دکھانے کا موقع دیدیا
اس نے نیپولین بونا پارٹ کی طرح اپنی ٹکڑی لے کر دشمنوں کو چن چن کر مار
ڈالا ۔ سوفی نے لڑائی میں اپنی خداداد صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور اپنی اس
سفاکی کا ثبوت دیا جس کا خود ڈان میں بھی فقدان تھا ۔ اس عمل سے
ڈان کی عظمت میں زبردست اضافہ ہوا اور جرائم کی دنیا اسے اپنا لیڈر
سمجھنے لگی ۔

۱۹۳۶ء کے آس پاس جو بربریت اور خونریزی سوفی کے ہاتھوں ہوئی
اس سے وہ ایک ظالم، نڈر اور بے جگری سے لڑنے والے جنگجو کی حیثیت
سے مشہور ہوا ۔ لیکن دہشت گردی اور خوفناکی میں وہ اب بھی لوفا براسی
کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ۔

براسی نے اکیلے ہی ڈان پر حملہ کرنے والے گروہ کے باقی چھ آدمیوں کو
موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور جب چھ طاقتور خاندانوں میں سے ایک
نے دخل دینے کی کوشش کی تو اکیلے براسی نے ہی اس خاندان کے لیڈر
کو قتل ہی کی دھمکی دے ڈالی تھی ۔ کچھ دن بعد جب ڈان کا زخم ٹھیک ہوا
تو اس نے خاندان کو اس طرح کی انتقامی کارروائیوں سے روک دیا ۔
۱۹۳۶ء میں نیویارک شہر کے جرائم پیشہ گروہوں میں

چھوٹے موٹے واقعات کو چھوڑ کر مکمل طور پر امن قائم ہو چکا تھا۔

جس طرح قدیم حکمراں اپنی قلمرو سے باہر کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تھے اسی طرح ڈان بھی اپنی دنیا سے باہر کی دنیا پر نظر رکھتا تھا۔ اس نے ہٹلر کی آمد، اسپین کا زوال اور میونخ میں جرمنی کے ذریعہ برطانیہ کو دی گئی دھمکی سے یہ اندازہ لگایا کہ دوسری جنگ عظیم لازمی ہو گئی ہے اور اس موقعے پر وہ اپنی تنظیم کو اور مضبوط بنا سکتا ہے بشرطیکہ جرائم کی دنیا میں امن برقرار رہے۔

ڈان نے امریکہ کے تمام خاندانوں کو پیغامات ارسال کئے۔ لاس اینجلز، سان فرانسسکو، کلیولینڈ، شکاگو، فلاڈلفیا، میامی اور بوسٹن وغیرہ کے سربراہوں سے مشورہ کر کے ۱۹۳۹ء میں جرائم کی دنیا کے ان سربراہوں کو منظم کر لیا۔ اس اتحاد کی مجموعی قوت امریکی حکومت سے کم نہیں تھی۔ یہ اتحاد باہمی امن کو برقرار رکھنے کے لئے کوششیں کرنے لگا۔

اس طرح جب ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا اور ۱۹۴۱ء میں امریکہ بھی اس میں شامل ہو گیا تو ڈان وٹو کارلون کی دنیا میں امن و نظم تھا۔ امریکہ کے لاتعداد صنعت کاروں کی طرح کارلون بھی جنگی حالات سے فائدہ اٹھا کر سونے کی فصل کاٹنے کو تیار تھا۔ کارلون خاندان چور بازار میں راشن کارڈ مہیا کرتا، پٹرول کے کوپن بیچتا، رہائش اور سفر کی سہولتیں فراہم کرتا، فوجی ٹھیکے دلاتا اور ٹھیکے پورا کرنے کے لئے چور بازار سے کپڑا اور خوردنی اشیاء سپلائی کرواتا۔ یہی نہیں ڈاکٹروں اور فوجی حکام کو رشوت دے کر اس نے اپنی تنظیم کے نوجوانوں کو فوج کی لازمی بھرتی سے بھی محفوظ رکھا۔ جہاں بے شمار لوگ بے روزگار اور بھوکے تھے وہیں ڈان کے آدمیوں کو حقیقت پر اچھی تنخواہ

ملتی تھی۔ وہ لوگ جنہیں پولیس اور عدالت سے انصاف نہیں ملتا تھا ان کو ڈان انصاف دلواتا تھا۔ جن کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا ان کی مدد ڈان کرتا تھا اس طرح ڈان اپنے اقتدار پر فخر کر سکتا تھا۔ بس ایک کسر تھی کہ اس کا چھوٹا بیٹا اس کی مرضی کے خلاف بحری فوج میں بھرتی ہو گیا تھا۔ ڈان سمجھتا تھا کہ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر دنیا پھر ایک بار بدلے گی اور اسی کے ساتھ ساتھ ڈان کو بھی بدلنا ہو گا۔ اس کے کاروبار میں تبدیلی آئے گی اور کام کرنے کا طریقہ بدل جائے گا اور ڈان اس سب کیلئے بخوبی تیار تھا۔ اس نے اپنے تجربوں سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ وہ اپنی آنکھیں کھلی اور کان کھڑے رکھنے والا انسان تھا لہٰذا آنے والی کل کی دنیا میں کیا ہو گا اس کی جھلک ڈان محسوس کر لیتا تھا۔

اس نے شہر سے باہر لانگ بیچ کے علاقہ میں بڑی جائداد خریدی اور اپنی رہائش وہاں منتقل کر دی۔ یہ علاقہ ایسا تھا جہاں ڈان کو کوئی جانتا نہ تھا ڈان نے وہاں چار گھر بنوائے۔ ایک سونی کے لیے جس کی شادی ہونے والی تھی۔ ایک اپنے لئے، تیسرا گینکو کے خاندان کے لئے اور ایک گھر اس نے خالی چھوڑ دیا۔ ڈان وہاں منتقل ہو گیا تھا۔ اس کے وہاں بس جانے سے لانگ بیچ کے چھوٹے بڑے تمام غنڈے وہاں سے فرار ہو گئے اور لانگ بیچ امریکہ کا جرائم سے عاری علاقہ قرار دیا گیا۔ بھلا اب کس کی مجال تھی جو اس علاقہ میں کوئی خرافات کرتا۔

اور اسی طرح لانگ بیچ کے شمالی علاقہ میں رہ کر ڈان کاریونا ہر اس طریقہ سے اپنے قلمرو کی حدود میں اضافہ کرتا رہا اور پھر جنگ کے ختم ہونے کے بعد دیا کہ ہو نہ و اس وہ بیوہ چال ڈرا۔ لئے آگیا تھا اور ڈان کو دنیا کو اپنی جنگ میں جھونک کر اسے اسپتال پہنچا دیا تھا۔

پندرہ

نیو ہیمپ شائر میں کے ایڈمس کے گھر کے سامنے ایک کار آ کر رکی۔ اس پر نیویارک کی نمبر پلیٹ لگی تھی۔

کے ایڈمس اپنی خوابگاہ کی کھڑکی پر بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔ سامنے سڑک تھی۔ وہ اپنے امتحان کی تیاری کر رہی تھی۔ ابھی وہ دوپہر کے کھانے کیلئے اٹھی تھی کہ یہ کار نظر آ گئی۔ کار کو دیکھ کر اسے حیرانی نہیں ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ دو قوی الجثہ آدمی کار سے باہر نکلے۔ وہ تیزی سے زینے کی طرف دوڑی۔ اسے پورا یقین تھا کہ ان کو مائیکل نے بھیجا ہو گا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ لوگ سیدھے جا کر اس کے ماں باپ سے ملیں۔ اس کے والدین پرانے خیالات کے تھے۔ ایسے معاملات میں انہیں سمجھانے کی بہت ضرورت تھی۔

گھنٹی بجتے ہی وہ دروازے پر پہونچ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دونوں سامنے کھڑے تھے۔ ایک نے اپنی جیب کی طرف اس طرح ہاتھ بڑھایا جیسے غنڈے ریوالور نکالنے کے لئے کرتے ہیں۔ کے ایڈمس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ اس نے اس آدمی کے ہاتھ میں پرس دیکھ لیا تھا۔ اس شخص نے پرس سے اپنا شناختی کارڈ نکال کر کہا۔ "میں نیویارک پولس کا جاسوس جان فلپس ہوں۔" اس نے دوسرے آدمی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا: "یہ میرا ساتھی جاسوس سیریانی ہے۔ آپ شاید مس کے ایڈمس ہیں؟"

کے نے اثبات میں سر ہلایا تو جاسوس نے کہا۔ "کیا ہم اندر آکر آپ سے گفتگو کر سکتے ہیں؟ ہمیں مائیکل کارلون کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے۔"

وہ ایک طرف ہٹ گئی اور دونوں اندر آ گئے۔ اسی لمحے کے ایڈمس کے والد وہاں آ گئے۔ "کیا بات ہے؟" انہوں نے پوچھا۔

اس کے والد سفید بالوں اور مذہبی خیالات کے بزرگ تھے۔ وہ دھیرے سے بولی۔ "یہ لوگ نیویارک سے آئے پولس جاسوس ہیں اور مجھ سے میرے ایک شناسا کے بارے میں کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

مسٹر ایڈمس کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ وہ بولے۔ "آئیے مطالعہ گاہ میں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔"

فلپس نے کہا۔ "ہم صرف آپ کی بیٹی سے بات کرنا چاہتے ہیں مسٹر ایڈمس۔"

"یہ تو کے کی مرضی پر منحصر ہے، بیٹی تم ان لوگوں سے تنہائی میں بات کرنا چاہتی ہو یا میری موجودگی میں؟"

"میں ان سے اکیلے میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔" کے نے اپنے والد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں کو مطالعہ گاہ میں لے گئی۔ بیٹھ کر فلپس نے کہنا شروع کیا۔ "مس ایڈمس کیا آپ نے پچھلے تین ہفتے میں مائیکل کارلون کو دیکھا ہے؟ آپ کو اس کے بارے میں کوئی معلومات ہے؟" اس کے ایک ہی سوال نے اسے ہوشیار کر دیا۔ تین ہفتے پہلے بوسٹن کے اخباروں میں اس نے

نیویارک پولس کے ایک کپتان اور ریڈیو سے نگل سولوزو نام کے ایک اسمگلر کے قتل کے بارے میں پڑھا تھا۔ اخبار میں لکھا تھا کہ یہ واقعہ کارلیون خاندان کے ساتھ ایک گروہی جنگ کے نتیجے میں ہوا ہے۔

کے نے انکار میں سر ہلایا: "نہیں آخری بار میں اس سے اس وقت ملی تھی جب وہ اسپتال میں اپنے والد سے ملنے جارہا تھا اور یہ شاید ایک مہینے پہلے کی بات ہے۔"

سیریانی نے دخل دیتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا: "اس ملاقات کے بارے میں ہمیں معلوم ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسے کہیں دیکھا ہے یا ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا ہے؟"

"نہیں" کے نے کہا۔

جاسوس فلپس نے نرم لہجے میں کہا: "اگر آپ کی اس سے کہیں ملاقات ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں خبر دے دیں۔ ہمارا مائیکل کارلیون سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اگر آپ کا اس سے کوئی تعلق ہے تو آپ بھی مشکل میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کسی بھی طرح اگر اس کی مدد کی تو آپ مصیبت میں پھنس جائیں گی۔"

کے سنبھل کر کرسی میں بیٹھ گئی۔ "میں اس کی مدد کیوں نہ کروں؟" وہ بولی۔ "ہم دونوں شادی کرنے والے ہیں اور شادی شدہ لوگ کیا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟"

جاسوس سیریانی نے جواب دیا۔ "اگر آپ اس کی مدد کریں گی تو قتل میں آپ اس کی مددگار مانی جائیں گی ہم آپ کے اس دوست کی تلاش میں ہیں۔

کیونکہ اس نے نیویارک میں ایک پولس افسر اور ایک مخبر کا قتل کیا ہے ہم جانتے ہیں کہ مائیکل ہی ان کا قاتل ہے۔"

اس کی ہنسی ایسی تھی کہ پولس افسران حیران ہو گئے۔ "مائیک کے ہنسی۔ ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔" وہ بولی۔ "اس نے اپنے خاندان سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھا۔ جب ہم اس کی بہن کی شادی میں گئے تھے تبھی لگا تھا کہ اس کے ساتھ مہانوں جیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ اس وقت پوشیدہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا نام جرائم میں گھسیٹا جائے۔ مائیک غنڈہ نہیں ہے۔ میں اس کو آپ لوگوں سے زیادہ جانتی ہوں۔ اس کے جیسا آدمی قاتل ہو ہی نہیں سکتا۔ میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں کیونکہ وہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔"

جاسوس فلپس نے پوچھا۔ "آپ اسے کب سے جانتی ہیں؟"

"ایک سال سے زیادہ سے۔"

"تو پھر کچھ باتیں ایسی ہیں جو آپ کو معلوم ہونی چاہیئے تھیں۔" فلپس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جس رات وہ آپ سے آخری بار ملا تھا اس رات وہ اسپتال گیا تھا۔ باہر نکل کر پولس کپتان سے اس کی تکرار ہو گئی تھی۔ اس نے پولس کپتان پر حملہ کر دیا لیکن خود زخمی ہو گیا۔ اس کا جبڑا ٹوٹ گیا اور شاید کچھ دانت بھی نکل گئے۔ اس کے دوست اسے لانگ بیچ پر واقع کارلیون کے گھر لے گئے۔ اگلی ہی رات اس نے پولس کپتان اور ایک دوسرے آدمی کو گولی سے اڑا دیا اور غائب ہو گیا۔ ہمارے بھی رابطے ہوتے ہیں، مخبر ہوتے ہیں جو مائیکل کارلیون کی طرف انگلی اٹھا رہے ہیں

لیکن ہمارے پاس اس کے خلاف عدالت میں بتانے لائق کوئی ثبوت نہیں ہے۔
جس ملازم نے قتل ہوتے دیکھا تھا وہ مائیک کی تصویر نہیں پہچان پایا لیکن اگر
اس کو سامنے دیکھے گا تو پہچان لے گا۔ سولوزو کا ڈرائیور بھی ہے جس نے ابھی زبان
بند کر رکھی ہے لیکن اگر مائیکل کارلیون ہمارے قبضے میں آجائے تو ہم اس کی
زبان کھلوا لیں گے۔ ہماری تلاش جاری ہے لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ملی
ہے۔ ہم اس امید میں یہاں آئے تھے کہ آپ ہماری مدد ضرور کریں گی۔"
کے نے دھیمی آواز میں کہا "مجھے آپ کی کہی ہوئی کسی بات پر یقین نہیں
ہے۔" لیکن وہ دل ہی دل یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ مائیکل کے
ٹوٹے جبڑے کی بات ضرور سچ رہی ہو گی۔ مائیکل کسی کا قتل کر سکتا ہے۔ یہ
اس کے لئے واقعی ناقابلِ یقین تھا۔
"اگر مائیکل آپ سے ملنے کی کوشش کرے تو کیا آپ ہمیں مطلع
کر دیں گی؟" فلپس نے پوچھا۔
کے نے انکار میں سر ہلا دیا۔ سیریانی نے خشک لہجے میں کہا "ہم
جانتے ہیں کہ آپ دونوں اکٹھے رہے ہیں۔ ہمارے پاس گواہ ہیں۔
ہوٹلوں کے ریکارڈ ہیں۔ اگر ہم یہ اطلاع اخباروں کو فراہم کر دیں تو آپ کے
والدین کی بہت تذلیل ہو گی ان جیسے معزز لوگوں کو یہ بات کبھی اچھی
نہیں لگے گی کہ ان کی بیٹی کے ایک غنڈے سے تعلقات ہوں۔ اگر آپ
ہمیں صاف صاف سب کچھ نہیں بتائیں گی تو میں ابھی آپ کے والد کو یہاں
بلا کر انہیں ساری بات بتا دوں گا۔"
کے نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا پھر وہ مطالعہ گاہ کے دروازے پر پہونچی۔

اس نے دیکھا کہ اس کے والد کھڑکی کے پاس کھڑے سگار پی رہے ہیں۔
اس نے آواز دی "ڈیڈی ذرا ادھر آیئے۔"
کمرے میں آکر مسٹر ایڈمس جاسوسوں کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھنے لگے۔
کے نے کہا۔ "آپ لوگ میرے والد سے جو کہنا ہو کہہ سکتے ہیں۔"
سیریانی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "مسٹر ایڈمس یہ بات میں آپ کو
آپ کی بیٹی کی بھلائی کیلئے بتا رہا ہوں۔ اس کے ایک ایسے غنڈے
سے تعلقات ہیں جس نے ایک پولیس افسر کو قتل کیا ہے۔ یہ اس قتل
کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہیں۔ شاید آپ انہیں سمجھا سکیں۔"
"حیرت ہے۔" ایڈمس نے شائستگی سے کہا۔
سیریانی نے آگے کہا۔ "آپ کی بیٹی اور مائیکل کے تعلقات ایک
سال سے زیادہ سے ہیں۔ یہ راتوں میں شوہر بیوی کی حیثیت
سے ہوٹلوں میں ٹھہرے ہیں۔ پولیس کو اپنے ایک افسر کے قتل کے
جرم میں مائیکل کارلیون کی تلاش ہے۔ آپ کی بیٹی ایسی کوئی جانکاری
ہمیں دینے سے انکار کر رہی ہے۔ جس سے ہم اس تک پہونچ سکیں۔
آپ اس پر حیرت کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن ہماری نظر میں یہ جرم ہے۔"
"میں آپ کی باتوں کو رد نہیں کرتا۔" ایڈمس نے کہا۔ "مجھے حیرت
اس بات پر ہے کہ میری بیٹی کسی بھاری مشکل میں پڑ گئی ہے بشرطیکہ
آپ یہ نہ کہہ رہے ہوں کہ یہ.... یہ خود بھی گینگسٹر ہے۔"
کے نے حیرت سے اپنے والد کی طرف دیکھا۔ اسے حیرت تھی کہ اس کے

والد نے کس طرح یہ ساری باتیں بغیر کسی احتجاج کے سنی تھیں۔
مسٹر ایڈمس نے نہایت اعتماد سے کہا۔ "ویسے آپ اطمینان رکھئے اگر اس لڑکے نے اپنی شکل بھی یہاں دکھائی تو میں خود آپ کو اطلاع دوں گا اور میری لڑکی بھی یہی کرے گی۔ اب آپ ہمیں معاف کیجئے اس لئے کہ ہمارا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

ایڈمس ان دونوں کو چھوڑ کر لوٹا تو اس نے اپنی بیٹی کو ڈنر ٹیبل پر روتے دیکھا۔ اس کی ماں بھی پاس بیٹھی تھی لیکن وہ بیٹی کے رونے پر دھیان نہیں دے رہی تھی شاید اپنے شوہر سے ایسے جاسوسوں کی آمد کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا۔

ایڈمس چپ چاپ آکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کے اب بس کرو۔ رونے کی کوئی ضرورت نہیں" اس کی ماں نے کہا۔ "مجھے پوری امید ہے کہ یہ سب کوئی غلط فہمی ہے۔ مائیکل ایک اچھا لڑکا تھا۔"

"لیکن آپ کو مائیکل کے بارے میں کیسے معلوم ہے۔" کے حیران ہو کر پوچھ رہی تھی۔ "ہم تمہارے نام آئے خط پڑھ لیا کرتے تھے۔" یہ اس کے والد تھے جو اس سے مخاطب تھے۔ یہ سن کر کے کو ایکدم سے غصہ آگیا۔ "آپ ــ مگر یہ غیر اخلاقی حرکت آپ نے کی کیسے؟"

"سنو بیٹی۔ تم نادان ہو اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بات کی خبر رکھیں کہ تم کس سے مل رہی ہو، کیا کر رہی ہو ــ ہم آخر تمہاری بھلائی ہی

سوچیں گے۔" کے کے والد نے سکون سے اسے سمجھایا۔
"ڈیڈی" کے روتی ہوئی بولی۔ "وہ مجرم نہیں ہے..... وہ مجرم ہو ہی نہیں سکتا۔"
"اگر وہ مجرم نہیں ہے اور غائب ہو گیا ہے تو ممکن ہے اسے کچھ ہو گیا ہو؟"
پہلے تو یہ بات کے کی سمجھ میں نہیں آئی، جب سمجھ میں آئی تو وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔
تین دن کے بعد کے ایڈمس لانگ بیچ میں ایک ٹیکسی سے اتری۔ وہ پہلے سے فون کر کے وہاں آئی تھی اس لئے اسکا انتظار ہو رہا تھا۔ ٹام ہیگن اسے دروازے پر کھڑا ملا۔ اسے دیکھ کر کے کو بہت مایوسی ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ ہیگن کچھ نہیں بتائے گا۔
ٹام ہیگن اسے کمرے میں لے گیا اور ہلکی شراب کا ایک گلاس دیا۔ کے کو دو تین آدمی اور وہاں ٹہلتے دکھائی دئے لیکن سونی نظر نہیں آیا۔ اس نے ٹام ہیگن سے پوچھا۔ "آپ کو معلوم ہے مائیک کہاں ہے؟ آپ بتا سکتے ہیں کہ میں اس سے کہاں مل سکتی ہوں؟"
ہیگن بولا۔ "ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے لیکن وہ محفوظ ہے۔ جب اس نے کپتان کے قتل کی بات سنی تو خوفزدہ تھا کہ کہیں یہ الزام اس پر نہ لگایا جائے اس لئے اس نے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کچھ مہینوں بعد مجھ سے ملنے کی کوشش کریگا۔"
یہ بات نہ صرف یہ کہ جھوٹ تھی بلکہ ہیگن نے اس جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی

کوشش بھی نہیں کی تھی۔

کے نے پوچھا۔ "کیا اس کپتان نے سچ مچ مائیک کا جبڑا توڑ دیا تھا؟"

"ہاں لیکن مائیک کا مزاج انتقام لینے جیسا نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے جو کچھ ہوا ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

کے نے اپنا پرس کھول کر ایک خط نکالا۔" اگر اس کی کبھی آپ سے ملاقات ہو تو یہ خط اس تک پہونچا دیجئے۔"

ہیگن نے سر کی خفیف سی جنبش سے انکار کیا اور کہا۔" اگر میں نے یہ خط لے لیا اور بعد میں تم نے عدالت میں بتا دیا کہ میں نے یہ خط تم سے لیا تھا تو شاید اس کا مطلب یہ نکال لیا جائے کہ مجھے مائیک کا پتہ معلوم تھا۔ تم تھوڑا انتظار کرو شاید مائیک تم سے ملنے کی کوشش کرے۔"

اس نے شراب ختم کی اور جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہیگن ہال تک اس کے ساتھ آیا لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ایک خاتون اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ کے اسے فوراً پہچان گئی۔ وہ مائیکل کی ماں تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بولی۔" آپ کیسی ہیں مسز کارلون؟"

خاتون نے غور سے اسے دیکھا پھر ان کے چہرے پر شیریں مسکراہٹ نمودار ہوئی۔" اوہ، تم مائیک کی دوست ہو۔" مسز کارلون نے کہا۔" کچھ کھایا تم نے؟" کے نے انکار کیا۔ مسز کارلون خفا ہوتے ہوئے تمام ہیگن سے مخاطب ہوئیں۔" کیسے آدمی ہو؟

بیچاری کو کافی تک نہیں دی انھوں نے کے کا ہاتھ پکڑا اور باورچی خانے کی طرف لے گئیں۔ "تم کافی پیو اور کچھ کھالو۔ پھر کوئی تمہیں تمہارے گھر تک چھوڑ آئے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ تم جیسی اچھی لڑکی ٹرین سے گھر جائے۔" انہوں نے کے کو ایک کرسی پر بٹھادیا اور اس کے سامنے ڈبل روٹی، پنیر اور سلاد رکھ دی۔

کے دھیرے سے بولی۔ "میں مائیک کے بارے میں پوچھنے آئی تھی۔ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ ہیگن کا کہنا ہے کہ کسی کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے؟"

ہیگن جلدی سے بولا۔ "اس وقت اسے ہم بس اتنا ہی بتا سکتے ہیں مام۔"

مسز کارلون نے حقارت سے ہیگن کی طرف دیکھا۔ "تم مجھے یہ سکھا رہے ہو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے ایسا تو کبھی امیرے شوہر نے بھی نہیں کیا۔"

"مسٹر کارلون اب ٹھیک ہیں؟" کے نے پوچھا۔

"ہاں۔" مسز کارلون نے کہا۔ "وہ بوڑھے ہوتے جارہے ہیں اور کچھ سٹھیا گئے ہیں ورنہ ان کی یہ درگت نہ بنتی۔" یہ کہتے ہوئے انہوں نے کے کی طرف کافی بڑھائی۔ جب وہ کافی پی چکے تو مسز کارلون نے کے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔ "مائیک تمہیں خط نہیں لکھے گا تمہیں اس کی کوئی خبر بھی نہیں ملے گی۔ وہ دو تین سال روپوش رہے گا۔ شاید اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کر کے شادی کر لو۔"

کے نے اپنے پرس سے خط نکالا۔ "کیا آپ یہ خط اسے بھیج سکتی ہیں؟"

انہوں نے خط لے لیا اور اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا "ضرور۔"
ہیگی نے مخالفت کرنی چاہی لیکن انہوں نے اسے پھر اطالوی میں ڈانٹ دیا۔ پھر وہ کے کو دروازے تک لے آئیں۔ اس کے گال کا بوسہ لیا اور کہا۔ "تم مائیک کو بھول جاؤ۔ اب وہ تمہارے لئے مناسب مرد نہیں رہ گیا ہے۔"

باہر ایک کار کے کا انتظار کر رہی تھی۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ وہ بغیر ایک لفظ کہے اسے اس کے ہوٹل تک لے آئے۔ کے بھی خاموش رہی۔ وہ خود کو یہ سچائی قبول کرنے کے قابل بنا رہی تھی کہ جس نوجوان سے اس نے محبت کی تھی وہ ایک قاتل تھا اور یہ سچائی اسے کسی اور سے نہیں خود مائیکل کی ماں سے معلوم ہوئی تھی۔

سولہ

۱

کارلوریجی ساری دنیا سے بیزار اور خفا تھا۔ کونی کارلون سے شادی ہوتے ہی اسے کارلون خاندان سے دودھ کی مکھی کی طرح دور پھینک دیا گیا تھا۔ اس کے حوالے مین ہٹن (اپر ایسٹ سائڈ) میں ایک سٹے کا اڈہ کر دیا گیا تھا جبکہ وہ امید کر رہا تھا کہ اس کو لانگ بیچ پر ہی رکھا جائے گا۔ جہاں وہ خاندان کے وسیع کاروبار میں حصہ لے گا اور مربات کا رازدار ہوگا لیکن ڈان نے اسے لانگ بیچ میں نہیں رکھا تھا۔ بلکہ یہاں (مین ہٹن میں) بھیج دیا تھا۔ "عظیم ڈان" اس نے حقارت سے سوچا۔ "اب ان کے دن لد چکے ہیں، بھلا کوئی 'عظیم ڈان' اس طرح سڑک پر گولیاں کھا کر ڈھیر ہو جاتا ہے؟ کاش وہ مر جائے تو سونی سے میں اچھے سلوک کی امید کر سکتا ہوں۔"

اس نے کافی بناتی ہوئی اپنی بیوی پر ایک نظر ڈالی اور مزید بیزاری محسوس کی۔ اونہہ! ابھی چھ ماہ ہوئے ہیں شادی کے اور موٹی بھینس ہو گئی ہے۔ "تم عورت سے زیادہ بھینس معلوم ہوتی ہو۔" اس نے اس سے حقارت سے کہا۔ اور کونی کی آنکھوں میں اپنی تذلیل پر آنسو تیرتے دیکھ کر اس نے سکون محسوس کیا۔ "ہو گی ڈون کی بیٹی لیکن اب میری بیوی ہے اور میں جیسا چاہوں اس کے ساتھ سلوک کر سکتا ہوں۔" اس نے سوچا۔

اس نے اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات بڑی "اچھی" طرح سے کی تھی کونی نے تحفے میں آئی رقم والا پرس اپنے قبضے میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن کارلو نے اس کی خوب اچھی پٹائی کر کے پرس چھین لیا تھا۔ اس نے اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ رقم اس نے کہاں خرچ کی۔ حالانکہ اسے افسوس تھا کہ اس نے پندرہ ہزار ڈالر جیسی بڑی رقم جسم فروش عورتوں اور ریس کے گھوڑوں پر خرچ کر ڈالی تھی۔

اس نے ڈٹ کر ناشتہ کیا۔ اسے اپنے جسم پر بڑا غرور تھا۔ وہ اپنے آپ کو کارلیون خاندان کے لئے کام کرنے والے طاقتور لوگوں سے کہیں زیادہ طاقتور سمجھتا تھا۔ چاہے وہ کلے مین زا ہو، یا ٹے سیو ہو یا روکو لمپونی۔ اس کا اندازہ تو یہاں تک تھا کہ وہ سونی کو بھی پیٹ سکتا ہے۔ لیکن وہ سونی کی بربریت اور غصے سے ڈرتا تھا لیکن سونی کو اس نے اپنے لئے ہمیشہ خوش مزاج اور ملنسار پایا تھا۔

اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا۔ اسے اپنے اس فلیٹ سے نفرت تھی۔ وہ زیادہ آسائش کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور اپنے کام کے سلسلے میں اسے بہت دور جانا پڑتا تھا۔ آج اتوار تھا اور وہ حد سے زیادہ مصروف تھا۔

اس نے کونی کی طرف دیکھا۔ وہ تیار ہو رہی تھی اور ایسے کپڑے پہن رہی تھی جو اسے بالکل پسند نہیں تھے۔ اس لباس میں اس کی عمر بیس سال سے زیادہ لگتی تھی۔ "کہاں جا رہی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"لانگ بیچ" کونی نے نرم لہجے میں کہا: "اپنے ڈیڈی سے ملنے۔

وہ ابھی تک بستر سے اٹھ نہیں سکتے اور انہیں سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔"
کارلو نے تجسس سے پوچھا۔"کیا کام اب بھی سوفی چلا رہا ہے؟"

"کیسا کام؟"

وہ غصے میں سرخ ہو گیا۔"حرامزادی، کتیا۔ مجھ سے اس طرح بات کرے گی تو مار مار کر پیٹ کا بچہ باہر نکال دوں گا۔" کونی خوفزدہ نظر آنے لگی۔ اس بات سے کارلو کا غصہ اور بڑھ گیا۔ وہ جھپٹ کر کرسی سے اٹھا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کر دیا۔ کونی کے چہرے پر انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ متواتر اس نے دو تین تھپڑ جڑ دیئے۔ کونی کا اوپری ہونٹ پھٹ گیا اور چہرے پر خراشیں پڑ گئیں۔ یہ دیکھ کر اس نے ہاتھ روک دیا۔ نہیں چاہتا تھا کہ چہرے پر کوئی نشان آئے۔ کونی دوڑ کر اپنی خوابگاہ میں چلی گئی اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ کارلو ریجی نے قہقہہ لگایا اور اپنی کافی پینے لگا۔

سگریٹ ختم کر کے وہ اٹھا اور خوابگاہ کے دروازے پر دستک دی۔
"دروازہ کھولو ورنہ میں اسے توڑ دوں گا۔" اسے کوئی جواب نہیں ملا۔
"جلدی کرو مجھے کپڑے بدلنے ہیں۔" وہ تیز آواز میں بولا۔ دروازہ کھول کر کونی نے اس کی طرف پشت کر لی اور پلنگ پر لیٹ گئی۔

اس نے جلدی سے کپڑے بدلے۔ کونی پر نظر پڑی تو پتہ چلا کہ وہ اپنے کپڑے بدل چکی ہے۔ کارلو چاہتا تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جائے اور کوئی تازہ خبر لائے۔"کیا بات ہے، دو چار تھپڑوں نے ہی تمہارے دم خم نکال دیئے؟"

"اب میں نہیں جانا چاہتی۔" وہ روہانسی ہو گئی۔ کارلو نے پھر غصے میں ہاتھ بڑھایا اور اس کا چہرہ اپنی طرف کر لیا۔ اس کی سمجھ میں آ گیا کہ اب وہ کیوں جانا نہیں چاہتی ہے۔ اس کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔

وہ فلیٹ سے باہر نکلا۔ بیوی کی پٹائی کر کے ہمیشہ اس کا موڈ اچھا ہو جاتا تھا وہ اس طرح کارلون خاندان کے ذریعہ اس کی کی گئی توہین کا بدلہ نکالتا تھا۔

پہلی بار جب اس نے کونی کی ایسی پٹائی کی تھی تو وہ فکرمند ہو گیا تھا کونی اس کی شکایت کرنے اور اپنی متورم آنکھ دکھانے سیدھی لانگ بیچ چلی گئی تھی۔ لیکن جب وہ واپس لوٹی تو بڑی نیک اور معصوم بنی ہوئی تھی۔ کچھ ہفتے وہ بھی شریفوں کی طرح رہا۔ یہاں تک کہ ہم بستری کا لطف وہ دن میں تین تین بار حاصل کرتے آخر کونی کو جب یقین ہو گیا کہ وہ اب اس پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا تب اس نے اپنے شوہر کو بتایا کہ اسکی شکایت پر حقیقتاً کیا ہوا تھا۔

اس کے والدین نے اس سے کوئی ہمدردی نہیں دکھائی تھی۔ اُلٹے اس سارے قصے کو انہوں نے بڑے مزاحیہ انداز میں لیا۔ پھر اس کی ممی کو کچھ ہمدردی ہوئی تو اس نے اس کے ڈیڈی سے کہا کہ وہ کارلو ریجی سے بات کرے۔ ڈیڈی نے صاف انکار کر دیا اور کہا۔" وہ میری لڑکی ہے لیکن اب وہ اپنے شوہر کی بیوی ہے۔ اسے اپنے فرائض کا علم ہے۔ اٹلی کا بادشاہ بھی میاں بیوی کے درمیان دخل دینے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

اپنے گھر جاؤ اور ایسا برتاؤ کرنا سیکھو کہ وہ تم پر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھائے۔"
کونی نے غصے میں اپنے والد سے کہا تھا "کیا آپ نے بھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا ہے؟" تو انہوں نے کہا۔" اس نے کبھی ایسی نوبت ہی نہیں آنے دی۔" اور اس کی ماں نے مسکراتے ہوئے اس کا اعتراف کیا تھا۔

کونی نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کے شوہر نے شادی میں ملے سارے تحائف اور رقم اس سے چھین لی ہے اور اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ اس نے اس روپے کا کیا کیا؟ یہ سن کر اس کے ڈیڈی نے کہا تھا۔" اگر میری بیوی تمہاری طرح مغرور ہوتی تو میں بھی یہی کرتا۔" اور اس طرح کچھ خوفزدہ کچھ پریشان سی وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ڈیڈی کی پیاری بیٹی رہی تھی۔ لہٰذا اسے ان کا یہ تبدیل شدہ رویہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

لیکن ڈان اتنا بے حس نہیں تھا جتنا کہ اس نے ظاہر کیا تھا۔ حقیقتاً اسے اپنی بیٹی سے پوری ہمدردی تھی لہٰذا اس نے معلومات حاصل کی تھی کہ کارلو ریجی نے شادی میں ملی رقم کا کیا کیا تھا۔ اس نے کارلو ریجی کے کام پر نگاہ رکھنے کے لئے آدمی بھی لگا دئے تھے لیکن ڈان اس کے گھریلو معاملات میں دخل نہیں دے سکتا تھا۔ جو شخص بیوی کے مائیکے والوں سے خوفزدہ ہو جائے وہ شوہر کے فرائض کیسے انجام دے سکتا ہے؟ اور ڈان کارلو کو دھمکانا نہیں چاہتے تھے کہ اس سے دونوں کے تعلقات اور خراب ہو جائیں گے۔ یہ ایک تشویشناک صورت حال تھی۔ پھر جب کونی حاملہ ہو گئی تو اس نے محسوس کیا کہ ڈان نے ٹھیک ہی فیصلہ کیا تھا۔

لیکن اب بھی کوئی اپنی پٹائی کا ذکر اکثر اپنی ماں سے کرتی رہتی تھی تا آخر
ماں کو پھر ڈان سے بات کرنی پڑی۔ کوئی نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ اپنے
شوہر سے طلاق لے لیگی۔ زندگی میں پہلی بار ڈان اس سے ناراض ہوا
تھا۔ "وہ تمہارے بچے کا باپ ہے تم جانتی ہو کہ دنیا ایسے بچوں سے
کیسا برتاؤ کرتی ہے جن کے باپ نہیں ہوتے۔" اس نے کوئی سے پوچھا تھا۔
یہ ساری باتیں جان کر کارلوریجی کا حوصلہ بڑھ گیا تھا۔ وہ دوستوں
کے سامنے اکڑ دکھاتا کہ جب اس کی بیوی کچھ کہتی ہے تو میں مار مار کر
اس کا بھرکس نکال دیتا ہوں۔ دوست یہ سن کر اس کی تعریف کرتے
کہ وہ عظیم ڈان کارلیون کی بیٹی کو پیٹنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔
اگر کارلوریجی کو پتہ چل جاتا کہ اس کی کرتوتوں کی بات سن کر سونی
کارلیون اتنا گرم ہوا تھا کہ اس کا قتل کرنے کو آمادہ ہو گیا تھا اور صرف
ڈان کے کہنے سے اس نے اپنے آپ کو روک رکھا تھا تو شاید اسے یہ
اکڑ نہ ہوتی سونی کا حال یہ تھا کہ وہ کارلوریجی کے سامنے نہیں آتا تھا کہ
کہیں اسے دیکھ کر اس کا خون پھر نہ کھولنے لگے۔
لہٰذا اس دن بھی کارلوریجی جب گھر سے نکل کر سڑک پر آیا تو بے پروائی
سے جاکر اپنی کار میں بیٹھا اور چل دیا لیکن اس نے سونی کی کار کو نہیں
دیکھا جو اس کے گھر کی طرف ہی آرہی تھی۔
سونی کارلیون لوسی مین سینی کے ساتھ رات گزار کر واپس لوٹ رہا
تھا وہ باڈی گارڈ اس کی کار کے آگے ایک کار میں اور دو پیچھے ایک دوسری
کار میں تھے۔ سونی کو لوسی کے جسم کا ایسا چسکا لگ گیا تھا کہ وہ فطرہ کی

پرواہ کئے بغیر بھی اس سے ملنے جاتا تھا۔ اب واپس لوٹتے وقت اسے خیال آیا کہ کیوں نہ وہ کونی کو بھی اپنے ساتھ لانگ بیچ لیتا چلے۔ وہ جانتا تھا کہ کارلو خود چلا گیا ہوگا اور کونی کو اگر لانگ بیچ آنا ہوا تو اسے بس میں سفر کرنا پڑے گا۔

اس نے اپنے اگلے دو باڈی گارڈوں کے پہلے عمارت میں داخل ہو جانے کا انتظار کیا۔ اس نے دیکھا کہ پیچھے کے دونوں آدمی گلی میں چوکسی کے لئے کھڑے ہو چکے ہیں۔ وہ خود بھی پوری طرح محتاط تھا۔ اس بات کی امید نہیں تھی کہ اس کے دشمنوں کو اس کے شہر میں ہونے کا علم ہو لیکن پھر بھی وہ احتیاط سے کام لیتا تھا۔

وہ آٹھ منزل زینے چڑھ کر کونی کے فلیٹ تک پہونچا اور دروازے پہ دستک دی۔ اس نے کارلو کی کار کو وہاں سے روانہ ہوتے دیکھا تھا اس لئے اسے پتہ تھا کہ کونی گھر پر تنہا ہے۔ کوئی جواب نہ ملا تو اس نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے اس کی بہن کی دبی ہوئی آواز آئی۔ "کون ہے؟"

یہ خوفزدہ سی آواز سن کر سونی ساکت رہ گیا۔ اس کی بہن تو کارلون خاندان کے کسی بھی فرد کی طرح باہمت اور دبنگ تھی۔ کیا ہو گیا ہے اسے؟ وہ بولا۔ "میں سونی ہوں۔" دروازہ کھلا اور کونی سسکتی ہوئی اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ سونی نے پیار سے اسے باہوں میں کس لیا۔ وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے اسے اپنے سے الگ کیا۔ کونی کا متورم چہرہ دیکھ کر اسے

یہ سمجھتے دیر نہیں لگی کہ اسے کیا ہوا ہے۔

وہ اس سے الگ ہوا اور اسی لمحے اس کے شوہر کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا۔ غصے میں اس کا چہرہ سرخ اور بھیانک ہو چکا تھا۔ کونی نے اس کا چہرہ دیکھا تو ڈر گئی اور اسے فلیٹ کے اندر کھینچنے لگی۔ وہ اپنے بھائی کے غصے سے واقف تھی۔ اسی لئے کبھی اس نے سونی سے اپنے شوہر کی شکایت نہیں کی تھی۔ زبردستی گھسیٹتے ہوئے وہ اسے فلیٹ کے اندر لے گئی۔

"دراصل غلطی میری ہی ہے۔" وہ بولی۔ "جھگڑے کی شروعات میں نے کی تھی۔ میں نے اسے مارنے کی کوشش کی تو وہ مجھے مار بیٹھا۔" سونی نے بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو پایا اور کہا۔ "میرے ساتھ گھر چلو گی؟"۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ پھر بولا "میں سوچ رہا تھا کہ تم ڈان کو دیکھنے کے لئے بےچین ہو گی۔ اس لئے تمہیں لینے آ گیا۔"

"میں نہیں چاہتی کہ سب مجھے اس حال میں دیکھیں۔" کونی نے کہا۔ "میں اگلے ہفتے آؤں گی۔" سونی نے صرف "ٹھیک ہے" کہا۔ اس نے فون اٹھایا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔ بات کرنے سے پہلے اس نے کونی سے کہا۔ "میں تمہارے لئے ایک ڈاکٹر کو یہاں بلا رہا ہوں۔ ایسی حالت میں تمہیں محتاط رہنا چاہئے۔ بچہ ہونے میں ابھی کتنے مہینے باقی ہیں؟"

"دو، سونی تم خدا کے لئے کچھ مت کرنا۔"

سونی زور سے ہنسا۔ اس کے چہرے سے بربریت ٹپک رہی تھی۔ اس نے کہا۔ "فکر مت کرو میں تمہارے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے

یتیم نہیں کروں گا۔" اس نے کونی کے گال کا بوسہ لیا اور باہر آگیا۔

— ۲ —

سڑک نمبر ایک سو بارہ پر آئس کریم کی ایک دکان کے آگے کاروں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ یہ دکان دراصل کارلو ریجی کے جوئے کے کاروبار کا ہیڈ کوارٹر تھی۔ سڑک پر لوگ کھڑے تھے۔ کچھ اخبار پڑھ کر یہ جاننا چاہ رہے تھے کہ بیس بال کی کون سی ٹیم کس ٹیم سے کھیلنے والی ہے

کارلو اسٹور کے پیچھے بنے بڑے کمرے میں پہونچا۔ اس کے دوست وہاں پہلے سے موجود تھے۔ ان کے سامنے داؤں لکھنے کے لئے کاغذ رکھے تھے۔ لکڑی کے اسٹینڈ پر ایک سیاہ تختہ رکھا تھا جس پر چاک سے سولہ ٹیموں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اس پر یہ بھی لکھا تھا کہ کس ٹیم کا مقابلہ کس ٹیم سے ہوگا۔

کارلو دیوار پر لگے ایک ٹیلیفون پر پہونچا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فون رکھ دیا اور سیاہ تختہ کے پاس پہونچا۔ اس نے ہر مقابلے کے سامنے لکھ دیا کہ شرط پر ایک کے بدلے کتنے ملنے والے تھے کاروبار میں بے ایمانی کرنے کا اس کا اپنا طریقہ تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس کا کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ ڈان نے اپنے داماد کے ہر کام کو باریکی سے چیک کرنے کے لئے آدمی لگا دئے تھے۔

اسٹور کے پیچھے بنے کمرے میں جواری پہونچنے لگے تھے۔ وہ اپنی شرطیں لکھوا رہے تھے اور پیسے جمع کروا رہے تھے۔ کارلو کے دوست جلدی جلدی

شرطیں لکھ رہے تھے - کام پورا ہونے کے بعد کارلوزیچی پچھواڑے سے باہر نکل آیا -

اسی عمارت کے اوپر ایک فلیٹ تھا جس میں اسٹور کے مالک کا خاندان رہتا تھا - زیچی وہاں پہونچا - وہاں سے فون کر کے اس نے ساری شرطیں سیر جول ایکسچینج لکھوائیں اور ساری رقم ایک پردے کے پیچھے دیوار میں بنے سیف میں چھپا کر رکھ دی - اس کے بعد وہ نیچے اسٹور میں آگیا -

اتوار ہونے کی وجہ سے سارا دن جواری آتے رہے - دوپہر سے پہلے ایسے لوگ آتے تھے جنہیں اپنے خاندان کی پرواہ نہیں ہوتی تھی - اسی طرح کارلوزیچی اتوار کا سارا دن مصروف رہتا تھا -

ڈیڑھ بجے کے قریب جب بھیڑ کم ہو گئی تو کارلوزیچی کھلی ہوا کھانے اسٹور کے باہر آکر بیٹھ گیا - اس کے دوست اس کے ساتھ تھے - اسی وقت ایک پولیس کار وہاں سے گزری - انہوں نے اسے ان دیکھا کر دیا مقامی پولیس ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی تھی - وہاں چھاپہ مارنے کے لئے اعلیٰ افسران سے ہدایات ملنا ضروری تھا اور اس کی انہیں پیشگی اطلاع مل جاتی تھی -

کارلوزیچی ہنستا ہوا اپنے ساتھیوں سے بولا - "آج پھر بیوی کی پٹائی کرنی پڑی - سالی کو سمجھانا پڑتا ہے کہ اصلی باس کون ہے ؟"

ایک دوست نے کہا - "اب تک تو وہ بہت بھول چکی ہو گی ؟"

"ہاں لیکن میں نے تو اس کے منہ پر ہی دو چار تھپڑ لگائے تھے - سالی سمجھتی ہے کہ مجھ پر حکم چلا سکتی ہے - میں یہ برداشت نہیں کر سکتا" کارلوزیچی نے کہا -

اسی لمحے ایک تیز رفتار کار وہاں آکر رکی۔ کار کے بریک چیخے۔ کار ابھی ٹھیک سے رکی بھی نہ تھی کہ ایک شخص بڑی تیزی سے باہر نکلا۔ دیکھنے والوں کو سانپ سونگھ گیا۔ وہ آدمی سونی کارلیون تھا۔

اس کا چہرہ سرخ اور خوفناک لگ رہا تھا۔ پلک جھپکتے ہی اس نے کارلو رِجی کو گردن سے پکڑ لیا اور اسے دوسروں کے پاس سے الگ کیا۔ وہ اسے سڑک پر گھسیٹنا چاہتا تھا لیکن کارلو نے بڑی مضبوطی سے ریلنگ کو پکڑ رکھا تھا۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ بڑا خوفناک منظر تھا۔ سونی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کارلو کو بری طرح مارنا شروع کر دیا۔ وہ کارلو کو برا بھلا بھی کہتا جا رہا تھا۔ کارلو کم طاقتور نہیں تھا لیکن اس نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش بھی نہیں کی اور نہ ہی رحم کی بھیک مانگی۔

اس کے دوستوں کو ہمت نہیں تھی کہ مداخلت کریں۔ وہ سمجھے کہ سونی اپنے بہنوئی کا قتل کرنے کے ارادے سے آیا ہے اس لئے اپنی بھی حالت ویسی بنانے کو تیار نہیں تھے اور دور سے کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اس وقت سونی کی کار کے پیچھے ایک اور کار آکر رکی اور اس کے دو باڈی گارڈ جھپٹ کر آگے بڑھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے دخل دینے کی کوشش نہیں کی۔ ہاں اگر کوئی تماشائی کارلو کی مدد کو آتا تو یقیناً وہ اس سے نبٹنے کو تیار تھے۔

سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ کارلو نے مکمل خود سپردگی کی ہوئی تھی اور شاید اسی عمل نے اس کی جان بچا دی تھی۔ وہ ریلنگ کو

مضبوطی سے پکڑے تھا۔ سوفی اسے گھسیٹ کر سڑک پر نہیں لے جا سکا۔ سوفی اس وقت تک اس پر لات گھونسے برساتا رہا جب تک اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو گیا۔ آخر میں وہ بولا۔ "حرامزادے پھر کبھی میری بہن پر ہاتھ اٹھایا تو تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔"

ان الفاظ نے ماحول میں سکون طاری کر دیا۔ اگر سوفی نے اسے مار دینے کا ارادہ کیا ہوتا تو وہ اسے دھمکی نہ دیتا۔ وہ دھمکی اس نے مجبور ہو کر دی تھی لیکن وہ اس دھمکی کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ کارلو نے سوفی کی طرف دیکھا تک نہیں۔ وہ ریلنگ پکڑے سر جھکائے کھڑا رہا۔ وہ اس وقت تک اسی طرح کھڑا رہا جب تک تمام کاریں چلی نہیں گئیں اور اپنے ایک دوست کی پیار بھری آواز اس نے نہ سن لی "کارلو اندر اسٹور میں چلو۔"

کارلو نے ریلنگ چھوڑ کر سر اٹھایا پھر ان لوگوں پر نظر ڈالی جن کے سامنے اس کی توہین ہوئی تھی۔ خوف و دہشت سے اس کا سر گھوم رہا تھا۔ ایک دوست اسے پکڑ کر پیچھے کی طرف لے گیا اور اس کے چہرے پر برف پھیرنے لگا۔ چہرہ کہیں سے کٹا پھٹا نہیں تھا لیکن کئی جگہ خراشیں آ گئی تھیں اور ورم آ گیا تھا۔ خوف اب کم ہو رہا تھا لیکن توہین کا احساس اسے مارے ڈال رہا تھا۔ ایک دوست نے اسے سنبھال کر ایک پلنگ پر لٹا دیا اور کارلو کو یہ احساس بھی نہ ہوا کہ اس کا ایک قریبی دوست سالی رگیس وہاں سے غائب ہے۔

پیدل چلتا ہوا سالی رگیس تھرڈ ایونیو پہونچا اور اس نے روکو لمپونی کو

فون کر کے اسے سارا قصہ بتا دیا۔ روکو نے سکون سے ساری باتیں سنیں پھر اس کی اطلاع اپنے کیپو رزائم ہیڈ کلے مین زا کو دی۔ کلے مین زا غرایا۔

"یا خدا تیری پناہ.... سونی اور اس کا غصہ...."

کلے مین زا نے لانگ بیچ پر ٹام ہیگن کو فون کیا۔ ہیگن کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا۔ "اپنے کچھ آدمیوں کو کاروں پر جتنی جلدی ہو سکے لانگ بیچ آنے والی سڑک پر لگا دو ممکن ہے سونی ایکسیڈنٹ کر بیٹھے۔ جب اسے غصہ آتا ہے تو بدحواس ہو جاتا ہے۔ شاید اس طرح ہمارے دوستوں کو بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ وہ شہر گیا تھا۔"

کلے مین زا نے کہا۔ "جب تک میں کسی کو بھیجوں گا سونی گھر پہونچ چکا ہو گا۔"

"تم جو کر سکتے ہو کرو۔" ہیگن نے کہا۔

کلے مین زا نے روکو لمپونی کو فون کیا اور اسے ضروری ہدایت دی۔ پھر خود اپنے تین باڈی گارڈوں کو بلایا اور کار سے نیو یارک شہر کی طرف چل پڑا۔

اسٹور کے سامنے کھڑے تماشائیوں میں ایک جواری ٹاٹا گلنیا کا جاسوس بھی تھا۔ اس نے اپنے باس کو فون کیا لیکن جب تک خبر ٹاٹا گلیا خاندان کے سربراہ تک پہونچتی سونی واپس اپنے گھر پہونچ چکا تھا۔ اور اپنے والد کی ڈانٹ کھانے کی تیاری کر رہا تھا۔

•

سسّتی ہار

کارلون خاندان کی دیگر پانچ مافیا خاندان کے ساتھ شروع ہونے جنگ ان سب خاندانوں کے لئے بہت مہنگی ثابت ہوئی۔ اوپر سے پولیس کی سختی نے حالات کو اور بھی الجھا دیا۔ پولس کپتان میک لسکی کے قاتل کو پولس جلد از جلد گرفتار کرنا چاہتی تھی۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ پولیس نے سیاسی دباؤ میں آنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس طرح تمام ناجائز کاروبار ٹھپ ہونے لگے۔

عدم تحفظ کے احساس نے کارلون خاندان کا اتنا نقصان نہیں کیا جتنا دوسرے خاندانوں کا ہوا۔ کارلون خاندان کی بیشتر آمدنی جوئے پر منحصر تھی ان کے کام کرنے والے آدمی پولیس کے قبضے میں جانے لگے تھے۔ ان کے کئی اڈوں پر چھاپے پڑے۔ اڈے چلانے والے کیپوریزائم سے شکایت کرنے لگے۔ معاملہ خاندان کے سربراہوں کے سامنے آیا لیکن چونکہ ایسے حالات میں کچھ کرنا ممکن نہیں تھا اس لئے ان لوگوں کو مشورہ دیا گیا کہ کچھ عرصے کے لئے کاروبار بند کر دیا جائے۔ جوا کھلوانے کا کام چھوٹے موٹے غنڈوں کو سونپ دیا گیا۔ ان لوگوں نے تتر بتر ہو کر اڈے اس طرح چلائے کہ پولیس انھیں پکڑ نہیں سکی۔

کپتان میک لسکی کے قتل کے بعد کچھ اخبار والوں نے اس کے سولوزو سے تعلق کی کہانیاں چھاپی تھیں انھوں نے اس بات کے ثبوت پیش کئے کہ

اپنی موت سے تھوڑی دیر پہلے اس نے ایک بہت بڑی رقم رشوت میں لی تھی۔ یہ کہانیاں اخبار والوں کو ہیگن نے پہونچائی تھیں۔ پولیس نے ان خبروں سے انکار یا انکی تو ثیق کرنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کو بھی اپنے جاسوسوں سے یہ پتہ چل گیا تھا کہ میکسکی ایک بدنام پولیس والا تھا۔ اس نے قتل اور نشیلی ادویہ کی سپلائی کے لئے بھی رشوت لی تھی اور پولیس والوں کی تہذیب میں یہ گناہ ناقابل معافی تھا۔

ہیگن جانتا تھا کہ پولیس والوں کے قانون اور انتظامیہ کے بارے میں بڑے عجیب خیالات ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا کام امن برقرار رکھنا ہے اور جرائم کو رد کرنا ہے لیکن جرائم پھر بھی ہوتے ہیں اور مجرم بچ بھی جاتے ہیں۔ سیاسی رہنما ان کی مدد کرنے لگتے ہیں۔ جج ان کی سزائیں کم کر دیتے ہیں اور اکثر انہیں بری کر دیا جاتا ہے۔ گورنر اور صدر تک نے مشہور مجرموں کو معاف کیا تھا۔ ان باتوں سے پولیس والوں کو یہ سبق ملا تھا کہ بدمعاشوں کو پکڑنے کے بجائے کیوں نہ ان سے فیس حاصل کریں پیسے دینے کے لئے بدمعاش ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ پولیس والوں کو اس رقم کی شدید ضرورت تھی۔ ان کے بھی بچے تھے وہ کیوں نہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ ان کی بیویاں کیوں نہ اچھا سامان خریدیں۔ کیوں نہ سردیوں میں وہ اپنے خاندان کو لے کر فلوریڈا جائیں۔ آخر وہ لوگ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتے تھے۔ یہ سب ہنسی کھیل تو نہ تھا۔

لیکن گندی رشوت وہ نہیں کھاتے تھے۔ وہ کوئی جواگھر چلانے کیلئے رشوت لے سکتے تھے۔ وہ لوگوں کو غلط پارکنگ یا تیز رفتار چیکنگ میں

رشوت کھا سکتے تھے لیکن عصمت دری اور قتل جیسے عاملات میں رشوت قبول نہیں کرتے تھے۔

ایک پولیس افسر کا قتل پولیس والوں کے لئے گناہ کبیرہ تھی لیکن جب یہ بات واضح ہوئی کہ میک لسکی تب مارا گیا جب وہ ایک نشیلی اشیاء کے اسمگلر کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھا تھا۔ اس پر کسی قتل کے منصوبے میں شامل ہونے کا بھی شبہ تھا تو پولیس میں اس کا انتقام لینے کا جذبہ دھندلا پڑنے لگا۔ پولیس کی بھی اپنی ضروریات تھیں جو تنخواہ سے پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ بالآخر وہ جھک گئے انہوں نے اپنی قیمت بڑھا دی اور پرانے کاموں کو پھر سے چلانے کی اجازت دے دی۔ ایک بار پھر رشوت کی فہرستیں بننے لگیں اور پھر پولیس اور جرائم پیشہ لوگوں کے تعلقات بہتر ہو گئے۔

اسپتال میں ڈان کے تحفظ کے لئے پرائیویٹ جاسوس لگانے کا خیال ہیگن کا تھا۔ ان جاسوسوں کی مدد کے لئے ٹیسیو کی سپاہ تو تھی ہی پھر بھی سونی اس انتظام سے مطمئن نہیں تھا۔ فروری کے وسط تک ڈان چلنے پھرنے لائق ہو گیا تو اسے ایک ایمبولینس سے گھر لایا گیا۔ اس کی خوابگاہ کو اسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ جانچ پرکھ کر نرسیں رکھی گئیں اور ڈاکٹر کینیڈی کو بہت بھاری فیس دے کر تیار کر لیا گیا کہ ڈان کے گھر پر ہی رہنے لگے۔ کم از کم اس وقت تک کے لئے جب ڈان کی صحت ایسی ہو جائے کہ صرف نرسیں انہیں سنبھال سکیں۔

لانگ بیچ مال کو پوری طرح محفوظ کر دیا گیا تھا۔ دو مردوں کے گھروں پر

اپنے آدمی رکھ دئے گئے اور تمام کرائے داروں کو اٹلی بھیج دیا گیا۔ یہ تمام اخراجات کارلون خاندان نے برداشت کئے تھے۔

فریڈی کارلون کو لاس ویگاس بھیج دیا گیا تاکہ وہ وہاں پر تیزی سے پنپنے والے ہوٹل اور جوئے کا کاروبار اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ لاس ویگاس امریکہ کے مغربی ساحل پر تھا۔ اس علاقے کے ڈان نے فریڈی کے تحفظ کی ضمانت دی تھی۔ نیویارک کے پانچ دشمن خاندان وہاں فریڈی کارلون کے پیچھے پڑ کر نئے دشمن بنانے کے خواہشمند نہیں تھے۔ نیویارک میں ہی ان کے لئے کم دشواریاں نہیں تھیں۔

ڈاکٹر کینیڈی نے کہا تھا کہ ڈان کے سامنے کاروباری باتیں نہ کی جائیں لیکن اس ہدایت کو پوری طرح نظرانداز کیا گیا۔ ڈان کی ضد تھی کہ جنگ سے متعلق میٹنگ اسی کے کمرے میں ہو۔

ڈان کارلون اتنا کمزور تھا کہ زیادہ بات چیت کرنا اس کے لئے مشکل تھا لیکن پھر بھی وہ سب کچھ سننا چاہتا تھا اور اپنی ہدایات دینا چاہتا تھا۔ جب اسے یہ بتایا گیا کہ فریڈی کو لاس ویگاس کیسینو کا کام سیکھنے کے لئے بھیجا گیا ہے تو اس نے منظوری کے لئے سر کو جنبش دی۔ جب اسے بتایا گیا کہ کارلون خاندان کے آدمیوں کے ذریعہ برونو ٹاٹاگلیا کا قتل کر دیا گیا تو اس نے نامنظوری میں سر ہلایا۔ لیکن جس بات نے اسے سب سے زیادہ پریشان کیا وہ یہ تھی کہ مائیکل نے سولوزو اور میکلسکی کا قتل کر دیا تھا اور اسے مجبوراً سسلی بھاگنا پڑا تھا۔ یہ سننے کے بعد اس نے تمام لوگوں کو اپنے کمرے سے

باہر جانے کا اشارہ کیا۔ وہ وہاں سے نکل کر مطالعہ گاہ میں ضروری بات چیت کرنے لگے۔

سونی میز کے پیچھے کی ایک بڑی کرسی پر لیٹ سا گیا۔ "ہمیں ڈاکٹر کا مشورہ مان کر ڈان کو دو تین ہفتے آرام کرنے دینا چاہیئے۔" وہ ایک لمحے کو رکا۔ "بس چاہتا ہوں کہ ان کے ٹھیک ہوتے ہی سلسلہ ٹھیک سے جم جائے۔ پولس نے ہمیں کام کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ پہلا کام تو ہمیں جوتے کے اڈوں کو پھر اپنے قابو میں لینا ہے۔ وہاں ان چھوٹے موٹے بدمعاشوں نے بہت موج کرلی۔ میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ جوئے کی کمائی سے دولت مند ہو گئے ہیں اور ہر طرح کی بے ایمانی کرتے ہیں۔ لوگ جیت جاتے ہیں تو وہ انہیں جیت کی رقم نہیں دیتے یا نصف رقم لینے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ ایسی باتیں ہمارے کاروبار کو بدنام کرتی ہیں۔ اس لئے بھی یہ کام ہمیں اپنے ہاتھ میں دوبارہ لے لینا چاہیئے۔"

"انہیں سے کچھ لوگ تو بہت ٹیڑھے ہیں اور انہیں موٹے مال کا چسکا لگ چکا ہے۔ وہ کام کو اتنی آسانی سے اپنے ہاتھ سے نہیں نکلنے دیں گے۔" ہیگن نے کہا۔

"ایسے آدمیوں کے نام کلے مین زاکو دے دو۔ انہیں سیدھا کرنا اس کا کام ہے۔" سونی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "بہت معمولی کام ہے۔"

اسی وقت ٹے سیو نے سب سے اہم سوال اٹھایا۔ "ایکبار ہم نے کام شروع کیا کہ پانچوں مافیا خاندان ہم پر حملہ کر دیں گے۔"

"شاید وہ ایسا نہ کریں۔" سونی نے کہا: "وہ جانتے ہیں کہ ہم بھی جوابی حملہ کر سکتے ہیں۔ میں نے قیام امن کے لئے پیغام رساں بھیجے ہیں۔ ممکن ہے ٹاٹا گلیا کے لڑکے کی موت کے بدلے خوں بہا کی ادائیگی سے وہ خاموش ہو جائیں۔"

ہیگن نے کہا۔ "وہ لوگ ایسے کسی امکان پر غور نہیں کر رہے ہیں۔ پچھلے چند مہینوں میں ان کا بھی بہت نقصان ہوا ہے اور وہ اس کے لئے ہمیں مجرم ٹھہرا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہمیں نشہ آور ادویات کے کاروبار میں گھسیٹنا چاہتے ہیں لیکن اس پر وہ تب تک عمل نہیں کرنا چاہتے جب تک جنگ میں ہمیں کچھ نقصان نہ پہونچا دیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جب ہمارے کس بل ٹوٹ جائیں گے تو ہم ان کی تجویز کو منظور کر لیں گے۔"

"وہ تجویز نہیں مانی جا سکتی۔ ڈان نے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار کو صرف ڈان ہی ہاں میں بدل سکتا ہے۔" سونی نے غصے میں کہا۔

"یہ تو ہمارے سامنے بہت مشکل مسئلہ ہے۔ ہمارا کام کھلی جگہ پر ہے۔ ہم پر حملہ کر سکتا ہے لیکن ٹاٹا گلیا کے پاس جسم فروشی، کال گرلز اور ورگو دی یونین کا کاروبار ہے۔ ہم ان پر کیسے حملہ کر سکتے ہیں باقی خاندانوں کے کاروبار بھی اسی طرح کے ہیں۔ یعنی ان کے کام سب کے سامنے پھیلے ہوئے ہیں۔ ٹاٹا گلیا نائٹ کلب اتنا مشہور رہے کہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ ڈان کے بستر پر پڑے ہونے کی وجہ سے ان کے سیاسی روابط بھی ہمارے برابر کے ہیں۔ یہ ہے مسئلہ۔"

"یہ مسئلہ میرا ہے۔" سونی نے کہا "اس کا حل میں ڈھونڈھ لوں گا تم صلح کے لئے بات چیت جاری رکھو ہم کاروبار میں پھر سے قدم رکھنے ہیں۔

اور دیکھنے ہیں کیا ہوتا ہے؟ کلے مینزا اور ٹے سیو کی سپاہ کم نہیں ہے۔ اگر وہ جنگ ہی چاہتے ہیں تو ہم پانچوں خاندانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ہم زیر زمین رہ کر مقابلہ کریں گے۔"

ہرلم علاقے کے حبشیوں سے جوئے کا کام واپس لینے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ پولیس کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ گوری پولس ان سیاہ فاموں سے ویسے بھی چڑتی تھی۔ ان حبشیوں کو کوئی سیاسی فائدہ نہیں مل سکتا تھا۔ لیکن پانچ خاندانوں نے بہت ہی غیر متوقع طریقے سے حملہ کیا۔ گارمنٹ یونین میں کارلون خاندان کے دو بہت اہم آدمی تھے ان کا قتل ہو گیا۔ پھر کارلون خاندان کے آدمیوں کو بندرگاہ پہ قدم رکھنے سے منع کر دیا گیا۔ پھر کچھ مقامی یونینیں جو کارلون خاندان کے تحفظ میں تھیں، دشمنوں کے تحفظ میں چلی گئیں۔ کارلون خاندان کے لوگوں کو دھمکیاں ملنے لگیں۔ پھر ہرلم میں ان کے ایک خاص آدمی کا قتل ہوا۔ مجبوراً موتی نے دونوں کیپوریژم کو انڈر گراؤنڈ ہو جانے کا حکم دیا۔

شہر میں دو فلیٹ لئے گئے اور ان میں سپاہ کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا۔ ایک فلیٹ میں کلے مینزا کے لوگ تھے اور دوسرے میں ٹے سیو کے۔ خاندان کے تمام اہم لوگوں کو باڈی گارڈوں کی ایک ٹیم دے دی گئی تھی۔ ہرلم علاقے کے کچھ خاص آدمی دشمنوں سے مل گئے تھے لیکن ایسے بحرانی وقت میں ان کے خلاف کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس سیٹ اپ میں کارلون خاندان کو زر کثیر خرچ کرنا پڑا اور آمدنی بہت کم ہو گئی تھی۔ اگلے کچھ مہینوں میں کچھ نئی نئی الجھنیں بھی سامنے آئیں۔

ڈان ابھی بستر پر تھا۔ وہ جنگ میں حصہ نہیں لے سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے خاندان کے سیاسی روابط کمزور ہو گئے تھے۔ ساتھ ہی گزشتہ دس سالوں کے امن نے کیپو رزائموں کی قوت بہت کم کر دی تھی۔ کلیمن زا اب بھی ماہر منتظم تھا لیکن سپاہ کو کنٹرول کرنے کے لئے اس میں نوجوانوں جیسی پھرتی نہیں رہ گئی تھی۔ ٹیسیو بھی بڑھتی عمر کے اثر سے ڈھیلا ہوتا جا رہا تھا۔ اب اسمیں پہلی جیسی بربریت نہیں بچی تھی۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود ٹام ہیگن حالات جنگ کے لئے اچھا کانسی گلیوری نہیں تھا۔ اس کی سب سے بڑی خامی یہ تھی کہ وہ سسلین نہیں تھا۔

سونی کارلون ان تمام باتوں کو محسوس کرتا تھا لیکن وہ بہتری کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔ وہ ڈان نہیں تھا ایسی کمزوریوں کو ڈان ہی دور کر سکتا تھا اور اس وقت پھر انتظامیہ میں کسی طرح کا تبدیلی اور خطرناک ہو سکتی تھی۔ غداری اتنک کی نوبت آ سکتی تھی۔ لوگ پہلے ہی دشمنوں سے ملنے جا رہے تھے جس سے حالات نازک ہو گئے تھے۔

سونی نے جوابی حملے کا فیصلہ کیا۔

اس کا ارادہ سیدھا دشمن کے دل پر حملہ کرنے کا تھا۔ اس نے ایک منصوبہ بنایا۔ جس میں ایک ساتھ پانچوں مافیا کے ڈان قتل کر دئے جائیں۔ اسکے لئے ہر خاندان کے سربراہ کی نگرانی کرنے کے لئے سونی نے اپنے آدمی مامور کر دئے لیکن ایک ہفتے بعد وہ پانچوں اچانک روپوش ہو گئے اور پھر کسی کو نظر نہیں آئے۔

جنگ کا ماحول برقرار رہا۔

اٹھارہ

امیرنگیو بونا سیرا کی رہائش گاہ اس کی تدفین کا انتظام کرنے والے کاروبار کی جگہ سے کچھ ہی دوری پہ تھی۔ وہ کھانا کھانے ہمیشہ گھر آیا کرتا تھا۔ اس دن بونا سیرا سگریٹ پی رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہسکی کا گلاس تھا اس کی بیوی گرم گرم سوپ لے آئی۔ گھر میں وہ میاں بیوی ہی رہتے تھے۔ اپنی بیٹی کو انہوں بوسٹن میں اپنی خالہ کے پاس بھیج دیا تھا تاکہ وہ اپنے زخموں کو بھول جائے۔

امیرنگیو بونا سیرا ماہر انڈر ٹیکر تھا۔ وہ لاش کو اس حد تک تبدیل کر دیتا تھا کہ تابوت میں رکھی لاش ایسے لگتی تھی جیسے وہ زندہ ہو۔

اس نے سوپ پی لیا تو اس کی بیوی اس کے لئے اسٹیک لے آئی۔ اسٹیک کے بعد اس نے کافی کا ایک کپ پیا اور نیا سگریٹ جلا لیا۔ اسے اپنی بیٹی کا خیال آیا۔ بیچاری اس حادثے کو جلدی بھول نہیں پائے گی۔ اس کے زخم مندمل ہو چکے تھے اور ڈاکٹروں کی نگہداشت میں اب وہ پہلے جیسی ہی حسین تھی۔

یکایک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ بونا سیرا نے سگریٹ رکھ دیا اور ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز بہت تیکھی تھی ”میں ٹام ہیگن بول رہا ہوں۔ یہ فون میں ڈان کارلیون کی درخواست پر کر رہا ہوں۔“

امیرنگیو بونا سیرا کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگی۔ اپنی بیٹی کی عزت کا بدلہ لینے کے لئے ایک سال پہلے اس نے خود کو ڈان کارلیون کا مقروض بنایا تھا۔

لے :۔ لاش کا حلیہ درست کرنے والا۔

اس عرصے میں وہ یہ بات بھول چکا تھا کہ اسے کبھی یہ قرض بھی ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جب اس نے اپنی بیٹی کی عصمت پر ہاتھ ڈالنے والے بدمعاشوں کے خون آلود چہرے دیکھے تھے تو وہ اتنا احسان مند ہوا تھا کہ وہ ڈان کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب اسے قرض بوجھ لگنے لگا تھا۔ بوناسیرا کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے والا ہے۔ وہ بولا تو اس کی آواز کانپ رہی تھی

"ہاں" میں جانتا ہوں..... میں سن رہا ہوں۔"

ہیگن کو اس کی بجھی ہوئی آواز پر حیرت ہوئی۔ ٹام بدمزاج نہیں تھا لیکن اس سرد مہری پر وہ بدتمیزی سے بولا۔" ڈان کا ایک احسان تمہیں اتارنا ہے۔ اسے یقین ہے کہ تم اس کا قرض ضرور اتارنا چاہو گے اور یہی نہیں اس کا موقع ملنے کی وجہ سے خوش بھی ہو گے۔ ایک گھنٹے میں وہ تمہارے آخری رسوم کے دفتر پر تمہاری مدد لینے پہونچ رہا ہے۔ اس کے استقبال کے لئے تمہیں وہاں رہنا ہے۔ تمہارا کوئی ملازم وہاں موجود نہ ہو اگر تمہیں کسی بھی بات پہ اعتراض ہو تو ابھی بتا دو تاکہ میں ڈان کو خبر کر دوں۔ اس کے اور بھی بہت سے دوست ہیں جو اس کا کام خوشی سے کر سکتے ہیں۔"

امیریگو بوناسیرا خوف سے کانپ گیا۔" تم نے یہ کیسے سوچا کہ میں گاڈ فادر کو منع کر سکتا ہوں۔ وہ جو کہیں گے میں فوراً کرنے کو تیار ہوں۔ میں اپنا قرض بھولا نہیں ہوں۔ میں فوراً اپنے دفتر جا رہا ہوں"۔

اب ہیگن کے لہجے میں نرمی تھی۔" شکریہ، ڈان نے کبھی تم پر شک نہیں کیا

آج اس پر مہربانی کردو اور مستقبل میں جب چاہو کسی بھی مدد کے لئے تم میرے پاس آسکتے ہو۔ اب تم سمجھ لو کہ ہم تمہارے گہرے دوست ہیں۔"

اس بات سے بوناسیرا اور بھی گھبرا گیا۔ وہ ہکلایا "ڈان خود یہاں آرہے ہیں؟"

"ہاں" ہیگن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے وہ پوری طرح صحتیاب ہو چکا ہے۔ شکر ہے خدا کا!"

کچھ دیر خاموشی رہی پھر ایک ہلکی سی کلک کی آواز ہوئی اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بوناسیرا پسینے میں بھیگ رہا تھا۔ وہ فوراً اپنے دفتر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ دفتر سنسان جگہ پر ایک عمارت میں تھا۔ بوناسیرا پیدل چلتا ہوا عمارت کی پشت پر پہونچا اور وہاں پہنے دروازے سے اندر داخل ہوا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور ڈان کارلیون کا انتظار کرنے لگا۔

وہ مضمحل تھا۔ اسے اس سلسلے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ اسے کیا کام کرنا ہوگا وہ جانتا تھا کہ پچھلے ایک سال سے کارلیون خاندان کے دیگر پانچ مافیا خاندانوں سے جنگ چل رہی ہے۔ فریقین میں پانچ لوگ مارے جا چکے تھے۔ اب شاید کارلیون خاندان نے کوئی اتنا اہم آدمی مار دیا تھا کہ اسکی لاش کو غائب کر دینا چاہتے تھے اور لاش غائب کرنے کا اس سے اچھا طریقہ اور کیا ہو سکتا تھا کہ کسی منظور شدہ انڈرٹیکر کی نگرانی میں اسے دفنا دیا جائے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ قتل میں معاون قرار دیا جائے گا۔ راز فاش ہو جانے پر اسے جیل ہو سکتی تھی اور اس کی بیوی اور بیٹی کو بے عزتی زندگی گزارنی پڑے گی۔ اس کا نام امیریگو بوناسیرا کا معزز نام

مافیا خاندان کے قاتلوں کے ساتھ لیا جائے گا۔

وہ دفتر میں سگریٹ نہیں پیتا تھا لیکن اس نے ایک اور سگریٹ جلا لی۔ ایک خوفناک خیال اس کے ذہن میں آیا۔ اگر دوسرے مافیا خاندانوں کو معلوم ہو گیا کہ اس نے کاربون خاندان کی مدد کی تھی تو وہ اسے اپنا دشمن قرار دے سکتے تھے اور وہ اسے زندہ نہیں رہنے دیں گے لیکن وہ ڈان کو بھی ناراض کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔

پتھروں پر ٹائر کے گھسٹنے کی آواز آئی۔ اس کے تجربہ کار کانوں نے فوراً پہچان لیا کہ باہر لان میں کار آئی ہے جو پشت پر پارکنگ کی طرف جا رہی ہے۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ بھاری بھرکم کلے مین زا نے کمرے میں قدم رکھا۔ اسکے ساتھ خوفناک چہروں والے دو نوجوان تھے۔ بونا سیرا سے کچھ کہے بغیر انہوں نے وہاں کی تلاشی لی۔ اس کے بعد کلیمینزا باہر چلا گیا۔ جبکہ دونوں نوجوان وہیں رک گئے۔

کچھ لمحوں بعد بونا سیرا نے پتھروں پر ایمبولینس کے رکنے کی آواز سنی۔ کلے مین زا پھر اندر آیا۔ اس کے پیچھے اسٹریچر اٹھائے دو آدمی تھے بونا سیرا جس بات سے ڈر رہا تھا وہی ہونے جا رہا تھا۔ اسٹریچر پر ایک لاش تھی جس پر چادر ڈھکی ہوئی تھی۔

کلے مین زا نے اسٹریچر کو ایک مخصوص کمرے میں لے جانے کا اشارہ کیا۔ پھر باہر کی تاریکی سے ایک اور شخص نے آفس میں قدم رکھا۔ روشنی میں آنے پر معلوم ہوا کہ وہ ڈان کاربون تھا۔

ڈان کمزور ہو گیا تھا اور اس کی چال میں پہلی جیسی چستی نہیں تھی۔

اس نے اپنا ہیٹ ہاتھ میں لے رکھا تھا اور وہ بہت بوڑھا نظر آرہا تھا۔ اپنے ہیٹ کو چھاتی سے لگائے اس نے بونا میرا سے پوچھا۔ "دوست کیا تم میرا یہ کام کرنے کو تیار ہو؟"

بونا میرا نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ڈان اسٹریچر کے پیچھے پیچھے مخصوص کمرے میں چلا گیا۔ بونا میرا بھی اس کے پیچھے وہاں پہونچا۔ لاش کو ایک لمبی میز پر لٹایا جا چکا تھا۔ ڈان کے اشارے پر تمام لوگ باہر چلے گئے۔

"مجھے کیا کرنا ہوگا؟" بونا میرا نے آہستہ سے پوچھا۔

ڈان کارلون اپنے ایک بھیلے میز کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "اگر تمہارے دل میں میرے لئے کوئی جگہ ہے تو اپنی پوری صلاحیت اپنی پوری مہارت کو بروئے کار لا کر دکھاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کی ماں اسے اس حالت میں دیکھے جس میں کہ یہ اس وقت ہے۔" اس نے آگے بڑھ کر میز پر پڑی لاش سے چادر کو کھینچ لیا اور بونا میرا کے منھ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی اسے اپنے سامنے گولیوں سے بگڑا ہوا سونی کارلون کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا اس کی بائیں آنکھ خون میں ڈوبی ہوئی تھی اور پتلی پھوٹ چکی تھی اسکی ناک اور گال کی ہڈی چکنا چور ہو چکی تھی۔

وہ ایک لمحے کے لئے ڈان نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے بونا میرا کے کندھے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔ "دیکھو کس بے رحمی سے مارا ہے ظالموں نے میرے بچے کو۔"

اُنّیس

سوفی نے جنگ میں جو خونیں طریقہ کار اپنایا تھا شاید وہی اس کی موت کا سبب بنا تھا۔ اس کا غصہ اپنے عروج پر تھا اس موسم بہار اور گرما میں اس نے دشمنوں کے مورچوں پر دھوکے سے حملے کروائے۔ ٹاٹا گلیا خاندان کے دلالوں کو ہر علاقے میں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ بندرگاہ پر کام کرنے والے لوگوں کے چیف کو مار ڈالا گیا اور وہاں قتل عام شروع کر دیا گیا۔ یونین کے ان لوگوں کو جو پانچ خاندانوں کے حمایتی تھے تنبیہہ کی گئی کہ وہ کسی کی طرف نہ رہیں۔

یہ قتل عام بے معنی تھا کیونکہ اس سے جنگ کے فیصلے پر کوئی اثر پڑنے والا نہیں تھا۔ اس وقت ڈان کارلون کی ذہانت کی شدت سے ضرورت تھی۔ ایسے تصادموں میں بے وجہ جانوں کا زیاں ہو رہا تھا اور دونوں فریقوں کا بہت نقصان ہو رہا تھا۔ کارلون خاندان کے بھی کئی جوئے کے اڈے بند ہو گئے تھے ان میں ایک اڈہ وہ بھی تھا جو ان کے داماد کارلو رزی کا واحد ذریعہ معاش تھا۔ کارلو پینے کی طرف زیادہ دھیان دینے لگا۔ اور بیوی سے بدسلوکی میں اضافہ ہو گیا۔ سونی سے مار کھانے کے بعد سے اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت تو اس میں نہیں تھی لیکن اب وہ اس کے ساتھ ہم بستری سے پرہیز کرتا تھا۔ کونی نے اس سے معافی مانگی [illegible] اسے کونی کو ٹھکرانے میں زیادہ حظ ملتا تھا۔ وہ طنزیہ انداز [illegible]

"اپنے بھائی کو بلا لے اور اس سے کہہ کہ میں تیرے ساتھ سوتا نہیں ہوں۔ شاید اس کی مار کھا کر میری ٹانگوں کے درمیان جوش پیدا ہو جائے۔" لیکن حقیقتاً وہ سونی سے بہت خوفزدہ تھا اور جانتا تھا کہ سونی بغیر کچھ لحاظ کئے اس کی جان لے سکتا تھا۔ اسے سونی پر رشک آتا تھا کہ وہ خود اس جیسا خطرناک آدمی کیوں نہیں بن پایا؟

کانسی گلیوری تمام ہیگن تو سونی کے طریقہ کار سے متفق نہیں تھا لیکن وہ ڈان سے اس کی شکایت اس لئے نہیں کرتا تھا کہ اس کا منصوبہ ابھی تک کامیاب ثابت ہو رہا تھا۔ پانچوں خاندان سونی کے حملے سے خاموش ہو رہے تھے اور دھیرے دھیرے ان کے جوابی حملوں میں کمی آ رہی تھی۔ سونی خوش تھا۔ "میں ایسی مار ماروں گا سالوں کو کہ ایک دن وہ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے صلح کی درخواست کرنے ہمارے پاس آئیں گے۔"

اسی درمیان سونی دوسری باتوں سے فکرمند تھا۔ اس کی بیوی کو لوسی مین سینی سے اس کی محبت کا علم ہو گیا تھا اور وہ پریشان تھی۔ سونی کو لوسی کی وجہ سے اپنی بیوی کے ساتھ خوابگاہ میں جانے کا وقت نہیں مل پاتا تھا۔ اس لئے وہ سونی کو پریشان کرتی رہتی تھی۔

سونی کی جان کو جو خطرہ تھا اس سے وہ بے خبر نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دشمن اس کی لوسی سے ملاقاتوں سے بے خبر نہیں تھے اس لئے اس کا محتاط رہنا ضروری تھا۔ اسی لئے اس نے لوسی کے فلیٹ کی چوبیس گھنٹے نگرانی کا انتظام کیا تھا۔ اس عمارت میں جب کوئی فلیٹ خالی ہوتا تو سونی کا کوئی آدمی اسے کرائے پر لے لیتا۔

ڈان کی صحت نسبتاً ٹھیک ہو رہی تھی اور جلد ہی وہ سارا نظام اپنے ہاتھ میں لے لینے کے قابل ہونے والے تھے لیکن ایسا ہونے تک سونی پر بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ اسے اپنی صلاحیت ثابت کرنی تھی اور یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ اپنے باپ کی عظیم وراثت کو سنبھالنے اور اسے برقرار رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

لیکن دشمن بھی سازشیں بُن رہے تھے۔ انہوں نے بھی حالات کا تجزیہ کیا اور اس فیصلے پر پہونچے کہ زبردست شکست سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے ــ سونی قتل کر دیا جائے۔ وہ جانتے تھے کہ بہت جلد ڈان صحتیاب ہونے والے ہیں اور ان کا خیال تھا کہ وہ ڈان سے زیادہ اچھی طرح صلح کر سکیں گے اس لئے کہ ڈان انصاف پسند آدمی تھے۔ لیکن ہر لمحہ خون کی ہولی کھیلنے والا سونی ان کے لئے فرشتۂ اجل بنا ہوا تھا اور اب اس کے خاتمے میں ہی سب کی بھلائی تھی۔

ایک دن کونی کے پاس ایک ٹیلیفون آیا۔ ایک لڑکی کی آواز تھی اور وہ کارلو کو پوچھ رہی تھی۔ "تم کون ہو؟" کونی نے پوچھا

لڑکی ہنسی اور بولی۔ "میں کارلو کی دوست ہوں۔ میں اسے یہ اطلاع دینا چاہتی تھی کہ آج رات میں اس سے نہیں مل سکتی۔ مجھے اچانک شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے۔"

"ٹھہر جا کمینی کتیا۔" کونی کارلو غصے میں بولی "سالی رنڈی۔"

لیکن فون کٹ چکا تھا۔

اس دن کارلو ریس کھیلنے گیا ہوا تھا۔ شام کو جب وہ واپس آیا تو

نشے میں دھت تھا اور ریس میں ہار نے والی بھاری رقم سے پریشان تھا گھر آتے ہی کوفی اس پر برس پڑی اور برا بھلا کہا۔ اس نے پرواہ نہیں کی اور غسل خانے میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد تولیے سے بدن پونچھتا ہوا وہ باہر نکلا اور کہیں باہر جانے کی تیاری کرنے لگا۔

" آج تم کہیں نہیں جاؤ گے۔" کوفی کرخت لہجہ میں بولی "تمہاری دوست کا فون آیا تھا کہ وہ آج رات تم سے نہیں مل سکتی۔ حرامزادے تم نے طوائفوں کو میرا ٹیلیفون نمبر دے رکھا ہے؟ میں تجھے جان سے مار ڈالوں گی۔" اور وہ اس پر جھپٹ پڑی۔

کارلو نے اسے پکڑ کر کہا۔ "تم پاگل ہو گئی ہو۔" کوفی نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے فکر مند پایا۔ اس نے سوچا شاید اسے امید نہیں تھی کہ وہ لڑکی گھر پر فون کر دے گی۔ " ارے وہ لڑکی مذاق کر رہی ہو گی۔" وہ بولا۔

کوفی نے اس کا منہ نوچ لیا۔ غیر متوقع طور پر کارلو نے اسے پیچھے دھکا دے دیا۔ وہ اس کے حاملہ ہونے کا لحاظ کر رہا تھا لیکن اس سے کوفی کا حوصلہ اور بڑھ گیا اور وہ جوش میں آ گئی اور اس کے پیچھے پیچھے خوابگاہ تک چلی آئی۔

وہ اس بات سے خوش تھی کہ کارلو بہت فکر مند نظر آ رہا تھا۔ "آج تم گھر سے باہر قدم رکھ کر دکھاؤ۔" اس نے کہا۔

" اچھا۔ اچھا۔" وہ بولا۔ اس وقت وہ صرف انڈر ویئر پہنے تھا۔ گھر میں وہ اسی حلیہ میں رہتا تھا۔ اسے اپنے گٹھے جسم اور سرمئی رنگ کو

دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ کونی نے بھوکی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ کارلو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "کم از کم کھانے کو کچھ ملے گا یا وہ بھی نہیں۔"

کونی نرم پڑ گئی۔ وہ بہت اچھا کھانا بناتی تھی۔ وہ فوراً باورچی خانے میں چلی گئی اور کھانا تیار کرنے لگی۔ کارلو ہاتھ میں وہسکی کا گلاس لئے پلنگ پر لیٹ گیا اور ریس کے فارموں کا معائنہ کرنے لگا۔ کونی خوابگاہ میں دوبارہ آئی تو وہ ٹھٹھک گئی جیسے بغیر بلائے بستر کے پاس وہ نہ آنا چاہتی ہو۔ "کھانا تیار ہے۔" اس نے کہا۔

"مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"میں نے کھانا لگا دیا ہے۔" کونی نے کہا۔

"اپنے منہ میں ٹھونس لے۔" وہ بولا اور بوتل سے گلاس میں وہسکی ڈالنے لگا اور کونی کی طرف سے نظریں ہٹا لیں۔

کونی باورچی خانے میں گئی۔ وہاں اس نے کھانے کی پلیٹیں اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیں۔ پلیٹوں کے پھینکنے کی آواز سن کر کارلو خوابگاہ سے نکلا۔ اس نے باورچی خانے کی دیواروں پر کھانا بکھرا ہوا دیکھا اور غصے سے ابل پڑا۔ "گندی کتیا۔ فوراً دیواریں صاف کر ورنہ مار مار کر بھرکس نکال دوں گا۔"

"صاف کرے تیری جوتی۔" اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے پنجے کارلو کی طرف یوں تان لئے جیسے اس کی کھال نوچ لینا چاہتی ہو۔ کارلو خوابگاہ میں واپس گیا اور جب وہ لوٹا تو اس کے ہاتھ میں بیلٹ تھی جسے اس نے دہرا کر پکڑ رکھا تھا۔

"صاف کر۔" اس نے وحشیانہ انداز میں کہا۔ کونی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

کارلو نے بیلٹ کا پہلا وار اس کے کولہوں پر کیا۔ وہ پیچھے ہٹی اور اس نے دراز سے ڈبل روٹی کاٹنے کا چاقو نکال لیا اور اسے کارلو پر تان لیا۔

کارلو ہنسا۔ "تو کارلیون خاندان کی لڑکیاں بھی خون کر سکتی ہیں۔" اس نے بیلٹ ڈینر پر رکھا اور اس کی طرف بڑھا۔ کونی نے اس پر وار کرنا چاہا۔ لیکن پیٹ میں سات مہینے کا حمل ہونے کی وجہ سے زیادہ پھرتی نہیں دکھا سکی۔ کارلو نے آسانی سے وار بچا لیا اور چاقو چھین کر بہت اطمینان سے گھونسوں اور تھپڑوں کی بوچھار کر دی۔ کونی بچنے کی کوشش میں خوابگاہ تک پہونچ گئی۔ اس نے کارلو کے ہاتھ دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن کارلو نے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر اوپر کر دیا اور اس کے چہرے پر اس وقت تک تھپڑ مارتا رہا جب تک وہ بری طرح رونے نہیں لگی۔ پھر اس نے نفرت سے اسے پلنگ پر ڈھکیل دیا۔ اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر کونی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

کارلو نے بوتل سے وہسکی کا ایک گھونٹ لیا اور ہاتھ بڑھا کر کونی کی ران میں زور سے چٹکیاں لیں یہاں تک کہ کونی رحم کی بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئی۔ "سالی سؤر کی طرح موٹی ہو رہی ہے۔" کارلو نے نفرت سے کہا اور باہر نکل گیا۔

کونی خوفزدہ بستر پر پڑی کانپ رہی تھی اس میں اب اتنا حوصلہ نہیں ہو رہا تھا کہ جا کر دیکھے کہ اس کا شوہر دوسرے کمرے میں کیا کر رہا ہے۔

آخر وہ اٹھی اور دروازے کے پیچھے سے کمرے میں جھانکا۔ کارلو نے وہسکی کی نئی بوتل کھول لی تھی اور اب صوفے پر لیٹا پڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ تھوڑی ہی دیر میں یہ سو جائے گا تو میں اپنے گھر فون کروں گی۔ اور ماں سے کہوں گی کہ وہ فوراً مجھے یہاں سے لے جائے لیکن خدا نہ کرے کہ سونی فون سن لے۔ وہ صرف اپنی ماں یا ٹام ہیگن سے بات کرنا چاہتی تھی۔

رات تقریباً دس بجے ڈان کارلون کے باورچی خانے کے فون کی گھنٹی بجی۔ ڈان کے ایک باڈی گارڈ نے ریسیور اٹھایا اور پھر کونی کی ماں کو دے دیا لیکن ماں کچھ سمجھ نہ سکی کہ اس کی پاگل بیٹی کیا سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آواز کارلو نہ سن لے اس لئے وہ دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔ اسکے چہرہ پر ورم تھا اور وہ ٹھیک سے بول نہیں پا رہی تھی۔ مسز کارلون نے باڈی گارڈ کے ذریعہ سونی کو بلوا لیا۔

سونی نے باورچی خانے میں آکر ماں کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"بول کونی کیا بات ہے؟"

فون پر سونی کو پاکر کونی اور بھی خوفزدہ ہو گئی۔ اب اس کے لئے ٹھیک سے بول پانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ وہ ہکلاتی ہوئی بولی۔ "سونی مجھے گھر بلانے کے لئے ایک کار بھیج دو۔ بات کچھ نہیں ہے اس لئے تم مت آنا۔ پلیز سونی تم مت آنا۔ میں صرف گھر آنا چاہتی ہوں۔"

اس وقت تک ہیگن بھی وہاں آ گیا تھا۔ ڈان اوپر کے کمرے میں

سوچکا تھا۔ ہیگن ہر نازک حالت میں سونی پر نظر رکھنا چاہتا تھا۔ اس وقت باورچی خانے میں دو باڈی گارڈ بھی موجود تھے اور سب کی نظریں سونی پر مرکوز تھیں۔ اس کا چہرہ غصے میں سرخ ہو رہا تھا۔ اسکی گردن کی شریانیں تن گئی تھیں اور آنکھوں سے آگ برس رہی تھی لیکن اس کی آواز میں اب بھی توازن تھا۔ اس نے کہا "تو ٹھیک .... تو وہیں ٹھہر۔" اور فون رکھ دیا۔

کچھ دیر ساکت رہنے کے بعد اس کے منھ سے نکلا۔ "کتے کا بچہ"۔ اور وہ گھر سے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔

ہیگن سونی کی حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ غصے میں پاگل ہو گیا ہے۔ اس وقت سونی کچھ بھی کر سکتا تھا۔ ہیگن یہ بھی جانتا تھا کہ شہر تک کا طویل سفر اس کے ذہن کو نرم کر دیگا۔ لیکن ممکن ہے وہ اور بھی خطرناک ہو جائے۔ ہیگن کو کار کے انجن کی آواز سنائی دی تو اس نے دونوں باڈی گارڈوں کو حکم دیا: "سونی کے پیچھے جاؤ۔"

پھر وہ فون کے پاس پہونچا۔ اور کئی جگہ فون کئے۔ اس نے شہر میں سونی کے آدمیوں سے کہا کہ وہ فوراً کارلو رچی کے فلیٹ پر پہونچیں۔ اور کارلو کو وہاں سے غائب کر دیں اور سونی کے وہاں پہونچنے تک کونی کے پاس ٹھہریں۔ اس نے یہ قدم اس لئے اٹھایا کہ کہیں سونی کارلو کو قتل نہ کر دے۔ البتہ وہ دشمنوں سے اس وقت کوئی خطرہ محسوس نہیں کر رہا تھا کئی روز سے وہ لوگ بالکل خاموش تھے اور شاید اب وہ صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

جب سونی اپنی کار پہ مال سے باہر نکلا تو بڑی حد تک اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا اس نے اپنے دو باڈی گارڈوں کو اپنے پیچھے آتے دیکھا اور یہ بات اسے اچھی لگی۔ وہ کسی خطرے کی امید نہیں کر رہا تھا۔ کار میں ایک بندوق موجود تھی حالانکہ اسے استعمال کرنے کی ضرورت پڑنے کا اندیشہ تھا نہیں۔ ابھی وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ اسے کارلو کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے۔

وہ سوچنے لگا۔ اس میں اپنی بہن کو بیوہ بنانے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ اسکے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے یتیم نہیں بنا سکتا تھا اور وہ بھی ایک گھریلو جھگڑے کے سبب لیکن بات صرف جھگڑے کی نہیں تھی۔ سونی کو اس بات کا افسوس تھا کہ اپنی بہن سے کارلو کا پہلا تعارف اسی نے کروایا تھا۔ سونی کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ کبھی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ اس دن جب کارلو نے مار کھانے کے باوجود اس سے لڑنے سے انکار کر دیا تو اسی سے سونی نرم پڑ گیا تھا۔ خود سپردگی کرنے والے کی جان لینا اس کا مزاج نہیں تھا لیکن اس بار وہ کوئی قطعی فیصلہ کرنا چاہتا تھا تاکہ یہ سلسلہ بند ہو جائے۔

اس کی کار ساحل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ باہر جانے کے لئے وہ ہمیشہ اسی راستے کا استعمال کرتا تھا۔ اس راستے پر ٹریفک کم رہتا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کونی کو باڈی گارڈوں کے ساتھ بھیج دے گا اور پھر خود اس احمق بہنوئی کی اچھی خبر لے گا۔ کچھ نہیں تو اس کی ایک آدھ ٹانگ تو توڑ ہی دے گا۔ ساحل کی ٹھنڈی ہوا اسے سکون بخش رہی تھی۔

رات کے وقت یہ سڑک بالکل سنسان تھی۔ سونی کار بہت تیز رفتار سے چلا رہا تھا۔ رفتار اتنی تیز تھی کہ باڈی گارڈوں کی کاریں بہت پیچھے

رہ گئی تھیں۔

سڑک پر روشنی کم تھی اور دوسری کوئی گاڑی بھی نہیں تھی۔ آگے جا کر چنگی ناکہ نظر آ رہا تھا۔ ایسے ناکے اور بھی تھے لیکن وہ صرف دن میں کھلے رہتے تھے۔ سونی نے کار کو بریک لگانا شروع کر دیا تھا۔ اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں کوئی سکہ نہ ملا۔ اس نے اپنا پرس نکالا اور ایک نوٹ نکال کر باہر رکھ لیا۔ ناکے کی روشنی کے پاس پہونچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کار اس کا راستہ روکے کھڑی ہے۔ اس کار کا ڈرائیور شاید اندر کسی ملازم سے کہیں کا راستہ معلوم کر رہا تھا۔ سونی نے ہارن بجایا تو اگلی کار فوراً آگے بڑھ گئی تاکہ ناکے کے سامنے اس کی جگہ سونی کی کار لے سکے۔

سونی نے ملازم کو ایک بڑا نوٹ دیا اور بچے ہوئے پیسے ملنے کا انتظار کرنے لگا۔ اب وہ کار کی کھڑکی بند کرنے کو بیچین ہو رہا تھا۔ سمندری ہوا نے کار کو اندر تک ٹھنڈا کر دیا تھا لیکن ناکے کا ملازم ابھی ریزگاری کے چکر میں الجھا تھا۔ پھر اس احمق نے سونی کو پیسے دیتے ہوئے انہیں نیچے گرا دیا۔

اسی لمحے سونی نے دیکھا کہ دوسری کار ابھی رکی ہوئی نہیں تھی بلکہ اب بھی اس کا راستہ روکے تھوڑی دور پر کھڑی تھی۔ اسی لمحے سونی کو دائیں طرف کے خالی ناکے کی کیبن میں حرکت کا احساس ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچ پاتا سامنے کار سے دو آدمی باہر نکلے اور اس کی طرف بڑھے۔ ملازم ناکے سے غائب ہو چکا تھا۔ اس نازک لمحے کچھ بھی ہونے سے پہلے سونی سمجھ گیا کہ اس کی موت کی گھڑی آ چکی ہے۔

پھر بھی ناامید ہوئے بغیر اس نے اپنے جسم کو کار کے دروازے سے پوری قوت سے ٹکرایا۔ کار کے دروازے کا تالہ ٹوٹ گیا اور وہ باہر جا گرا۔ اسی وقت دائیں طرف کے اندھیرے میں موجود لوگوں نے گولیاں چلانی شروع کر دیں جو سونی کے سر اور گردن میں لگیں۔ کار سے نکلے دونوں آدمیوں نے اسی کی طرف ہتھیار زنگ (ہاہ) دیئے اور گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ سونی کا بے جان جسم سڑک پر پڑا تھا۔ ان دونوں نے اس کے جسم کو مزید گولیوں سے چھلنی کر دیا اور جوتوں سے ٹھوکر ماری۔

اگلے ہی لمحے وہ چاروں آدمی۔ تین قاتل اور نقلی ناکے کا ملازم کار میں سوار ہو کر بھاگ چکے تھے۔ جب باڈی گارڈوں کی کار وہاں پہونچی اور انہوں نے یہ منظر دیکھا تو اس کے ٹیلیفون بوتھ سے ایک نے ہیگن کو فون کیا۔ اس نے مختصراً کہا "سونی مر گیا ہے، اس کا قتل ہو گیا ہے۔"

ہیگن کی آواز پرسکون تھی "او کے!" وہ بولا "کلے مین زا کے گھر چلے جاؤ اور اسے فوراً یہاں آنے کو کہو۔ تمہیں وہی ہدایت دے گا۔"

یہ کال ہیگن نے باورچی خانے میں سنی تھی جہاں مسز کارلیون اپنی بیٹی کے لئے کی تیاری میں کچھ کھانے کی چیزیں تیار کر رہی تھیں۔ ہیگن نے اپنے برتاؤ میں کوئی فرق نہ آنے دیا تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے کہ کیا طوفان برپا ہو چکا ہے۔ وہ چوروں کی طرح کونے والے کمرے میں پہونچا اور بری طرح کانپنے لگا۔ وہ ایک کرسی پر گر گیا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ حالات جنگ کے نے وہ مناسب کانسی گلیوری ہند یا تھا۔ وہ دشمنوں کے ہاتھوں احمق بن گیا تھا۔ ان کی خاموشی ایک حیال تھی۔ یہ بات انکی کی سمجھ میں

پہلے آنی چاہئے تھی۔ وہ سنار کی کھٹ کھٹ کے بجائے لوہار کی ایک چوٹ کرنے کے لئے چپ چاپ تیاری کرتے رہے اور ان کی تیاریوں کی بھنک تک اسے نہیں لگ سکی۔ سابق کانسی گلیوری گینگ وایو بیڈ انڈو اتنی آسانی سے احمق نہ بنتا۔ وہ فوراً دشمنوں کی نیت سمجھ کر مزید محتاط ہوگیا ہوتا۔ ہیگن افسردہ تھا۔ آخر سونی اس کے بھائی جیسا تھا۔ بچپن میں وہ اس کا محافظ تھا۔ وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کرتا تھا۔ جب سولوزو نے اسے رہا کیا تھا تو کیسے اس نے اسے ہاتھوں میں بھر لیا تھا۔ وہ اگر ایک ظالم شخص تھا تو اس نے اپنی بربریت کا شکار کبھی ہیگن کو نہیں بنایا تھا۔

ہیگن باورچی خانے سے اس لئے نکل آیا تھا کیونکہ وہ مسز کارلوتن کو سونی کی موت کی اطلاع دینے کا حوصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ بری خبر انہیں نہیں سنا سکتا تھا۔ کچھ ہی مہینوں میں وہ معمر خاتون اپنے تینوں بیٹوں سے بچھڑ گئی تھی۔ فریڈی کو تو دادا کا بن باس ملا ہوا تھا۔ مائیکل سسلی میں روپوش تھا اور اب سونی کا قتل ہو چکا تھا۔

کچھ منٹ بعد ہیگن نے خود پر قابو پایا اور فون اٹھایا۔ اس نے کونی کا نمبر ملایا۔ کتنی ہی گھنٹی بجتے رہنے کے بعد کونی نے فون اٹھایا۔ اور سرگوشی میں بولی۔ "ہیلو!"

ہیگن دھیرے سے بولا۔ "کونی! ٹام بول رہا ہوں۔ اپنے شوہر کو اٹھاؤ اور میری اس سے بات کراؤ۔"

کونی سہمی ہوئی اور خوفزدہ آواز میں بولی۔ "ٹام سونی یہاں آرہا ہے؟"

"نہیں" ہیگن بولا۔ "سونی وہاں نہیں آ رہا ہے۔ اب تم اس کی فکر چھوڑو۔ کارلو کو اٹھاؤ اور اسے بتاؤ کہ مجھے اس سے بہت ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

کونی روہانسی سی بولی۔ "ٹام اس نے مجھے بہت مارا۔ اگر اسے پتہ چلا کہ میں نے گھر فون کیا تھا تو وہ مجھے پھر مارے گا۔"

"وہ ایسا نہیں کرے گا۔" ٹام دھیرے سے بولا۔ "میری اس سے بات کراؤ۔ میں اسے سیدھا کر دوں گا۔ اس سے کہو کہ اس کا فون پر آنا بہت اہم ہے۔"

پانچ منٹ گزر جانے کے بعد کہیں کارلو فون پر آیا۔ اس کی آواز نیند اور شراب میں ڈوبی تھی۔ ہیگن کا سخت لہجہ سن کر وہ چوکنا ہو گیا۔ "کارلو میں تمہیں بہت خوفناک خبر سنانے جا رہا ہوں اس لئے تیار ہو جاؤ۔ تاکہ بات سننے کے بعد جو سوال میں تم سے پوچھوں اس کا جواب دے سکو۔ میں نے کونی سے کہا ہے کہ بات بہت ضروری ہے اس لئے کوئی ضروری لگنے والی بات تمہیں اسے بتانی ہوگی۔ اس سے کہنا کہ خاندان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں مال پر گھر دیا جائے۔ اس سے کہنا کہ ڈان تمہیں ترقی کرنے کے مواقع دینا چاہتا ہے تاکہ تمہارے گھریلو حالات درست ہو سکیں۔ سمجھ گئے نا۔"

"ہاں" کارلو پر امید لہجے میں بولا۔

"تھوڑی دیر بعد میرے دو آدمی تمہارے یہاں پہونچیں گے جو تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے آئے ہوں گے۔ انہیں کہنا کہ پہلے فون پر مجھ سے بات کریں۔ بس تم یہی کہنا اور میں انہیں سب سمجھا دوں گا۔"

"ہاں میں سمجھ گیا۔" کارلو بولا۔ اس کے لہجے میں جوش عود کر آیا تھا۔ اس کے بعد ہیگن نے اسے خبر سنائی۔ "اچھا اب سنو۔ آج رات دشمنوں نے

سونی کو مار ڈالا ہے۔ کونی کو مت بتانا۔ جب تم سوئے پڑے تھے تو کونی نے اسے فون کیا تھا اور موت سے پہلے وہ تمہاری طرف ہی آرہا تھا۔ اب اگر یہ بات کونی کو پتہ چلے گی تو وہ سمجھے گی کہ ساری غلطی اسی کی تھی۔ آج رات تم نے اسے مار کر اچھا نہیں کیا۔ بہرحال تم ابھی اسی کے پاس رہنا اور اسے کچھ نہ بتانا۔ بہتر ہوگا کہ تم دونوں صلح کر لو اور اچھے میاں بیوی کی طرح رہو۔ کل صبح ڈان یا کونی کی ماں اسے یہ اطلاع دے دیگی۔ سمجھ گئے نا میری بات؟"

کارلو کی آواز کانپ رہی تھی "ہاں، ٹام میری اور تمہاری تو اچھی نبھتی رہی ہے۔ تم بے فکر رہو میں کونی کو سنبھال لوں گا۔"

وہ کونی سے تمہارے جھگڑے کے سبب ہی یہ سب کچھ ہوا ہے لیکن یقین رکھو کوئی تمہیں الزام نہیں دے گا۔" اس کے ساتھ ہی ٹام نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

ٹام نے ڈان سے یہی سبق حاصل کیا تھا کہ کسی کو دھمکی مت دو۔ لیکن کارلو کو دھمکی مل گئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ موت اب اس سے بہت قریب ہوگئی ہے۔ ہیگن نے دوسرا فون ڈیسیو کو کیا اور اسے فوراً لانگ بیچ پہنچنے کو کہا۔ سبب اس نے ڈیسیو کو نہیں بتایا اور نہ ڈیسیو نے پوچھا اس کے بعد ہیگن نے ایک لمبی آہ بھری۔ اب (۳) ٹام کی باری تھی جس سے اسے بیحد گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

اب اسے ڈان کو سوتے سے جگانا تھا جس آدمی سے اس نے زندگی میں سب سے زیادہ محبت کی تھی اسے بتانا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہا تھا۔ وہ اس کی اقلیم اور اس کے بڑے بیٹے کو

تحفظ فراہم کرنے کے سلسلے میں ناکارہ ثابت ہوا تھا۔ اسے ڈان کو یہ بھی بتانا تھا کہ بستر علالت سے اٹھ کر اگر اس نے جنگ کی کمان اپنے ہاتھوں میں نہیں لی تو سب کچھ ہارا جا چکا ہو گا۔ سامنے کھڑی شکست کو اب صرف ڈون ہی فتح میں بدل سکتا تھا۔ اب یا تو جنگ کی قیادت اسے اپنے ہاتھ میں لینی تھی یا کاریون خاندان کی طاقت کو پانچوں خاندانوں کے قدموں میں رکھ دینا تھا۔

ہیگن آنے والے وقت سے خوفزدہ تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ چونکہ وہ ڈان کا کافی گلیوری ہے اس لئے یہ اطلاع خود اسے ہی ڈان کو دینی ہے اور اپنے تجزیے کے ساتھ دینی ہے کہ ان نامساعد حالات کو کیسے سنبھالا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ یہ فیصلہ کرے گا کہ کیا کرنا ہے؟ ڈان اگر اسکی غلطیوں کا کفارہ ادا کرنے کو اس سے کہے گا تو وہ تیار تھا۔

کار رکنے کی آواز سن کر ہیگن نے اپنا سر اٹھایا۔ کیپوریزائم آ رہے تھے اپنی سپاہ کے ساتھ۔ پہلے وہ انہیں ہدایات دے گا پھر ڈان کو جگانے جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا۔ اس نے ایک الماری سے ایک گلاس اور بوتل نکالی۔ وہ اتنا مشتعل تھا کہ گلاس میں وہسکی انڈیلنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ گھوم کر دیکھا تو سامنے ڈان کھڑا تھا۔ جب سے اسے گولی لگی تھی یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے ڈان کو دیکھا تھا۔ ڈان کمرہ پار کر کے اپنی بڑی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے ہیگن سے کہا۔ "مجھے بھی تھوڑی سی شراب دو۔"

ہیگن نے اپنے اور ڈان کے لئے پیگ تیار کیا۔
"نیند میں میں نے اپنی بیوی کے رونے کی آواز سنی تھی۔" ڈان نے کہا۔
"اپنی کھڑکی سے میں نے سپاہ کو یہاں پہنچتے دیکھا تھا جبکہ نصف شب گزر چکی ہے اس لئے مسٹر کانسی گلیوری جو بات سب کو معلوم ہے وہ تمہیں مجھے بھی بتا دینی چاہیئے۔"
ہیگن نے آہستہ آہستہ کہا۔ "میں نے مما کو کچھ نہیں بتایا۔ میں آپ کو جگانے کے لئے آنے ہی والا تھا کہ یہ خبر سنا دوں۔"
"ایسی خبر جسے سنانے کے لئے تمہیں وسکی کی ضرورت تھی؟"
"ہاں۔"
"اب وسکی پی چکے ہو بتاؤ۔" ہیگن کی اس کمزوری کے لئے ڈان کے لہجے میں ہلکی سی سرزنش آ گئی تھی۔
"دشمنوں نے سونی کو گولی سے بھون دیا ہے، وہ مر چکا ہے۔" ہیگن ایک سانس میں کہہ گیا۔
ڈان کارلیون نے پلکیں جھپکائیں۔ ایک لمحے کے لئے ہیگن نے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ کو دیکھا لیکن وہ جلدی ہی سنبھل گیا۔ اس نے ہیگن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "جو ہوا تفصیل سے بتاؤ۔"
پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "نہیں ابھی ٹھہرو۔ ٹیسیو اور کلے مین زا کو بھی آ جانے دو تاکہ بات تمہیں دوبارہ نہ کہنی پڑے۔"
چند لمحوں میں دونوں کیپو رِٹائم دھاں پہنچ گئے۔ ڈان پر نظر پڑتے ہی وہ سمجھ گئے کہ اپنے بیٹے کی موت کی خبر اسے مل چکی ہے اس لئے اٹھ کر

دونوں کا استقبال کیا۔ ہیگن نے کہانی شروع کرنے سے پہلے انہیں شراب دی۔ ساری کہانی سننے کے بعد ڈان نے پوچھا۔ "اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا بیٹا مر چکا ہے؟"

"ہاں۔ اس کے باڈی گارڈوں سے میں نے سب کچھ پوچھا تھا۔ انہوں نے ناکے کے کیبن کی روشنی میں اس کی لاش دیکھی تھی۔ وہ اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ سونی مر چکا ہے۔"

ڈان نے خاموشی سے یہ فیصلہ قبول کر لیا۔ پھر بولا۔ "جو ہوا ہے آپ میں سے کسی کو اس کی فکر نہیں کرنی ہے کسی کو انتقامی کارروائی نہیں کرنی ہے۔ میرے بیٹے کے قاتل کو تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میری اجازت کے بغیر پانچوں خاندانوں سے جنگ نہیں ہو گی جب تک میرے بیٹے کی آخری رسوم ادا نہ ہو جائیں ہمارے سارے کاروبار بند کر دیے جائیں۔ اس کے بعد ہم یہیں جمع ہوں گے اور غور کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ آج رات ہم سانتنو کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں گے۔ ہمیں ایک عیسائی کی طرح اس کی آخری رسوم ادا کرنی ہیں۔ میں پولیس اور دیگر حکام سے بات کرنے کے لئے اپنے دوستوں سے کہوں گا۔ کلے مینزا تم میرے باڈی گارڈ کی حیثیت سے میرے ساتھ رہو گے ٹیو خاندان کے دیگر افراد کے تحفظ کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ ٹام تم امیریگو بونا سیرا کو فون کرو اور اس سے کہو کہ آج رات کسی وقت مجھے اس کی خدمات کی ضرورت پڑے گی۔ مجھے وہاں پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے، دو گھنٹے لگ سکتے ہیں ممکن ہے تین گھنٹے لگ جائیں۔ آپ سب لوگوں نے

میری بات سمجھ لی ہے نا؟"

تینوں نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ ڈان کارلون نے کہا۔ "کلیمنزا کچھ آدمی اور کاریں جمع کرو۔ میرا انتظار کرو میں کچھ منٹوں میں تیار ہو جاؤں گا۔ ٹام تم نے ٹھیک کام کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کونی کل صبح اپنی ماں کے پاس ہو۔ اس کا اور اس کے شوہر کا مال پر ہی رہنے کا انتظام کر دو۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ کونی کے گھر چلی جائیں گی۔ میں اپنی بیوی سے بات کرتا ہوں اس کے بعد وہ بھی وہیں چلی جائے گی۔ میری بیوی کونی کو بدقسمتی کی یہ کہانی سنا دے گی۔ پھر سب عورتیں چرچ جا کر سانتینو کی روح کو سکون پہنچانے کے لئے دعا کریں گی۔"

ڈان اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سب لوگ اس کے ساتھ اٹھ گئے۔ ٹیسیو اور کلیمنزا ڈان سے گلے ملے۔ ہیگن نے ڈان کے لئے دروازہ کھولا۔ ڈان اسے دیکھنے کے لئے ایک لمحے کو رکا پھر اس نے ٹام کو گلے لگا لیا اور اطالوی میں کہا۔ "تم بہت اچھے بیٹے ثابت ہوئے ہو۔ میں تم سے مطمئن ہوں۔" اس نے ہیگن سے کہا۔ "ناساعد حالات میں تم نے صحیح طریقے سے کام کیا ہے۔" یہ کہہ کر ڈان اپنی بیوی سے بات کرنے کے لئے اپنے بیڈ روم میں چلا گیا۔ اسی وقت ہیگن نے امیریگو بوناسیرا کو فون کیا تھا اور اسے یاد دلایا کہ کارلون خاندان نے اس پر جو احسان کئے تھے اس کا بدلہ چکانے کا وقت آ گیا ہے۔

پیسِنگ

۱

سانتنو کارلون کے قتل سے امریکہ کے سماج دشمن طبقے میں سنسنی پھیل گئی۔ اس کے بعد جب یہ خبر عام ہوئی کہ ڈان کارلون خاندان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا ہے اور جب سونی کی آخری رسوم میں شریک پانچوں خاندانوں کے مخبروں نے اطلاع فراہم کی کہ عاقبتی ڈان پوری طرح صحت یاب ہو چکا ہے تو وہ ایک خوفناک جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ تصادم ناگزیر ہے کسی نے یہ سوچنے کی نادانی نہیں کی کہ ڈان کا رعب اور دبدبہ اس لئے کم ہو گیا کہ ایکبار اس نے بدبختی کا سامنا کیا تھا۔ وہ ایسا شخص تھا جس نے اپنی زندگی میں بہت کم غلطیاں کی تھیں اور اپنی ہر غلطی سے اس نے کوئی سبق سیکھا تھا۔

صرف ہیگن صحیح حقیقت کا اندازہ کر سکتا تھا اس لئے جب پانچوں خاندانوں کے پاس امن کی تجویز لے کر پیغام رساں بھیجے گئے تو اسے حیرت نہیں ہوئی۔ امن کی تجویز کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ملک کے سارے خاندانوں کی ایک میٹنگ طلب کی جائے۔ نیویارک کے مافیا خاندان ملک کے طاقتور ترین خاندان تھے اس لئے ظاہر تھا کہ ان کے فیصلے سارے ملک کے مافیا خاندانوں کی فلاح و بہبود کیلئے بہت اہم تھے۔

اس تجویز پر کئی لوگوں کو شبہ ہوا۔ کیا یہ ڈان کارلون کی کوئی سازش ہے؟ کیا وہ اپنے دشمنوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے؟ لیکن ڈان کارلون نے جلد ہی واضح کر دیا کہ وہ اس طرح کا کوئی خیال اپنے ذہن میں نہیں رکھتا ہے۔ یقین دہانی کے لئے اس نے بوشے شیو خاندان کی خدمات حاصل کیں۔

بوشے شیو خاندان عجیب و غریب تھا۔ کبھی وہ سسلی کی مافیا کے بڑے بربر اور خوفناک لوگ تھے لیکن اب امریکہ میں وہ امن کے قیام کا بہت بڑا ذریعہ تھے۔ آج وہ شرفا کی طرح رہتے تھے۔ ان کا خاندانی کاروبار بھی ایسا تھا کہ وہ نہ تو امریکہ میں شان و شوکت سے رہ سکتے تھے اور نہ ہی دیگر مافیا خاندانوں کے سامنے ٹک سکتے تھے۔ اس لئے اپنی آمدنی میں اضافے کی خاطر انہوں نے ایک عجیب و غریب طریقہ اپنایا تھا۔ یہ خاندان جنگ پر آمادہ مافیا خاندانوں کے درمیان صلح کرانے کا کام کرتا تھا اور اس کام کے لئے وہ اپنے آدمیوں کی جانیں خطرے میں ڈالتا تھا۔ یہ کام وہ اتنی ایمانداری سے کرتے تھے کہ سارے خاندانوں میں ان کا اعتبار تھا۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے اور اعتماد شکنی ان کے یہاں سب سے بڑا جرم تھا۔ جب بھی جنگ پر آمادہ یا جنگ میں مصروف مافیا خاندان امن کے خواہاں ہوتے تو وہ بوشے شیو خاندان سے رابطہ قائم کرتے۔ ہوتا یہ تھا کہ جب صلح کے لئے فریقین گفتگو کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تو دونوں کی حفاظت کی ضمانت بوشے شیو خاندان لیتا تھا۔

وہ اپنا ایک ایک آدمی دونوں فریقین کے پاس بطور یرغمال بھیج دیتے اور اگر ایک فریق نے دوسرے فریق کو سازش سے مار ڈالا تو پھر دوسرے فریق کو یہ حق ہوتا کہ وہ یرغمالی بوشے شیبو خاندان کے فرد کو قتل کر دیں۔ پھر دوسرے فریق سے بدلہ لینا بوشے شیبو خاندان کا نصب العین ہو جاتا اور وہ انتقام ضرور لیتے تھے۔ یہ سب جانتے تھے اس لئے کوئی دھوکے بازی نہ کرتا تھا۔ مثال کے طور پر جب مائیکل سولوزو سے ملنے گیا تھا تو اس کے تحفظ کی ضمانت کے طور پر بوشے شیبو خاندان کا ایک رکن کارلون خاندان کی تحویل میں رکھ دیا گیا تھا۔ اگر سولوزو مائیکل کو مار دیتا تو اس شخص کو کارلون خاندان مار ڈالتا۔ بوشے شیبو خاندان کی یہ خصوصیت تھی کہ اپنے کسی نقصان کو وہ کبھی فراموش نہیں کرتے تھے اور ایسی صورت میں سولوزو کو دنیا کی کوئی طاقت بوشے شیبو خاندان سے نہیں بچا سکتی تھی۔ اس لئے کہ اسی کی دھوکے بازی سے ان کا آدمی مارا جاتا۔ ان کے ساتھ غداری کرنے کا مطلب تھا، یقینی موت۔ اس لئے اس خاندان کی ضمانت کو معتبر مانا جاتا تھا۔
اس لئے جب ڈان کارلون نے بوشے شیبو خاندان سے تمام خاندانوں کے سربراہوں کی ضمانت کے طور پر اپنے آدمیوں کی سپلائی کا معاہدہ کیا تو سب کو یقین آ گیا کہ ڈان جو کچھ کر رہا ہے خلوص نیت اور ایمانداری سے کر رہا ہے اور اس میں دھوکا نہیں ہوگا۔

میٹنگ کا انتظام ایک بینک کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ اس بینک کا چیئرمین گاڈ فادر کا احسان مند تھا اس لئے اس نے

نہایت خوشی سے سارا اہتمام کر دیا۔ یہ خفیہ میٹنگ سنیچر کی دوپہر میں رکھی گئی تھی۔

ڈان نے حفاظت کے نقطۂ نظر سے اپنے باصلاحیت لوگوں کو بینک کے ملازموں کی وردی پہنا کر کھڑا کر دیا۔ لوگوں کی آمد صبح دس بجے سے ہی شروع ہو گئی۔ شکاگو کے علاوہ ہر جگہ کے مافیا خاندانوں کے سربراہ یہاں پہونچ رہے تھے۔

کانفرنس ہال میں ایک طرف بار لگا دیا گیا تھا۔ ہر سربراہ کو اپنے ساتھ ایک معاون لانے کی اجازت تھی۔ بیشتر ڈان اپنے ساتھ ایک کانسی گلیوری کو لائے تھے۔ اس لئے ہال میں نوجوان بہت کم تھے۔ ٹام ہیگن ان نوجوانوں میں سے ایک تھا اور وہ واحد فرد تھا جو سسیلین نہیں تھا۔ اس لئے لوگ اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے ہیگن رسمیات سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ بول نہیں رہا تھا مسکرا بھی نہیں رہا تھا۔ وہ اس طرح ڈان کارلیون کی خدمت میں مصروف تھا جیسے وہ کوئی بادشاہ ہو اور خود ٹام اس کا وزیر۔

ڈان کارلیون چونکہ میزبان تھا اور یہ امن مذاکرہ اسی کی وجہ سے ہو رہا تھا اس لئے وہ سب سے پہلے وہاں پہونچا تھا۔ اس کے بعد امریکہ کے جنوبی حصے کا ڈان کارلو ترامونتی پہونچا تھا۔ وہ کروڑپتی تھا اور میامی کے ساحل پر اس کا عظیم الشان ہوٹل تھا۔ وہ ڈان سے بغل گیر ہوا اور اس کے بیٹے کی موت پر اظہار افسوس کیا۔

وہاں پہونچنے والا دوسرا شخص ڈیٹرائٹ کا ڈان جوزف زلوچی تھا

اس کی خصوصیت یہ تھی کہ ڈان کارلون کی طرح وہ بھی نشیلی ادویات
کے کاروبار کا مخالف تھا۔ وہ بھی ڈان سے گلے ملا اور بولا۔ "مرد
تمہاری آواز پر ہی میں یہاں آسکتا تھا۔" ڈان کارلون نے سر جھکا کر
اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ تعاون کیلئے زولاچی پر بھروسا کر سکتا تھا

اگلے دو ڈان مغربی ساحل سے ایک ہی کار پر آئے۔ ان دونوں
کے علاقے پاس پاس تھے۔ ان کے نام فرینک فالکن اور انتھونی
مولی نزی تھے۔ ان کی عمر چالیس کے آس پاس تھی اور وہ دوسروں
کے مقابلے میں نوجوان لگتے تھے۔

اس کے بعد بوسٹن کے خاندان کا سربراہ پہنچا۔ وہ اکیلا ڈان
تھا جسے اپنے لوگوں میں احترام نہیں ملا تھا۔ لالچ، ٹھگی اور دھوکا
دہی اس کے کردار کی بڑی خامیاں تھیں۔ اس کا نام ڈامنک پاجا
تھا اور وہ چہرے سے بھی چور لگتا تھا۔

کلیوسنڈیکیٹ کے سربراہ کی حیثیت سے ڈان ونسینٹ فورلینجا
آیا تھا۔

آخر میں پانچ مقامی خاندانوں کے ڈان وہاں پہنچے۔ ان میں
سے ایک نیو جرسی علاقہ کا ڈان انیتھونی اسٹراسکی تھا۔ ڈان کارلون
کی مخالفت کرنے والوں میں وہ سب سے کم طاقتور تھا۔ اس کا سارا
کاروبار ساحل سمندر پر تھا اس لئے وہ چاہ کر بھی نشیلی ادویات
کے کاروبار کے چکر سے بچ نہیں سکتا تھا۔

شمالی نیویارک خاندان کے سربراہ کا نام اوٹولیا کونو تھا۔ وہ ان چند

ڈانوں میں سے ایک تھا جو کبھی قانون کی گرفت میں نہیں آئے تھے۔ اور جن کے حقیقی کاروبار کی خبر کسی کو نہیں تھی حتی کہ وہ ایک معزز شہری سمجھا جاتا تھا۔

ٹاٹاگلیا خاندان کا سب سے قریبی دوست ڈان ایمی لیوبارزینی تھا۔ اسٹیٹن آئی لینڈ کا علاقہ پوری طرح اس کے قبضے میں تھا۔ وہ نشیلی ادویات کا کاروبار کرتا تھا اور کارلون خاندان کے بعد وہ نیویارک کا اور اس طرح امریکہ کا سب سے طاقتور ڈان تھا۔ اس کا دبدبہ سسلی تک تھا اور ہر ناجائز کاروبار میں اس کا ہاتھ تھا۔ وہ اپنے پیسے اور روابط سے ٹاٹاگلیا خاندان کی مدد کر رہا تھا۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ ڈان کارلون ملک کے سب سے طاقتور ڈان کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ اس کی جگہ لے سکے۔ بیشتر معاملات میں اس کے عادات واطوار ڈان کارلون جیسے ہی تھے۔ بس وہ کچھ زیادہ ہی ماڈرن تھا۔

سب سے آخر میں ٹاٹاگلیا خاندان کا سربراہ ڈان فلپ وہاں پہونچا۔ وہ ایسا شخص تھا جس نے سولوزو کے کندھے پر بندوق رکھ کر کارلون خاندان کو چیلنج کیا تھا اور بڑی حد تک اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ پھر بھی یہ بڑی عجیب بات تھی کہ لوگ اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک تو اس لئے کہ یہ بات ہر شخص کو معلوم تھی کہ اس نے سولوزو کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ دوم یہ کہ موجودہ بحران کے لئے بیشتر لوگ اسے ہی ذمہ دار سمجھتے تھے۔

ڈان فلپ ٹاٹاگلیا ساٹھ سال کی عمر میں بھی پکا عیاش تھا۔

جسم فروشی اس کا کاروبار تھا اس لئے لڑکیوں کی اسے کمی نہیں تھی۔ وہ بہت کنجوس اور معاملے کا خراب آدمی تھا۔ کارلون خاندان سے تصادم میں جیت کے باوجود جس عزت کا وہ حقدار تھا وہ اسے نہیں مل سکی تھی۔ سب جانتے تھے کہ اس کی طاقت پہلے سولوزو کی وجہ سے تھی اور اب بارزینی کی وجہ سے ہے۔ سارے مہرے حمایت میں ہونے کے باوجود وہ پوری جیت حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اگر وہ کچھ صلاحیت کو بروئے کار لاتا تو اس کی ساری مشکلیں آسان ہو چکی ہوتیں۔

ڈان کارلون کی موت کا مطلب ہوتا جنگ کا خاتمہ۔

ڈان کارلون اور فلپ ٹاٹاگلیا دونوں ہی اس جنگ میں اپنے بیٹے کھو چکے تھے اس لئے فطری تھا کہ دونوں نے صرف گردن کی جنبش سے ہی ایک دوسرے کی موجودگی کا اقرار کیا۔ سب کی توجہ ڈان کارلون کی طرف تھی۔ ہر شخص یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تازہ تازہ شکست کے زخموں نے اس پر کمزوری کے کون سے اثرات چھوڑے ہیں۔ اور سب سے زیادہ الجھانے والی بات یہ تھی کہ اپنا سب سے پیارا بیٹا کھو دینے کے بعد بھی ڈان کارلون امن کیوں چاہتا تھا۔ یہ ایک طرح سے اعتراف شکست تھا اور یہ اعتراف اس کے وقار کو مجروح کرنے والا تھا لیکن جلد ہی ان باتوں سے پردہ اٹھنے والا تھا۔

بالآخر ڈان کارلون نے اپنی کرسی سنبھالی۔ ہیگن ڈان کے بائیں طرف اس سے ذرا پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہ اور ڈانوں کو اشارہ تھا کہ وہ اپنی اپنی کرسی سنبھال لیں۔

ڈان کارلون نے ہی بات شروع کی۔ وہ ایسے بولا جیسے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ جیسے اپنے جوان بیٹے کی موت کا جھٹکا اسے نہیں لگا جیسے اس کے اقتدار پر کوئی خطرہ نہیں تھا۔ جیسے اس کا خاندان اب بھی پوری طرح محفوظ تھا۔ جیسے فریڈی مغربی امریکہ میں موئی نری خاندان کی حفاظت میں اور مائیکل سسلی میں روپیش نہیں تھے۔ فطری طور پر اس نے بات سسلین زبان میں ہی شروع کی۔

"آپ لوگوں کے یہاں آنے کے لئے میں آپ تمام حضرات کا شکر گزار ہوں۔" وہ بولا۔ "میں اسے اپنے آپ پر آپ کا احسان مانتا ہوں۔ اس لئے میں شروع میں ہی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں یہاں جھگڑا کرنے نہیں آیا۔ میں ایک انصاف پسند آدمی کی طرح انصاف کی بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ جب ہم لوگ یہاں سے جائیں تو ہمارے دلوں میں کدورت اور میل نہ ہو۔ ہم ایک دوسرے کو اپنا دوست سمجھیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا۔"

وہ کچھ دیر کے لئے رکا۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔ کچھ لوگ سگار پی رہے تھے۔ کچھ شراب کی چسکیاں لے رہے تھے۔ لیکن سب بہت غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔

ڈان کارلون نے آگے کہا۔ "مجھے حیرت ہے کہ یہ بات اتنی آگے کیسے بڑھ گئی؟ خیر کوئی بات نہیں بہت سی حماقتیں ہوئیں لیکن وہ وقت گذر گیا۔ وہ سب کچھ بدبختانہ اور غیر ضروری تھا۔ مجھے اپنی سمجھ کے مطابق

بتانے دیجئے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا تھا۔"

وہ یہ دیکھنے کے لئے رکا کہ شاید کوئی اعتراض کرے لیکن کوئی کچھ نہیں بولا

"خدا کا شکر ہے کہ میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اب بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنے کی حالت میں ہوں۔ شاید میرا بیٹا بہت جلد باز تھا بہت گرم مزاج تھا۔ میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ بہرحال مجھے صرف اتنا کہنے دیجئے کہ ایک کاروباری تجویز لے کر سولوزو میرے پاس آیا تھا اس نے مجھ سے میرے پیسے اور سیاسی اثرات کا مطالبہ کیا۔ اس نے مجھ سے بتایا کہ وہ اس کاروبار میں ٹاٹاگلیا خاندان کی دلچسپی کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ کاروبار تھا منشیات کا جس میں میری کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں بہت امن پسند ہوں اور ایسا دھواں دھار کاروبار میرے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا۔ میں نے یہی بات باعزت طریقے سے سولوزو کو سمجھائی تھی میں نے اسے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے کاروبار کا میرے کاروبار سے ٹکراؤ نہیں ہے اس لئے اگر وہ اس طرح کچھ کمانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی وہ میری بات کا برا مان گیا اور ہم سب پر قہر برپا کر دیا۔ یہی زندگی ہے۔ یہاں ہر شخص اپنی بدبختی کی کوئی نہ کوئی کہانی سنا سکتا ہے لیکن میرا مقصد یہ نہیں ہے۔"

ڈان کارلیون کچھ دیر کے لئے پھر رکا۔ اس نے ہیگن کو مشروب کیلئے اشارہ کیا جو ہیگن نے فوراً پیش کر دیا۔ ڈان کارلیون نے اپنا گلا تر کیا اور کہا۔ "میں قیام امن کے لئے تیار ہوں۔ ٹاٹاگلیا نے ایک بیٹا کھویا ہے میں نے ایک بیٹا کھویا ہے دونوں برابر۔ اگر لوگ بے سبب اپنے دلوں میں دشمنی پالتے رہیں گے

تو کیا ہو گا اس دنیا کا؟ سسلی کا المیہ یہی تھا کہ لوگ ایک دوسرے سے انتقام لینے میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ انہیں اپنے خاندان کے لئے روزی روٹی کمانے تک کا وقت نہیں ملتا تھا۔ یہ حماقت ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں حالات کو پہلے جیسا بنانا ہو گا۔ میں نے یہ جاننے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے کہ مجھے کس نے دھوکا دیا ہے۔ کس نے میرے بیٹے کا قتل کیا ہے اگر آپ مجھے امن سے رہنے دیں گے تو میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ میرا ایک دوسرا بیٹا گھر نہیں لوٹ سکتا۔ مجھے اس بات کی یقین دہانی ملنی چاہیئے کہ جب میں اس کی واپسی کا انتظام کروں تو کوئی اس میں دخل نہیں دے گا۔ ایک بار یہ فیصلہ ہو جائے تو آپ ہم اس مسائل پر بات کر سکتے ہیں جنہیں حل کر کے ہم سب کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں۔"

تقریر بڑی موثر تھی۔ سب کا جانا پہچانا ڈان کارلیون بول رہا تھا۔ نرم گو، شیریں سخن اور انصاف کی بات کرنے والا۔ لیکن لوگ یہ بھی جانتے تھے کہ ڈان کارلیون اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے اس لئے اسے کمزور سمجھنا بے وقوفی ہو گی۔ یہ واضح ہوا کہ جب تک قیام امن کا فیصلہ نہیں ہوتا مافیا مسائل پر بات نہیں ہو سکتی۔ سب سے پہلے ڈان قبل از جنگ حالات کی طرف واپس لوٹنا چاہتا تھا۔

ایمی لیو باوزینی نے ڈان کارلیون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "یہ سب ٹھیک ہے" اس کا لہجہ تلخ تھا۔ لیکن بات اس سے بھی آگے ہے حقیقت یہ ہے کہ ڈان کارلیون کی مدد کے بغیر سولوزو اور ٹاٹا گلیا

اپنے نئے کاروبار میں قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈان کارلون کے انکار سے انہیں بہت صدمہ پہونچا تھا۔ یہ غلطی یقیناً ڈان کی نہیں ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ جو جج اور سیاست داں منشیات کے معاملہ میں ڈان کارلون سے رشوت قبول کرلیں گے۔ وہ ہم مردوں سے اس سلسلے میں بات بھی نہیں کریں گے۔ سولوزو اس کے بغیر اپنا کام شروع نہیں کرسکتا تھا۔ یہ ہم سب جانتے ہیں اور اس کاروبار کے بغیر ہم سب تلاش ہوجائیں گے۔ اور اب جبکہ ججوں نے، پولیس والوں نے اپنی قیمتیں بڑھادی ہیں تو ہمارے لئے منشیات کے کاروبار کے چکر میں پھنسے اپنے کسی آدمی کو چھڑانا بہت مشکل ہے۔ اگر کسی سسلین کو بھی بیس سال کی سزا ہوگئی تو ایسی صورت میں وہ بھی اوماًرتا[1] کو توڑ سکتا ہے۔ پولیس اور جج ڈان کارلون کے قابو میں ہیں۔ انکار کرکے ڈان نے ہمارے منھ کا نوالہ چھین لیا ہے۔ وقت بہت بدل چکا ہے۔ اگر ڈان کارلون نے نیویارک کے سارے ججوں کو خرید لیا ہے تو اس کا فائدہ ہمیں بھی اٹھانے دینا چاہئے۔ اس خدمت کا معاوضہ لیا جاسکتا ہے لیکن انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

بارزینی کی بات ختم ہونے کے بعد بھی محفل میں خاموشی طاری رہی۔ حدود کا تعین ہوچکا تھا۔ قبل از جنگ کے حالات کی طرف نہیں لوٹا جاسکتا تھا۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ بارزینی نے یہ واضح اشارہ دے دیا تھا کہ اگر امن نہ قائم ہوا تو وہ کارلون خاندان کے خلاف

---

[1] : مافیا کے راز فاش نہ کرنے کا عہد

ٹاٹاگلیا کا ساتھ دے گا۔ اس نے یہ بات بھی کہہ دی کہ ہمارے کاروبار اور ہماری زندگی ایک دوسرے کے تعاون پر منحصر ہے۔ اس نے ڈان کے منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے کے انکار کو حملہ آوری کے معنی پہنا دئیے تھے۔ اس نے واضح کر دیا تھا کہ جس طرح بے سبب کسی سے مدد نہیں مانگی جاتی۔ اسی طرح بے سبب انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ڈان نے نرم لہجے میں اور نہایت شائستگی سے اپنے دفاع میں کہا۔ "میں نے بے سبب انکار نہیں کیا تھا۔ آپ سب لوگ مجھے جانتے ہیں میں نے کبھی تعاون سے دست کشی نہیں کی ہے لیکن اس بار مجھے انکار کرنا پڑا۔ کیوں؟ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ منشیات کا یہ کاروبار آنے والے وقت میں ہم سب کو برباد کر دے گا۔ ملک میں اس کاروبار کی مخالفت بہت شدت سے ہے۔ یہ شراب یا جوئے جیسا کاروبار نہیں ہے۔ جسم فروشی جیسا بھی نہیں جس سے سرکار اور مذہب عوام کو روکتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں ججوں اور قانون کے دیگر محافظوں پر دباؤ ڈال سکتا ہوں تو اس خود فریبی اور خوش فہمی پر میں فخر کر سکتا ہوں لیکن کاش یہ سچ بھی ہوتا۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ میرے کچھ روابط ہیں لیکن جب لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ انہیں میں منشیات کے کاروبار کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں تو وہ لوگ میری مخالفت میں کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ اس کاروبار سے متنفر ہیں اور کسی طرح اس میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔ ایک پولیس کا عام سپاہی بھی جو ہر طرح کے جرائم میں ہماری مدد کرتا ہے۔ منشیات کا نام سن کر

صاف انکار کر دے گا۔ اس لئے اگر میں آپ کی ایسی کوئی خدمت کروں تو یہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے جیسا عمل ہو گا۔ اس کے باوجود اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ اپنے مسائل کو سلجھانے کے لئے میرا ایسا کرنا ضروری ہے تو میں اس کے لئے بھی تیار رہوں۔"

اس بار کارلون کی بات ختم ہونے پر خاموشی نہیں رہی۔ لوگ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ ڈان نے بہت اہم بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔ منشیات کے کاروبار کو وہ اپنا تحفظ دینے کو تیار تھا۔ وہ سولوزو کی بنیادی تجویز کو قبول کر رہا تھا بشرطیکہ اس پر سارے ملک کے ڈان متفق ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ وہ خود عملاً اس کاروبار سے دور رہے گا اور سرمایہ بھی نہیں لگائے گا۔ وہ صرف قانون کے محافظوں پر اپنے روابط کا استعمال کرے گا۔

اس پر لاس اینجلز کا ڈان فریڈیک ذالکن بولا۔ "ہم لوگوں کو اس کاروبار میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ لوگ اگر آزادانہ اس کاروبار میں لگ گئے تو مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ اس کاروبار میں اتنا پیسہ ہے کہ لوگ اس لالچ کو نظر انداز نہیں کر سکتے اس لئے اس کاروبار میں مافیا خاندانوں کا شامل ہونا ضروری ہے اور اگر ہم اس سے دور رہتے ہیں تو یہ بے قابو کاروبار بہت مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اس پر ہمارا کنٹرول رہے تو ہم اسے بہت منظم طریقے سے چلا سکیں گے۔ اس کاروبار میں شمولیت بری نہیں لیکن کنٹرول بہت ضروری ہے۔ اس کا تحفظ ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم

معمولی جرائم پیشہ لوگوں کو من مانی کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔"

ڈیٹرائٹ کا ڈان جوزف زولاچی جسے ڈان کارلون سے قربت کا شرف حاصل تھا، انصاف پسندی کے تقاضے کے تحت اپنے دوست کی توقع کے خلاف بولا "میں منشیات کے کاروبار سے دلچسپی نہیں رکھتا کئی برس تک میں اپنے آدمیوں کو اضافی رقم دیتا رہا کہ وہ اس کاروبار میں نہ پھنسیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ تھوڑے پیسے کے لیے بیس گنے منافع کا دھندا نہیں چھوڑ سکتے۔ وہ اسے ذیلی کاروبار کی حیثیت سے اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے ان کے اصل کام ان کی توجہ حاصل نہیں کر پاتے۔ منشیات کے کاروبار میں بہت دولت ہے اسی لیے اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ اسے روکنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے اس لیے اس کاروبار کے وقار کو بحال رکھنے کے لئے اس پر ہمارا اختیار ہونا ضروری ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے آدمی من مانی کریں اور ہمیں کسی بڑی مصیبت میں پھنسا دیں۔"

زولاچی کی تقریر کی سب نے حمایت کی۔ اس نے نشانے پر تیر چلایا تھا اور تمام لوگوں پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔ سبھی ڈانوں نے منشیات کے کاروبار کو برا بتایا لیکن یہ بھی اعتراف کیا کہ اسے صحیح راستے پر چلانے کے لئے کوئی طریقہ چاہیے۔ آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کاروبار کی اجازت دی جائے گی اور ڈان کارلون اس کے لئے ہر ممکن تحفظ فراہم کرے گا۔ یہ بھی قبول کیا گیا کہ اس کا بیشتر کام بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندان کریں گے۔ اس مسئلے کے حل ہو جانے کے بعد

انہوں نے دیگر مسائل کی طرف توجہ دی۔ یہ طے کیا گیا کہ لاس ویگاس اور پیاسی ایسے آزاد شہر قرار دئے جائیں جہاں ہر خاندان کو کوئی بھی کام کرنے کی آزادی ہو۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ ایسے شہروں میں تشدد کی وارداتیں نہ ہوں۔ اپنی اپنی سپاہ کو بھی یہاں کسی طرح کی انتقامی کارروائی سے روکا جائے۔ اور ضرورت پڑنے پر ہر خاندان ایک دوسرے کی مدد کرے۔ یہ گفتگو دوپہر کے کھانے تک چلتی رہی۔

آخر میں ڈان بارزینی میٹنگ ختم کرنے کے خیال سے بولا "تو یہ ہوئی ساری بات، ہم نے امن قائم کیا ہے۔ میں اس کے لئے ڈان کارلیون کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ہم انہیں برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ اپنے قول سے منحرف ہونے والے نہیں ہیں۔ اگر ہم میں کوئی اختلاف ہوا تو ہم پھر مل سکتے ہیں لیکن دوبارہ ایسی صورت حال پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خوش ہوں کہ یہ نازک مسئلہ بخوبی حل ہو گیا۔"

صرف فلپ ٹاٹاگلیا اب بھی فکرمند تھا۔ دوبارہ جنگ شروع ہونے پر سانتینو کارلیون کا قتل کرنے کے سبب عدم تحفظ کا احساس سب سے زیادہ اسے تھا۔ اتنی دیر بعد پہلی بار اس نے زبان کھولی۔

اس نے کہا۔ "میں نے یہاں ہونے والی ہر بات سے اتفاق کیا ہے۔ میں اپنے ہر نقصان کو بھول جانے پر تیار ہوں لیکن میں ڈان کارلیون سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے کوئی شخصی انتقام لینے کی کوشش نہیں کرے گا۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب اس کی حالت مستحکم ہو جائے گی تو کیا وہ یاد رکھے گا کہ اس نے ہماری دوستی کی قسم کھائی ہے۔ مجھے کیسے

یقین ہو کہ تین چار سال بعد وہ یہ سوچنا شروع نہیں کر دے گا کہ اسکے ساتھ ناانصافی ہوئی تھی - اسے اس کی مرضی کے خلاف اس معاہدے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ کیا ہمیں ہر لمحہ ایک دوسرے سے محتاط رہنا پڑے گا؟ یا ہم سچ مچ امن کی امید کر سکتے ہیں؟ کیا ڈان کارلون ہمیں اس کا یقین دلا سکتے ہیں؟"

یہ سن کر ڈان کارلون تقریر کے لئے کھڑا ہوا - یہ تقریر ایک عرصے تک یاد رکھنے کے لایق تھی۔ اس نے پھر ثابت کر دیا تھا کہ اس سے زیادہ دانش مند اور دور بین سیاستداں انمیں سے کوئی نہیں تھا -

"ہم لوگ ذہانت سے کام نہیں لے سکتے -" اس نے کہا۔ "تو پھر ہم میں اور جنگل کے جانوروں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ ہم عقل رکھتے ہیں۔ ہم اپنی بات دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ آخر میں کیوں دوبارہ یہ جھگڑا شروع کروں گا - یہ تشدد، یہ مظالم۔ میرا بیٹا مر چکا ہے۔ یہ میری بدقسمتی تھی اور اس بدقسمتی کو مجھے قبول کرنا ہے۔ میرے اردگرد موجود بے گناہ دنیا کو میری بدقسمتی کا انجام کیوں بھگتنا پڑے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ میں کبھی انتقام لینے کی کوشش نہیں کروں گا - میں صاف دل کے ساتھ اس میٹنگ سے اٹھنے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

"مجھے یہ کہنے دیجئے کہ ہم سب کو ہمیشہ اپنے مفادات کا خیال رکھنا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو احمق نہیں بننا چاہتے، جو دوسروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بننا نہیں چاہتے۔ اس ملک میں ہماری قسمت نے ہمارا بڑا ساتھ دیا ہے۔ ہمارے بیشتر بچے اچھی زندگی گذار رہے ہیں۔

آپ کے بچے پروفیسر ہیں۔ سائنس داں ہیں۔ موسیقار ہیں۔ اور یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ شاید آپکی اولادوں کی اولادیں اور ترقی کریں۔ ہم میں سے کوئی اپنے بچوں کو اپنے نقش قدم پہ چلتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہ زندگی بہت مشکل ہے۔ اب میرے پوتے ہو چکے ہیں۔ شاید ان کے بیٹے کسی دن گورنر بنیں یا صدر بنیں۔ امریکہ میں ناممکن کچھ بھی نہیں ہے لیکن ہمیں بھی وقت کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ خون اور قتل عام کا زمانہ گذر چکا ہے ہمیں دوسرے تاجروں کی طرح ہوشیار بننا ہے۔ پھر ہم زیادہ دولت کما سکتے ہیں اور اسی میں ہماری آنے والی نسلوں کی بھلائی ہے۔"

"اور جہاں تک ہمارے کاموں کا سوال ہے۔ ہم ان لوگوں کے ذمہ دار نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے ہماری زندگیوں کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو جنگ شروع کرتے ہیں اور اپنی دولت کی حفاظت کے لئے چاہتے ہیں کہ ہم سے لڑیں۔ کون کہے گا کہ ہم ان قوانین کی پابندی کریں جو انہوں نے اپنے مفادات اور ہمیں نقصان پہونچانے کے لئے بنائے ہیں؟ اور جب ہم اپنے مفادات کی حفاظت میں لگے ہوتے ہیں تو وہ کون ہوتے ہیں جو ہمارے کاموں میں دخل دیتے ہیں۔ ہمارے شخصی مسائل ہیں۔ ہم اپنے لئے اپنی دنیا خود سنبھالیں گے۔ کیونکہ یہ ہماری دنیا ہے اس لئے بیرونی مداخلت سے بچنے کے لئے ہمیں متحد رہنا ہوگا۔ ورنہ ہماری ناک میں نکیل ڈال کر ہمیں غلام بنا لیا جائے گا۔

"یہی سبب ہے کہ میں اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لینے کا جذبہ اپنے دل سے نکال رہا ہوں میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے خاندان کی سربراہی

کی ذمہ داری جب تک میرے پاس ہے بغیر کسی سبب کے یہاں موجود کسی فرد کی طرف میری انگلی بھی نہیں اٹھے گی۔ میں سب کی بھلائی کے لئے کوئی بھی قربانی دینے کو تیار رہوں۔ یہاں جو لوگ مجھ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں عہد سے پھرا نہیں کرتا۔"

"لیکن میرا ایک مفاد ہے جس کا یہاں بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں میرے ایک بیٹے کو ملک چھوڑنا پڑا کیونکہ اس پر سولوزو اور پولیس کپتان کے قتل کا الزام لگایا جا رہا تھا۔ اب مجھے ایسا انتظام کرنا ہے کہ وہ حفاظت کے ساتھ اپنے گھر لوٹ سکے اور اس پر سے یہ الزام ہٹ سکے۔ یہ کام میرا ہے اور اسے میں ہی کروں گا۔ شاید اس کے لئے مجھے حقیقی مجرم کی تلاش کرنی پڑے یا حکام کو اس کی بے گناہی کا ثبوت دینا پڑے۔ یا گواہوں اور جاسوسوں کو مجبور کرنا پڑے کہ وہ کہہ دیں کہ پہلے وہ جھوٹ بول رہے تھے۔ فی الحال یہ کام میرا ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں اپنے بیٹے کو گھر بلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

"میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اس معاملہ کو ہمدردی سے لیں اور ایسا کوئی کام نہ کریں اور نہ کسی کو کرنے دیں جس سے میرے بیٹے کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو۔ اگر کسی نے ایسا کام کیا تو میں اسے معاف نہیں کر سکوں گا۔ اس کے علاوہ میں امن میں خلل ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کروں گا۔"

اتنا کہہ کر ڈان کارلیون اپنی جگہ سے چل کر فلپ ٹاٹاگلیا کے پاس پہونچا۔ ٹاٹاگلیا اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ دونوں گلے ملے۔

اور ایک دوسرے کے گال کا بوسہ لیا۔ باقی لوگوں نے اس پر تحسین و آفریں کی صدائیں بلند کیں۔

چونکہ ڈان کا ایک بیٹا فریڈی مغرب میں مولی نری خاندان کے تحفظ میں تھا اس لئے ڈان کارلون اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے سان فرانسسکو کے ڈان اینتھونی مولی نری کے پاس بیٹھ گیا۔ مولی نری کی باتوں سے ڈان نے محسوس کیا کہ فریڈی وہاں خوش ہے اور ہوٹل کا کام بڑی ہوشیاری سے چلا رہا ہے۔ وہ لڑکیوں میں بیحد مقبول ہے۔ ہوٹل چلانے کی صلاحیت اس میں اتنی اچھی ہے جیسے وہ اسی کام کے لئے پیدا ہوا ہو۔ ڈان کارلون کو یہ خبر سن کر حیرت ہوئی۔ اس نے اینتھونی مولی نری سے کہا کہ کارلون خاندان اس کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

محفل برخاست ہونے کے بعد شام ڈھلے ڈان کارلون، ٹام ہیگن اور باڈی گارڈوں کے ساتھ لانگ بیچ پر پہنچے۔ گھر آنے کے بعد ڈان نے ہیگن سے کہا: "میرے ڈرائیور کو لیمپونی پر نظر رکھو، میرا خیال ہے اسے ترقی کے مواقع ملنے چاہئیں۔" ہیگن اس بات کو سن کر حیرت میں پڑ گیا۔ لیمپونی کے منہ سے سارا دن ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا نہ ہی اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔ اس نے ڈان کے لئے دروازہ کھولا تھا۔ جب وہ بینک سے باہر نکلے تھے تو کار گیٹ کے پاس کھڑی تھی۔ اس نے سب کچھ ٹھیک کیا تھا۔ ڈان کے اس حکم سے ظاہر تھا کہ آنکھوں نے وہ کچھ دیکھ لیا ہے جو ہیگن نہیں دیکھ پایا۔

ڈان نے ہیگن کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ وہ کھانے کے بعد آئے۔

اور اپنے ساتھ کلے مین زا اور بڑے سیو کو بھی لائے ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی
کہ دونوں کیپو رزائم کو دوپہر کی میٹنگ کی روداد بتا دی جائے۔

۲

دس بجے ڈان اپنے دفتر میں تینوں کا انتظار کر رہا تھا۔ ان کے آنے کے
بعد ڈان نے کہا۔ "ہم نے آج قیام امن کا معاہدہ کیا ہے۔ میں نے انہیں
یقین دلایا ہے کہ یہی تم لوگوں کے لئے بہت ہونا چاہئے۔ لیکن ہمارے
دوست اتنے بھروسے کے نہیں ہیں اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ ہم
نہیں چاہتے کہ پھر کوئی چونکانے والا حادثہ ہو جائے۔" پھر ڈان ہیگن سے
مخاطب ہوا۔ "بوشے شیو خاندان کے آدمیوں کو چھوڑ دیا تم نے؟"
"گھر آتے ہی میں نے کلے مینزا کو فون کر دیا تھا۔ وہ رہا ہو چکے ہیں۔" ہیگن نے کہا۔
کارلیون اپنے کیپو رزائم کلے مین زا کی طرف مڑا اس نے بھی ہیگن کی
تائید کی۔ "میں نے انہیں آزاد کر دیا ہے، لیکن گاڈ فادر کیا کوئی سسلین
ان جیسا احمق بھی ہو سکتا ہے؟"
ڈان کارلیون مسکرایا۔ "وہ احمق نہیں بے حد چالاک ہیں۔ اپنی جان
کی ضمانت دے کر وہ بہت دولت کما رہے ہیں اور پھر دنیا میں بوشے
شیو جیسے آدمیوں کی وجہ سے مصیبت نہیں آتی۔ ہاں یہ بات میں مانتا
ہوں کہ ان کے پاس سسلینوں جیسا ذہن نہیں ہے۔"
جنگ ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ سب اچھے موڈ میں تھے۔ ڈان
کارلیون نے سب کو اپنے ہاتھ سے جام پیش کئے۔ اپنا جام اٹھانے سے پہلے

ڈان نے ایک سگار سلگا لیا۔

ڈان کارلیون نے بات شروع کی۔ "سونی کے قتل کے بارے میں میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ میں اس وقت تک کے لئے یہاں امن چاہتا ہوں جب تک مائیکل بحفاظت تمام گھر نہ آجائے۔ یہ کام سب سے زیادہ ضروری ہے۔"

"ہر شخص کو اپنی زندگی میں ایک غلطی کرنے کا موقع ملنا چاہئے اور میں اس موقع کا استعمال کر چکا ہوں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مال کے آس پاس کی ساری زمین خریدلی جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک کلومیٹر کی دوری سے کوئی آدمی اپنی کھڑکی سے سر نکال کر میرے باغیچے میں جھانکے۔ میں چاہتا ہوں کہ مال کے چاروں طرف باڑھ لگادی جائے اور چوبیس گھنٹے نگرانی کی جائے۔ باڑھ میں ایک گیٹ بنایا جائے جو آمد ورفت کا واحد راستہ ہو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اب میں ایک قلعے میں رہنا چاہتا ہوں۔ اب میں شہر نہیں جاؤں گا آپ مجھے ریٹائرڈ سمجھ سکتے ہیں۔ میں اپنے باغیچے میں مصروف رہنا چاہتا ہوں۔ اب کسی طرح کی لاپرواہی نہیں چاہتا۔ عورتیں اور بچے لاپرواہی گوارا کر سکتے ہیں مرد نہیں۔ یہ کام آپ صبر وسکون سے کریں۔ ہم گھبراہٹ میں تیاری کریں گے تو ہمارے دوست ہم پر شک کرنے لگیں گے۔ یہ سب کچھ ایسے کرنا ہے جس سے کسی کو کوئی شک نہ ہو۔"

"مستقبل میں اپنے کاروبار کا بیشتر حصہ تم تینوں کی ذمہ داری میں دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ سانتنو کے دستے کو ختم کردیا جائے۔ اس کے آدمیوں کو تم دونوں اپنے دستوں میں شامل کرلو۔ اس سے

ہمارے دوستوں کو یقین ہو جائے گا کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ تاہم تم کچھ آدمیوں کو لاس ویگاس بھیجو جو رپورٹ دیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ فریڈی وہاں کیا کر رہا ہے؟ اس سلسلے میں میں تفصیلی معلومات چاہتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ شاید میں اپنے بیٹے کو پہچان نہیں پاؤں گا۔ سنا ہے وہ نوجوان لڑکیوں میں اتنی دلچسپی لیتا ہے جتنی کسی مرد کو نہیں لینا چاہئے۔ ویسے بھی کاروبار سنبھالنے کی صلاحیت اس میں نہیں تھی لیکن پھر بھی معلوم کرو کہ اس کے لئے اب کیا کیا جا سکتا ہے۔"

ہیگن نے دھیرے سے کہا۔ "کیا ہم آپ کے داماد کو وہاں بھیج دیں۔ کارلو تو ادا کا ہی رہنے والا ہے۔ وہ اس علاقے سے اچھی طرح واقف ہے۔"

ڈان نے انکار میں سر کو جنبش دی۔ "نہیں میری بیوی اپنے بچوں کے بغیر اکیلی ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کونی اور اس کے شوہر کو بھی یہیں مال پر گھر دے دیا جائے۔ اور کارلو کو کوئی اہم کام دے دیا جائے۔ شاید اس کے ساتھ میں ضرورت سے زیادہ سخت برتاؤ کر رہا تھا اور پھر مجھے بیٹوں کی بھی تو کمی ہے۔ اسے جوئے کے کام سے نکال لو اور یونین کے کام میں لگا دو۔ اس میں کاغذی کام کاج بہت کم اور باتیں بنانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسے باتیں بنانا آتا بھی بہت ہے۔" ڈان کے لہجے میں نفرت کا شائبہ تھا۔

ہیگن نے کہا۔ "او کے، میں اور کلے مینزا سب لوگوں کو پرکھتے ہیں اور ویگاس میں کام کرنے کے لئے آدمیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ کیا میں فریڈی کو کچھ دن کے لئے گھر بلا لوں۔"

ڈان نے انکار کیا اور سخت لہجے میں کہا "کس لئے؟ میری بیوی اب بھی کھانا تیار کر سکتی ہے، اسے وہیں رہنے دو۔" تینوں نے بے چینی سے پہلو بدلے۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ ڈان اپنے بیٹے سے ناراض ہے اور اس ناراضگی کا ضرور کوئی سبب تھا جو ان کے علم میں نہیں تھا۔

ڈان کارلیون نے ایک طویل سانس لی۔ "اس برس میں اپنے باغیچہ میں کچھ ہری مرچیں اور ٹماٹر اگانا چاہتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کو بھی تحفتاً کچھ دوں گا۔ اب میں امن اور آرام چاہتا ہوں۔ بس، آپ لوگ چاہیں تو ایک ایک جام اور لے سکتے ہیں۔"

یہ رخصت ہونے کا اشارہ تھا۔ ہیگن کلیمنزا اور ٹیسیو کے ساتھ ان کی کاروں تک گیا۔ اس نے ڈان کی ہدایات کی تکمیل کے لئے ان سے ملاقات کا وقت طے کیا اور واپس آگیا۔ ڈان اس کا منتظر تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اور ٹائی اتار لی تھی اور صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے ہیگن کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بولا "ہاں کانسی گلیوری۔ کیا آج کے میرے کسی کام سے تمہیں اختلاف ہے؟"

ہیگن نے کچھ رک کر جواب دیا "نہیں لیکن آج کے تمام کام آپکی فطرت سے میل نہیں کھاتے۔ آپ نہ تو یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سانتو کیسے مرا اور نہ اس کے قتل کا انتقام لینا چاہتے ہیں۔ مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا۔ آپ نے امن برقرار رکھنے کا عہد لیا ہے تو امن برقرار رہے گا۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ دشمنوں کی جو جیت آج ہوئی ہے آپ اسے نظر انداز کر دیں گے۔ اس مسئلے کو آپنے پہیلی بنا دیا ہے

ڈان کے چہرے پر اطمینان نظر آیا۔" اور دل کے مقابلے میں تم مجھے کچھ زیادہ ہی عظیم سمجھتے ہو۔ حالانکہ تم سسلین نہیں ہو لیکن میں نے تمہیں ان جیسا ہی بنا دیا ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے سچ ہے۔ اس پہیلی کا حل ہے اور وہ حل عنقریب تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔ تم جانتے ہو کہ لوگ میرے وعدے پر اعتبار کرتے ہیں اور اپنا وعدہ مجھے نبھانا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری ہدایات پر پوری طرح عمل ہو لیکن ٹام سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم مائیکل کو جلد از جلد گھر بلا سکیں۔ جتنی قانونی مدد ہمیں مل سکتی ہے اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ مجھے پرواہ نہیں کہ اس کام میں کیا کچھ خرچ ہوگا۔ ہاں جب وہ گھر لوٹے تو وہ پوری طرح محفوظ ہو۔ تم ماہر وکیلوں سے مشورہ کرو۔ میں تمہیں کچھ ججوں کے نام بتا دوں گا جو اس معاملے میں تمہارے کام آئیں گے۔ اس وقت تک ہمیں ہر طرح کی عہد شکنی سے محتاط رہنا ہے۔"

"ہمارے پاس انتظار کا وقت بھی نہیں ہے سسلی میں بھی بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں مائیکل کسی مشکل میں پھنس سکتا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں ہر ممکن احتیاط برتنے کو کہا ہے لیکن یہ سب زیادہ دیر تک کارآمد نہیں ہوں گی یہ ایک سبب ہے جس کی وجہ سے قیام امن کو میں نے ضروری سمجھا۔ بارزینی کے دوست سسلی میں بھی ہیں اور وہاں مائیکل کی موجودگی کا سراغ لگالیں گے۔ کہو اب تمہیں اپنی پہیلی کا حل مل گیا؟ مجھے اپنے خاندان کے تحفظ کے لئے قیام امن کی تجویز رکھنی پڑی ہے۔"

ہیگن نے ڈان سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے یہ اطلاعات کہاں سے فراہم ہوئیں۔ وہ حیران بھی نہیں ہوا۔ اس نے ڈان سے پوچھا۔ "جب میں ٹاٹاگلیا کے آدمیوں سے ملوں تو کیا یہ گذارش کردوں کہ منشیات کے کاروبار میں لگائے جانے والے آدمی ایسے ہوں جن کا پہلے سے پولیس میں کوئی ریکارڈ نہ ہو؟"

ڈان کے شانوں میں جنبش ہوئی۔ "اتنی عقل تو ان کے پاس ہوگی۔ تم ذکر کر دینا لیکن اصرار مت کرنا ہم سے جو ہو سکے گا ہم کرینگے لیکن اگر وہ ایسے لوگوں کو کام پر لگائیں گے جن پر پہلے سے شبہ ہے تو ہم کچھ کہیں گے نہیں۔ بارزینی یہ بات کہے بغیر بھی سمجھ جائے گا۔ وہ خود بھی کسی مصیبت میں پھنسنا نہیں چاہے گا۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ شروع سے ٹاٹاگلیا اور سولوزو کی پشت پر تھا؟" ہیگن نے حیرت سے کہا۔

"ٹاٹاگلیا تو طوائفوں کا دلال ہے۔ وہ سانتینو سے کبھی نہیں جیت سکتا تھا۔ اسی لئے تو میں جاننا نہیں چاہتا کہ کیا ہوا تھا۔ اتنا جاننا کافی ہے کہ بارزینی کا بھی اس میں ہاتھ تھا۔" ڈان کارلیون نے کہا۔

ہیگن کچھ سوچنے لگا۔ ڈان اسے ضروری اشارے دے رہا تھا لیکن پھر بھی کوئی بہت ضروری بات رہ گئی تھی۔ ہیگن سمجھ رہا تھا کہ وہ اہم بات کیا ہے لیکن اس کا اظہار وہ گستاخی پر محمول کر رہا تھا۔ اس نے ڈان کو شب بخیر کہا اور جانے کے لئے اٹھا لیکن ڈان اس سے اپنی آخری بات کہنا چاہتا تھا۔

"یاد رکھنا تمہیں مائیکل کو گھر بلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں اور

استعداد کا استعمال کرنا ہے۔" ڈان نے کہا۔ "اور ایک بات اور ٹیلیفون کمپنی سے ایسا انتظام کرو کہ مجھے ہر مہینے ان سب کالوں کی لسٹ ملے جو کلے مین زا اور ڈیسو کی ہوں یا ان کے پاس آئی ہوں۔ مجھے ان پر شبہ نہیں ہے لیکن ایسی باتوں کی معلومات رکھنا ضروری ہے۔"

ہیگن نے حامی بھری اور باہر نکل گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ڈان کسی ذریعہ سے اس پر بھی نظر رکھ رہا ہو گا۔ پھر اپنے اس شبہ پر اسے خود شرم آئی۔ لیکن ایک بات واضح طور پر سامنے آنے لگی تھی کہ ڈان کے الو کھے اور انچھے پر کے ذہن میں مستقبل کا کوئی عظیم منصوبہ بن رہا تھا اور میدان جنگ سے آج ڈان کو جو پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔ وہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔ ایک مصلحت تھی اور پھر ایک اور ایسا کالا راز تھا جس کا ذکر ابھی تک کسی نے نہیں کیا تھا اور خود اس کی بھی ہمت نہیں پڑی تھی کہ وہ اس کے بارے میں زبان کھولے اور جس کا ذکر ڈان نے بھی کرنا نہیں چاہا تھا۔ یہ تمام باتیں مستقبل میں آنے والے کسی عظیم انقلاب کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

•

اکیس

اس سے پہلے کہ ڈان کارلون مائیکل کو واپس امریکہ بلانے کا کوئی محفوظ انتظام کر پاتا، ایک برس بیت گیا۔ اس بیچ سارا خاندان، کوئی معقول طریقہ سوچنے کے لئے سر پھوڑتا رہا۔ اب تو خاندانی معاملات میں کاربوریجی کی بھی سنی جاتی تھی۔ وہ کونی کے ساتھ مالی پر ہی رہائش پذیر تھا۔ اس بیچ کونی دوسرے بچے کی ماں بن چکی تھی۔ مائیکل کی واپسی کا کوئی طریقہ ابھی تک ڈان کارلون کو پسند نہیں آیا تھا۔

آخر میں بوشے شیو خاندان کے ایک بدبختانہ مسئلے نے ان کا مسئلہ حل کر دیا۔ بوشے شیو خاندان میں ایک پچیس سالہ نوجوان تھا۔ وہ امریکہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام فیلکس تھا۔ وہ اتنا ذہین تھا کہ اسکے خاندان میں کوئی اس کا ثانی نہیں تھا۔ اس نے اپنے خاندان کے خاکروبی کے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا اور ایک امریکی لڑکی سے شادی کر کے اپنے اور اپنے خاندان کے درمیان اختلاف کی خلیج کو اور وسیع کر لیا تھا۔ رات کے اسکول میں پڑھ کر وہ وکیل بن گیا تھا۔ دوران تعلیم وہ ڈاک خانے میں کلرکی کرتا تھا اور اس کے تین بچے بھی ہو گئے تھے۔

فیلکس بوشے شیو نے دیگر کئی نوجوانوں کی طرح سمجھا تھا کہ محنت کے ساتھ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد کام اسے اپنے آپ مل جائے گا اور وہ آرام سے اپنی زندگی گزار سکے گا لیکن ایسا ہو نہیں سکا۔ وہ بہت

خود دار تھا اور اپنے خاندان سے کسی طرح کی مدد نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس کا ایک دوست تھا جو ایک بڑی وکیلوں کی کمپنی میں ملازم تھا۔ اس نے فیلکس کو اپنی مدد کرنے پر راضی کر لیا۔ ویسے وہ بظاہر قدرے الجھی ہوئی لیکن قانون کے دائرے کے اندر کی بات تھی جس کا تعلق بیماٹن دوالیہ پن کی ایک سازش سے جڑا ہوا تھا۔ اس سازش کے ظاہر ہونے کا امکان نہیں کے برابر تھا اور فیلکس نے یہ خطرہ مول لے لیا۔

اس احمقانہ کہانی کا اختصار یہ تھا کہ سازش کا پتہ چل گیا۔ فیلکس کے وکیل دوست نے اسے کسی طرح کی مدد دینے سے انکار کر دیا۔ ان تاجروں نے بھی سارا الزام فیلکس پر مڑھ دیا جن کی مدد کیلئے فیلکس نے یہ قدم اٹھایا تھا۔ وہ تاجر عدالت میں اپنے قصور کا اعتراف کر کے وعدہ معاف گواہ بن گئے۔ ایسی شہادتیں پیش کی گئیں جن سے فیلکس کا تعلق مافیا سے جوڑا گیا۔ ان شہادتوں سے فیلکس مایوس ہو گیا۔ فیلکس کو تین سال کی سزا ہو گئی۔ اس کے خاندان والوں نے اس سلسلے میں کسی دوسرے خاندان سے مدد نہیں مانگی کیونکہ فیلکس نے اس سے انکار کر دیا تھا۔

تین سال کی سزا کاٹنے کے بعد فیلکس سیدھا اپنے گھر آیا اور ایک سال تک پرامن طریقے سے زندگی گزاری۔ اس کے بعد اس نے ثابت کر دیا کہ اس کی رگوں میں بھی سسلین خون ہے۔ اس نے ایک ریوالور حاصل کیا اور اپنے وکیل دوست کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں تاجروں کو تلاش کیا اور اطمینان سے انھیں بھی

مار ڈالا۔ وہ دونوں ایک ریستوراں سے کافی پی کر باہر نکل رہے تھے۔ لاشیں باہر چھوڑ کر ریستوراں میں اس نے کافی کا آرڈر دیا اور وہیں پولیس اور اپنی گرفتاری کا انتظار کرنے لگا۔

اس کے مقدمے کا فیصلہ جلد ہی ہو گیا۔ اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کا امکان ہی نہیں تھا۔ تین آدمیوں کے قاتل کو جلد از جلد پھانسی پر چڑھا دیا جانا چاہیے تھا۔ ایسے آدمی کو گورنر سے بھی معافی نہیں مل سکتی تھی لیکن بوریتے شیبو خاندان اوپر کی عدالتوں میں اپیل کرکے بے دریغ پیسہ خرچ کر رہا تھا۔ اب انہیں فیلکس پر فخر تھا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ فیصلہ بدلا نہیں جا سکا۔ فیلکس کی سزائے موت ٹلنے والی نہیں تھی۔

بوریتے شیبو خاندان نے اس امید میں ساری بات ہگین کو بتائی کہ شاید ڈان اس بیچارے کے لئے کچھ کر سکے اور پھر ہگین نے ڈان کو اس مسئلہ کی طرف متوجہ کیا۔ ڈان نے فیلکس کے لئے کچھ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ کوئی جادوگر نہیں تھا۔ لوگ اسے ناممکن کام کرنے کو کہتے تھے لیکن اگلے دن ڈان نے ہگین کو اپنے دفتر میں طلب کیا اور اسے باریکی سے سارے مقدمے کا جائزہ لینے کو کہا۔ اس کے بعد ڈان نے بوریتے شیبو خاندان کے سربراہ کو گفتگو کرنے کے لئے اپنے گھر بلایا۔

اس کا جو نتیجہ نکلا وہ ڈان کی دانشوری کا کمال تھا۔ ڈان کارلیون نے بوریتے شیبو خاندان کے سربراہ کو ضمانت دی کہ فیلکس کے بیوی بچوں کی

پرورش کی ذمہ داری وہ لیتا ہے۔ اس کام کے لئے ایک بڑی رقم انہیں فوراً دے دی جائے گی۔ بدلے میں فیلکس کو سولوزو اور پولس کپتان میک لسکی کے قتل کا الزام بھی اپنے سر لینا ہوگا۔

کئی باتوں کا انتظام اب بھی کیا جانا تھا۔ فیلکس کو یہ جرم قابل یقین انداز میں قبول کرنا تھا۔ یعنی اسے اس جرم کی باریک سے باریک تفصیل کا علم ہونا چاہئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے پولیس کپتان کو منشیات کے کاروبار کے چکر میں بھی لپیٹنا تھا۔ سولوزو کے نوکر کو بھی منایا جانا تھا وہ فیلکس کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کرے۔ اس کام میں بڑے حوصلے کی ضرورت تھی کیونکہ فیلکس اور مائیکل میں زمین آسمان کا فرق تھا لیکن یہ بات ڈان کارلون سنبھال سکتا تھا۔ پھر چونکہ فیلکس تعلیم یافتہ تھا اور تعلیم کی اہمیت کو سمجھتا تھا اس لیے اس کے اندر یہ فطری خواہش تھی کہ اس کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ڈان کارلون پورا خرچ دینے کے لئے خوشی سے تیار تھا۔ پھر بوچیئشیو خاندان کو بھی یہ یقین دلانا ضروری تھا کہ فیلکس اپنے پہلے جرائم سے گلوخلاصی حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی سزا میں تخفیف ہوسکتی تھی۔ نیا جرم قبول کرنے سے اس کی حالت پر کوئی فرق پڑنے والا نہیں تھا۔

سب انتظامات کر لئے گئے۔ پورا پیسہ ادا کر دیا گیا اور جیل میں فیلکس سے مل کر اسے ساری تفصیل سمجھا دی گئی۔ آخر اس منصوبہ پر عمل ہوا اور فیلکس کے ذریعہ اس نئے جرم کا اعتراف کرنیکی خبریں

سارے ملک کے اخبارات نے سرخیوں میں شائع کیں۔ منصوبہ کامیاب رہا۔ لیکن احتیاط ڈان کارلون کی فطرت ثانیہ تھی۔ چار مہینے بعد جب تک فیلکس بوشیٹو پھانسی پر نہیں چڑھ گیا تب تک اس نے مائیکل کو گھر بلانے کی اجازت نہیں دی۔

بائیس

۔۔۔ ۱ ۔۔۔

سونی کی موت کے ایک سال بعد بھی لوسی ہین سینی اسے بہت یاد کرتی رہی۔ یہ یاد بے سبب نہیں تھی۔ اس کا جذباتیت سے بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس نے اس سے پہلے دوسرے مردوں سے بھی رشتے استوار کئے تھے لیکن سونی وہ تنہا مرد تھا جو اس کی جنسی خواہش کو پورا کرنے کا اہل ثابت ہوا تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ اب مستقبل میں اسے کوئی ایسا مرد میسر نہ آسکے گا جو اس کی تشنگی کا مداوا بن سکے گا۔

آج ایک سال بعد وہ نواڈا کی معطر فضاؤں میں غسل آفتابی لے رہی تھی اس کے پیروں کے پاس بھورے بالوں والا نوجوان دراز تھا جو اسکے پیروں کی انگلیوں سے کھیل رہا تھا۔ اتوار کا دن تھا اور وہ ہوٹل کے سومنگ پول کے کنارے لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے آس پاس لوگ بکھرے ہوئے تھے لیکن پھر بھی نوجوان کا ہاتھ اس کی عریاں رانوں تک پہونچ گیا تھا۔

"جولس، باز آجاؤ۔" لوسی نے کہا "میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر کم از کم دوسروں کی طرح ایسی بیہودہ حرکتیں نہیں کرتے۔"

جولس ہنسا "میں لاس ویگاس کا ڈاکٹر ہوں۔" اس نے لوسی کے رانوں کے جوڑ کے پاس گدگدی کی اور اسے حیرت ہوئی کہ معمولی سی

گدگدی نے اسے کس حد تک مشتعل کر دیا تھا۔ لوسی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ لوسی فطرتاً ایک سادہ لوح لڑکی تھی پھر آخر میں اسے پٹانے میں کیوں ناکام ہو رہا ہوں ؟۔ ڈاکٹر نے سوچا ۔ وہ اس کا جواب چاہتا تھا۔ اس کے ہاتھ کے نیچے ایک زندہ انسانی جسم تھا جسے ایک اور زندہ جسم کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ڈاکٹر جولس سی گل نے فیصلہ کیا کہ آج رات وہ اپنے اپارٹمنٹ میں اسے جیتنے کی کوشش کرے گا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوسی بغیر کسی سازش کے اس کے قبضے میں آ جائے لیکن اگر وہ کامیاب نہ ہوا تو اس کے ترکش میں بہت سے تیر تھے۔

"جولس مت کرو، پلیز باز آ جاؤ جولس۔" لوسی کراہ رہی تھی۔

"او کے جانِ من ۔" جولس بولا ۔ اس نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا اور کچھ دیر آنکھیں بند کئے لیٹا رہا۔ وہ اس کے بدن سے نکلنے والی حدت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب لوسی نے اس کے بال ٹھیک کرنے کے لئے اپنا ہاتھ اس کے سر پہ رکھا تو اس نے اس کی کلائی تھام لی ۔ بظاہر وہ اس کے ساتھ کھیل رہا تھا لیکن دراصل وہ بہت غور سے صورت حال کا جائزہ لے رہا تھا ۔ اس کا اندازہ صحیح نکلا۔ آج رات وہ اسے فتح کرے گا اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ آئی تو وہ اسے دور کرے گا۔

—— ۲ ——

لوسی مین سینی نے سونی کے قتل کی خبر اخبار میں پڑھی تھی ۔ اسی رات اس نے ڈھیر سی نیند کی گولیاں کھا کر خودکشی کی کوشش کی تھی ۔ گولیاں کھا کر

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لفٹ کے دروازے کے پاس جا کر گر گئی۔ بعد میں اسے وہیں سے اسپتال پہونچا دیا گیا تھا۔ سونی سے اس کے تعلقات کا علم کسی کو نہیں تھا۔ اس لیے اس کی اس حالت کی ایک چھوٹی سی خبر ہی چھوٹے موٹے اخباروں میں چھپ سکی۔

جب وہ اسپتال میں پڑی تھی تو ٹام ہیگن اس سے ملنے اور اسے تسلی و تشفی دینے وہاں پہونچا تھا۔ پھر ٹام ہیگن نے ہی لاس ویگاس کے اس ہوٹل میں اس کے لیے ملازمت کا انتظام کیا تھا جسے سونی کا بھائی فریڈی چلاتا تھا۔ ٹام ہیگن نے ہی اسے بتایا تھا کہ سونی نے اسکے لیے ایک ایسا انتظام کیا تھا کہ اسے ہر سال ایک طے شدہ رقم ملتی رہے۔ اس نے لوسی سے پوچھا تھا کہ جس دن سونی کی موت ہوئی تھی کیا وہ اس رات اس کے پاس آنے والا تھا۔ لوسی نے انکار کیا۔ اس نے بتایا کہ اپنا کام ختم کرنے کے بعد بے سبب بھی سونی کا انتظار کرنا اس کا معمول تھا چاہے وہ آئے یا نہ آئے۔ اس نے ہیگن کو یہ بھی بتایا کہ وہ دنیا کا واحد شخص تھا جس سے وہ پیار کر سکتی تھی۔ "میں کسی اور سے پیار کر ہی نہیں سکتی۔" ہیگن اس کی یہ بات سن کر مسکرایا ہی نہیں بلکہ حیران بھی ہوا۔

ہیگن نے اس کے لاس ویگاس جانے کا سارا انتظام کر دیا۔ کرائے کا ایک فلیٹ اس کے لیے وہاں پہلے ہی لیا جا چکا تھا۔ وہ خود اسے ہوائی اڈے پر چھوڑنے آیا تھا۔ اس نے لوسی سے وعدہ لیا تھا کہ زندگی میں چاہے کتنی ہی دشواری کیوں نہ آئے وہ کبھی خودکشی کی کوشش نہیں کرے گی۔

اور اپنی مشکلوں میں اسے ضرور یاد رکھے گی۔

ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے لوسی نے جھجکتے ہوئے ہگین سے پوچھا۔

"جو کچھ تم کر رہے ہو کیا سونی کے والد کو اس کی خبر ہے؟"

ہگین مسکرایا "میں جو کچھ کر رہا ہوں اسی کی ہدایت پر کر رہا ہوں۔ گاڈ فادر ذرا قدامت پسند ہیں وہ اپنے بیٹے کی قانونی بیوی کے خلاف نہیں جا سکتے۔ لیکن وہ محسوس کرتے ہیں کہ تم ایک معصوم لڑکی ہو اور سونی کو اپنا قدم بہت سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے تھا۔ تمہاری خودکشی کی کوشش سے وہ کانپ گئے تھے"۔ اس نے لوسی کو یہ بھی بتایا کہ ڈان اس کی زندگی کو خوش و خرم بنانا چاہتا ہے"۔ اور ہاں، ایک بات اور۔ ڈان کی خواہش ہے کہ تم وہاں رہ کر فریڈی پر نظر رکھنا اور فریڈی کے بارے میں بھی ہوٹل کے مالک پر بھی۔ ڈان کو ذرا فکر رہتی ہے فریڈی کی"۔ لوسی دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔ "تو ڈان ابھی بدلے میں کچھ چاہتے ہیں کہ میں ان کے بیٹے کی جاسوسی کروں۔ بہرحال اس میں میرا کیا جاتا ہے اور اس نے ہگین سے ہاں کہہ دی۔

لاس ویگاس میں آکر اس کی ملاقات ہوٹل کے ڈاکٹر جولس سیگل سے ہو گئی۔ ایک معمولی سی بیماری کے سلسلے میں دونوں کی ملاقات ہوئی۔ جو رفتہ رفتہ دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ کچھ دن بعد ڈاکٹر نے اسے شام کو تفریح کرنے کی دعوت دی۔ لوسی مان تو گئی مگر اس نے جولس سے صاف صاف کہہ دیا۔

"تم مایوس ہو گے ڈاکٹر اس لئے کہ تفریح کے بعد میں تمہارے ساتھ ہم بستر نہ کروں گی۔"

ڈاکٹر بھی خوش دلی سے مسکرایا "کوئی بات نہیں۔ مجھے بھی آج رات آرام ہی کرنا ہے؟"

اس شام ڈاکٹر نے لوسی کے ساتھ ڈنر کھایا اور اس کے بعد جب وہ اسے واپس اس کے کمرے تک لا رہا تھا تو اس نے اس کا بوسہ لیا۔ لوسی پہلے تو کچھ نہ بولی۔ مگر جب ڈاکٹر کی گرفت میں گرمی آ گئی تو اس نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا "پلیز جولس، مت کرو۔ میں نے پہلے ہی منع کر دیا تھا"۔

ڈاکٹر دل ہی دل میں حیران تھا کہ آخر لوسی کیونکہ ہم بستری سے انکار کرتی ہے۔ وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے دل میں اس کی خواہش ہے لیکن کوئی بات ہے جو اسے اس خواہش کو پورا کرنے سے روکتی ہے۔ شاید سونی سے اس کا عشق بہت شدت کا تھا یا پھر کوئی اور نفسیاتی بات ہے جس وجہ سے وہ اپنے آپ کو روکے رکھتی ہے۔

بہر حال ڈاکٹر اور لوسی میں دوستی، بے تکلفی اور ہلکا ہلکا سا پیار بڑھتا رہا تھا اور آج جب دونوں دوپہر میں صرف نہانے کا لباس پہنے سوئمنگ پول کے پاس لیٹے تھے تو ڈاکٹر نے یہ طے کر لیا تھا آج خواہ کچھ بھی ہو وہ لوسی کے ساتھ زبردستی ہی سہی مگر اسے پانے کی کوشش ضرور کرے گا۔

لوسی اپنی گود میں ٹکے ڈاکٹر کے سر کو سہلائے جا رہی تھی۔ اچانک اس کے جذبات بے قابو ہو گئے اور اس نے جھک کر ڈاکٹر کا بوسہ لے لیا۔

جولس نے موقع غنیمت جان کر لوسی کو کھڑا کیا اور اپنی باہوں میں سمیٹے اسے سامنے والے کیبن میں لے آیا جہاں دونوں ایک دوسرے سے چمٹ گئے۔ اب لوسی شدت جذبات سے بے قابو تھی اور چند لمحوں ہی میں

ڈاکٹر اس کو برہنہ کر کے بستر پر لٹا چکا تھا لیکن چند لمحہ بعد ہی لوسی ایک مستی کی چیخ کے ساتھ نقطۂ عروج کو پار کر چکی تھی اور ڈاکٹر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو جولس پلیز۔ میں منع کرتی تھی تمہیں میں اپنے آپ کو روک نہ سکی۔"

"نہیں۔ تم میری فکر نہ کرو بیگی۔" ڈاکٹر نے اس کو چومتے ہوئے کہا۔ "سمجھ گیا ہوں کہ کیا وجہ تھی جو تم کتراتی رہی ہو اور مجھے تم پر ہنسی آ رہی ہے۔ ارے بیگی یہ تو معمولی سا نقص ہے جو چھوٹے سے آپریشن سے دور ہو جائے گا۔"

اور پھر ڈاکٹر نے لوسی کو اس کے نقص کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا اور کہا "میں ایک دوسرے سرجن سے تمہیں ٹھیک کروا دوں گا۔"

چند ہی دن بعد لوسی کا آپریشن ہو گیا۔

—— ۳ ——

دوسری صبح جب ڈاکٹر لوسی کو دیکھنے اسپتال گیا تو اس نے دیکھا کہ دو اور مرد لوسی کے گرد بیٹھے اس سے ہنس بول رہے ہیں۔ انہیں سے ایک کو تو وہ فوراً ہی پہچان گیا۔ یہ جانی فانٹیسن تھا۔ لوسی نے اس کا تعارف کروایا اور بتایا کہ جانی کو فریڈی نے خبر کر دی تھی۔

جانی کی بھرائی آواز سن کر جولس چونکا۔ باتوں باتوں میں اس نے جانی کو آمادہ کر لیا کہ ایک بار وہ اپنا گلا جولس کو بھی دکھا دے۔ جانی حالانکہ جولس کی اس پیش کش کو بکواس سمجھ رہا تھا۔ آخر وہ ایک سے ایک بڑے ماہر ڈاکٹر کو دکھا چکا تھا اور سب نے یہی بتایا تھا کہ اس کا گلا

شراب نوشی، سگریٹ اور عمر کی وجہ سے خراب ہوگیا تھا۔ بہر حال جولس کے کہنے پر وہ راضی ہوگیا۔

اور واقعی جولس نے جانی کے گلے میں اُگتے ہوئے ایک گوشت کے مسّے کو جانی کی آواز کا ذمہ دار قرار دیا۔ دو دن کے اندر جولس کی نگرانی میں جانی کے گلے کا آپریشن ہو چکا تھا

۴

آپریشن کے ایک مہینے بعد لوسی میں بسیو وینگاس ہوٹل کے پاس ایک پل پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کاکٹیل کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی گود پر رکھے جولس کا سر سہلا رہی تھی۔

"اپنا حوصلہ بڑھانے کی کوشش مت کرو۔" جولس اسے چڑھاتا ہوا بولا۔ "ہمارے کمرے میں شیمپین ہمارا انتظار کر رہی ہے۔"

"لیکن اتنی جلدی کیا یہ سب کرنا ٹھیک ہوگا؟" لوسی نے پوچھا۔

"ڈاکٹر میں ہوں۔" جولس نے کہا۔ "آج کی رات ہی وہ رات ہے۔ جانتی ہو ڈاکٹری کی تاریخ میں پہلا سرجن ہوں گا جس نے اس آپریشن کی کامیابی کا تجربہ خود کیا ہو۔ سمجھیں۔"

"لیکن اگر آج بھی میں تمہیں مطمئن نہیں کر سکی؟" لوسی مسکراتی ہوئی بولی۔

"میں اپنے کام سے مطمئن ہوں۔ محنت کا کام بھلے ہی ڈاکٹر کیلی نے کیا ہو لیکن اس کی منصوبہ بندی میری تھی۔ آؤ اب چلیں۔ ہمیں آج ساری رات تجربے میں گذارنی ہے۔"

وہ اوپر اپنے کمرے میں پہونچے جہاں اب وہ دونوں ایک ساتھ رہنے لگے تھے۔ لوسی کو بڑی حیرت ہوئی شیمپین اور کھانے کے ساتھ زیورات کا ایک ڈبہ بھی وہاں موجود تھا جسمیں ہیرے کی ایک انگوٹھی بھی تھی۔

"اسی سے اندازہ لگا لو کہ اپنے کام پر مجھے کتنا بھروسہ ہے۔" جولس نے کہا۔" اب ذرا تم اس انگوٹھی کی مالکن بن کر جلدی سے دکھا دو۔"

جولس اس کے ساتھ بڑی نزاکت سے پیش آیا۔ پہلے تو لوسی بہت خوفزدہ ہوئی لیکن پھر وہ اطمینان سے ہر کام میں حصّہ لینے لگی۔ اس کے بدن سے آگ کے شعلے اٹھنے لگے تھے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

پہلی بار کے بعد جولس نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی۔" کیسا رہا؟"

"بہت اچھا۔" لوسی بدبدائی۔

دونوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا اور وہ پھر ایک دوسرے میں کھو جانے کی کوشش کرنے لگے۔

تیئس

۱

سسلی میں اپنی جلاوطنی کے پانچ مہینے گذار چکنے کے بعد مائیکل کو اپنے والد کے کردار اور مقدر کے بارے میں ساری باتیں سمجھ میں آنے لگیں۔ وہ لوقا براسی جیسے لوگوں کو، کلے مینزا جیسے ظالم کیپو رزائم کو اپنی ماں کی ڈان کے آگے خودسپردگی اور مجبوریوں کو سمجھنے لگا تھا۔ کیونکہ سسلی پہونچ کر ہی اس کی یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ اگر اس کے والد نے شروع سے جدوجہد نہ کی ہوتی تو وہ لوگ آج کس حال میں ہوتے؟ اور کیا صورتحال پیدا ہو جاتی؟ اس کی سمجھ میں یہ بات بھی آئی کہ ڈان ہمیشہ یہ کیوں کہتا تھا کہ ہر آدمی کا صرف ایک ہی مقدر ہوتا ہے۔ اب جا کر وہ یہ بھی سمجھ سکا تھا کیونکہ قانون اور حاکموں سے نفرت کی جاتی ہے اور ان سے جو مافیا سے غداری کرتے ہیں۔

پرانے کپڑے پہنے ہوئے مائیکل کو پالے رمو سے بحری جہاز کے ذریعہ جزیرۂ سسلی کے اندرونی حصے میں پہونچا دیا گیا تھا۔ اس حصے پر مافیا کا اقتدار تھا۔ وہاں کے مافیا کا سربراہ چند پرانی خدمات کے بدلے میں اس کے والد کا بڑا احسانمند تھا۔ اسی علاقہ میں کارلون نامی گاؤں تھا جہاں سے ہجرت کرنے کے بعد ڈان نے اسے اپنے نام کا ایک حصہ بنا لیا تھا لیکن اب اس گاؤں میں ڈان کا کوئی رشتہ دار زندہ نہیں تھا۔ عورتیں

بوڑھی ہو کر مر چکی تھیں اور مرد یا تو انتقام کی قربان گاہ پہ چڑھ چکے تھے یا وہاں سے برازیل او رامریکہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مائیکل کو معلوم ہوا کہ اس بے حد غریب دیہی علاقے میں دنیا کے کسی بھی حصے کے مقابلے سب سے زیادہ قتل ہوتے ہیں۔

مائیکل کی رہائش کا انتظام مافیا سربراہ کے چچا کے گھر مہمان کے طور پہ کیا گیا تھا۔ چچا کی عمر ستر سال کے اوپر تھی اور وہ اس علاقہ کا ڈاکٹر بھی تھا۔ مافیا کے سربراہ کی عمر بھی اس وقت ساٹھ کے آس پاس تھی۔ اس نام ڈان توماسینو تھا اور وہ سسلی کے ایک بڑے خاندان کی جائداد کا نگران تھا اس کا کام تھا کہ جس زمین پر زراعت نہیں ہو رہی اس پر غریب لوگ قبضہ نہ کر لیں۔ جب کوئی غریب کسان اس قانون کی دہائی دیتا جس کے تحت اسے بنجر زمین خریدنے کا حق تھا تو نگراں اسے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دیتا اور وہ خوفزدہ ہو کر خاموش ہو جاتا۔ یہ کام بہت آسان تھا۔

ڈان توماسینو اس علاقے کے آبی ذرائع اور متعلقہ حکام پر بھی قابو رکھتا تھا کہ روم میں سرکار اس علاقے میں کوئی نیا تالاب وغیرہ نہ بنا سکے۔ اس سے پانی کی قلت ختم ہو سکتی تھی اور ان کے پانی کے فروخت کا کاروبار اس سے متاثر ہو سکتا تھا۔ ویسے ڈان توماسینو پرانے خیالات کا مافیا چیف تھا اور منشیات اور جسم فروشی کے کاروبار سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسی وجہ سے وہ پالرمو جیسے بڑے شہروں کے مافیا سربراہوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو بہت پیچھے پاتا تھا ان سے لوگوں کو جو امریکی مافیا سے متاثر تھے، کسی بھی کاروبار میں کوئی قباحت

نظر نہیں آتی تھی۔

توماسنو ایک بھاری بھرکم شخصیت کا مالک تھا۔ اس کا خوفناک چہرہ دیکھ کر ہی لوگ ڈرتے تھے۔ اس کے تحفظ میں مائیکل کو کسی طرح کا خطرہ نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی اس حقیقت کو پوشیدہ رکھا گیا تھا کہ وہ کون تھا اس لئے مائیکل کی زندگی ڈان کے چچا ڈاکٹر ٹازا کی چار دیواری تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔

ڈاکٹر ٹازا چھ فٹ لمبا اور سن جیسے سفید بالوں والا اسملین تھا۔ اس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی لیکن اب بھی وہ کمسن طوائفوں پر اپنی قوت کی نمائش کے لئے ہر ہفتہ پالرمو جاتا تھا۔ ڈاکٹر ٹازا کو دوسرا شوق مطالعہ کا تھا۔ وہ جو کچھ پڑھتا تھا اس کو اپنے علاقے کے لوگوں کو سناتا ضرور تھا۔ ایسے لوگ بیشتر ایسے مریض ہوتے تھے جو یا تو ان پڑھ مزدور ہوتے تھے یا چرواہے۔ مقامی لوگ ڈاکٹر کو احمق سمجھتے تھے۔ کتابوں سے ان لوگوں کو کیا فائدہ پہونچنے والا تھا؟

شام کو ڈاکٹر ٹازا، ڈان توماسنو اور مائیکل اس بڑے باغیچے میں بیٹھا کرتے تھے جو سنگ مرمر کے دیو قد مجسموں سے مزین تھا۔ ڈاکٹر ٹازا کو مافیا کی کہانیاں سنانے کا بہت شوق تھا اور مائیکل کی شکل میں اسے اچھا سامع مل گیا تھا۔ کبھی کبھی ڈان توماسنو بھی شراب سے متاثر ہو کر اپنے نجی تجربات کی کہانیاں سناتا۔ ڈاکٹر ٹازا کی کہانیاں کہانیاں ہوتی تھیں۔ جبکہ ڈان کی کہانیاں حقیقت۔

باغیچے میں ہونے والی ان محفلوں میں مائیکل کو اس ماحول سے واقفیت ہوئی۔

جس میں اس کے والد کی پرورش ہوئی تھی اسے معلوم ہوا کہ ابتدا میں مافیا کا مطلب تھا پناہ دینے والا۔ پھر یہ خفیہ تنظیم کا نام ہو گیا جو ان بادشاہوں سے لڑنے کے لئے بنی تھی جنہوں نے صدیوں سے ملک اور اس کے باشندوں کو اپنے جوتے کے نیچے دبا کر رکھا تھا۔ سسلی وہ جگہ تھی جہاں تاریخ میں سب سے زیادہ عصمت دری اور آبروریزی ہوئی تھی۔ وہاں کے زمیندار طبقے نے، شہزادوں نے اور کیتھولک چرچ کے پادریوں نے وہاں کی غریب عوام کو پوری طرح اپنے استعمال کی چیز سمجھ رکھا تھا۔ پولیس بھی ان بااختیار لوگوں کی غلام تھی اور ان کی وجہ سے ہی سماج میں ان کی عزت تھی۔ سسلی میں کسی کو پولیس کہنا سب سے بڑی گالی مانا جاتا تھا۔

ڈاکٹر ٹازا آپالے رمو میں ہر ہفتے جس قحبہ خانے میں جاتا تھا وہاں اس نے مائیکل کو بھی لے جانا چاہا لیکن مائیکل نے انکار کر دیا۔ سولوزو کے قتل کے بعد چونکہ اسے فوراً فرار اختیار کرنا پڑا تھا اس لئے اسکے ٹوٹے ہوئے جبڑے کا مناسب علاج نہیں ہو سکا تھا جو کپتان میک لسکی کے ذریعہ اس کے چہرے کے بائیں حصے میں مارے گئے گھونسے کی یادگار تھا۔ جبڑے کی ہڈیاں اس طرح ایک دوسرے میں الجھ گئی تھیں کہ اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اسے اپنے چہرے سے ہمیشہ بڑی دلچسپی رہی تھی۔ درد کی تو اسے پرواہ نہیں تھی اس کے لئے ڈاکٹر ٹازا نے بھی اسے کچھ گولیاں دے دی تھیں لیکن اسے اپنے چہرے کی بدصورتی کا خیال ضرور تھا۔ ٹازا نے اس کے چہرے کا علاج کرنے کو

کہا تھا لیکن مائیکل نے منع کر دیا تھا۔ اسے یہاں رہتے اتنا وقت ہو گیا تھا کہ یہ بات سمجھ سکتا تھا کہ ڈاکٹر تازا سارے سسلی میں سب سے واہیات ڈاکٹر تھا۔ اسے ڈاکٹری کی کتابوں سے سخت نفرت تھی۔ اس نے ڈاکٹری کی سند ایک مافیا چیف کی مدد سے حاصل کی تھی۔ اسی سے پتہ چلتا تھا کہ سسلی کی رگوں میں مافیا کا زہر کہاں تک پھیل چکا تھا۔ وہاں قابلیت کی کوئی قیمت نہیں تھی جو ہمیشہ آپ پسند کریں مافیا چیف اسے تحفے میں دے سکتا تھا۔

ایک صبح مائیکل نے کارلون سے دور پہاڑیوں تک لمبی سیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمیشہ کی طرح دو چرواہے اس کے ساتھ تھے کسی باہر کے آدمی کا اس علاقے میں گھومنا بہت خطرناک تھا۔ مقامی لوگ بھی تنہا گھومتے ہوئے گھبراتے تھے۔ اس خطے میں ڈاکو بہت سرگرم تھے پھر مافیا کا خون خرابہ اس حد تک تھا کہ ہر شخص کی زندگی خطرے میں تھی۔ اتوار کی صبح وہ گھر سے نکلا۔ دونوں باڈی گارڈ اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ ان میں ایک سیدھا سادا اور کمزور عقل کا تھا جو بیشتر خاموش رہتا تھا۔ اس کا چہرہ ہر طرح کے جذبات سے عاری تھا۔ اس کا نام کرالو تھا۔ دوسرا نسبتاً تجربہ کار اور کم عمر تھا اس کا نام فیبریزیو تھا۔ بحریہ کی ملازمت کے دوران اس نے اپنے سینے پر ایک گودنا گدوایا تھا جس میں ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر اس کے دوست کو چاقو سے مارتے دکھایا گیا تھا۔ یہ گودنا بھی فیبریزیو کی خصوصیت تھی۔ اس لئے کہ بیشتر اطالوی گودنے سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے اور نہ انہیں اس کے مواقع

میسّر تھے۔

اس کی خواہش ماجارا کے ساحلی گاؤں تک پیدل جانے کی تھی۔ وہاں سے بذریعہ بس وہ شام کو کارلون واپس آجانا چاہتا تھا۔ دونوں چرواہوں کے پاس پنیر اور ڈبل روٹی سے بھرے جھولے تھے جو راستے میں بھوک مٹانے کے لئے تھے۔ اپنی بندوقیں وہ کھلے عام یوں لے کر چل رہے تھے جیسے شکار جیسی تفریح پر نکلے ہوں۔

وہ صبح بہت خوبصورت تھی۔ مائیکل کو اپنے بچپن کے وہ دن یاد آنے لگے جب وہ گرمیوں میں گیند کھیلنے کے لئے باہر جایا کرتا تھا۔ چاروں طرف معطّر فضا تھی۔ ٹوٹے جبڑے کا زخم تو ٹھیک ہو چکا تھا لیکن اس کا منہ مستقلاً ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اس کی ایک طرف کی آنکھ کھنچ گئی تھی اور اس کی ناک ہر وقت بہتی رہتی تھی۔ اسے مقامی لوگوں کی طرح زور سے اپنی ناک صاف کرنی پڑتی تھی جس سے اسے کراہت محسوس ہوتی تھی۔

اس دن وہ ساحل تک نہیں پہونچ سکا۔ پندرہ میل چلنے کے بعد وہ کھانا کھانے کے خیال سے سبزہ سے بھرے ایک باغ میں رکے۔ فیبریزیو بتا رہا تھا کہ کس طرح وہ ایک نہ ایک دن امریکہ پہونچ جائے گا کھانے کے بعد وہ سائے میں لیٹ کر آرام کرنے لگے۔ فیبریزیو نے اپنی قمیص کے بٹن کھول لئے اور پیٹ کو اس طرح ہلانے پچکانے لگا کہ اس پر گدے گودنے کا منظر حقیقی لگنے لگا۔ عورت مرد کا جوڑا ایک دوسرے میں مدغم متحرک ہو گیا تھا۔ وہ سب اس منظر سے

بہت لطف اندوز ہوئے۔ اسی درمیان مائیکل اس حادثہ کا شکار ہو گیا جسے سسلی میں تھنڈر بولٹ[1] کے نام سے جانا جاتا تھا۔

باغ سے دور سر سبز میدان تھے۔ سڑک سے لگا ہوا ایک قدیم رومن انداز کا بنگلہ تھا۔ اس کے ستون سنگ مرمر کے تھے۔ یہاں سے کچھ دیہی لڑکیاں باہر نکل رہی تھیں۔ ان کے ساتھ سیاہ کپڑوں میں دو معمر عورتیں بھی تھیں جو ان کے دائیں بائیں چل رہی تھیں۔ یہ لوگ پاس کے گاؤں سے آئے تھے اور ان کا کام شاید اس محل نما عمارت کی صفائی تھا۔ اسوقت وہ باغیچے میں پھول چننے جا رہی تھیں۔ باغیچے میں موجود لوگوں سے قطعی بے خبر وہ پھول توڑنے میں منہمک تھیں۔

وہ سب سستے کپڑے کی فراک پہنے تھیں جو ان کے جسموں سے چپکی تھیں۔ سب کم عمر تھیں لیکن ان کی جسمانی ساخت کسی مکمل عورت جیسی تھی۔ تین چار لڑکیاں مل کر ایک لڑکی کو مسلسل چھیڑے جا رہی تھیں اور اسے باغیچے کی مختلف سمتوں میں دوڑانے لگیں۔ اس لڑکی کے بائیں ہاتھ میں انگوروں کا ایک گچھا تھا۔ اس کا جسم جوانی کے نشے میں پھوٹ پڑنے کو تھا۔

اچانک وہ رک گئی۔ اس نے ایک درخت کے سائے میں لیٹے لوگوں کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے واپس بھاگنے کا ارادہ کیا۔ وہ اتنی قریب آچکی تھی کہ لیٹے ہوئے لوگ اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

---

[1]: سچے اور جذباتی عشق کی ایک مقامی اصطلاح جو کارلون گاؤں اور آس پاس رائج تھی۔

اس کے چہرے کا ہر حصہ بیضوی تھا۔ آنکھیں، بھویں، گال، چہرے کی ساخت، اس کی جلد ریشم جیسی نرم و نازک تھی۔ اس کی لمبی پلکوں کے سائے اس کی آنکھوں اور رخساروں پر پڑ رہے تھے اور گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ انگور کی طرح رس بھرے تھے۔

وہ اتنی خوبصورت تھی کہ فیبر یزلیو کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ "جیسس کرائسٹ، میری روح اب تیرے حوالے۔ میں مر رہا ہوں۔"

اس نے یہ الفاظ مذاق میں کہے تھے لیکن اس کے منہ سے نکلی ہوئی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ لڑکی نے شاید یہ جملے سن لیے تھے۔ وہ پلٹی اور دوڑتی ہوئی اپنی سہیلیوں کی طرف جانے لگی۔ سوتی فراک کے نیچے اس کے جسم کی ایک ایک حرکت نظر آرہی تھی۔ اپنی سہیلیوں کے پاس پہونچ کر جب وہ رکی تو اس کا چہرہ کسی پھول کی طرح کھلا ہوا لگ رہا تھا اس نے اپنی بانہیں پھیلائیں۔ انگوروں سے بھرے ہاتھ سے اس نے درختوں کے جھرمٹ کی طرف اشارہ کیا اور جب ان کے ساتھ کی عمر عورتیں انہیں برا بھلا کہنے لگیں تو وہ کھلکھلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔

مائیکل کارلون نے محسوس کیا کہ اس بیچ وہ بے ارادہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اسے چکر سا آنے لگا تھا۔ اس کے خون کی گردش تیز ہو گئی تھی اور جسم کانپ رہا تھا۔ پھر اس کے کانوں میں دونوں چرواہوں کے قہقہے لگانے کی آوازیں آئیں۔

"تمہیں تو پیار ہو گیا۔" فیبر یزلیو اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ پھر کرالو نے بھی دوستانہ انداز میں اسے تسلی دی۔ "حوصلہ رکھو حوصلہ۔"

مائیکل کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کار سے ٹکرا گیا تھا۔ فیبریزیو نے اسے شراب کی بوتل پکڑا دی۔ مائیکل نے ایک بڑا گھونٹ لیا تو اسکے حواس کچھ ٹھکانے آئے۔

"کیا بک رہے ہو تم دونوں؟" اس نے کہا۔

دونوں پھر ہنسے۔ پھر کالو ایک دم سنجیدہ ہو گیا اور بولا "تھنڈر بولٹ کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ جب پیار ہو جاتا ہے تو وہ سب کو نظر آنے لگتا ہے لیکن اس میں شرمندہ ہونے کی کیا بات ہے۔ لوگ تو تھنڈر بولٹ کا شکار ہونے کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں تم تو خوش قسمت آدمی ہو۔"

مائیکل اس بات سے خوش نہیں تھا کہ اس کے دل میں موجزن جذبات اتنی آسانی سے پڑھ لئے گئے تھے لیکن وہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب اس نے یہ بات محسوس کی۔ یہ کیفیت نوعمری کے عشق جیسی نہیں تھی اور نہ ہی اس پیار جیسی جس کی بنیاد صلاحیت یا اچھا سلوک ہوتا ہے۔ اس کے اندر بہ جبر حاصل کر لینے کا ایک جذبہ سر اٹھا رہا تھا۔ اس لڑکی کا چہرہ اس کے ذہن و دماغ پر اس طرح مسلط ہو گیا تھا کہ اس نے سوچا اگر یہ لڑکی وہ حاصل نہ کر سکا تو اس کی یاد ایک جن کی طرح اس کے تعاقب میں رہے گی۔ اپنی جلاوطنی کے ان دنوں میں اس نے ہمیشہ کے کو یاد کیا تھا۔ حالانکہ وہ محسوس کرتا تھا کہ ان کی دوبارہ ملاقات ممکن نہیں ہے۔ نہ محبت کرنے والوں کی شکل میں اور نہ دوستوں کی شکل میں۔ وہ ایک قاتل تھا، ایک مافیوسو لیکن اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد کے کا خیال اسکے دل سے محو ہو گیا تھا۔

نیبر تیزیو نے کہا۔ "میں گاؤں جا کر پتہ کرتا ہوں کہ وہ کون ہے؟ شاید وہ ہماری توقع سے زیادہ آسانی سے حاصل ہو جانے والی لڑکی ہو۔"

کرالو نے احمقانہ انداز میں اپنے سر کو جنبش دی۔ مائیکل خاموش رہا۔ دونوں چرواہے باڈی گارڈ اس راستے پر چلنے لگے جو گاؤں کی طرف جاتا تھا اور جس طرف وہ لڑکیاں گئی تھیں۔ مائیکل بھی انکے پیچھے چل رہا تھا۔

یہ گاؤں روایتی انداز میں درمیان میں فوارے والے ایک بڑے چبوترے کے چاروں طرف بسا ہوا تھا لیکن چونکہ شاہراہ یہاں سے گزرتی تھی اس لئے یہاں کچھ اسٹور، کچھ شراب کی دکانیں اور ایک چھوٹا سا کیفے تھا۔ جس کی چھوٹی سی ٹیریس پر تین میزیں بچھی ہوئی تھیں۔ چرواہوں نے ایک میز سنبھال لی۔ مائیکل بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ وہاں لڑکیوں کا سایہ تک نظر نہیں آرہا تھا۔ گاؤں ویران نظر آرہا تھا آس پاس یا تو چھوٹے چھوٹے بچے کھیل رہے تھے یا ایک گدھا بھٹک رہا تھا۔

کیفے کا مالک ان کا آرڈر لینے ان کے پاس آگیا۔ وہ ایک پستہ قد اور بھاری بھر کم جسم کا مالک تھا۔ بڑی میٹھی آواز میں وہ مخاطب ہوا اور ان کے سامنے پنیر کی ایک پلیٹ لاکر رکھ دی۔

"آپ لوگ یہاں اجنبی معلوم ہوتے ہیں؟" وہ بولا "میری شراب چکھ کر دیکھئے۔ انگور میرے اپنے باغ کے ہیں اور شراب خود میرے بیٹے تیار کرتے ہیں۔ وہ اسمیں سنگترہ اور لیمو بھی ملاتے ہیں۔ یہ اٹلی کی

بہترین شراب ہے۔"

ان کے کہنے پر وہ شراب کا ایک جگ لے آیا۔ شراب برانڈی جیسی مقوی تھی اور اس کے دعوے سے کہیں زیادہ لذت دار۔ فیبریزیو نے اس سے کہا "تم تو یہاں کی ساری لڑکیوں کو جانتے ہو گے۔ ابھی ابھی ہم نے سڑک کی طرف سے آتی ہوئی کچھ خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں ان میں ایک کی وجہ سے ہمارا یہ دوست بیمار ہو گیا ہے۔" اس نے مائیکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کیفے کے مالک نے دلچسپی سے مائیکل کی طرف دیکھا۔ پہلے اسے اس کا چہرہ بہت عمومی لگا اور اس نے اس پر دوسری نظر ڈالنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی لیکن پیار کے شکار آدمی کی تو بات ہی کچھ اور ہو جاتی تھی۔ اس نے مائیکل کو مخاطب کر کے کہا۔ "میری شراب کی کچھ بوتلیں اپنے ساتھ آج گھر لے جانا میرے دوست۔ اس سے تمہیں نیند کو بلانے میں مدد ملے گی۔"

پھر اس نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔ "نہیں میں ایسی کسی لڑکی کو نہیں جانتا۔" اور وہ ٹیریس سے نکل کر کیفے کے اندر چلا گیا۔

تینوں خاموشی سے جرعہ جرعہ شراب پیتے رہے۔ انہوں نے جگ خالی ہونے کے بعد مزید شراب کا آرڈر دیا لیکن کیفے کا مالک وہاں نظر نہیں آیا۔ فیبریزیو اٹھ کر کیفے کے اندر داخل ہوا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔ وہ مائیکل سے بولا۔

"بات وہی نکلی جس کا مجھے شبہ تھا - جس لڑکی کی ہم بات کر رہے ہیں وہ اسی کی بیٹی ہے اور اب وہ کیفے کے پیچھے بیٹھا غصے میں کھول رہا ہے - وہ ہمیں نقصان پہونچانے کا منصوبہ بنا رہا ہے - میرا خیال ہے اب ہمیں کارلیون کی طرف واپس چل دینا چاہئے"۔

یہاں رہتے ہوئے مائیکل کو کئی مہینے ہو گئے تھے لیکن وہ ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ پایا کہ سسلین سیکس کے نام پر اتنا کیوں بھڑکتے ہیں۔ مائیکل کی خواہش ایک سسلین کے لئے قابل اعتراض تھی لیکن دونوں چرواہے اس بات کو بڑی لاپرواہی سے لے رہے تھے - فیبریزیو نے کہا - "وہ حرامی بوڑھا کہہ رہا تھا کہ اس کے دو جوان بیٹے ہیں اور انہیں بلانے کے لئے صرف ایک سیٹی بجانی پڑے گی۔ اب چل پڑو یہاں سے"۔

مائیکل نے سرد مہری سے انہیں دیکھا۔ اب تک وہ ایک امن پسند شریف نوجوان نظر آرہا تھا اور یہ پہلا موقع تھا جب کسی نے مائیکل کارلیون کی نظروں میں اس کے مستقبل کا عکس دیکھا۔ ڈان توماسنو جو مائیکل کی حقیقت سے واقف تھا - اس کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتا تھا اور احترام میں اسے ہمیشہ اپنے مساوی وقعت دیتے ہوئے اس کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن ان گنوار چرواہوں نے مائیکل کے بارے میں جو رائے قائم کی تھی وہ سمجھداری کی نہیں تھی۔ مائیکل کی اس سرد نگاہ نے ان کے ہوش ٹھکانے لگا دئے۔ انہوں نے ہنسنا بند کر دیا۔ مائیکل کا سفید چہرے پر اس وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی آتش فشاں پھوٹ پڑنے کی تیاری کر رہا ہو۔

جب مائیکل نے دیکھا کہ دونوں کے چہروں پر اس کے لئے مناسب احترام جھلک آیا ہے تو اس نے کہا۔ "جاکر اس شخص کو میرے پاس لے آؤ۔"

وہ بالکل نہیں ہچکچائے انہوں نے اپنی لوپارا بندوق اپنے کندھے پر ٹانگی اور پھر کیفے میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر بعد کیفے کے مالک کے دائیں بائیں چلتے ہوئے وہ باہر نکلے۔ وہ موٹا آدمی بالکل خوفزدہ نہیں تھا اور ابھی تک اپنے غصے کو قابو میں کئے ہوئے تھا۔

مائیکل نے اپنی کرسی پر پیچھے کی طرف جھک کر غور سے اس شخص کے چہرے کا معائنہ کیا۔ پھر وہ نرم اور شائستہ لہجے میں بولا "معلوم ہوتا ہے اپنی لڑکی کا اس طرح ذکر کرنے سے آپ خفا ہو گئے ہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ میں یہاں اجنبی ہوں اور یہاں کی رسم و رواج سے واقف نہیں ہوں لیکن مجھے اتنا کہنے کی اجازت دیجیئے کہ آپ کی یا آپ کی بیٹی کی توہین کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

چرواہے باڈی گارڈ بہت متاثر ہوئے۔ اس سے پہلے انہوں نے مائیکل کا یہ لہجہ کبھی نہیں سنا تھا۔ وہ کہنے کو افسوس ظاہر کر رہا تھا لیکن اس کی آواز میں رعب اور اقتدار کا جذبہ تھا۔ کیفے کے مالک نے کندھے جھٹکائے۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے سامنے کوئی معمولی غریب کسان نہیں ہے۔ اس نے مائیکل سے پوچھا۔ "تم کون ہو اور میری بیٹی سے تم کیا چاہتے ہو؟"

مائیکل بلا تکلف بولا۔ "میں ایک امریکن ہوں اور اپنے ملک کی پولس سے بچنے کے لئے پوشیدہ طور پر یہاں رہ رہا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے

تم یہ اطلاع پولیس کو دے کر فائدہ اٹھا سکتے ہو لیکن اس کے نتیجے میں تمہاری بیٹی کو شوہر تو ملے گا ہی نہیں لیکن وہ اپنے باپ سے بھی محروم ہو جائے گی میں کسی بھی صورت تمہاری بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں۔ تمہاری اجازت سے اور تمہارے خاندان کے تحفظ میں۔ پورے دھوم دھام اور عزت و احترام کے ساتھ۔ میں ایک معزز شخص ہوں۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور اگر دونوں کی رضا مندی ہوگی تو ہم شادی کرلیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو تم مجھے دوبارہ کبھی نہیں دیکھو گے۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری بیٹی کو بھلا آدمی نہ لگوں۔ اس بات کا تو کسی کے پاس کوئی جواب نہیں۔ جب مناسب وقت آئے گا تو میں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا۔"

تینوں حیرت سے مائیکل کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فیبریزیو مسحور سی آواز میں بولا۔ "یہ تو اصلی پیار ہے۔"

پھر پہلی بار کیفے کے مالک کے چہرے پہ بے یقینی کے آثار نظر آئے۔ بالآخر وہ بولا۔ "کیا تم "دوستوں کے دوست" ہو۔"

سسلی کا رہنے والا کوئی بھی آدمی مافیا کا نام با آواز بلند نہیں لیتا۔ اس لئے وہ اشارتاً مائیکل سے دراصل یہ دریافت کر رہا تھا کہ کیا اس کا تعلق مافیا سے ہے؟

"نہیں۔" مائیکل نے کہا۔ "میں یہاں اجنبی ہوں۔"

کیفے کے مالک نے پھر اسے دیکھا۔ اس نے اس کے ٹوٹے جبڑے پہ نگاہ ڈالی۔ اسے یاد آیا کہ کیسے اسکے محافظوں نے کیفے میں آکر اس سے کہا تھا کہ

ان کا مالک اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ کیفے کے مالک نے غرا کر کہا تھا کہ وہ اس حرامزادے کو اپنے کیفے سے دفع ہوتے دیکھنا چاہتا ہے۔ جواباً ان میں سے ایک نے کہا تھا "میری بات مانو۔ بہتر یہی ہوگا کہ تم خود سے چل کر ان سے بات کرلو۔" اور کسی جذبے سے مجبور ہو کر وہ آگیا۔ اب یہی بات اسے احساس دلا رہی تھی کہ اس اجنبی سے شائستگی سے پیش آیا جائے وہ دھیرے سے بولا "اگلی اتوار کو دوپہر کے بعد آنا۔ میرا نام وِتیتی ہے اور میرا گھر سامنے پہاڑی پر ہے لیکن تم یہیں کیفے پر آنا۔ وہاں تمہیں میں لے جاؤں گا۔"

فیبریزیو نے کچھ کہنا چاہا لیکن مائیکل نے اس کی طرف نگاہ ڈالی تو فیبریزیو کی زبان جیسے اس کے منہ میں جم گئی۔ اس بات کا اثر وتیلی پر بھی ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس لئے جب مائیکل نے اٹھ کر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور مسکرایا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اس ایک ہفتے کے دوران میں مائیکل کے بارے میں معلومات کریگا اور اگر وہ مطمئن نہ ہوا تو اس کا استقبال اپنے دو بیٹوں کے ساتھ کریگا جو خود بھی لوہار رکھتے تھے۔ پھر ان سے بھی تو اس کی راہ ورسم تھی۔ لیکن اس کے اندر سے آواز آرہی تھی کہ جلد ہی اس کی قسمت کھلنے والی ہے اور یہ اچھا بھی تھا۔ کچھ مقامی نوجوان پہلے ہی مکھیوں کی طرح اس کی بیٹی کے اردگرد بھنبھنانے لگے تھے اور یہ ٹوٹے جبڑے والا نوجوان بڑی آسانی سے انہیں راستے سے ہٹا سکتا تھا۔ خیر سگالی کے تحت وتیلی نے اپنی بنائی ہوئی مخصوص شراب کی ایک بوتل کے ساتھ

رخصت کیا۔ اس نے دیکھا کہ پی گئی شراب کا بل چیرواہوں نے ادا کیا، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مائیکل ان چیرواہوں سے اہم کوئی شخص ہے۔

مائیکل کو اب سیر کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی۔ انہوں نے ایک گیراج تلاش کر کے ایک کار کرائے پر لی اور واپس کارلون آ گئے۔

ڈاکٹر تازا کو چیرواہوں نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔ اس شام جب سب لوگ باغیچہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ڈاکٹر نے ڈان توماسنو کو بتایا کہ ہمارا دوست تھنڈربولٹ کا شکار ہو گیا ہے۔

ڈان توماسنو کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ وہ بولا "کاش ایسا عشق پالرمو کے کچھ نوجوانوں کو ہو سکے کہ مجھے کچھ سکون ملے۔" وہ مافیا کے ان نئے گروہوں کا تذکرہ کر رہا تھا جو بڑے شہروں میں سر اٹھا رہے تھے اور پرانے لوگوں کے امن کو تباہ کرنے پر تلے تھے۔

مائیکل نے توماسنو سے کہا "میں چاہتا ہوں کہ تم ان چیرواہوں سے کہہ دو کہ اتوار سے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ میں اس لڑکی کے افراد خاندان کے ساتھ ڈنر پر مدعو ہوں اور ایسے موقعے پر میں انہیں اپنے آس پاس نہیں دیکھنا چاہتا۔"

ڈان توماسنو نے انکار میں سر ہلا دیا "یہ مطالبہ مت کرو۔ تمہارے والد نے تمہاری ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ ایک بات میں نے اور سنی ہے کہ تم نے شادی کی بات بھی کی ہے۔ جب تک میں تمہارے والد کو خبر کرنے کے لئے کسی کو اس کے پاس نہیں بھیج پاتا اس وقت تک میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

مائیکل کارلیون بہت محتاط انداز میں بولا۔ "ڈان تو ماسنو۔ تم میرے والد کو جانتے ہو وہ ایسا انسان ہے جو انکار سن کر غصے سے اُبل جاتا ہے لیکن میری نہیں" وہ بہت بار سن چکا ہے۔ اپنے لئے باڈی گارڈ کی ضرورت کو میں سمجھتا ہوں کیونکہ میں تمہارے لئے کوئی مشکل نہیں کھڑی کرنا چاہتا اس لئے اگر وہ اتوار کو میرے ساتھ رہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر میں شادی کرنا چاہتا ہوں تو میں شادی کردوں گا لیکن جب میں اپنے باپ کو اپنے نجی معاملات میں دخل نہیں دینے دیتا تو اگر میں نے تمہیں ایسی دخل اندازی کی اجازت دی تو یہ میرے والد کی توہین ہو گی"۔

ڈان نے ایک لمبی سانس لی "اچھا، پھر تو شادی ہو کر رہے گی۔ وہ معزز خاندان کی اچھی لڑکی ہے۔ اگر تم انہیں بے عزت کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کا باپ تمہیں مار ڈالنا چاہے گا اور پھر تم بھی خون بہانے پر مجبور ہو گے پھر اس خاندان کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا۔"

مائیکل بولا۔ "شاید وہ میرا چہرہ دیکھنا پسند نہ کر سکے اور وہ بہت کم سن ہونے کے سبب مجھے زیادہ عمر کا سمجھ سکتی ہے"۔ اس نے دیکھا دونوں آدمی اسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ "مجھے تحفے خریدنے کیلئے کچھ رقم چاہیئے اور کار کی بھی ضرورت پڑے گی۔"

ڈان نے منظوری میں سر ہلایا۔ "فیبریزیو ہر چیز کا انتظام کردے گا وہ ہوشیار لڑکا ہے۔ بحریہ میں اسے بہت کچھ سکھایا گیا تھا۔ صبح میں تمہیں پیسے دے دوں گا اور تمہارے والد کو اطلاع بھی دوں گا۔ یہ تو مجھے کرنا ہی ہو

مائیکل نے ڈاکٹر ٹازا سے کہا "تم مجھے کوئی ایسی دوا دے سکتے ہو جس سے سدا بہنے والی یہ ناک سوکھ سکے۔ میں اس لڑکی کے سامنے ہر وقت ناک پونچھنا نہیں چاہتا۔"

"جب تم لڑکی سے ملنے جاؤ گے تو میں اس میں ایک دوا لگا دوں گا۔"

ڈاکٹر ٹازا نے کہا "اس سے تمہاری جلد کچھ سُن ہو جائے گی لیکن فکر مت کرو ابھی اس لڑکی کا بوسہ لینے میں بہت وقت لگے گا۔" ڈان یہ بات سن کر ہنس پڑا۔

اتوار تک مائیکل کو ایک الفا کار مل گئی۔ کار پرانی تھی لیکن چل رہی تھی۔ وہ لڑکی اور اس کے خاندان والوں کے لئے تحفہ جات خریدنے کے لئے پالےرمو کا بھی ایک چکر اسی میں لگا آیا۔ اس کو معلوم ہوا کہ لڑکی کا نام اپولونیا ہے۔ ہر شب وہ اس کے دل کش نام اور حسین چہرے کو یاد کرتا رہا۔ اس کو خاصی مقدار میں شراب پیے بغیر نیند نہیں آتی تھی گھر کی بوڑھی ملازمہ کو اس نے ہدایت کر رکھی تھی کہ رات میں اسکے بستر کے پاس شراب کی ایک بوتل رکھ دیا کرے۔ ہر رات وہ اس بوتل کو خالی کر دیتا تھا۔

اتوار کے دن جب چرچ کی گھنٹیاں بجنے لگیں تو وہ اپنی کار میں بیٹھ کر اس گاؤں پہونچا اور اسے کیفے کے سامنے روکا۔ کرالو اور فیبریزیو اپنی بندوق کے ساتھ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ مائیکل نے ان سے کہہ دیا کہ وہ کیفے میں ہی رکیں اور اس کے ساتھ وِتیلی کے گھر نہ جائیں۔

کیفے بند تھا لیکن وِتیلی برآمدے میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

سب نے مصافحہ کیا۔ پھر مائیکل نے تحفوں کے تینوں پیکٹ سنبھال لیے اور وتیلی کے ساتھ اس کے گھر کی طرف چل دیا۔ ——— پہاڑی پر بنا وتیلی کا گھر گاؤں کے دوسرے گھروں کے مقابلے میں کافی بڑا تھا۔ وتیلی خاندان غالباً غریبی کا ستایا ہوا نہیں تھا۔

گھر کے اندر وتیلی کے دونوں بیٹے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ انکے قویٰ مضبوط تھے۔ وتیلی کی بیوی بھی ہٹی کٹی تھی۔ اپولونیا کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

مائیکل سے سب کا تعارف کرایا گیا جیسے مائیکل نے سنا بھی نہیں۔ وہ سب ایک کمرے میں بیٹھ گئے۔ کمرے میں فرنیچر کی بہتات تھی۔ وہ زیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن سسلی کے معیار کے مطابق بڑا تھا۔

مائیکل نے سینور وتیلی اور سینورا وتیلی کو ان کے تحفے نذر کیے۔ باپ کے لئے وہ سونے کا سگار کٹر لایا تھا اور ماں کے لیے مہنگے کپڑے کا سوٹ۔ لکڑی کا پیکٹ ابھی اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ تحفے شکریے کے ساتھ قبول کر لئے گئے۔ ویسے تحفوں کی ابھی ضرورت نہیں تھی۔

وتیلی نہایت اچھے پن کے ساتھ بولا۔ "یہ مت سمجھنا کہ ہم لوگ اتنے گئے گزرے ہیں کہ آسانی سے اجنبی لوگوں کو اپنے گھر میں داخل ہونے دیتے ہیں لیکن تمہاری سفارش خود طران تو ماستو نے کی ہے۔ اور اس علاقے میں اس بھلے آدمی کی بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس لئے ہم تمہارا استقبال کرتے ہیں۔ لیکن اتنا بتا دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری بیٹی کے بارے میں تمہارے ارادے خاندان

سنجیدہ ہیں تو ہمیں تمہارے خاندان کے بارے میں معلومات ہونی چاہیئے۔"
مائیکل نے اس کی بات کی تائید میں سر کو جنبش دی اور نرم لہجے میں بولا۔ "میرے بارے میں آپ جب بھی کچھ جاننا چاہیں گے۔ میں آپ کو بتا دوں گا۔"
سینو رو(تیلی) نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔" میں بات چیت کو پیچیدہ بنانے کا عادی نہیں ہوں۔ پہلے مجھے اس کی ضرورت پڑنے دو۔ فی الحال ڈان توما اسنو کے دوست کی حیثیت سے میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔"
مائیکل نے ناک کے اندر دوا لگائی ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے لڑکی کے کمرے میں موجود ہونے کی خوشبو آگئی۔ وہ گھوما۔ اپولونیا پشت کے دروازے کے پاس ستون سے ٹکی کھڑی تھی۔ خوشبو تیز پھولوں جیسی تھی لیکن وہ اپنے بالوں میں کچھ لگائے ہوئے نہیں تھی۔ اس کے جسم پہ سیاہ لباس تھا۔ اس نے ایک اچٹتی نظر مائیکل پر ڈالی آہستہ سے مسکرائی اور آنکھیں نیچی کرلیں۔ اس کے بعد آکر وہ شرماتی ہوئی اپنی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔
مائیکل کی سانس پھر تیز تیز چلنے لگی۔ اس کے دل میں اس لڑکی کو جلد از جلد حاصل کر لینے کی خواہش شدت اختیار کرنے لگی۔ اطالوی مرد کی جنسی طاقت کا احساس اسے پہلی بار ہو رہا تھا۔ اس وقت وہ ایسے کسی بھی مرد کا قتل کر سکتا تھا جو اس لڑکی کو ہاتھ لگاتا اور اپنا بنانے کی کوشش کرتا۔ وہ یوں جھپٹنا چاہتا تھا جیسے کوئی بھوکا کھانے پر جھپٹتا ہے یا جیسے کوئی کنجوس سونے کے سکوں پر گرتا ہے۔ اسے اس لڑکی کو اپنا

بنانے، اس کا مالک بننے، اسے اپنے گھر میں بند کر کے رکھنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ جب اس نے اپنے ایک بھائی کی طرف مسکرا کر دیکھا تو اسے برا لگا۔ لڑکی کے خاندان والے غور سے ٹھنڈر بولٹ کے اس بے مثال نمونے کو دیکھ رہے تھے۔ جب تک ان کی شادی نہیں ہو جاتی اس وقت تک یہ نوجوان ان کی بیٹی کا غلام بن کر رہنے والا تھا۔ البتہ شادی کے بعد صورتحال اس کے برعکس ہو سکتی تھی۔

مائیکل نے پالرمو سے اپنے لئے بھی کپڑے خریدے تھے اور اب وہ کوئی بے ڈھب سا کسان نہیں لگ رہا تھا۔ خاندان نے صاف محسوس کیا کہ ضرور یہ بھی کوئی ڈان ہے۔ اپنے ٹوٹے ہوئے جبڑے کے باوجود وہ برا نہیں تھا۔ اور پھر دوسری طرف سے اس کا چہرہ اتنا خوبصورت لگتا تھا کہ اس کا وہ ٹوٹا ہوا جبڑا بھی خوبصورت لگنے لگتا تھا۔ اور پھر وہ تو اس دنیا میں تھا جہاں چہرے کی ایسی خرابی کو دلیری کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

مائیکل نے لڑکی کی جانب دیکھا۔ اس کے ہونٹوں کی سرخی دامن دل کھینچتی تھی۔ وہ اس کا نام لئے بغیر بولا۔ "اس دن میں نے سنگترے کے کنج کے پاس تمہیں دیکھا تھا، لیکن تم بھاگ گئی تھیں۔ کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو؟"

لڑکی نے صرف ایک لمحہ کے لئے اپنی نظریں اوپر کیں اور انکار میں سر کو جنبش دی۔ مائیکل رعب حسن سے متاثر ہو رہا تھا۔ اس کی ماں نے

لڑکی کو سخت لہجے میں ہدایت کی: "اپولونیا، بیچارے سے بات چیت کرو۔ یہ تم سے ملنے کے لئے میلوں دور سے چل کر آیا ہے۔" لیکن لڑکی کی لمبی پلکیں اس کے رخساروں پر ہی جھکی رہیں۔ مائیکل نے سنہرے کاغذ میں لپٹا تحفے کا پیکٹ اسے دیا۔ لڑکی نے پیکٹ اپنی گود میں رکھ لیا۔ اس کے باپ نے کہا۔ "اپولونیا پیکٹ کو کھول کر دیکھو۔" لیکن لڑکی کے ہاتھوں کو جنبش نہیں ہوئی۔ ماں نے آگے بڑھ کر پیکٹ کھولا۔ اندر سے زیور کا ایک ڈبہ برآمد ہوا۔ وہ سٹپٹائی۔ ایسی کوئی چیز اس نے کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لی تھی اور اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ڈبہ کس طرح کھلے گا لیکن اندازے سے اس نے ڈبہ کھول لیا اور تحفہ باہر نکال لیا۔

یہ سونے کا ایک ہار تھا۔ اسے دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے۔ صرف اس لئے نہیں کہ یہ قیمتی تحفہ تھا بلکہ اس لئے بھی کہ یہاں کے رسم و رواج کے مطابق سونے کا تحفہ خواہش کی سنجیدگی کی سند ہوتی تھی۔ یہ تحفہ بہ الفاظ دیگر شادی کی درخواست تھی۔ انہیں اجنبی پہ اب کسی طرح کا شبہ نہیں رہ گیا تھا۔

اسکے بعد ایک ڈیڑھ دن تک وہ تحفے سے مائیکل اپولونیا سے باتیں کرتا رہا۔ ہر ملاقات گذشتہ ملاقات کے مقابلے میں زیادہ بے تکلف ہوتی گئی۔ دو ہفتے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مائیکل ہر ملاقات میں اسے تحفے دیتا۔ ملاقاتوں کے اس سلسلے میں انہیں کبھی مکمل تنہائی میسر نہیں آسکی۔ اس سے مائیکل کی خواہشات کا لاوا پکتا رہا۔

اس لیے ڈان تو ماسنو کو امریکہ سے یہ اجازت مل گئی تھی کہ مائیکل اپنے نجی فیصلوں کے لئے خود مختار ہے اس لئے اس نے بھی اس معاملے میں دلچسپی لینی شروع کر دی اور جلد ہی اپولونیا اور مائیکل شادی کے مقدس رشتے میں بندھ گئے۔ اس ڈان تو ماسنو، مائیکل کے دونوں باڈی گارڈوں، ڈاکٹر تازا اور اپولونیا کے تمام اقارب نے شرکت کی۔ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اس شادی کے تذکرے عام نہ ہونے پائیں۔

لیکن یہ بات چھپ نہیں سکی۔ شادی کے بعد مائیکل کی تفریحات نے اس خبر کو عام کرنے میں مدد دی۔ بالآخر ڈان تو ماسنو کو مجبوراً مائیکل کو آگاہ کرنا پڑا۔ کہ تمہیں کارلیون خاندان کے دشمنوں سے محتاط رہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ ان کی رسائی کے تانے بانے سسلی تک آ کر ملتے ہیں۔ مائیکل کی رہائش گاہ پر پہرے کا انتظام اور سخت کر دیا گیا تھا۔ اور مائیکل نے اپنی تفریحات کو محدود کر لینا ہی مناسب سمجھا۔

ایک رات گاؤں کی ایک بوڑھی عورت جو مائیکل کے یہاں ملازمہ تھی، باغیچہ میں اس کے لئے ایک لذیذ پکوان تیار کر کے لے آئی۔ واپس لوٹنے سے پہلے اس نے مائیکل سے کہا۔ "لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں، کیا وہ سچ ہے؟ کیا تم نیو یارک شہر کے ڈان کارلیون، گاڈ فادر کے بیٹے ہو؟"

یہ راز اتنا عام ہو گیا تھا یہ محسوس کر کے ڈان تو ماسنو کے چہرے پر نفرت کی پرچھائیاں نظر آئیں لیکن وہ بوڑھی عورت اتنی معصومیت سے سوال کر رہی تھی کہ مائیکل اس سے جھوٹ نہ بول سکا۔ وہ اثبات میں

سر کو جنبش دیتے ہوئے بولا۔ "تم میرے والد کو جانتی ہو؟"

ملازمہ کا نام فلوتسنا تھا۔ اس کا چہرہ جھرّیوں سے بھرا ہوا تھا۔ مائیکل نے آج پہلی بار اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ بولی۔ "گاڈ فادر نے ایک بار میری جان بچائی تھی"

وہ ابھی کچھ اور کہنا چاہتی تھی اس لئے مائیکل اس کی حوصلہ افزائی کے لئے مسکرایا۔ ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ "کیا یہ سچ ہے کہ لوقا براسی مر چکا ہے؟"

مائیکل نے اشارے میں حامی بھری۔ یہ دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوئی کہ بوڑھی عورت کے چہرے پر درد کی لکیریں گہری ہو گئیں۔ وہ بولی۔ "خدا اسے معاف کرے لیکن خدا اس کی روح کو ایک طویل عرصے تک عذاب میں مبتلا رکھے۔"

لوقا کے لئے مائیکل کا پرانا تجسس پھر بیدار ہو گیا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ جو کہانی ہیگن اور سونی اسے کبھی نہیں بتاتے تھے اسے یہ عورت جانتی ہے۔ اس نے ملازمہ کے لئے شراب تیار کی اور اسے بیٹھ جانے کو کہا۔ "مجھے میرے والد اور لوقا براسی کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔" وہ دھیرے سے بولا۔ "تھوڑا بہت تو ان کے بارے میں مجھے معلوم ہے لیکن یہ بتاؤ کہ یہ دونوں دوست کیسے بن گئے؟ اور لوقا براسی میرے والد کا اتنا معتمد کیسے بنا؟ گھبراؤ نہیں یہ تم جو جانتی ہو مجھے صاف صاف بتا دو۔"

فلوسنا کا جھرّیوں سے بھرا چہرہ ڈان توماسنو کی طرف گھوما۔

اس نے بھی اشارے سے اسے بتا دینے کی اجازت دے دی۔ اور وہ شام فلوسنا نے باغ میں ہی گذار دی۔

— ۲ —

باغیچہ میں بیٹھے ڈان توماسنو اور ڈاکٹر ٹانا کی موجودگی میں مائیکل کو بوڑھی ملازمہ نے جو کہانی سنائی اس کا خلاصہ کچھ اس طرح تھا۔

تیس سال پہلے نیویارک شہر دسویں ایونیو علاقے میں جہاں بیشتر اطالوی رہتے تھے۔ فلوسنا نرس کا کام کرتی تھیں۔ وہاں کی عورتیں تو ہمیشہ حاملہ رہتی تھیں اس لئے اس کا کاروبار خوب چلتا تھا۔ اس کا شوہر ان دنوں اشیائے خورد و نوش کی دکان کا مالک تھا۔ وہ جوئے کا عادی تھا۔ اس لئے مستقبل کے لئے اس نے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھا تھا۔

ایک رات جب سارے لوگ نیند میں ڈوبے ہوئے تھے اسکے دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ ذرا بھی نہیں گھبرائی اس لئے کہ اس گنہگار دنیا میں قدم رکھنے کے لئے بچے ایسے ہی اوٹ پٹانگ وقت کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس نے کپڑے پہنے اور دروازہ کھولا باہر لوقا برازی کھڑا تھا۔ اس کی شہرت ان دنوں بھی کم نہیں تھی۔ سارا علاقہ اس کے نام سے دہشت زدہ تھا۔ یہ بھی سب کو معلوم تھا کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے اس لئے فلوسنا ڈر گئی۔ وہ سمجھی کہ شاید

اس کے شوہر سے لوقا کی کچھ کہا سنی ہو گئی اس لئے اس کا مزہ اسے چکھانے آیا ہے۔

لیکن لوقا براسی وہاں اسی کام سے آیا تھا جس کام سے اور لوگ اتنی رات گئے فلوسنا کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے۔ اس نے بتایا کہ ایک عورت کو بچہ ہونے والا ہے۔ اس عورت کا گھر اس علاقے سے کافی دور تھا اور وہ اسے لینے آیا تھا۔ فلوسنا نے محسوس کیا کہ کہیں کچھ گڑبڑ ہے۔ اس رات براسی کا مہیب چہرہ پاگلوں جیسا ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر شیطان سوار ہو۔ اس نے مخالفت کرنی چاہی کہ وہ صرف ان عورتوں کے بچے پیدا کراتی ہے جن کے کیس سے وہ واقف ہو لیکن براسی نے مٹھی بھر نوٹ اس کے ہاتھ پہ رکھ دئے اور بڑی بے رخی سے اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ خوف کے مارے وہ انکار نہیں کر سکی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔

گلی میں ایک کار کھڑی تھی جس کا ڈرائیور بھی براسی کی ہی شکل کا تھا۔ انہیں لانگ آئی لینڈ کے پل کے اس پار ایک مکان تک پہونچنے میں صرف آدھا گھنٹہ لگا۔ یہاں لوقا براسی اپنے گروہ کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ باورچی خانے میں کچھ اور بدمعاش بیٹھے جو تاش کھیل رہے تھے۔ براسی فلوسنا کو پہلی منزل کے ایک کمرے میں لے گیا جہاں پلنگ پہ ایک حسین لڑکی لیٹی تھی جو دیکھنے میں آئرش لگ رہی تھی۔ اس کا چہرہ درد سے کھنچا ہوا تھا، بال سرخ تھے اور پیٹ خوب پھولا ہوا تھا۔ لڑکی بہت خوف زدہ تھی۔

براسی کے خوفناک چہرے پر ہنوز نفرت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔
اس کہانی کی تفصیلات کو مختصر کیا جائے تو لوقا براسی اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے دو آدمیوں نے فلوسنا کی مدد کی اور بچہ پیدا ہو گیا۔ اس وقت تک وہ لڑکی تھک ہار کر گہری نیند سو چکی تھی۔

براسی کو بلایا گیا۔ فلوسنا نے نوزائیدہ بچے کو ایک تولیے میں لپیٹ دیا تھا۔ اس نے بچے کو براسی کی طرف بڑھایا اور بولی۔ "اگر تم اسکے باپ ہو تو اسے سنبھالو میرا کام پورا ہوا۔"

براسی نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا "ہاں میں اس کا باپ ہوں۔" اس نے کہا: "لیکن میں نہیں چاہتا کہ ایسی نسل کا کوئی پلّہ زندہ رہے۔ تہ خانے میں جا کر اسے آتش دان میں جھونک دو۔"

ایک لمحہ فلوسنا نے سوچا کہ شاید اس نے براسی کی بات ٹھیک سے نہیں سنی ہے۔ وہ 'نسل' لفظ کے استعمال سے الجھن میں پڑ گئی۔ براسی نے کیا یہ بات اس لئے کہی تھی کہ لڑکی اطالوی نہیں تھی؟ یا یہ ہو سکتا ہے کہ لڑکی کوئی جسم فروش ہو یا وہ یہ کہنا چاہتا ہو کہ اپنے نطفے سے پیدا ہونے والے بچے کو وہ زندہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ بولی۔ "بچہ تمہارا ہے جو جی میں آئے کرو۔" اور اس نے بچہ اسے پکڑانے کی کوشش کی اسی وقت لڑکی جاگ گئی۔ اس نے کروٹ بدل کر ان کی طرف دیکھا۔ اس نے براسی کو بچے کو فلوسنا کی گود میں دیتے ہوئے دیکھا وہ نقاہت سے بولی "لوق... لوق... میں معافی مانگتی ہوں۔"

براسی نے اس لڑکی کی طرف دیکھا۔

بڑا خوفناک منظر تھا۔ وہ دونوں جنگلی جانور لگ رہے تھے۔ دونوں نفرت کی آگ میں جل رہے تھے۔ براسی پھر فلوسنا سے مخاطب ہوا اور بولا "جو میں کہتا ہوں کرو میں تمہیں دولت مند بنا دوں گا۔"

گھبراہٹ میں فلوسنا کے منہ سے الفاظ ادا نہ ہو سکے۔ اس نے انکار میں سر ہلایا۔ آخر بڑی مشکل سے وہ کہہ پائی "یہ کام تم ہی کرو۔ باپ تم ہو۔ تمہاری مرضی ہے جو چاہو کرو۔" براسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اپنی قمیص کے اندر سے چاقو نکالا "میں تمہارا گلا کاٹ دوں گا۔" وہ بولا۔

وہ بے جان ہو گئی۔ کیونکہ اگلی بات اسے بس یہی یاد تھی کہ تہ خانے میں آتش دان کے سامنے وہ کھڑے تھے۔ تولیے میں لپٹا ہوا بچہ فلوسنا کے ہاتھ میں تھا۔ شاید ایک آدمی نے بڑھ کر آتش دان کا دروازہ کھولا تھا کیونکہ سامنے صرف آگ نظر آ رہی تھی۔ وہ اس گرم اور بدبو دار تہ خانے میں براسی کے ساتھ تنہا کھڑی تھی۔ براسی نے اپنا چاقو پھر نکال لیا تھا۔ اس بات میں شبہ نہیں تھا کہ وہ فلوسنا کا قتل کر سکتا تھا۔

کہانی کے اس موڑ پہ پہونچ کر فلوسنا چپ ہو گئی۔ اس نے اپنے سوکھے ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیے اور مائیکل کی طرف دیکھا۔ مائیکل سمجھ گیا کہ وہ اپنے اس عمل کو دہرانا نہیں چاہتی۔ اس نے دھیرے سے پوچھا۔ "تو تم کو براسی کا کہنا ماننا پڑا؟"

فلوسنا نے مرہلا کر حامی بھری۔

کئی بار خدا کو یاد کرنے اور شراب کا پورا گلاس اپنے گلے سے اتارنے کے بعد وہ اپنی کہانی کو آگے جاری رکھنے پر تیار ہو پائی۔

اسے ڈھیر سارے روپے دئے گئے اور اب واپس گھر بھیج دیا گیا۔ وہ جانتی تھی کہ جو کچھ ہوا تھا اس کے بارے میں ایک لفظ کہنے سے اس کی جان جا سکتی تھی۔ دو دن بعد براسی نے بچے کی آئرش ماں کو بھی قتل کر دیا۔ پولس نے اسے گرفتار کر لیا۔ خوفزدہ فلوسنا گاڈفادر کے پاس پہونچی اور اسے ساری کہانی کہہ سنائی۔ گاڈفادر نے اسے خاموش رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ وہ سب سنبھال لے گا۔ اس وقت تک لوقا براسی ڈان کارلون کیلئے کام نہیں کرتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ڈان کارلون کچھ کر پاتا۔ براسی نے کانچ کے ایک ٹکڑے سے اپنا گلا کاٹ کر جیل میں خودکشی کرنے کی کوشش کی اسے جیل کی کوٹھری سے نکال کر اسپتال بھیج دیا گیا اور جب تک وہ ٹھیک ہوا ڈان نے سارا انتظام کر لیا تھا۔ پولس براسی کے خلاف عدالت میں کچھ بھی ثابت نہیں کر سکی اور لوقا براسی کو بری کر دیا گیا۔

ڈان کارلون کی یقین دہانی کے باوجود کہ اب اسے نہ تو لوقا براسی کچھ کہے گا اور نہ پولس، فلوسنا کا سکون اسے واپس نہ مل سکا۔ وہ اب اپنا کام بھی نہیں کر پاتی تھی۔ آخر اس نے اپنے شوہر کو آمادہ کیا کہ وہ اپنی دکان بیچ دے اور اٹلی لوٹ چلے۔ اس کا شوہر مان گیا۔ فلوسنا نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا اور اسے اپنی بیوی سے پوری ہمدردی تھی۔ امریکہ میں

اس نے جو کمایا تھا وہ سب املی میں آکر تباہ کر دیا اس لئے اس کے انتقال کے بعد فلورسنا کو نوکری کرنی پڑی۔

اس طرح فلورسنا نے اپنی کہانی مکمل کی۔ اس نے شراب کا ایک گلاس اور پیا اور مائیکل سے بولی۔ "خدا کرے تمہارے والد کی خوب شہرت ہو میں جب بھی ضرورت مند ہوتی ہوں۔ وہ مجھے پیسہ بھیج دیتا ہے۔ اس نے مجھے برائی سے بچایا تھا۔ اسے کہنا کہ میں ہر رات اس کی زندگی کی دعا کرتی ہوں اور کہنا کہ وہ موت سے کبھی نہ ڈرے۔

"کیا اس کی کہانی سچ ہے؟" اس کے چلے جانے کے بعد ڈان توماسنو سے مائیکل نے پوچھا۔

ڈان نے اس کا اقرار کیا۔

شاید یہی سبب تھا جو کوئی بھی اسے یہ کہانی سنانے کو تیار نہیں تھا۔ مائیکل نے سوچا۔

دوسری صبح وہ ڈان توماسنو سے اس سلسلے میں دوبارہ بات کرنا چاہتا تھا لیکن اسے معلوم ہوا کہ اسے ایک خصوصی پیغام ملا ہے جس کی وجہ سے اسے فوراً پالے رمو جانا پڑا ہے۔ اس شام جب ڈان توماسنو واپس آیا تو بہت افسردہ تھا وہ مائیکل کو ایک طرف تنہائی میں لے گیا۔ اور اپنے حواس کھینچ کر کے اس خبر کو سنانے کی ہمت کرنے لگا جو وہ سن کر آیا تھا۔

سانتینو کارلیون کو قتل کر دیا گیا تھا۔

•

چوبیس

۱

صبح کی ہلکی گلابی دھوپ مائیکل کی خوابگاہ میں داخل ہو چکی تھی۔ اپولونیا کا ریشمی نرم بدن اس کی باہوں میں کسا ہوا تھا۔ مائیکل نے اس پر پیار بھری نگاہ ڈالی۔ اتنے مہینوں سے وہ دلفریب جسم کا مالک تھا لیکن آج اس کا حسن اسے مسحور کیے دے رہا تھا۔

وہ اٹھی اور کمرے سے ملحق غسلخانے میں چلی گئی۔ مائیکل اپنے عریاں جسم پر دھوپ کی گرمی کو محسوس کرتے ہوئے پلنگ پر لیٹا رہا۔ اس نے ایک سگریٹ جلالی۔ اس حویلی میں گزرنے والی یہ ان کی آخری صبح تھی ڈان تومالسنو نے ایسا انتظام کیا تھا جس کے تحت انہیں سسلی کے جنوبی ساحل پر ایک دوسرے شہر میں بھیجا جانے والا تھا۔ اب اپولونیا جو چند ماہ کی حاملہ تھی کچھ دن اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد اسے بھی اسی نئی جگہ پر جانا تھا جہاں مائیکل کو خفیہ طور پر رہنا تھا۔

پچھلی رات اپولونیا کے خوابگاہ میں چلے جانے کے بعد باغیچے میں مائیکل اور ڈان تومالسنو کی ملاقات ہوئی تھی۔ ڈان بے حد فکرمند اور مایوس تھا اس نے اعتراف کیا کہ وہ مائیکل کے تحفظ کے لئے فکرمند ہے۔ اس نے بتایا کہ پالےرمو کے مافیا کے کچھ لوگ خود اس کا قتل کرنے کا منصوبہ

رکھتے ہیں۔ لیکن توماسنو کو قتل کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

ڈان توماسنو نے بتایا کہ دونوں چیرداہے کرالو اور فیبرینرلیو اس کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے کار میں اس کے ساتھ جانے والے تھے۔ اس نے خاص طور پر کہا کہ اپنے اس قصد کی خبر وہ ڈاکٹر طازا کو نہ بتائے ورنہ وہ پالے رمو میں کہیں بھی بک دے گا۔

مائیکل کو توماسنو کی دشواریوں کا علم تھا۔ وہ بظاہر محفوظ تھا اور ہر وقت مسلح پہرے میں رہتا تھا۔ اور اب جب کہ خود مائیکل کیلئے بھی وہ خطرہ محسوس کر رہا تھا اس لیئے مائیکل کا دوسری جگہ چلے جانا ہی بہتر تھا۔

دھوپ میں اب تیزی آگئی تھی۔ مائیکل نے اپنا سگریٹ بجھا دیا اور اٹھ کر اپنی قمیض، پتلون اور تسمیوں کے ذریعہ پہنی جانے والی پیک کیپ پہن لی۔ وہ ننگے پاؤں کھڑکی کے پاس پہونچا۔ لان کی کرسی پر بیٹھا فیبرینرلیو اونگھ رہا تھا۔ اس کی ہنڈرق سامنے میز پر رکھی تھی۔

"کار لے آؤ۔" اس نے فیبرینرلیو کو آواز دے کر کہا۔ "میں پانچ منٹ میں تیار ہوتا ہوں۔ کرالو ہے؟"

فیبرینرلیو اٹھ کر کھڑا ہوا اس کی قمیض سامنے سے کھلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے سینے کا گودنہ دھوپ میں چمک رہا تھا۔

"کرالو باورچی خانے میں کافی پی رہا ہے۔" وہ بولا۔ "کیا تمہاری بیوی بھی تمہارے ساتھ جائے گی؟"

مائیکل نے اسے گھور کر دیکھا۔ اسے لگا پچھلے کچھ ہفتے سے فیبرینرلیو کی نظر ہر جگہ اپولونیا کے تعاقب میں رہتی ہیں جیسے وہ ہمت نہ کر پا رہا ہو۔

کہ اپنے ڈان کے مہمان کی بیوی کو چھیڑے۔ سسلی میں موت کو دعوت دینے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ کسی کی بیوی کو چھیڑ دیا جائے۔ مائیکل نے سرد لہجے میں فیبریزیو کو جواب دیا "نہیں وہ پہلے اپنے گھر جا رہی ہے وہ کچھ دن بعد میرے پاس پہونچے گی۔"

اس نے فیبریزیو کو جلدی جلدی پتھروں کے بنے جھونپڑے کی طرف جاتے دیکھا جس کا استعمال گیرج کے طور پر کیا جاتا تھا۔ مائیکل غسل خانے میں گیا۔ اپولونیا وہاں سے نکل چکی تھی۔ شاید وہ ناشتہ تیار کر رہی تھی۔ اسے کچھ دن اپنے والدین کے ساتھ رہنا تھا۔ بعد میں ڈان توماسنو اسے مائیکل کے پاس پہونچانے کا انتظام کرنے والا تھا۔ بوڑھی ملازمہ فلوسینا اس کے لئے کافی لائی اور بڑے تکلف کے بعد اسے الوداع کہا۔

کرالو کمرے میں آیا اور مائیکل سے بولا۔ "کار باہر آگئی ہے میں بیگ لے چلوں؟"

"نہیں میں خود لے آؤں گا تم چلو۔" مائیکل نے کہا اور پوچھا۔ "اپولونیا کہاں ہے؟"

کرالو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی "وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہے اور اسے چلانے کی تیاری کر رہی ہے۔ امریکہ پہونچنے تک وہ پوری امریکن عورت بن چکی ہوگی۔"

سسلی میں تو کسی گاؤں کی لڑکی کو کار چلانے کی کوشش کرنے کی بات تک بھی کسی نے نہیں سنی تھی لیکن مائیکل کبھی کبھی اپولونیا کو فصیل کے اندر کار چلا لینے دیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت وہ یقینی طور پر

اس کے پاس ہوتا تھا۔ کیونکہ اپولونیا کو جب بریک دبانا ہوتا تو اکثر ایکسیلریٹر دبا دیا کرتی تھی۔

مائیکل نے کرالو سے کہا۔ "فیبریزیو کو بلالو اور کار میں میرا انتظار کرو"۔
وہ کمرے سے نکل کر خوابگاہ کی طرف چلا۔ اس کا بیگ پہلے ہی تیار تھا۔ اسے اٹھانے سے پہلے اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ کار کمرے کے پاس کھڑی ہونے کے بجائے پورٹیکو میں زینے کے پاس کھڑی ہے۔
اپولونیا کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل پر تھے۔
کرالو کار کی پچھلی سیٹ پر کھانے کا سامان رکھ رہا تھا۔ پھر مائیکل کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا کہ فیبریزیو شاید اپنے کسی ذاتی کام سے گیٹ سے باہر جا رہا ہے۔ کیا کر رہا ہے یہ کمبخت۔ اس نے سر گھما کر اپنے پیچھے کی طرف دیکھا۔ اور باورچی خانے میں جا کر فلوسنا کو آخری بار الوداع کہنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ملازمہ سے پوچھا۔ "ڈاکٹر ٹازا کیا ابھی سو رہا ہے؟"
فلوسنا نے ناک چڑھائی اور بولی۔ "بوڑھا مرغ سورج کا سامنا نہیں کر سکتا۔ وہ کل رات پالیرمو گیا تھا۔ اور ابھی تک واپس نہیں آیا ہے۔"
مائیکل ہنس پڑا۔ اور باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا اپولونیا کار میں سے ہاتھ ہلا کر اسے اشارہ کر رہی تھی۔ بڑی مشکل سے وہ سمجھ سکا کہ وہ چاہتی تھی کہ مائیکل وہیں رکے اور وہ کار چلا کر اس کے پاس لائے۔
کرالو ہنستا ہوا کار کے پاس کھڑا تھا۔ اس کی بندوق اس کے کندھے پر

لٹک رہی تھی لیکن فیبر یزیو ابھی تک ہمیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ تبھی مائیکل کی نظر حویلی سے باہر جانے والے گیٹ کی طرف اٹھ گئی اور اس نے دیکھا کہ فیبریزیو تیز تیز قدموں سے حویلی کے باہر جا رہا تھا۔ اس نے ایک بار گھوم کر دیکھا اور اس کی نظریں مائیکل سے چار ہو گئیں اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سی بات تھی جیسے کسی مفرور کی نگاہوں میں ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کہ مائیکل اسے آواز دیتا وہ گیٹ سے باہر جا چکا تھا اور اچانک مائیکل کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔ وہ اپولونیا کی طرف گھوم گیا جو کار چلانے ہی جا رہی تھی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ اپولونیا نے جیسے ہی کار اسٹارٹ کی اسمیں رکھا بم پھٹ گیا اور وہ اتنا طاقت ور تھا کہ خود مائیکل دس فٹ دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح بیہوش ہوتا یہ منظر اس کی آنکھیں دیکھ چکی تھیں کہ کار کے پہیوں کے سوا کچھ نہ بچا تھا اس کے دشمن اسے تو نہیں لیکن اپولونیا کو مارنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

۲

اسے ہوش آیا تو کمرے میں چاروں طرف تاریکی تھی۔ وہاں جو آوازیں سنائی دے رہی تھیں وہ اتنی ہلکی تھیں کہ اسے صرف شور سنائی دے رہا تھا۔ کوئی قریب ہی کرسی پر بیٹھا اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اسکی آواز اب اسے صاف سنائی دینے لگی تھی۔ آواز کہہ رہی تھی ”شکر ہے اب اس کی زندگی خطرے سے باہر ہے۔“

روشنی جلائی گئی تو مائیکل کی آنکھیں چندھیانے لگیں۔ اس نے گردن دوسری طرف کرلی۔ اسے اپنا جسم بوجھل اور بے جان لگ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس پر جھکا ہوا آدمی ڈاکٹر ٹاٹا تھا۔

"مجھے ایک منٹ اپنا معائنہ کر لینے دو پھر میں روشنی بجھادوں گا۔" ڈاکٹر ٹاٹا دھیرے سے بولا۔ وہ ایک چھوٹی ٹارچ مائیکل کی آنکھوں میں چمکا رہا تھا۔ "تم ٹھیک ہوجاؤ گے۔" وہ بولا۔ اور پھر کمرے میں موجود کسی اور آدمی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "تم بلاؤ اسے۔"

ڈان توماسنو بستر کے پاس ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اب مائیکل اسے صاف دیکھ سکتا تھا۔ ڈان توماسنو کہہ رہا تھا۔ "مائیکل تم میری بات سن رہے ہو؟ کیا تم آرام کرنا چاہتے ہو؟"

اسے کچھ کہنے کے مقابلے ہاتھ سے اشارہ کرنا زیادہ آسان لگا۔ اس لئے اس نے ایسا ہی کیا۔ ڈان توماسنو بولا۔ "کیا گیرج سے کاو فیبریزیو نکال کر لایا تھا؟"

بغیر کچھ سمجھے مائیکل مسکرا دیا۔ اس مسکراہٹ کو حامی بھرنے کا اشارہ سمجھا گیا لیکن یہ ایک خون کو سرد کر دینے والی مسکراہٹ تھی۔ ڈان توماسنو نے کہا۔ "فیبریزیو غائب ہوگیا ہے۔ میری بات سنو مائیکل۔ تم یہاں ایک ہفتے سے بیہوش پڑے ہو۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟ سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ تم مر چکے ہو اس لئے انہوں نے تمہاری تلاش بند کر دی ہے لیکن اب تم غیر محفوظ ہو ہم نے تمہارے والد کو اطلاع بھجوادی ہے۔ اس نے ہمیں ہدایت دی ہے اور بہت جلد تم امریکہ واپس جانے والے ہو۔ تم یہاں آرام کرو۔ یہاں پہاڑیوں کے درمیان

تم محفوظ ہو۔ یہ میرا ایک خاص فارم ہاؤس ہے۔ تمہاری اطلاع کے لئے بتادوں کہ پالے مو کے مافیا گروہ سے میری صلح ہوگئی ہے۔ وہ لوگ دراصل تمہارے چکر میں تھے اور سارا جھگڑا تمہاری وجہ سے ہی کر رہے تھے۔ وہ لوگ مارنا تمہیں چاہتے تھے لیکن ڈرامہ میرے مارنے کا کر رہے تھے۔ یہ بات تمہیں معلوم ہونی چاہئیے اس لئے بتادی۔ باقی سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو اور تم جلد از جلد صحتیاب ہونے کی کوشش کرو۔"

اب مائیکل کو سب کچھ یاد آرہا تھا۔ اسے یاد آیا کہ اس کی بیوی کی موت ہوچکی تھی۔ کرالو مرچکا ہے۔ اسے بوڑھی ملازمہ فلوسنا کا خیال آیا اس نے سرگوشی میں پوچھا "فلوسنا؟"

ڈان نے دھیرے جواب دیا۔ "اسے کچھ نہیں ہوا ہے" دھماکے سے اس کی ناک میں معمولی سی چوٹ آئی ہے۔ تم اس کی فکر مت کرو۔"

"میرے والد کو پیغام بھجوادو کہ میں اس کے بیٹے کی حیثیت سے گھر واپس لوٹنا چاہتا ہوں۔ مائیکل نے نقاہت کے باوجود کہا۔

مائیکل کے مکمل صحت یاب ہونے میں ایک ماہ کا وقت اور لگ گیا۔ اس کی واپسی کے ضروری انتظامات اور ضروری کاغذات کی تیاری میں مزید دو ماہ صرف ہوئے۔ اس کے بعد وہ پالے رمو سے ہوائی جہاز کے ذریعہ روم پہونچا اور پھر روم سے نیویارک کے لئے روانہ ہوگیا۔

اس دوران فیبریزیو کا کوئی پتہ نہیں لگایا جاسکا۔

پچیس

کالج سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد کے ایڈمس نیو ہیمپ شائر کے ایک
اسکول میں پڑھانے لگی - مائیکل کے غائب ہونے کے بعد ابتدائی چھ مہینے
تک وہ ہر ہفتے اس کی ماں کو ٹیلیفون کر کے اس کے بارے میں پوچھتی رہی۔
مسز کارلون کا انداز گفتگو ہمیشہ دوستانہ رہتا اور آخر میں وہ یہ ضرور کہتیں
کہ تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ تم مائیکل کو بھول جاؤ اور اپنے لئے کوئی اچھا سا شوہر
تلاش کرلو۔ کے ان کی بات کا برا نہیں مانتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ مائیکل
کی ماں اس کی حالت سے ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے -
پہلی بار چھٹیاں ہوئیں تو اس نے کچھ کپڑے خریدنے اور اپنی چند سہیلیوں
سے ملنے کے لئے نیو یارک جانے کا ارادہ کیا - وہ نیو یارک میں کوئی اچھی سی
ملازمت بھی تلاش کرنا چاہتی تھی - تقریباً دو سال سے وہ تنہائی کی
زندگی گزار رہی تھی - اب اس نے لانگ بیچ فون کرنا بھی بند کر دیا تھا۔
اس کے باوجود اسے یہ یقین تھا کہ مائیکل اسے خط ضرور لکھے گا لیکن اسکی
خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی۔ یہ سوچ کر وہ اکثر اداس ہو جاتی -
اس نے صبح کی ٹرین پکڑی اور دوپہر تک نیو یارک پہونچ گئی۔ اسکی
سہیلیاں ملازمت کرتی تھیں - وہ انہیں ملازمت کے اوقات میں پریشان
نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے ان سے ملاقات کرنے کا وقت رات میں
رکھا سفر سے وہ تھک چکی تھی اور خریداری کے لئے جانے کی ہمت بھی انہیں

نہیں تھی۔ وہ اس وقت ہوٹل کے ایک کمرے میں لیٹی یہ سوچ رہی تھی
کہ کتنی بار اس نے اور مائیکل نے لطف حاصل کرنے کے لئے ہوٹل کے
اس کمرے کا استعمال کیا تھا۔ یہ سب یاد کر کے اس کا من اور بھی اداس
ہو گیا۔ اپنی انہی یادوں کے سبب اسے لانگ بیچ فون کرنے کا خیال آیا۔
فون پر ایک موٹی مردانی آواز سنائی دی۔ کے نے کہا کہ وہ مسز کارلون
سے بات کرنا چاہتی ہے۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسے مسز کارلون کی
آواز سنائی دی۔ "کون بول رہا ہے؟"
کے ہڑبڑا گئی۔ "میں کے ایڈمس ہوں مسز کارلون۔" وہ بولی "شاید
آپ مجھے بھول گئی ہیں۔"
"نہیں نہیں میں نہیں بھولی۔" مسز کارلون بولیں۔ "کیا بات ہے اب
تم فون نہیں کرتی ہو۔ شادی ہو گئی تمہاری؟"
"نہیں۔" کے نے کہا۔ "میں ذرا مصروف رہی۔ اسے حیرت تھی کہ
مسز کارلون اس کے فون نہ کرنے سے ناراض تھیں۔ "مائیکل کی کوئی
اطلاع ملی، وہ ٹھیک تو ہے؟"
چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسز کارلون نے کہا۔ "مائیکل گھر آگیا
ہے۔ کیا اس نے تمہیں فون نہیں کیا؟"
کے کا دل بیٹھنے لگا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ رونے لگے۔ جب وہ
بولی تو اس کی آواز میں لرزش تھی۔ "وہ کب واپس آیا؟"
"اسے واپس آئے چھ مہینے ہو چکے ہیں۔" مسز کارلون نے جواب دیا۔
"اوہ۔" اس کے منھ سے نکلا۔ اسے معلوم کر کے شرم محسوس ہوئی کہ

مائیکل کی ماں کو معلوم ہو گیا تھا کہ مائیکل نے اس کے ساتھ لاپرواہی کا سلوک کیا ہے۔ اسے مائیکل پر غصہ آنے لگا۔ اسے اُس کی ماں پر غصہ آنے لگا۔ اسے سارے غیر ملکی لوگوں پر غصہ آنے لگا۔ ان اطالویوں میں تھوڑی سی انسانیت بھی نہیں ہے کہ محبت میں تعلقات خراب بھی ہو گئے تو کم از کم دوستانہ تعلقات ہی استوار رکھیں۔ اگر وہ اسے اپنے پہلو میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ اگر وہ اس سے شادی کرنا نہیں چاہتا تو کیا اسے یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ ایک دوست کی حیثیت سے میں اس کے لئے فکر مند ہوں۔ کیا اس نے اسے بھی کوئی دیسی سیدھی سادی اطالوی لڑکی سمجھ لیا تھا جو اپنی دوشیزگی کسی کی نذر کر کے ٹھکرائے جانے پر خودکشی کر لیتی ہیں۔ اس نے اپنی آواز پر قابو رکھا اور فون پر کہا۔ "اوہ بہت بہت شکریہ۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مائیکل گھر لوٹ آیا ہے۔ اور خیریت سے ہے۔ اب میں آپ کو کبھی تکلیف نہیں دوں گی۔"

ٹیلیفون پر مسز کارلون کی آواز ایسی آئی جیسے کے نے جو کچھ کہا اس کا ایک لفظ بھی انھوں نے نہیں سنا۔ "تم مائیکل سے ملنا چاہتی ہو؟ تم یہاں آجاؤ۔ وہ حیران ہو جائے گا۔ تم ٹیکسی میں بیٹھ کر آنا اور گیٹ پر موجود آدمی اس کا کرایہ ادا کر دے گا۔ تم ٹیکسی والے سے کہنا کہ کرایہ دوگنا ادا کیا جائے گا ورنہ وہ اتنی دور لانگ بیچ آنے کیلئے تیار نہیں ہو گا لیکن کرایہ تم مت دینا۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتی مسز کارلون۔" کے نے کہا۔ "اگر مائیکل کو مجھ سے ملنا ہوتا تو وہ کب کا میرے گھر فون کر چکا ہوتا۔ واضح ہے کہ اب وہ

مجھ سے تعلقات پھر سے استوار کرنے کا خواہش مند نہیں ہے۔"

مسز کارلون نے جلدی سے جواب دیا۔" تم اچھی لڑکی ہو۔ تم دلکش اور حسین ہو لیکن تمہارا ذہن ٹھیک نہیں ہے۔" وہ ہنسی۔" تم مجھ سے ملنے یہاں آجاؤ، مائیکل سے نہیں۔ میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ تم فوراً آؤ اور ٹیکسی کا کرایہ مت دینا میں تمہارا انتظار کروں گی۔" اور فون بند ہوگیا۔ اور وہ لانگ بیچ جانے کے لئے تیار ہوگئی۔

جس ٹیکسی کو اس نے روکا وہ لانگ بیچ جانے کے لئے اس وقت تک آمادہ نہیں ہوا جب تک اس نے دوگنا کرائے کی بات نہ کی۔ لانگ بیچ تک ایک گھنٹے کا سفر تھا۔ پچھلی بار کے مقابلے میں اب یہاں کافی تبدیلی آچکی تھی۔ اب چاروں طرف خاردار تاروں کی باڑھ لگی ہوئی تھی اور مال پر داخلے کیلئے ایک آہنی گیٹ لگ گیا تھا۔ سرخ پینٹ اور سفید قمیص پہنے ایک آدمی گیٹ سے باہر نکلا۔ اس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو پیسے دئیے۔ کے ٹیکسی سے اتری اور مال کو پار کرکے بیچ کے مکان کی طرف بڑھی۔

مسز کارلون نے خود دروازہ کھولا اور اتنے پیار سے گلے لگا کر اس کا استقبال کیا کہ وہ حیران رہ گئی۔ پھر بڑے تعریفی انداز سے کے کو دیکھا۔" تم بہت خوبصورت لڑکی ہو" وہ بولی۔" میرے لڑکے احمق ہیں۔" اس نے کے کو دروازے کے اندر کھینچ لیا اور باورچی خانے میں لے گئی۔ وہاں کھانے کا سامان پہلے ہی نکالا رکھا تھا اور اسٹوو پر کافی بن رہی تھی۔" مائیکل ابھی آنے ہی والا ہے۔" مسز کارلون نے کہا۔" تمہیں دیکھ کر اسے بڑی حیرت ہوگی۔" دونوں بیٹھ گئیں۔ معمر خاتون نے زبردستی اسے کھانا کھلایا اور بڑے

اشتیاق سے اس سے کچھ سوالات پوچھے۔ اسے بہت خوشی ہوئی کہ کے اسکول ٹیچر ہے اور نیویارک میں اپنی سہیلیوں سے ملنے آئی تھی۔ کے کی عمر چوبیس سال تھی۔ وہ اس طرح سرہلا رہی تھیں جیسے ان تمام باتوں سے انہیں اتفاق ہو۔ کے کچھ گھبرا رہی تھی لیکن پھر بھی ان کے سوالوں کے جواب دیتی رہی۔

کے نے مائیکل کو باورچی خانے کی کھڑکی سے دیکھا۔ گھر کے سامنے ایک کار آکر رکی اور دو آدمیوں کے ساتھ وہ کار سے اترا۔ وہ دونوں میں سے ایک سے بات کرنے کے لئے سیدھا ہوا۔ کے کو اس کے چہرے کا بایاں حصّہ نظر آرہا تھا۔ وہ پچکا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آنکھوں کا حسن تباہ نہیں ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر کے کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ اس نے مائیکل کو ایک سفید رومال اپنی ناک سے لگاتے دیکھا اور پھر گھوم کر وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پھر اس نے باورچی خانے کی طرف اس کے بڑھتے قدموں کی آہٹ سنی۔ چند لمحوں میں وہ اپنی ماں اور کے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی۔ وہ دھیرے سے مسکرایا لیکن یہ مسکراہٹ چہرے کے اسی حصے میں نظر آئی جو مجروح نہیں ہوا تھا۔ کے شاید نہایت سرد مہری سے صرف "ہلو کیسے ہو؟" کہنے کا ارادہ کئے ہوئے تھی لیکن یکایک وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کی بانہوں میں سما گئی۔ مائیکل نے اس کے آنسوؤں سے گیلے گال کا بوسہ لیا اور اسے اس وقت تک بھینچے رہا جب تک اس نے رونا بند نہ کر دیا۔ پھر وہ اسے اپنے ساتھ کار تک لے آیا اپنے باڈی گارڈ کو

دور نے مینے کا اشارہ کیا اور اسے کار میں بٹھا کر باہر چلا گیا۔ کے رومال سے اپنے آنسو پونچھ کر اپنا بگڑا ہوا میک اپ درست کرنے لگی۔

"میں رونا نہیں چاہتی تھی لیکن تمہیں دیکھ کر ـــ مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ دراصل انہوں نے تمہیں اتنی بری طرح زخمی کیا۔" کے بولی۔

مائیکل ہنسا۔ اس نے اپنے چہرے کے بگڑے ہوئے حصّے پر ہاتھ پھیرا۔ "تم اس کی بات کر رہی ہو۔ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ بس ذرا سی خرابی پیدا ہو گئی ہے لیکن اب تو میں گھر واپس آگیا ہوں اب اس کا علاج کروا لوں گا۔ میں تمہیں خط بھی نہیں لکھ سکا۔" مائیکل نے کہا۔ "کوئی اور بات کرنے سے پہلے یہ سمجھ لو تم کہ میں مجبور تھا۔"

"اوکے۔" کے نے کہا۔

"شہر میں میرے پاس ایک جگہ ہے۔" مائیکل نے کہا۔ "وہاں چلنا ٹھیک ہوگا یا کسی ریستوران میں چل کر ـــ ڈنر لیں؟"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

تھوڑی دیر دونوں خاموش رہے۔ کار نیویارک کی طرف دوڑتی رہی۔ "تمہیں ڈگری مل گئی؟" مائیکل نے پوچھا۔

"ہاں۔" کے بولی۔ "اب میں اپنے ہی شہر میں ایک اسکول میں پڑھاتی ہوں۔ کیا وہ آدمی پکڑا گیا جس نے اس پولس افسر کا قتل کیا تھا؟ کیا اسی لئے تمہارا گھر لوٹنا ممکن ہو سکا؟"

چند لمحے مائیکل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "ہاں وہ گرفتار ہو گیا ہے۔" وہ دھیرے سے بولا۔ "نیویارک کے سارے اخباروں میں یہ خبر

چھپی تھی۔ تم نے پڑھا تھا اس سلسلے میں؟"

کے کو اس بات سے اطمینان ہوا کہ مائیکل نے یہ نہیں کہا کہ اصل قاتل وہ خود ہے۔ وہ ہنسی: "ہمارے شہر میں صرف نیویارک ٹائمز آتا ہے۔ یہ خبر ۸۹ ویں[1] صفحے پر کہیں چھپی ہوگی۔ اگر میں نے یہ خبر پڑھی ہوتی تو تمہاری ماں کو فون ضرور کیا ہوتا۔" وہ ایک لمحے کو رکی۔ پھر بولی۔

"عجیب بات ہے۔ جیسی باتیں تمہاری ماں کیا کرتی تھی اس سے تو مجھے پوری طرح یقین ہو گیا تھا کہ تم نے ہی وہ قتل کیا ہے۔ اب بھی تمہارے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہم کافی پی رہے تھے تو وہ مجھے اس آدمی کے بارے میں بتا رہی تھیں جس نے یہ قبول کیا کہ پولیس افسر کا قتل اسی نے ہی کیا تھا اور ان کی باتوں سے مجھے لگا جیسے کہ انھیں اس آدمی کے اس اعتراف پر شبہ ہے۔"

مائیکل نے کہا۔ "شاید میری ماں کو بھی یہی شک ہو کہ اصل قاتل میں ہی ہوں۔"

"تمہاری اپنی ماں کو؟" کے نے حیرت سے کہا۔

مائیکل ہنسنے لگا۔ "مائیں پولیس والوں سے کم نہیں ہوتی ہیں۔ وہ فوراً بری بات پر یقین کر لیتی ہیں۔"

مائیکل نے کار کو ملبری اسٹریٹ کے ایک گیراج میں کھڑا کر دیا۔ گیراج کا مالک اس کا شناسا معلوم ہوتا تھا۔ وہ کے کو کونے میں بنی ایک کتھئی رنگ کے پتھروں سے بنی عمارت تک لے گیا۔ مائیکل کے پاس

---

[1] امریکہ میں بیشتر اخبار بےحد ضخیم ہوتے ہیں بعض تو سو صفحات کے ہوتے ہیں۔

چابی تھی۔ اندر جاکر کے نے دیکھا کہ وہ کسی دولت مند کا نہایت نفیس گھر ہے۔ مائیکل اسے اوپر لے آیا۔ وہاں ایک بڑا باورچی خانہ تھا اور ایک خوابگاہ تھی۔ ایک کونے میں بار تھا۔ مائیکل نے دونوں کے لئے گلاس تیار کئے اور کے سے پوچھا۔ "کیا خوابگاہ میں چل کر پئیں؟"

کے نے اپنے گلاس سے ایک لمبا گھونٹ لیا اور مسکراتی ہوئی بولی۔ "ٹھیک ہے۔"

خوابگاہ میں کے کے لئے ہمبستری کا لطف پہلے جیسا ہی تھا فرق صرف اتنا تھا کہ مائیکل اب پہلے کی طرح تکلف نہیں برتتا تھا۔ لیکن کے نے کوئی شکایت نہیں کی۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اس نے سوچا۔ پورے دو سال کے بعد مائیکل کے ساتھ ہم بستری اسے عین فطری محسوس ہوئی۔ اسے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کبھی دور گیا ہی نہ ہو۔

"تم نے مجھے خط کیوں نہیں لکھا؟" کے نے پوچھا۔ "مجھ پر اعتماد تو کیا ہوتا۔" وہ اس کے جسم کے ساتھ چمٹتی ہوئی بولی۔ "میں بھی چپ رہنا سیکھ لیتی۔ اپنا منہ بند رکھنا ہم لوگوں کو بھی آتا ہے۔"

نیم تاریکی میں مائیکل دھیرے سے ہنسا۔ "میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے باوجود تم میرا انتظار کرو گی۔"

کے جلدی سے بولی۔ "میں نے کبھی یقین نہیں کیا کہ ان دونوں کا قتل تم نے کیا تھا۔ کبھی کبھی تمہاری ماں کی باتیں سن کر میرا یقین متزلزل ہونے لگتا تھا لیکن میرا دل اس بات کو ماننے کو تیار نہیں

ہوتا تھا۔ میں تمہیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔"

اسے مائیکل کی آہ سنائی دی۔"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں نے کسی کا قتل کیا یا نہیں"۔ وہ بولا۔"یہ بات تمہیں سمجھ لینی چاہیے۔"

کے اس کے سرد لہجے سے قدرے سناٹے میں آ گئی۔ وہ بولی۔" تو تم مجھے اب بتا دو کہ تم نے قتل کیا تھا یا نہیں؟"

مائیکل اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک سگریٹ جلائی۔" اب میں تم سے کہوں کہ مجھ سے شادی کر لو تو میرے اس سوال کے جواب میں کیا مجھے تمہارے کسی سوال کا جواب دینا ضروری ہو گا؟"

"مجھے پرواہ نہیں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ اس لیے مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں۔ اگر تم بھی مجھ سے پیار کرتے ہو تو میرے سامنے سچائی دہرانے سے تمہیں ڈرنا نہیں چاہیے۔ تمہیں یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ میں پولیس کو کچھ بتا دوں گی۔"

مائیکل کچھ کھویا کھویا سا بولا۔" جانتی ہو جب میں گھر لوٹا تھا تو میں اپنے خاندان کو دیکھ کر، اپنے والدین، اپنی بہن کونی اور ٹام کو دیکھ کر خوش نہیں ہوا تھا۔ گھر آنا اچھی بات تھی لیکن میرے اندر کوئی فرق محسوس نہیں ہوا۔ پھر آج رات جب میں گھر لوٹا اور تمہیں باورچی خانے میں دیکھا تو مجھے پہلی بار گھر واپس آنے کی خوشی ہوئی۔ کیا اسی کا نام پیار ہے؟"

"میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔" کے نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پھر ایک دوسرے سے ہم آغوش ہو گئے۔ اس بار مائیکل کا رویہ کچھ نرم تھا۔ وہ اٹھا اور باہر سے دونوں کے

شراب لے آیا۔ وہ پلنگ کے پاس پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ "اب کچھ سنجیدہ بات چیت ہو جائے۔" وہ بولا۔ "مجھ سے شادی کرنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

کے مکرائی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بستر پر آنے کو کہا۔

مائیکل بھی مسکرایا اور بولا۔ "سنجیدگی سے بات کرو۔ جو کچھ ہوا اس کے بارے میں میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا اب میں اپنے والد کے لئے کام کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے خاندان کے زیتون کے تیل کا کاروبار سنبھالنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ اس کاروبار کے اپنے کچھ اصول و ضوابط ہیں جس کی پابندی مجھے کرنا ہے۔ تم یہ جانتی ہو کہ میرے خاندان کی کئی لوگوں سے دشمنی ہے۔ میرے والد کے بے شمار دشمن ہیں۔ ممکن ہے اس کے نتیجے میں تمہیں عین نوجوانی میں بیوگی کا دکھ اٹھانا پڑے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میں روز تمہیں یہ بھی نہیں بتا سکوں گا کہ میرے دفتر میں کیا ہوا، تمہیں میں اپنے کاروبار کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم میری بیوی بنو گی لیکن میری کاروباری زندگی کی شریک نہیں بن سکو گی۔ کم سے کم برابر کا درجہ نہیں مل پائے گا۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔"

کے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر رکھے لیمپ کو آن کر دیا اور ایک سگریٹ جلا لی۔ وہ تکیئے کے سہارے ٹکی ہوئی دھیرے سے بولی۔ "تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ قتل کے کئی جرائم میں تم ملوث ہو۔ اور مجھے تمہاری زندگی کے اس پہلو کے بارے میں کچھ نہیں پوچھنا ہے۔

اس بارے میں مجھے کچھ سوچنا بھی نہیں ہے۔ بالکل ان دہشت انگیز فلموں کی طرح جن میں کوئی دیوکھو خوبصورت لڑکی سے پوچھتا ہے کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گی؟ اسی وقت کے کی نظر مائیکل کے چہرے پر مرکوز ہوئی۔ وہ بولی۔ "مائیک۔ اس طرف تو واقعی میرا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔" مائیکل ہنستا ہوا بولا۔ "مجھے اپنے ٹوٹے جبڑے سے کوئی شکایت نہیں سوائے اس کے کہ اس کی وجہ سے میری ناک بہنے لگی ہے۔"

"تم مجھے سنجیدگی سے بات کرنے کے لئے کہہ رہے ہو۔" کے نے آگے کہا۔ "اگر ہم نے شادی کرلی تو کیسی زندگی جینی ہوگی مجھے؟ تمہاری ماں جیسی۔ ایک اطالوی عورت جیسی جس کا کام صرف بچے پیدا کرنا اور گھر کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی دن کچھ ہوگیا تو ممکن ہے تمہیں جیل بھیج دیا جائے؟"

"نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔" مائیکل نے کہا۔ "یہ ہو سکتا ہے کہ کسی دن میرا قتل کر دیا جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے جیل بھیج دیا جائے۔"

کے ہنسی۔ اس ہنسی میں فخر اور تضحیک کی آمیزش تھی۔ "لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہو تم؟" اس نے پوچھا۔

مائیکل نے آہ بھری۔ "یہی وہ باتیں ہیں جن کے بارے میں میں تم سے بات نہیں کر سکتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں۔"

کے تھوڑی دیر چپ بیٹھی رہی۔ "واپسی کے اتنے مہینے تک تم نے مجھ سے

بات تک نہیں کی اور اب تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ کیوں؟ کیا
میری ہم نشینی اور میرے ساتھ ہم بستری اتنی پر لطف ہے۔"

مائیکل نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ "ہاں لیکن جب یہ لطف
مجھے مل ہی رہا ہے تو اس کے لئے شادی کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھو مجھے فوراً
تمہارا جواب نہیں چاہیے۔ ہم دونوں ملتے رہیں گے۔ تم اپنے والدین سے
بھی بات چیت کرلو۔"

"تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو؟"
کے۔ نے پوچھا۔

مائیکل ہاتھ میں رومال پکڑے رہا۔ "اوکے میں بتاتا ہوں۔ تم وہ
واحد لڑکی ہو جس سے میں نے کبھی پیار محسوس کیا ہے۔ میں نے تمہیں فون
اس لئے نہیں کیا تھا کیونکہ جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد میں سمجھتا تھا کہ اب تم
کو مجھ سے دلچسپی نہیں ہوگی۔ یہ سچ ہے کہ اس کے بعد بھی میں تمہارے
پیچھے پڑ کر تمہیں منا سکتا تھا لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اب
میں تم پر اعتماد کرکے تمہیں ایک بات بتاتا ہوں لیکن اس بات کو تمہیں
کبھی بھی دہرانا نہیں ہے۔ اپنے والدین کے سامنے بھی نہیں۔ اگر سب کچھ
ٹھیک سے ہوا تو آنے والے پانچ برسوں میں کارلیون خاندان کی کوئی
بات غیر قانونی نہیں رہ جائے گی لیکن اس بات کو ممکن بنانے کے لئے
ہمیں بہت سی مشکلیں اٹھانی ہوں گی۔ نوبت یہ بھی آسکتی ہے کہ تم بیوہ
ہو جاؤ۔ اب سنو میں تم سے شادی کیوں کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا
ہوں کہ میرے بچے تمہارے اشتراک سے پیدا ہوں۔ میں نہیں چاہتا

کہ میرے بچوں پر برا اثر پڑے جیسے مجھ پر میرے والد کا پڑا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے والد نے دانستہ مجھ پر اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کی۔ ایسا انہوں نے کبھی نہیں کیا۔ وہ تو یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ میں خاندانی کاروبار میں حصہ لوں۔ وہ تو چاہتے تھے کہ میں پروفیسر، ڈاکٹر یا ایسا ہی کوئی معزز شخص بنوں لیکن حالات بگڑ گئے اور مجھے اپنے خاندان کیلئے لڑنا پڑا۔ مجھے اس لئے لڑنا پڑا کہ میں اپنے والد سے بے پناہ محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے والد کا خادم ہوں اپنے والد سے زیادہ قابل احترام مجھے آج تک کوئی نہیں لگا۔ وہ ایک اچھے شوہر اور اچھے باپ ہیں اور ان لوگوں کے اچھے خیر خواہ ہیں جن کا ساتھ ان کی قسمت نے نہیں دیا۔ ان کی زندگی کا ایک اور بھی پہلو ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ میرے بچوں کے ساتھ بھی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ ان پر اپنی ماں کا، یعنی تمہارا اثر پڑے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ معزز امریکی شہری بنیں۔ ممکن ہے وہ یا ان کے بچے آگے چل کر سیاست میں قدم رکھیں۔ کیا معلوم ان میں سے کوئی امریکہ کا صدر بن جائے۔ کیوں نہیں ہو سکتا ایسا؟ کالج میں تاریخ میرا ایک موضوع تھا۔ ہم نے امریکہ کے سارے صدروں کے پس منظر کا مطالعہ کیا تھا۔ ان میں سے بیشتر کے والد اور دادا ایسے تھے جو اچھی قسمت کے تھے اور انہیں پھانسی پر نہیں لٹکایا گیا تھا۔ لیکن میں اتنے پر ہی قناعت کر لوں گا کہ میرے بچے ڈاکٹر، موسیقار یا ٹیچر بن جائیں خاندانی کاروبار میں وہ کبھی نہیں آئیں گے جب تک وہ اپنی عمر کو پہونچیں گے میں ریٹائر ہو چکا ہوں گا اور پھر تم اور میں کسی امریکی گاؤں کی سیدھی سادی

زندگی کا حصہ بن چکے ہوں گے۔ ایک تجویز کی حیثیت سے یہ باتیں تمہیں کیسی لگتی ہیں؟"

"بہت اچھی، لیکن وہ بیوہ ہو جانے والا حصہ تم فراموش کر گئے۔"

"اس کا امکان بہت کم ہے۔" مائیکل نے کہا۔ "وہ تو میں نے تمہارے سامنے کچھ زیادہ سچائی بگھارنے کے لئے کہا تھا۔ تاکہ اس امکان پر بھی تمہاری نظر رہے۔"

"لیکن مجھے یقین نہیں ہوتا۔" کے نے کہا۔ "مجھے یقین نہیں آتا کہ تم اس طرح کے آدمی ہو۔ میں جانتی ہوں تم ایسے نہیں ہو۔ یہ سب میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟"

"میں تمہیں اور صفائی دینا نہیں چاہتا۔ دراصل ان باتوں کا تم سے تعلق نہیں ہے۔ ہماری شادی ہونے کے بعد بھی تمہارا ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔"

کے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "یہ کہو کہ تم کو مجھ پر اعتماد نہیں کہ اپنی راز کی باتیں مجھے بتا سکو اور جس پر اعتماد نہ ہو اسے بیوی بنانا بے معنی بات ہے۔ تمہارے والد تمہاری ماں پر اعتماد کرتے ہیں یہ بات مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔"

"ہاں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے والد میری ماں کو ہر بات بتاتے ہیں پھر میرے والد کا میری ماں پر اعتماد کرنے کا ایک سبب ہے وہ سبب یہ نہیں ہے کہ دونوں نے شادی کی تھی بلکہ یہ ہے کہ میری ماں نے میرے باپ کے لئے چار بچے جنم دئے اور ایسے حالات میں جہاں بچے کو

جنم دینا غیر محفوظ تھا۔ اس نے بچوں کی پرورش کی اور انہیں اس وقت تحفظ دیا جب لوگ میرے والد پر گولیاں برسا رہے تھے۔ میری ماں میرے والد کی صدفی صد وفادار تھی اور اس کا ثبوت اس نے چالیس سال تک دیا ہے۔ جب تم اتنا کچھ کر چکو گی تو ممکن ہے میں وہ باتیں تمہیں بتا سکوں جن کا جاننا تمہارے لیے قطعی غیر ضروری ہے۔"

"کیا شادی کے بعد ہمیں مال پر ہی رہنا ہو گا؟"

"ہاں، لیکن ہمارا علیحدہ گھر ہو گا جہاں میرے والدین کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔ ہماری زندگی صرف ہماری ہو گی۔ جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا ہمیں رہنا مال پر ہی پڑے گا۔"

"یعنی مال کے باہر رہنا تمہاری زندگی کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے؟" کے کی ملاقات جب سے مائیکل سے ہوئی تھی اس نے اسے کبھی غصہ میں نہیں دیکھا تھا۔ آج وہ اسے غصے میں دیکھ رہی تھی۔ یہ غصہ ایسا تھا جس کا اظہار آواز، حرکت اور باتوں سے نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ غصہ اسے صاف محسوس ہو رہا تھا اور اسمیں کوئی ایسی بات تھی جو خون کو سرد کر دینے والی تھی۔

"تم اخبار میں چھپنے والی خبروں سے بیحد متاثر ہو۔" مائیکل بولا۔

"میرے والد ڈون کارلیون خاندان کے بارے میں تمہارے خیالات غلط ہیں میں یہ آخری صفائی دے رہا ہوں کہ میرے والد ایک تاجر ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی پرورش اور ان کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ جس سماج میں ہم رہتے ہیں وہ اس کے اصولوں کو










نہیں مانتے کیونکہ یہ اصول انہیں ایسی زندگی جینے پر مجبور کر سکتے ہیں جو ان جیسی غیر معمولی شخصیت کے شایان شان نہ ہو۔ تمہیں یہ اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ میرے والد اپنے آپ کو ان تمام لوگوں کے ہم پلہ سمجھتے ہیں جو صدر ہیں، وزیر اعظم ہیں، سپریم کورٹ کے جج ہیں، کسی صوبے کے گورنر ہیں۔ انہیں اس بات سے انکار ہے کہ یہ لوگ ان پر حکمران ہیں۔ وہ دوسروں کے بنائے اصولوں میں بندھ کر زندہ نہیں رہنا چاہتے۔ ان کا مقصد ہے اپنی خصوصی قوت کے سہارے سماج میں رہنا۔ جن اصولوں پر گامزن ہیں وہ انہیں موجودہ سماج میں جاری وساری اصول وضوابط سے بہتر مانتے ہیں۔"

کے بڑی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "لیکن یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔" اس نے کہا۔ "اگر ہر شخص اس طرح سوچنے لگے تو کام کیسے چلے گا؟ پھر سماج کہاں ہوگا؟ اس طرح ہم پھر پتھروں کے عہد میں پہونچ جائیں گے۔ مائیکل ایمانداری سے بتاؤ کہ جو باتیں تم کر رہے ہو کیا اصولی طور پر تم انہیں قبول کرتے ہو؟"

مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں وہ باتیں بتا رہا ہوں جو میرا باپ مانتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ تمہیں اور ان بچوں کو جنہیں ہم پیدا کریں گے میں سماجی تحفظ نہیں دے سکوں گا۔ لیکن میں اپنی قسمت کو ان لوگوں کے ہاتھوں نہیں سونپنا چاہتا جن کی قابلیت یہ ہے کہ وہ کچھ لوگوں کو بیوقوف بنا کر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔"

"لیکن تم نے اپنے ملک کے لئے لڑنے کا عہد کیا تھا۔ تو تم جنگ کے ہیرو تھے















پھر بدل کیسے گئے؟" کے نے پوچھا۔
"اس کے کئی اچھے جواب میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ شاید یہ تبدیلی مجھ میں اس لئے آئی کہ میں نے دیکھا کہ میری ضرورت میرے ملک سے زیادہ میرے باپ کو ہے۔ اس لئے میں اپنے والد کی طرف ہو گیا۔ اب تم فیصلہ کرو کہ تم میری طرف ہونا چاہتی ہو یا نہیں؟"
"مجھے شادی کے بارے میں علم نہیں لیکن تمہارے جانے کے بعد میں نے پورے دو سال کسی مرد کی ہم بستی کے بغیر گذارے ہیں اور اب میں تمہیں آسانی سے نہیں چھوڑوں گی۔ یہاں میرے پاس آؤ۔"
وہ دونوں پھر بستر پر لیٹ گئے۔ روشنی بند ہوتے ہی کے سرگوشی میں بولی: "کیا تمہیں میری اس بات پر یقین ہے کہ تمہارے جانے کے بعد سے لیکر آج تک میں نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ ہم بستری نہیں کی ہے۔"
"ہاں ہے۔" مائیکل نے کہا۔
"اور تم نے کیا تم نے کسی دوسری عورت کو چھوا ہے؟"
"ہاں۔" اس نے کہا۔ "لیکن گذشتہ چھ مہینے سے نہیں۔"
یہ بات سچ تھی۔ اپولونیا کی موت کے بعد کے پہلی عورت تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا تھا۔

چھبیس

مائیکل نے کے سے شادی کرنے کے بعد اپنے چہرے کا آپریشن کروا لیا تھا اور اب وہ پوری طرح سے کارلون خاندان کے معاملات میں دخل انداز تھا۔ اس نے لاس ویگاس فون کرکے اپنے بھائی فریڈی کو اطلاع دی تھی کہ وہ وہاں پہونچ رہا ہے۔ اس نے جانی فونٹین، لوسی اور ڈاکٹر جولس کو بھی میٹنگ میں بلوایا تھا۔

ستائیس

۱

مائیکل کارلیون شام کو وہاں پہونچا۔ یہ اسی کی ہدایت تھی کہ ہوائے اڈے پر اسے لینے کوئی نہ آئے۔ اس کے ساتھ صرف دو لوگ تھے۔ ٹام ہیگن اور ایک نیا باڈی گارڈ ڈابرٹ نیری۔

مائیکل اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہوٹل کا سب سے عالیشان سوٹ تیار کر دیا گیا تھا۔ وہاں وہ لوگ پہلے سے ہی موجود تھے جن سے مائیکل ملنا چاہتا تھا۔

فریڈی نے گلے مل کر اپنے بھائی کا استقبال کیا۔ مائیکل نے دیکھا کہ وہ اپنے قیمتی سوٹ میں کسی فلم ایکٹر سے کم خوبصورت نہیں لگ رہا تھا۔ چار سال پہلے نیویارک چھوڑتے وقت فریڈی کا جو چہرہ تھا آج اس سے بالکل مختلف تھا۔

فریڈی بولا "اب چہرہ ٹھیک ہو جانے کے بعد تم بہت خوبصورت لگنے لگے ہو۔ آخر اپنی بیوی کا کہنا مان ہی لیا تم نے۔ کے کیسی ہے؟ وہ یہاں کب آ رہی ہے؟"

مائیکل مسکرایا۔ "کے ابھی ہی میرے ساتھ آئی ہوتی لیکن اس کے چھٹا بچہ ہونے والا ہے اور پہلے بچے کی نگہداشت بھی اسے کرنی ہوتی ہے۔ میں بھی کل رات یا پرسوں صبح واپس چلا جاؤں گا۔"

"پہلے تم نہا دھو کر کچھ کھا پی لو جن لوگوں سے تم ملنا چاہتے ہو میں نے سب کو یہاں بلایا ہے۔ تمہارے کہتے ہی میں انہیں لے آؤں گا۔"

"موگرین سے میں سب سے آخر میں ملوں گا۔ ٹھیک ہے؟ جانی فونٹن اور نینو سے کہو کہ وہ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں اور لوسی اور اس کے ڈاکٹر دوست کو بھی بلا لو۔ کھانے کے وقت کچھ بات چیت کریں گے۔" وہ ہیگن سے مخاطب ہوا۔ "ٹام کیا کسی اور کو بھی بلانا ہے؟"

ہیگن نے انکار میں سر ہلایا۔ فریڈی نے جتنے پیار سے مائیکل کے ساتھ برتاؤ کیا تھا، ٹام کے ساتھ نہیں کیا تھا۔ ہیگن اس کا سبب جانتا تھا۔ فریڈی اپنے باپ کے غصے کا شکار بنا تھا اور وہ اس کا ذمہ دار کا نسی گلیوری کو ہی سمجھتا تھا ہیگن اس کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن کم از کم اسے یہ تو معلوم ہوتا کہ باپ بیٹے میں خفگی کا سبب کیا ہے۔ ڈان واضح طور پر کچھ کہتا نہیں تھا لیکن اپنی خفگی کو چھپاتا بھی نہیں تھا۔

۲

نصف شب میں مائیکل کے سوٹ میں لگائی گئی خصوصی ڈنر ٹیبل کے گرد سب لوگ جمع ہوئے۔ اس دوران ہر شخص کی توجہ مائیکل پر مرکوز تھی۔ اس بات کو سب نے محسوس کیا کہ اس کا رکھ رکھاؤ، لہجہ اور بات کرنے کا انداز ڈان سے کتنا ملتا جلتا ہے۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے احترام اپنے آپ پیدا ہو رہا تھا۔ حالانکہ مائیکل کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ ہیگن نے

ہمیشہ کی طرح خود کو پس منظر میں ہی رکھا۔ نئے باڈی گارڈ البرٹ نیری سے کوئی واقف نہیں تھا۔ اس نے کھانا نہیں کھایا اور دروازے کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کھانے کے بعد ویٹروں کو رخصت کر دیا گیا۔ مائیکل نے جانی کو پہلے مخاطب کیا "سنا ہے تمہاری آواز پہلے کی طرح بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔ مبارک ہو۔"

"شکریہ۔" وہ بولا۔ وہ یہ سننے کے لئے بیتاب تھا کہ مائیکل کا اس سے ملنے کا سبب کیا ہے؟ اس سے کس طرح کے تعاون کی امید کی جائیگی۔

مائیکل نے سب کو ایک ساتھ مخاطب کیا "کارلیون خاندان یہاں لاس ویگاس میں آنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ ہم اپنا زیتون کے تیل کا کاروبار بیچ رہے ہیں اور ہمیشہ کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ ڈان نے، میں نے اور ہیگن نے کافی غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں ہمارے خاندان کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم ابھی یا اگلے ہی سال آ جائیں گے۔ کاروبار جمانے میں دو، تین یا چار سال بھی لگ سکتے ہیں۔ اس ہوٹل اور کیسینو کے کافی شیئر ہمارے دوستوں کے نام ہیں اس لئے یہی ہمارا مرکز ہو گا۔ موگرین اپنے شیئر ہمیں فروخت کر دے گا اور پھر صد فی صد یہ جگہ کارلیون خاندان کی ہو جائے گی۔"

فریڈی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "مائیکل تمہیں یقین ہے کہ موگرین اپنے شیئر بیچ دے گا۔ اس نے مجھ سے تو کبھی ایسی بات کہی نہیں اور پھر یہ اس کا پسندیدہ کاروبار ہے۔"

مائیکل آہستہ سے بولا" میں اسے ایک ایسی پیشکش کروں گا جسے وہ ٹھکرائے گا نہیں۔"

یہ الفاظ عمومی لہجے میں ادا کئے گئے تھے لیکن ان کا اثر لامحدود تھا۔ یہ ڈان کا پسندیدہ جملہ تھا۔ جیسے مائیکل کی زبان سے سنتے ہوئے کسی کو عجیب سا محسوس نہ ہوا۔ مائیکل جانی فونٹین کی طرف گھوما۔" ابتدا میں ڈان تمہاری مدد پر بہت منحصر ہوگا۔ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ جوا کھیلنے والوں کو متوجہ کرنے کے لئے تفریحی پروگراموں کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ ایک ایسے معاہدے پر دستخط کروگے جس کے تحت تم سال میں پانچ بار ایک ہفتے کے لئے یہاں آیا کروگے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمیں تمہارے فلمی دوستوں کا تعاون بھی ملے گا۔ تم نے ان لوگوں پر بہت احسان کئے ہیں اب ان احسانات کا بدلہ حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے۔"

"ضرور" جانی بولا۔" میں اپنے گاڈ فادر کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ تم جانتے ہی ہو مائیک۔" لیکن اسکے لہجہ میں اشتباہ کی جھلک تھی۔

مائیکل مسکرایا اور بولا" اس معاہدے سے تمہیں یا تمہارے دوستوں کو کوئی مالی نقصان نہیں ہوگا۔ ہم ہر آدمی کی محنت کا پورا معاوضہ دیں گے شاید تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو اس لئے میں تمہیں بتارہا ہوں کہ یہ میری نہیں ڈان کی خواہش ہے۔"

جانی جلدی سے بولا۔" مائیک مجھے تمہاری بات پر پورا بھروسہ ہے لیکن اس وقت یہاں دس اور ہوٹل کیسینو بنا رہے ہیں۔ جب تک تم یہاں قدم رکھو گے ممکن ہے بہت دیر ہو چکی ہو۔"

ٹام ہیگین نے کہا: "کاربون خاندان کے ایسے دوست ہیں جو یہاں کے یتیم ہوٹلوں کو مالی مدد دے رہے ہیں۔" جانی فوراً سمجھ گیا کہ اس کا کیا مطلب تھا۔

"ٹھیک ہے۔" جانی نے کہا۔ "میں سب انتظام کر دوں گا۔"

اب مائیکل لوسی اور جولس ہیگل سے مخاطب ہوا۔ "تمہارے ہم پر بہت احسان ہیں ڈاکٹر۔ سنا ہے تمہارے اوپر کوئی الزام ہے جس کی وجہ سے تمہیں آپریشن کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب کہ یہ کام تمہیں بہت پسند ہے؟"

"آپ نے ٹھیک سنا ہے۔" جولس نے کہا۔ "لیکن آپ اس سلسلے میں میری کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔ آپ میں کتنی ہی طاقت ہو اس طبی عمل میں ہیر پھیر آپ نہیں کروا سکتے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، لیکن میرے کچھ مشہور اور اہم دوست لاس ویگاس میں ایک بہت بڑا اسپتال بنوا رہے ہیں۔ وہ بطور سرجن تمہارا تقرر کر سکتے ہیں اور پھر تمہارے جیسا با صلاحیت سرجن انہیں ملے گا کہاں؟ یہ تو ایک طرح سے ان پر تمہارا احسان ہوگا۔ اس لئے ذرا انتظار کرو ہم نے سنا ہے تم اور لوسی شادی کرنے والے ہو؟"

"بشرطیکہ میں مستقبل میں کسی قابل بن سکوں۔"

"مائیکل اگر تم نے یہ اسپتال نہ بنوایا تو میں بڑھاپے میں بھی کنواری مر دوں گی۔" لوسی نے کہا۔

سب نے قہقہہ لگایا۔ لیکن جولس خاموش رہا۔ وہ مائیکل سے بولا۔ اگر میں وہ ملازمت قبول کر لوں تو ساتھ میں کوئی شرط تو نہیں لگائی جائے گی؟"

مائیکل نے سرد لہجے میں کہا۔" بالکل نہیں، مجھ پر تمہارا احسان ہے اور میں اس احسان کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔"

"مائیکل پلیز ناراض مت ہونا۔" لوسی دھیرے سے بولی۔

مائیکل مسکرایا۔" میں ناراض نہیں ہو رہا۔" وہ جولس کی طرف مڑا۔ "لیکن ایسی احمقانہ بات تمہیں نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ کارلیون خاندان تمہارے لیئے لوگوں پر زور ڈال رہا ہے اور امید ہے کہ ہمیں کامیابی ملے گی۔ اس کے بدلے میں تم سے کچھ نہیں مانگ رہا۔ میں کوئی شرط نہیں لگا رہا لیکن تم کم از کم ہمارے تعلقات کو دوستانہ تو سمجھ سکتے ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ جو کچھ تم اپنے کسی بھی اچھے دوست کے لیے کر سکتے ہو وہ میرے لیئے بھی کرو گے۔ یہی میری شرط ہے لیکن تم چاہو تو اس سے بھی انکار کر سکتے ہو۔"

ٹام ہیگن نے سر جھکا لیا اور مسکرایا۔" شاید خود ڈان بھی بات کو اس سے زیادہ اچھی طرح نہیں کہہ سکتا تھا۔

جولس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔" مائیکل میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تمہارا اور تمہارے والد کا احسانمند ہوں۔ بھول جاؤ کہ ابھی میں نے کوئی بات کہی تھی۔"

مائیکل کے سر میں جنبش ہوئی۔" ٹھیک ہے جب تک اسپتال بنکر تیار نہیں ہو جاتا اس وقت تک کے لئے تم چار ہوٹلوں کے لئے میڈیکل ڈائریکٹر مقرر کیئے جاتے ہو۔ اپنے لئے اسٹاف رکھ لو۔ تمہاری تنخواہ بھی بڑھائی جا رہی ہے لیکن اس سلسلے میں تم بعد میں ٹام سے بات کر لینا

اور لوسی میں تمہارے سپرد بھی ایک بہت ہی اہم کام کرنا چاہتا ہوں۔ ہوٹلوں میں جتنی دکانیں ہوں گی۔ ان سب کی انچارج تم ہو گی۔ مطلب یہ کہ اگر جولس تم سے شادی نہ بھی کرے تو تم ایک دولت مند بڑھیا بن کر زندہ رہ سکتی ہو۔"

فریڈی بہت غصے میں اپنے سگار کا کش پر کش لیے جا رہا تھا۔ مائیکل اس کی طرف مڑا اور دھیرے سے بولا "میں صرف ڈان کا خبر رساں ہوں فریڈی وہ تم سے کیا کروانا چاہتے ہیں۔ وہ خود بتائیں گے لیکن جو کچھ بھی وہ تمہیں کرنے کو کہیں گے وہ اتنا اہم ضرور ہو گا کہ تم خوش ہو جاؤ۔"

"تو پھر وہ مجھ سے ناراض کیوں ہے؟" فریڈی نے پوچھا۔ "صرف اس لئے کہ کیسینو میں نقصان ہو رہا ہے، لیکن اس کا ذمہ دار موگرین ہے۔ آخر ڈان مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔

"تم اس کی فکر مت کرو۔" مائیکل بولا۔ اور جانی فونٹن کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "نینو کہاں ہے؟ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ بہت بیمار ہے اور اپنے کمرے میں پڑا ہے لیکن یہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اسے سینی ٹوریم میں داخل کر دینا چاہیے۔ یہ کہتا کہ نینو اپنی جان لینے کی کوشش کر رہا ہے۔"

مائیکل حیران ہوا۔ "وہ تو بہت اچھا آدمی ہے۔ میں نے اسے کبھی کوئی غلط کام کرتے نہیں دیکھا۔ کبھی کوئی غلط بات کہتے نہیں سنا۔ بڑا اوجی ہے وہ تو۔ ہاں شراب بہت پیتا تھا۔"

"ہاں۔" جانی بولا۔ "وہ بہت پیسہ کما رہا ہے فلموں میں کام کرنے

کے لئے بھی اور گانے کے لئے بھی اس کی بڑی مانگ ہے۔ اسے اب ایک فلم کے پچاس ہزار ڈالر ملتے ہیں لیکن وہ سب خرچ کر دیتا ہے۔ اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ بہت مشہور ہو گیا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ اس نے میری معلومات میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا ہے۔ نہ جانے اب وہ شراب پی پی کر جان دینے کی تیاری کیوں کر رہا ہے۔"

جولس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر آہٹ ہوئی۔ اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بالکل دروازے کے پاس بیٹھے آدمی نے اٹھ کر دروازہ کھولنے کی کوشش نہیں کی۔ دروازہ ہیگن نے کھولا۔ موگرین اپنے دو باڈی گارڈوں کے ساتھ ہیگن کو ایک طرف ڈھکیلتا اندر آگیا۔

موگرین ایک خطرناک آدمی تھا۔ وہ کئی قتل کر چکا تھا اور ہوٹل میں ہر آدمی اس سے ڈرتا تھا۔ فریڈی کے حواس پر بھی وہ خوف کی طرح مسلط تھا۔ وہ آتے ہی مائیکل کارلون سے بولا "میں تم سے بات چیت کرنے کے لئے انتظار کر رہا تھا۔ کل مجھے بہت کام ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آج ہی بات کر لوں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

مائیکل کارلون نے دوستانہ انداز میں مسکرا کر اس کی طرف دیکھا "ضرور" اور اس نے ہیگن سے کہا "مسٹر گرین کو شراب دو ٹام۔"

جولس نے دیکھا کہ البرٹ نیری نام کا آدمی بہت غور سے موگرین کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ دروازے کے پاس کھڑے اس کے باڈی گارڈوں کی طرف بالکل دھیان نہیں دے رہا تھا۔

موگرین نے اپنے باڈی گارڈوں سے کہا: "سب کو کیسینو میں لے جاؤ اور ہوٹل کے خرچ پر جوا کھلواؤ۔"

جولس، لوسی اور رجانی فونٹین اٹھ کھڑے ہوئے لیکن البرٹ نیری اسی وقت اپنی جگہ سے ہلا جب مائیکل نے اسے وہاں سے جانے کیلئے کہا۔

لوگوں کے جانے کے بعد کمرے میں فریڈی، ٹام ہیگین، موگرین اور مائیکل کارلیون رہ گئے۔

موگرین نے شراب کا گلاس میز پر رکھ دیا اور اپنے غصے کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ "یہ میں کیا سن رہا ہوں کہ کارلیون خاندان ہوٹل میں میرے شیئر خریدنا چاہتا ہے۔ میں تم لوگوں کو خرید لوں گا۔ تم لوگ مجھے نہیں خرید سکتے۔"

مائیکل اسے سمجھاتا ہوا بولا۔ "تمہارا کیسینو نقصان میں چل رہا ہے تمہارے کاروبار کے طریقے میں کہیں کوئی کھوٹ ہے۔ شاید ہم اسے بہتر طریقے سے چلا سکیں۔"

گرین بڑی خوفناک ہنسی ہنسا۔ "بھاڑ میں جاؤ تم لوگ۔ تمہارے خراب دنوں میں میں نے فریڈی کو یہاں رکھ کر میں نے تم پر احسان کیا اور اب تم مجھے ہی چکر دے رہے ہو۔ کیا کہتے ہو؟ لیکن مجھے کوئی نہیں گرا سکتا۔ میری کمر کے پیچھے میرے بہت سے دوست ہیں۔"

مائیکل ابھی بھی سمجھا رہا تھا۔ "تم نے فریڈی کو اس لئے یہاں رکھا تھا کہ اپنے ہوٹل کی خستہ حالت کو سنبھالنے کے لئے کارلیون خاندان نے تمہیں ایک خطیر رقم دی تھی۔ کیسینو چلانے کے لئے بھی رقم تمہیں

کارلون خاندان نے ہی مہیا کی کیونکہ مولی نری خاندان نے فریڈی کے تحفظ کی ضمانت دی تھی اور اس کو یہاں رکھنے کے لئے انھوں نے تمہاری بہت مدد کی تھی۔ تمہارے احسان کا بدلہ کارلون خاندان چکا چکا ہے۔ ہم تمہارے شیئر تمہارے ذریعہ ہی طے کی ہوئی کسی معقول رقم پر خریدنے کو تیار ہیں۔ اس میں نامناسب کیا ہے؟ تمہیں کیسینو میں نقصان ہو رہا ہے اور ہم اسے خرید کر تم پر مہربانی کر رہے ہیں۔"

"کارلون خاندان میں اب اتنی سکت نہیں رہ گئی۔ گاڈ فادر بیمار ہے اور دوسرے خاندانوں نے نیویارک میں تم لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تم آسانی سے یہاں قدم جما لو گے۔ میرا مشورہ ہے کہ یہ کوشش کبھی مت کرنا مائیک۔" موگرین نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

"شاید اسی لئے تم نے سمجھ لیا تھا کہ تم لوگوں کے سامنے فریڈی کے منھ پر طمانچہ مار سکتے ہو؟" مائیکل نے آہستہ سے کہا۔

فریڈی کارلون کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا "اوہ مائیک۔ وہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ مو نے کوئی بدتمیزی نہیں کی تھی۔ بس کبھی کبھی غصہ آجاتا ہے ہم دونوں بہت اچھے دوست ہیں۔ ہے نا مو؟"

موگرین فکرمند تھا۔ "ہاں کیوں نہیں؟ اس ہوٹل کو چلانے کیلئے کبھی کبھی مجھے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے فریڈی پر غصہ اس لئے آگیا تھا، کیونکہ وہ ہماری سب کاکٹیل ویٹریسوں کو نچا رہا تھا اور سارا انتظام گڑبڑ ہو رہا تھا پھر ہم دونوں میں تکرار ہو گئی اور میں نے اس کا دماغ درست کر دیا تھا۔"

مائیکل نے بڑی سنجیدگی سے اپنے بھائی سے پوچھا۔ "کیا تمہارا دماغ اب درست ہو گیا ہے فریڈی؟"

فریڈی نظریں نیچی کئے ہوئے اپنے بھائی کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ موگرین ہنس کر بولا۔ "سالا ایک ساتھ دو دو کو لے کر اپنے بستر میں گھس رہا تھا۔ فریڈی میں مانتا ہوں کہ ان لڑکیوں کی خواہش تمہاری طرح کوئی دوسرا پوری نہیں کر سکتا لیکن تم ان کے دماغ خراب کر رہے تھے۔ وہ لڑکی جو تمہارے ساتھ ایک بار ہم بستر ہوئے پھر اس لڑکی کو کوئی دوسرا مطمئن نہیں کر سکتا۔"

ہیگن نے دیکھا کہ یہ بات سن کر مائیکل کو بہت حیرت ہوئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ شاید یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے ڈان ناخوش ہے۔ ڈان سیکس کے معاملے میں بہت قدامت پسند تھا۔ اپنے بیٹے کی ایسی حرکتیں، ایک ساتھ دو دو لڑکیوں کے ساتھ ہم بستر ہونا اس کی نظر میں کمینہ پن تھا اور پھر سب کے سامنے موگرین کا تھپڑ کھا کر اپنی توہین کرانا بھی کارلیون خاندان کے وقار کو مجروح کرنے کی بات تھی۔ ڈان کے ناراض ہونے کا سب سے بڑا سبب شاید یہی تھا۔

مائیکل اپنی کرسی سے اٹھا اور بات ختم کرنے کے انداز میں بولا۔

"مجھے کل نیویارک واپس جانا ہے اس لئے اپنی قیمت سوچ لینا۔"

"بدتمیز، تم سمجھتے ہو کہ تم ایسے ہی مجھے میرے کاروبار سے الگ کر سکتے ہو۔ تم سے زیادہ آدمی میں اس وقت مار چکا تھا جب تم ٹھیک سے اپنے پاؤں پر کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ اب میں نیویارک جا کر خود ڈان سے

بات کروں گا۔" موگرین غصے میں ابلنے لگا۔

فریڈی نہایت مایوسی سے ٹام ہیگین سے بولا" ٹام تم کانسی گلیوری ہو۔ تم ڈان سے گفتگو کر سکتے ہو اور اسے مشورہ بھی دے سکتے ہو۔"

اور اب مائیکل نے اپنی شخصیت کا خون کر دینے والا روپ پیش کیا۔

"ڈان تقریباً ریٹائر ہو چکا ہے" وہ بولا" خاندانی کاروبار اب میں دیکھتا ہوں اور ٹام کو میں نے کانسی گلیوری کے عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ یہ دو مہینے کے بعد اپنے خاندان سمیت مال سے چلا جائے گا اور یہاں کا قانونی کام سنبھالے گا اس لئے جو کچھ بھی تمہیں کہنا ہے مجھ سے ہی کہنا ہوگا۔"

کسی نے جواب نہیں دیا۔ مائیکل بالکل رسمی انداز میں بولا" فریڈی تم میرے بڑے بھائی ہو۔ میں تمہارا احترام کرتا ہوں لیکن مستقبل میں پھر کبھی خاندان کے کسی دشمن کی حمایت کرنے کی کوشش مت کرنا۔ میں اس بار ڈان سے یہ بات نہیں بتاؤں گا۔" پھر وہ موگرین کی طرف مڑا۔" جو لوگ تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہوں ان کی کبھی توہین مت کرو۔ تم اپنی صلاحیتیں یہ معلوم کرنے میں صرف کرو کہ کیسینو کو نقصان کیوں ہو رہا ہے۔ کارلیون خاندان کی خطیر رقم اس میں لگی ہوئی ہے اور اسے اس رقم کا معقول منافع نہیں مل رہا ہے لیکن پھر بھی میں یہاں تمہاری توہین کرنے نہیں آیا بلکہ تعاون کا ہاتھ بڑھا رہا ہوں۔ اگر تم اس دستِ تعاون پر تھوکنا چاہتے ہو تو مرضی تمہاری، میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

اس نے ایک بار بھی اپنی آواز اونچی نہیں کی تھی لیکن پھر بھی اس کے الفاظ نے موگرین اور فریڈی کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ مائیکل میز سے اٹھ گیا۔

یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب سب لوگ یہاں سے جا سکتے ہیں۔
ہیگن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ اور دونوں شب بخیر کہتے ہوئے
باہر نکل گئے۔

— ۳ —

اگلی صبح مائیکل کارلیون کو موگرین کا پیغام مل گیا۔ وہ کسی بھی قیمت
پر ہوٹل میں اپنے حصے کو فروخت کرنے پر تیار نہیں تھا۔ یہ پیغام
فریڈی لے کر آیا تھا۔ مائیکل اپنے بھائی سے بولا۔ "نیویارک لوٹنے
سے پہلے میں نینو سے ملنا چاہتا ہوں۔"

نینو کے سوٹ میں انہوں نے جانی فونٹن کو ناشتہ کرتے پایا۔ جولس
خوابگاہ میں نینو کا معائنہ کر رہا تھا۔ بالآخر وہ الگ ہٹا۔

نینو کی حالت دیکھ کر مائیکل سناٹے میں آگیا۔ مائیکل اس کے پلنگ
کے کنارے بیٹھ گیا اور بولا۔ "نینو تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ ڈان تمہارے
بارے میں اکثر پوچھتے رہتے ہیں۔"

نینو ہنسا۔ "ان سے کہہ دینا کہ میں مر رہا ہوں اور یہ بھی کہنا کہ شو
بزنس زیتون کے کاروبار سے بھی زیادہ بھیانک ہے۔"

"تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔" مائیکل بولا۔ "اگر ہم لوگ تمہاری کوئی مدد
کر سکتے ہوں تو بے تکلف کہہ دو۔"

نینو نے انکار میں سر ہلایا۔ "کچھ نہیں، میرے سلسلے میں اب کوئی بھی
کچھ نہیں کر سکتا۔"

مائیکل تھوڑی دیر اس سے تسلی کی باتیں کرتا رہا۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ فریڈی ان لوگوں کو رخصت کرنے تک آیا لیکن مائیکل کے کہنے پر جہاز کے پرواز کرنے سے پہلے ہی واپس چلا گیا۔ مائیکل، ٹام ہگین اور البرٹ، نیری کے ساتھ ہوائی جہاز پر سوار ہو گیا تو نیری کی طرف گھوم کر بولا "اس کی پیمائش تو کر لی ہے نا تم نے؟"

نیری نے اپنے ماتھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اور یہاں نشان بھی لگا دیا ہے۔"

اٹھائیس

۱

نیویارک واپس آتے ہوئے مائیکل نے ہوائی جہاز میں تھوڑی دیر آرام کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔ اس کی زندگی کا سب سے دشوار اور فیصلہ کن موڑ قریب آرہا تھا۔ اس مرحلے کو اب اور نہیں ٹالا جا سکتا تھا۔ سب کچھ تیار تھا۔ ہر طرح کی احتیاط ملحوظ رکھی جارہی تھی۔ دو سال سے صرف ایک ہی منصوبے پر عمل ہو رہا تھا۔ اور اب مزید دیر کرنا بے معنی تھا۔ گذشتہ ہفتے جب ڈان نے اپنے کیپو رزائم، کاسنی گلیوری اور خاندان کے دوسرے افراد کے سامنے عملی زندگی سے اپنی سبکدوشی کا اعلان کیا تھا تو مائیکل سمجھ گیا تھا کہ اسکے والد کا یہ بتانے کا اپنا مخصوص طریقہ تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے جس کا انہیں انتظار تھا۔ حساب برابر کرنے کا وقت۔

اسے گھر واپس آئے تین سال ہو چکے تھے۔ کے سے اس کی شادی کو بھی دو سال ہو چکے تھے۔ تین سال تک اس نے خاندانی کاروبار کے اسرار و رموز سمجھنے میں صرف کیے تھے۔ اس دوران اس کا بیشتر وقت ٹام ہیگن کے ساتھ گذرا تھا۔ ڈان کے ساتھ کئی بار اس کی تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ حقیقت میں اب جا کر اسے معلوم ہوا تھا کہ کارلیون خاندان کتنا متمول، دولت مند اور طاقتور تھا۔ یہ جان کر

اسے حیرت نہیں ہوئی تھی۔ نیویارک میں ان کی زمین جائداد ہر حصہ میں بکھری ہوئی تھی وہ کئی کمپنیوں کو براہ راست چلاتے تھے۔ کئی بینکوں تک میں ان کے شیئر تھے۔ اس کے علاوہ جوئے کے کاروبار سے انہیں آمدنی بہت زیادہ ہوتی تھی۔

مائیکل نے بغیر کسی دھوم دھام خاموشی سے شادی کر لی تھی۔ اور اپنی بیوی کو رہنے کے لئے مال کی ایک عمارت میں لے آیا تھا۔ مائیکل کو یہ دیکھ کر بیحد حیرت ہوئی کہ کتنی آسانی سے اس کے والدین اور مال پر رہنے والے دوسرے لوگوں سے گھل مل گئی تھی۔ عام سسلین بیویوں کی طرح وہ جلد ہی حاملہ بھی ہو گئی تھی اور اب دو برسوں میں اس کے دوسرا بچہ پیدا ہونے والا تھا۔

کے ہوائی اڈے پر اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔ وہ جب بھی باہر سے واپس آتا کے اس کا استقبال کرنے ضرور آتی تھی اس سے دونوں کو خوشی ہوتی تھی۔ لیکن آج وہ بات نہیں تھی کیونکہ آج کے سفر کے ختم ہونے کا مطلب تھا کہ جس کام کو کرنے کی اسے تین سال سے تربیت دی جا رہی تھی اسے کر ڈالنے کا وقت آ گیا ہے۔ ڈان اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ کیپو رزائم اس کے منتظر ہوں گے۔ مائیکل جا کر انہیں ہدایت دے گا۔ اسے وہ فیصلے کرنے ہوں گے جو اس کے اور اس کے خاندان کی بقا کی ضمانت بن سکیں۔

•

۲

کونی کا یہ معمول سا بن گیا تھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کو لے کر صبح ہی کے ایڈمس کے پاس آجاتی تھی۔ کے کونی کو پسند کرتی تھی۔ اس کو کونی کا اپنے بھائی سے پیار بہت اچھا لگتا تھا۔ کونی نے کے کو کئی اطالوی کھانے تیار کرنے کے طریقے سکھائے تھے لیکن وہ اکثر مائیکل کے لئے کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے ہی لے آتی تھی۔

اس دن ہمیشہ کی طرح اس نے کے سے پوچھا کہ مائیکل کا اس کے شوہر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا مائیکل سچ مچ کارلو کو پسند کرتا ہے۔ ظاہر تو وہ یہی کرتا تھا۔ کارلو کا خاندان سے پہلے کچھ جھگڑا بھلے تھا لیکن پچھلے برسوں میں سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔ وہ اپنا نیا کام بہت سلیقے سے کر رہا تھا۔ اسے بڑی محنت کرنی پڑتی تھی اور بہت زیادہ وقت دینا پڑتا تھا۔ کونی ہمیشہ کہتی تھی کہ کارلو مائیکل کو بہت پسند کرتا ہے لیکن مائیکل کو تو سب پسند کرتے تھے۔ ویسے ہی جیسے ڈان سب کا پسندیدہ تھا۔ مائیکل تو اب جیسے ڈان کی ہی ایک شکل تھا۔ یہ بات بڑی اچھی تھی کہ خاندان کا کاروبار مائیکل اپنے ہاتھ میں لے رہا تھا۔

کے کو پہلے ہی شبہ تھا کہ خاندان کے تعلق سے جب بھی کونی اپنے شوہر کا ذکر کرتی تھی تو وہ ہمیشہ کارلو کے بارے میں کوئی اچھی بات سننے کی متمنی رہتی تھی۔ کے احمق ہوتی اگر اتنا نہ سمجھتی کہ کونی کے لئے یہ بات

بہت اہمیت رکھتی ہے کہ مائیکل کا کارلو کے بارے میں کیا خیال ہے۔ سونی کے قتل کے بعد کبھی گھر میں اس موضوع پر بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ کے کونی سے بھی اس کے بڑے بھائی کے بارے میں بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔

سونی کی بیوی سانڈرا اپنے بچوں کے ساتھ اپنے والدین کے پاس فلوریڈا چلی گئی تھی۔ سونی نے اپنے نام کوئی جائداد نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن اس کی بیوی اور بچوں کے لئے سارا انتظام کر دیا گیا تھا۔

ایک رات کے کے پوچھنے پر مائیکل نے بڑی بے دلی سے بتایا کہ سونی کا قتل کس طرح ہوا تھا۔ کارلو نے اپنی بیوی کو پیٹا تھا اور کونی نے اپنی ماں کو فون کر دیا تھا۔ فون سونی نے سن لیا تھا اور غصے میں پاگل ہو کر دوڑ پڑا تھا۔ اس لئے فطری تھا کہ کونی اور کارلو یہ سوچ کر پریشان رہتے تھے کہ خاندان سونی کی موت کے لئے بالواسطہ طور پر انہیں ذمہ دار سمجھتا ہے۔ لیکن ان کے رویّے سے ایسا ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اس کا ثبوت یہی ہے کہ ان لوگوں کے رہنے کا انتظام مال پر کیا گیا اور کارلو کو پہلے سے اہم کام سونپا گیا۔ میاں بیوی کے درمیان اب جھگڑے بھی بند ہو چکے تھے۔

"تو پھر تم کسی شام ان دونوں کو یہاں مدعو کیوں نہیں کرتے؟ اپنی بہن کو یقین کیوں نہیں دلاتے؟" کے بولی۔ "بے چاری ہر وقت اس کے لئے پریشان رہتی ہے کہ اس کے شوہر کے بارے میں پتہ نہیں تمہارا کیا خیال ہے۔ اسے تسلّی دو اور کہو کہ وہ یہ بے ہودہ باتیں

اپنے ذہن سے نکال دے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔" مائیکل نے کہا۔" ہمارے خاندان میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔"

" تو جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے میں اسے بتا دوں؟" کے نے پوچھا۔

وہ یہ دیکھ کر الجھن میں پڑ گئی کہ جو ہر اعتبار سے بہت مناسب کام تھا اس کے بارے میں سوچنے کے لئے مائیکل نے بہت زیادہ وقت لگایا تھا۔ آخر وہ بولا۔" میرا خیال ہے یہ باتیں تمہیں نہیں کہنی چاہئیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ فکر مند تو وہ پھر بھی رہے گی اور اس کے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔"

کے نے محسوس کیا کہ جس گرمجوشی سے وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے وہ سلوک اپنی بہن کے ساتھ نہیں کرتا۔ حالانکہ کونی اس سے بے حد پیار کرتی تھی۔" تم سونی کی موت کا ذمہ دار کونی کو تو نہیں سمجھتے ہو نا؟" کے نے بڑی بے چینی سے پوچھا۔

" بالکل نہیں۔" مائیکل نے آہ بھری۔" وہ میری چھوٹی بہن ہے اور میں اسے پسند کرتا ہوں۔ مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ کارلو سدھر گیا ہے لیکن دراصل وہ غلط قسم کا شوہر ہے۔ ایسی باتیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ چھوڑو اسے۔"

بحث کرنا کے کا مزاج نہیں تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئی۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ مائیکل کسی دباؤ میں آنے والا آدمی نہیں ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ دنیا بھر میں وہ اکلوتی ہے جو مائیکل کی کسی خواہش کو

بدل سکتی ہے لیکن ایسا بار بار کرنے سے اس کی یہ طاقت کم ہو سکتی تھی۔

جب مائیکل اپنے ٹوٹے جبڑے کے ساتھ سسلی سے لوٹا تھا تو خاندان کے ہر فرد نے اس سے کہا تھا کہ وہ آپریشن کروا لے۔ مائیکل کی ماں تو ہمیشہ اس کے پیچھے پڑی رہتی تھی۔ ایک بار اتوار کو جب ڈنر پر مال میں رہائش پذیر تمام لوگ آئے ہوئے تھے تو وہ مائیکل پر بہت ناراض ہوئی تھی "تم تو فلمی غنڈے کی طرح لگتے ہو۔ خدا کیلئے اور اپنی بیوی کا خیال کرتے ہوئے اسے ٹھیک کراؤ تاکہ کسی شرابی آئرش کی طرح تمہاری بہتی ہوئی ناک بھی بند ہو سکے۔"

ڈان جو ہر شخص کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کے سے بولا "تمہیں اس کی بہتی ناک سے کوئی پریشانی ہے؟"

کے نے انکار میں سر ہلا دیا۔ ڈان اپنی بیوی سے بولا۔ "لڑکا تمہارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ تمہیں اب ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔" معمر خاتون خاموش ہو گئی۔ اس لئے نہیں کہ وہ اپنے شوہر سے ڈرتی تھی بلکہ اس لئے کہ دوسروں کے سامنے بحث و مباحثہ اسکے شوہر کی توہین تھی۔

ڈان کی پیاری بیٹی کونی اسی وقت باورچی خانے سے نکل کر آئی اور بولی۔ "میرے خیال سے تمہیں اپنے چہرے کا علاج کروا لینا چاہئے۔ اس حادثے سے پہلے تم کتنے خوبصورت آدمی تھے۔ بولو مائیکل تم آپریشن کرالو گے نا؟"

مائیکل نے لاپرواہی سے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کا جواب دینا

مناسب نہیں سمجھا تھا۔

کوئی اپنے والد کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ "اسے کہو کہ یہ آپریشن کرالے۔" وہ ڈان سے بولی مگر ڈان نے اس کو ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "یہ سب لوگ بھوک سے بیتاب ہو رہے ہیں۔ پہلے کھانا لاؤ پھر بات کرنا۔" کوئی اپنے شوہر کی طرف گھومی اور بولی "کارلو تم مائیکل سے کہو کہ وہ آپریشن کروالے۔ شاید وہ تمہاری بات مان لے۔" اسکے لہجے سے ایسا ظاہر ہو رہا تھا جیسے مائیکل اور کارلو ریجی میں بہت گہرے دوستانہ مراسم ہوں۔

کارلو شراب کا ایک گھونٹ لے کر بولا۔ "مائیکل کو کچھ کرنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔" کارلو جب سے مال پر آیا تھا۔ اس میں بہت تبدیلی آ گئی تھی۔ اب وہ اپنی اہمیت سمجھتا تھا اور اسی کے مطابق گفتگو میں حصہ لیتا تھا۔

کے کو اس کے چہرے سے کوئی پریشانی نہیں تھی۔ اسے اس کی ناک بہنے سے البتہ تشویش تھی لیکن اس نے اس سلسلے میں مائیکل سے کبھی کچھ نہیں کہا تھا۔

جب کے کو پہلا بچہ ہوا تو مائیکل کے پوچھنے پر اسے بڑی حیرت ہوئی۔ "تم چاہتی ہو کہ میں آپریشن کروالوں؟"

کے نے حامی بھری۔ "تم جانتے ہو کہ بچوں کی کیا فطرت ہوتی ہے۔ جب تمہارا بیٹا بڑا ہو جائے گا اور یہ سمجھنے کے قابل ہو جائے گا کہ تمہارے چہرے میں کوئی نقص ہے تو اسے اچھا نہیں لگے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ ہمارا بچہ

تمہارا بگڑا ہوا چہرہ دیکھے۔ ورنہ سچ کہتی ہوں مجھے تمہارا آپریشن نہ کروانے کے فیصلے سے کچھ لینا دینا نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" مائیکل نے مسکرا کر کہا۔ "میں آپریشن کروالوں گا۔"

اس نے آپریشن کروالیا اور وہ کامیاب بھی رہا۔ اب تو اس کے گال پر آپریشن کا نشان بھی مشکل سے نظر آتا تھا۔ آپریشن سے خاندان کے سب لوگ خوش ہوئے لیکن سب سے زیادہ کونی خوش ہوئی وہ مائیکل کو دیکھنے روزانہ اسپتال جاتی تھی اور کارلو کو بھی زبردستی ساتھ لے جاتی تھی۔ جب مائیکل گھر آیا تو کونی نے اسے گلے لگا لیا اور اس کا بوسہ لیا اور خوش ہوتے ہوئے بولی۔ "اب تم میرے پہلے جیسے بھائی لگ رہے ہو۔"

لیکن ڈان اس سے بالکل متاثر نہیں تھا۔ اس نے صرف اتنا کہا تھا۔ "کیا فرق پڑتا ہے؟"

کے مائیکل کی احسان مند تھی۔ وہ جانتی تھی کہ مائیکل نے یہ آپریشن پوری طرح اپنی مرضی کے خلاف کرایا ہے۔ اس لئے کرایا تھا کہ کے نے اس سے ایسا کہا تھا اور کے دنیا کی واحد ہستی تھی جو اس کی مرضی کے خلاف اس سے کوئی کام کرا لینے کی سکت رکھتی ہے۔

مائیکل کی لاس ویگاس سے واپسی والے دن روکو لمپونی کے کو ایئرپورٹ لے جانے کے لئے مال پر پہنچا۔ مائیکل جب بھی کہیں سے واپس آتا تھا تو اسے ایئرپورٹ پر ریسیو کرنا کے کا معمول تھا۔

اس نے مائیکل، ہیگن اور البرٹ نیری کو ساتھ ساتھ جہاز سے اترتے

دیکھا۔ کے کو نیری اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کا چہرہ اسے لوقا براسی کی یاد
دلاتا تھا۔ سب سے پہلے نیری نے ہی اسے دیکھا اور پھر مائیکل کے شانے
پر ہاتھ رکھ کر اسے بھی اس کی طرف متوجہ کیا۔

کے آگے بڑھ کر اپنے شوہر کی بانہوں میں سما گئی۔ اس نے اس کا
بوسہ لیا۔ وہ ٹام اور کے کے ساتھ کار میں سوار ہوا۔ البرٹ نیری
کہیں چلا گیا تھا۔ کے نے یہ نہیں دیکھا کہ نیری دو اور لوگوں کے ساتھ دوسری
کار میں بیٹھ چکا تھا اور ان کی کار کے ساتھ ساتھ ہی وہ مال تک آئے تھے
کے نے مائیکل سے یہ نہیں پوچھا کہ ویگاس میں کام کیسا رہا لیکن جب
اس نے یہ کہا کہ شام میں اسے ساری باتیں دن کو تفصیل سے بتانی ہوں
گی تو وہ کچھ ملول ہو گئی۔

"مجھے افسوس ہے" مائیکل بولا "لیکن اب یہ سب تمہاری زندگی کا
ایک حصہ ہے۔ اس لئے اسے افسردگی سے نہیں خوشی سے قبول کرو۔ کل
رات ہم شہر چلیں گے۔ کوئی فلم دیکھیں گے اور وہیں کھانا کھائیں گے۔" اس
نے کے کا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ کے کو سات مہینے کا حمل تھا۔
"بچہ پیدا ہونے کے بعد تم پھر پھنس جاؤ گی۔ حیرت ہے کہ تم امریکی عورتوں
کے برعکس سسلین عورتوں کی طرح ہو۔ دو سال میں دو بچے۔"

کے طنز سے بولی "اور تم اطالوی نہیں امریکی ہو۔ گھر میں تمہاری پہلی
شام ہے اور تم اسے کاروبار کی نذر کر رہے ہو۔" لیکن ایسا کہتے وقت
اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"آدھی رات سے پہلے لوٹ آؤں گا" وہ بولا "لیکن اگر تھک جاؤ تو

میرا انتظار نہ کرنا۔"

"میں انتظار کروں گی"۔ کے نے کہا۔

——۳——

ڈان کی رہائش گاہ پر ہونے والی اس میٹنگ میں ڈان کے علاوہ مائیکل، ٹام ہیگن، کارلو ریچی اور دونوں کیپو رزائم کلے مینزا اور ٹے سیو شریک تھے۔

ماحول گذشتہ دنوں جیسا پرسکون نہیں تھا۔ جب سے ڈان کارلو نے اپنے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا تھا اور مائیکل نے خاندان کا کاروبار سنبھالا تھا۔ ماحول میں کچھ افسردگی سی چھا گئی تھی۔ خاندان کی سربراہی ضروری نہیں کہ باپ کے بعد بیٹا ہی سنبھالے۔ کسی اور خاندان میں کلیمنزا اور ٹے سیو جیسے طاقتور کیپو رزائم ڈان کا عہدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہوتے یا اب تک خاندان سے الگ ہٹ کر اپنا خاندان بنانے کی اجازت انہیں ضرور مل گئی ہوتی۔

جب سے ڈان نے پانچ خاندانوں کے درمیان امن قائم کیا تھا، کارلون خاندان کی طاقت بہت کم ہو گئی تھی۔ اب نیو یارک میں بارزینی خاندان متفقہ طور پر سب سے طاقتور خاندان تھا۔ ٹاٹاگلیا خاندان سے دوستانہ تعلقات استوار کر کے اس نے وہ مقام حاصل کر لیا تھا جو کبھی کارلون خاندان کو حاصل تھا۔ ان کی ہمت یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ وہ کارلون خاندان کے علاقوں میں دراندازی کرنے سے بھی

نہیں جھیجاتے تھے۔

حالانکہ ڈان کی چابکدستی اور دانشوری کا ہر شخص معترف تھا لیکن سونی کے قتل کا بدلہ نہ لینے کی وجہ سے اس کا وقار بہت مجروح ہوا تھا۔ کہا جا رہا تھا کہ ایسا فیصلہ صرف کمزوری کے تحت ہی کیا جا سکتا ہے۔ حال میں موجود (سبھی) لوگ مائیکل کو پسند کرتے تھے۔ کارلو ریجی مائیکل کو پسند کرتا تھا لیکن سونی کی طرح وہ اس سے بھی ڈرتا تھا۔ کلے مین زا ابھی، اس لئے اس کا مداح تھا کہ اس نے بہت خوش اسلوبی سے سولوزو اور میک لسکی کو ٹھکانے لگا دیا تھا لیکن وہ اس میں ڈان کی خصوصیات نہیں پاتا تھا وہ امید کر رہا تھا کہ اسے کارلون خاندان سے الگ ہو کر اپنا علیحدہ خاندان بسانے کی اجازت دی جائے گی لیکن ڈان نے اشارہ دیا تھا کہ ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔

لیکن ڈان اور ٹام ہیگن مائیکل کی صلاحیتوں سے پوری طرح مطمئن تھے۔ اگر ڈان کو اس کی اہلیت پر ذرا بھی شک ہوتا تو وہ ریٹائر ہونے کا فیصلہ کبھی نہ کرتا۔ گزشتہ دو برسوں سے ہیگن مائیکل کا استاد تھا اور اسے حیرت ہو رہی تھی کہ مائیکل کتنی تیزی سے سب کچھ سمجھ رہا تھا۔ آخر تھا تو وہ اپنے باپ کا ہی بیٹا۔

کلے مین زا اور ٹیسیو مائیکل سے کچھ ناراض تھے کیونکہ اس نے ان کی سپاہ میں کمی کر دی تھی اور سونی کی سپاہ کو تحلیل کر دیا تھا۔ اب کارلون خاندان کے پاس کچھ کرنے والے دو دستے اور ان میں بھی پہلے سے کم سپاہ تھی۔ بارزینی اور ٹاٹا گلیا کی بڑھتی ہوئی طاقت،

کے سامنے ان کی طاقت بہت کم ہو گئی تھی۔ وہ امید کر رہے تھے کہ ڈان اس میٹنگ میں اب تک ہونے والی غلطیوں کو ٹھیک کرے گا۔

ابتدا مائیکل نے کی۔ اس نے اپنے ویگاس کے سفر کے بارے میں بتایا کہ موگرین نے شیئر بیچنے سے انکار کر دیا ہے لیکن ہم اسے ایک ایسی پیشکش کریں گے جس سے وہ انکار نہیں کر سکے گا۔" مائیکل بولا۔ "آپ لوگ پہلے ہی جانتے ہیں کہ ہم لوگ اپنا کاروبار لاس ویگاس میں منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم وہاں چار ہوٹل اور کیسینو تعمیر کریں گے۔ لیکن یہ سب فوراً نہیں ہو سکتا ہمیں حالات کو سدھارنے کیلئے وقت چاہیئے۔" وہ کلے مین زا سے بولا۔ "کلے مین زا میں چاہتا ہوں تم اور ٹیسیو بغیر کوئی سوال پوچھے اور بغیر کوئی تنازعہ کھڑا کئے ایک سال تک میرا ساتھ دو۔ اس سال کے آخر میں تم لوگوں کو کارلیون خاندان سے علیحدہ ہو کر اپنے خاندان کی بنیاد ڈالنے کی اجازت ہوگی۔ یہ کہنے کی شاید ضرورت نہیں ہے کہ ہماری دوستی پھر بھی برقرار رہے گی۔ میں اپنے والد کے دوست کی حیثیت سے کبھی تمہارے وقار کے لئے خطرہ نہیں بنوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم صرف میرا کہنا مانو اور بالکل فکر نہ کرو۔ ایسی کوشش چل رہی ہے جس سے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن کاموں کو تم لوگ ناممکن سمجھتے ہو انہیں ممکن بننے دیکھنے کے لئے کچھ دن انتظار کرنا ہوگا۔"

"اگر موگرین تمہارے والد سے گفتگو کرنا چاہتا تھا تو تم اسے بات کرنے کیوں نہیں دیتے۔ ڈان کسی کو بھی منا سکتا ہے اس کے

دلائل کے سامنے آج تک کبھی کوئی نہیں ٹھہرا۔" ٹے سیو نے کہا۔

"میں سبکدوش ہو چکا ہوں" ڈان نے جواب دیا۔ "اور اگر میں نے کوئی دخل اندازی کی تو مائیکل کے وقار میں کمی آئے گی پھر اس سے میں بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

ٹے سیو کو وہ بات یاد آئی جس کے مطابق ایک رات ویگاس ہوٹل میں موگرین نے فریڈی کارلون کو تھپڑ مار دیا تھا۔ اسے دال میں کچھ کالا نظر آنے لگا۔ موگرین کی مصیبت آ چکی تھی۔ اس نے سوچا کارلون خاندان کو اسے منانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

"کیا کارلون خاندان نیو یارک میں اپنا کاروبار بالکل بند کر رہا ہے؟"

کارلو رچی نے پوچھا۔

مائیکل نے اثبات میں سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔ "ہم زیتون کے تیل کا کاروبار فروخت کر رہے ہیں۔ ہمارے بس میں جو کچھ ہے وہ ہم ٹے سیو اور کلیمین زا کو سونپ رہے ہیں لیکن کارلو تمہیں فکر نہ کرنی چاہیئے تم تو نوادا میں ہی پیدا ہوئے ہو اور اس علاقے اور وہاں کے لوگوں کو خوب جانتے پہچانتے ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب ہم وہاں پہونچ جائیں گے تو تم میرا دایاں ہاتھ بنکر دکھا دو گے"۔

کارلو کے چہرے پر احسانمندی کے جذبات نظر آئے۔ اس نے سوچا کہ اب اس کے دن بدلنے والے ہیں۔

مائیکل نے آگے کہا۔ "اب ٹام ہیگن کا نسی گلیوری کے عہدے پر نہیں ہے۔ وہ ویگاس میں ہمارا قانونی مشیر ہو گا اور دو ہفتوں کے اندر

وہ وہاں جاکر رہائش اختیار کرے گا۔ اس کی حیثیت اب صرف ایک وکیل کی ہوگی۔ میں ٹام کا احترام کرتا ہوں لیکن ہوگا وہی جو میں کہہ رہا ہوں اور اگر مجھے مشوروں کی ضرورت ہوگی تو میرے لئے میرے والد سے بہتر مشیر کون ہو سکتا ہے؟"

"یعنی ایک سال میں ہم لوگ آزاد ہوں گے؟" کلے مینزا نے کہا۔

"شاید اس سے بھی کم وقت لگے۔" مائیکل بولا۔ "ویسے تم ہمارے خاندان کا ایک حصہ بن کر بھی رہ سکتے ہو۔ اس کا انحصار تمہاری اپنی خواہش پر ہے۔ لیکن اس وقت ہماری ساری طاقت ویگاس منتقل ہو چکی ہوگی۔ اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ تم لوگ خود اپنے آپ کو سنبھالو۔"

ٹےسیو دھیرے سے بولا۔ "اگر ایسی بات ہے تو ہمیں اپنے دستے میں نئے لوگوں کی بھرتی کی اجازت ملنی چاہئے۔ بارزینی خاندان کے بدمعاش ہمارے علاقوں میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں انہیں سبق سکھانا چاہئے۔"

مائیکل نے انکار میں سر ہلایا۔ "نہیں کوئی فائدہ نہیں۔ ابھی خاموشی ہی بہتر ہے۔ ایسی باتوں پر ان سے گفتگو ٹھیک رہے گا اور ہمارے یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

ٹےسیو پھر بھی خاموش نہ ہوا۔ وہ اب ڈان کی طرف گھوم گیا۔

"ڈان ایک پرانے خادم کی حیثیت سے مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ مائیکل جو کچھ کہہ رہا ہے میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔ بارزینی اور ٹاٹا گلیا خاندان آپ لوگوں کے یہاں سے چلے جانے کو فرار سمجھیں گے اور پھر وہ ہمیں

پوری طرح دبالیں گے۔میں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ لاس ویگاس میں آپ اچھی طرح سے جم سکیں گے۔ وہاں بھی وہ طاقت کام آئے گی جو آپ یہاں جٹائیں گے۔میں تو کہتا ہوں کہ آپ پہلے یہاں سپاہ بڑھائیں۔ اپنے علاقے واپس جیتیں، سونی کی موت کا بدلہ لیں، اسکے بعد آگے کی سوچیں۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" ڈان نے نفی میں سر ہلایا۔" تم کو معلوم ہے میں نے صلح قائم رکھنے کی قسم کھائی تھی۔"

" اس سے کیا ہوتا ہے۔اب مائیکل سربراہ خاندان ہے اور وہ آپکی قسم کا پابند نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔"

اور اب دوبارہ مائیکل بولا اور اس بار اس کی آواز تیز اور سخت تھی "ٹے سیو۔اس وقت ایسے انتظامات ہو رہے ہیں اور ایسی باتیں چل رہی ہیں جو تمہارے ہر سوال کا جواب، ہر شک کو دور کر دیں گی۔اگر تمہیں یقین نہیں ہے مجھ پر تو ڈان سے پوچھ لو۔"

آخر بات ٹے سیو کی سمجھ میں آگئی کہ وہ اپنی حدود سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اگر اس نے ڈان سے کچھ پوچھنے کا حوصلہ کیا تو مائیکل اس کا دشمن بن جائے گا آخر وہ بولا۔" میں یہ سب اپنے لئے نہیں بلکہ خاندان کی خوشحالی کیلئے کہہ رہا تھا۔اپنی فکر میں خود کر سکتا ہوں۔"

مائیکل نے دوستانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔" ٹے سیو میں نے کبھی تم پر شک نہیں کیا لیکن مجھ پر یقین رکھو مجھے اپنے والد کی سرپرستی حاصل ہے۔میں اتنا نکما ثابت نہیں ہوؤنگا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

میٹنگ ختم ہو گئی۔اس کے نتائج کے تحت کلے مینزا اور ٹے سیو کو

اپنے اپنے خاندان بسانے کی اجازت دی گئی۔ ٹے ٹیبو کے لئے بکلن سکا علاقہ اور سکلے میننزا کے لئے مین ہٹن کا علاقہ طے کیا گیا۔

دونوں کیپورزائم وہاں سے رخصت ہوئے تو وہ پوری طرح سے مطمئن نہیں تھے۔ وہ کچھ پریشان تھے۔ کارلو بھی اس امید سے پیچھے کھڑا رہا کہ اب وہ خاندان کا ہی ایک فرد ہے لیکن اسے فوراً پتہ چل گیا کہ مائیکل کا فی الحال ایسا سمجھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ البرٹ نیری نے اسے شانے سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ اس نے دیکھا کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا تو نیری بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شراب کے دوران ٹام ہیگن نے مائیکل سے کہا۔ "تم مجھے باہر کیوں نکال رہے ہو؟"

مائیکل کو حیرت ہوئی۔ "لاس ویگاس میں تم میرے خاص آدمی ہوگے میرے قانونی مشیر بننے میں تمہیں کیا اعتراض ہے؟"

ہیگن کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ آئی۔ "میں اس سلسلے میں بات نہیں کر رہا ہوں میں روکو لمپونی کی بات کر رہا ہوں جو پوشیدہ طور پر فوج بنا رہا ہے۔ میں نیری کی بات کر رہا ہوں جس کے ساتھ تمہارا براہ راست رابطہ قائم ہے جبکہ اس کے لئے درمیان میں کسی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ شاید تمہارے علم میں نہیں ہے کہ روکو لمپونی کی سرگرمیاں کیا ہیں؟"

"تمہیں روکو لمپونی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟" مائیکل کی آواز بے حد نیچی تھی۔

"فکر مت کرو۔ یہ راز ابھی فاش نہیں ہوا ہے۔ اس کے بارے میں

ابھی میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کیونکہ میری پوزیشن ہی ایسی ہے کہ
ان باتوں کے بارے میں جان سکوں۔ تم نے ملیونی کو آزادی دی ہے اس لئے
اپنی چھوٹی سی بادشاہت قائم کرنے کے لئے اسے آدمی چاہئیں۔ اس کے بھرتی
ہونے والے ہر آدمی کی اطلاع مجھے مل جاتی ہے۔ سپاہ کو ضرورت سے
زیادہ معاوضہ دیا جا رہا ہے ویسے ملیونی کا تمہارا انتخاب غلط نہیں ہے
وہ کام بڑے اچھے انداز میں کر رہا ہے۔"

"کیا خاک اچھا انداز ہے، جبکہ تمہیں اس کی اطلاع ہو رہی ہے۔
فی الحال یہ بتا دوں کہ رو کو ملیونی کا انتخاب میرا نہیں ڈان کا ہے۔"

"ٹھیک ہے، لیکن مجھے کیوں باہر رکھا جا رہا ہے؟"
مائیکل نے واضح طور پر کہا: "تم تم دوران جنگ اچھے کانسی گلیوری
ثابت نہیں ہوئے۔ جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں اس سے حالات بگڑ
سکتے ہیں ہمیں لڑنا پڑ سکتا ہے اور میں تمہیں جنگ سے دور
رکھنا چاہتا ہوں۔"

ہیگن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اگر یہی بات اسے ڈان نے کہی ہوتی تو
وہ چپ چاپ اسے قبول کر لیتا لیکن ایسا فیصلہ کرنے والا مائیک
کون ہوتا ہے؟ اس نے سوچا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ بولا: "لیکن اتفاق سے میں ٹےسیو کا ہم خیال
ہوں۔ میرا خیال ہے کہ تم جو کچھ کر رہے ہو غلط کر رہے ہو۔ تم کمزوری
سے چال چل رہے ہو طاقت سے نہیں۔ یہ ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ بارزینی
تو بھیڑیا ہے وہ تمہیں ادھیڑ کر رکھ دے گا اور کوئی کارلیون خاندان کی

مدد کو نہیں آئے گا۔"

آخر کار ڈان بولا "ٹام بات صرف مائیکل کی نہیں ہے۔ ان معاملات میں میرا بھی مشورہ شامل ہے۔ کچھ ایسے کام ہیں جنہیں کرنا پڑ سکتا ہے اور جن کے لئے میں اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا نہیں چاہتا۔ یہ میری خواہش ہے مائیکل کی نہیں میں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تم برے کانسی گلیئوری ہو لیکن میں نے یہ ہمیشہ سوچا کہ سونی بہت برا ڈان تھا۔ وہ دل کا اچھا تھا لیکن جب مجھ پر مصیبت ٹوٹی تو وہ سربراہی کی صفات سے عاری تھا۔ اور یہ کس نے سوچا تھا کہ فریڈی عورتوں کا چھیتا بن جائے گا۔ اس لئے براہ مانو تمہاری طرح مائیکل پر بھی مجھے پورا اعتماد ہے کچھ اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے کچھ باتیں تمہیں بتائی نہیں گئی ہیں تاکہ جب وہ ہوں تو تمہارا ان سے کوئی تعلق نہ رہے ویسے میں نے مائیکل کو کہا تھا کہ لمپونی کا خفیہ دستہ تمہاری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے۔"

"لیکن ٹام مجھے امید نہیں تھی کہ یہ بات تم جان جاؤ گے" مائیکل ہنس کر بولا۔

ہیگن جانتا تھا کہ اس کے دل سے گرد ملال صاف کی جا رہی ہے۔

"شاید میں کوئی مدد کر سکوں؟" وہ بولا۔

مائیکل نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "نہیں ٹام اب تم آرام کرو۔"

ٹام نے اپنا گلاس خالی کیا لیکن جانے سے پہلے اپنی خفت مٹانے کیلئے

بولا۔ "تم تقریباً اپنے والد جیسے ہی ہو لیکن ایک بات تمہیں اب بھی سیکھنی ہے۔"

"کون سی؟" مائیکل نے پوچھا۔

"یہی کہ کسی سے انکار کیسے کیا جاتا ہے جس طرح کہ اسے بُرا نہ لگے۔"

مائیکل نے اعتراف میں سر ہلایا۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں یاد رکھوں گا۔"

جب ہیگن چلا گیا تو مائیکل پر مذاق لہجے میں ڈان سے مخاطب ہوا "آپ نے مجھے سب کچھ سکھا دیا لیکن یہ نہیں سکھایا کہ لوگوں کو کس طرح انکار کیا جائے کہ انہیں برا نہ لگے۔"

ڈان اپنی بڑی میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔ "جن لوگوں سے آپ کو محبت ہو انہیں آپ کسی بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کم از کم ہر بار نہیں۔ یہی راز ہے کہ جب تم ان سے کسی بات کا انکار کرو تو وہ انہیں اقرار جیسا لگے یا پھر صورت حال ایسی پیدا کرو جس سے وہ خود اپنی زبان سے تمہاری مرضی دوہرا دیں۔ یہ سب سیکھنے میں وقت لگے گا اور پریشانی بھی اٹھانی ہو گی لیکن میں پرانے وقتوں کا آدمی ہوں تم نئے ہو اس لئے میرے تجربوں کو آزمانا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے۔"

"آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ ٹام کی چھٹی ٹھیک ہے؟"

"اسے اس معاملہ میں نہ الجھانا ہی بہتر ہے۔"

"میرے خیال میں اب آپ کو یہ بتانے کا وقت آ گیا ہے" مائیکل نے کہا۔

"کہ جو کچھ میں کرنے جارہا ہوں وہ صرف سونی اور اپولونیا کی موت کا
انتقام لینے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب اب ضروری ہو گیا۔ ڈے بر
اور ٹام نے بارزینی خاندان کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا و
درست ہیں۔"

"ہاں۔" ڈان نے کہا۔ "انتقام ایسا کھانا ہے جو ٹھنڈا ہونے
کے بعد ہی زیادہ لذیذ اور خوش ذائقہ ہو جاتا ہے۔" وہ بولا۔ "اگر مجھے
یہ نہ معلوم ہوتا کہ امن کے قیام کے بنا تم گھر نہیں لوٹ سکتے تو میں کبھو
امن کی بات نہ کرتا۔ بارزینی نے دیکھ لو، تمہیں وہاں بھی قتل کرانے
کی کوشش کی۔ ممکن ہے اس کا انتظام امن مذاکرات سے پہلے کیا
گیا ہو اور بعد میں وہ اسے رکوا نہ پایا ہو۔"

"لیکن میں بچ گیا۔"

"ہاں اور اب انتظار کا کوئی فائدہ نہیں۔ شروعات کب کر رہے ہو"

"میں کے کے بچہ ہونے کا منتظر ہوں۔ صرف اس لئے کہ کہیں کچھ گڑ
نہ ہو جائے اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ پہلے ٹام لاس ویگاس جا کر
جم جائے تاکہ اس سلسلے سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے۔ میرا خیال
ہے کہ شروعات ایک سال بعد ہو گی۔"

"تم نے ہر طرح کی تیاری کر لی ہے؟" ڈان نے پوچھا۔ اس نے
یہ پوچھتے ہوئے مائیک کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

مائیکل بولا۔ "ان تمام باتوں کی آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں آتی
ساری ذمہ داری میں لے رہا ہوں۔ اب تو میں آپکا بھی انکار نہیں سنوں گا

اگر آپ نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں خاندان چھوڑ کر اپنے راستے نکل لوں گا اور ــــ آپ پر کوئی بات نہیں آئے گی۔"

ڈان تھوڑی دیر چپ رہا پھر آہ بھرتے ہوئے بولا "ایسا ہی سہی ہے۔ شاید اسی لئے میں نے سبکدوشی اختیار کر لی۔ شاید اسی لئے میں نے سب کچھ تمہیں سونپ دیا ہے۔ میں نے زندگی میں اپنے حصے کا کام کر دیا ہے۔ اب اور کچھ کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔"

ــــــ ۴ ــــــ

اسی سال کے ایڈمس سے دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ وہ جب اسپتال سے گھر آئی تو اس کا شہزادیوں جیسا استقبال ہوا۔ کونی نے بچے کو اٹلی کی بنی سلک کی شال تحفہ میں دیتے ہوئے کہا "یہ کارلو لایا ہے۔ اسے خریدنے کے لئے اس نے سارا نیویارک چھان مارا تھا۔" کے نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ سمجھ گئی کہ کارلو کا ذکر کونی نے اس لئے کیا ہے کہ یہ بات میں مائیکل کو بھی بتا دوں۔

اسی سال نینو ویلینٹی برین ہیمرج کا شکار ہو کر مر گیا۔ اخبار کی سرخیوں میں اس کی موت کی خبریں چھپیں۔ اس کی بے شمار تصویریں اخبارات و رسائل کی زینت بنیں۔ ایک اخبار نے یہ بھی لکھا کہ مشہور گلوکار جانی فونٹین نے خود کو اس کی موت کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے اپنے دوست کو سینی ٹوریم میں داخل ہونے کے لئے مجبور کرنا چاہیے تھا۔ نینو کی آخری رسوم میں فریڈی کے علاوہ کارلون

خاندان کا کوئی فرد شریک نہیں ہوا۔ ٹومی اور جولس شامل ہوئے۔ ڈان کو جانے کی تیاری کی تھی لیکن اس بیچ اسے دل کا ایک ہلکا سا دورہ پڑ گیا اور اسے ایک مہینے اسپتال میں رہنا پڑا۔ البرٹ نیری کو خاندان کے نمائندے کی حیثیت سے آخری رسوم میں شرکت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ نیبنو کی آخری رسوم کے دو دن بعد موگرین کو ہالی ووڈ میں اس وقت گولی مار دی گئی جب وہ ایک طوائف کے گھر میں رنگ رلیاں منا رہا تھا۔ البرٹ نیری اس واقعے کے ایک مہینے بعد تک نیویارک میں نظر نہیں آیا۔ سیر و تفریح کے بعد جب وہ واپس لوٹا تو دھوپ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ مائیکل کارلون نے مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا۔ کچھ تعریفی کلمات ادا کئے اور اسے بتایا کہ مستقبل میں اسے خاندانی کاروبار کا حصہ پابندی سے ملتا رہے گا۔ نیری مطمئن تھا۔ وہ خوش تھا کہ وہ ایک ایسی دنیا میں رہتا ہے جہاں جو آدمی خوش اسلوبی سے اپنا کام انجام دیتا ہے اسے اس کی مناسب قیمت قدر اً مل جاتی ہے۔

اُنتیس

۱

مائیکل کارلون نے ہر امکان پر بہت گہری نظر رکھی تھی۔ اس کے منصوبے میں کوئی خامی نہیں تھی۔ یہ وہی منصوبہ تھا جس پر ڈان نے اس کی مدت میں بار ہا غور و خوض کیا تھا اور جسے چند ترمیمات کے بعد مائیکل نے عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ بہت اطمینان سے اپنی تیاریوں کے ساتھ اس سال کے گذرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن تیاری کے لئے اسے پورے سال کا وقت نہیں ملا۔ اور اس کی قسمت اس کی راہ میں دیوار بن کر حایل ہو گئی۔ یہ رکاوٹ کسی اور وجہ سے نہیں خود ڈان کارلون کی وجہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ عظیم ڈان کارلون کی وجہ سے۔

۲

ایک صبح جب دھوپ خوشگوار تھی اور خاندان کی تمام عورتیں چرچ گئی ہوئی تھیں۔ ڈان کارلون نے اپنی باغبانی کی پوشاک پہنی اور باغیچے میں آگیا۔ کہنے کو تو وہ اپنی صحت کے لئے باغبانی میں دلچسپی لیتا تھا لیکن یہ بات سچ نہیں تھی۔ حقیقت یہ تھی کہ اسے باغبانی سے پیار تھا۔ صبح صبح اپنا باغیچہ دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔

اپنی مرچ اور ٹماٹروں کی فصل دیکھ کر اسے سسلی کا اپنا بچپن یاد آتا تھا۔
ڈان کیاریوں میں پانی دے رہا تھا۔ دھوپ تیز ہونے سے پہلے وہ اپنا کام پورا کر لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ پانی کی کمی سے پتیاں دھوپ میں جھلس جاتی تھیں۔

سورج چڑھ رہا تھا لیکن ڈان ساری کیاریوں میں پانی دے چکا تھا۔ کچھ پودوں کو باندھ کر کھڑا کرنا تھا اس لئے وہ کام میں لگ گیا۔
اس کام کو ختم کر کے وہ واپس گھر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔
یکایک اس نے محسوس کیا جیسے سورج اس کے سر سے بہت قریب آ گیا ہے۔ آنکھوں میں چکا چوندھ سا پیدا ہو گیا۔ مائیکل کا بڑا لڑکا باغیچے میں بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا اور اسے یوں لگا جیسے لڑکے اور اس کے بیچ ایک چندھیا دینے والی دیوار حایل ہو گئی ہے، لیکن ڈان دھوکہ کھانے والا نہیں تھا۔ وہ بہت پرانا کھلاڑی تھا۔ اس زرد دیوار کی پشت پر اس کی موت کھڑی تھی جو اس پر حملہ کرنے والی تھی۔ ڈان نے ہاتھ کے اشارے سے لڑکے کو دور رہنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے اس کے سینے میں ایک ہتھوڑے جیسا حملہ ہوا۔ اس کا دل جیسے ہوا کے لئے ترس گیا اور وہ آگے جھکا اور زمین پر گر گیا۔

اپنے دادا کو یوں گرا دیکھ کر لڑکا اپنے باپ کو بلانے کے لئے گھر کی طرف بھاگا۔ مائیکل اور کچھ آدمی جلدی سے وہاں پہونچے۔ انہوں نے ڈان کو اٹھایا اور دھوپ سے برآمدے میں لے آئے۔ مائیکل

ڈان کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ تھام لئے ایک اور آدمی نے ڈاکٹر اور ایمبولینس کے لئے فون کر دیا۔

بہت مشکل سے ڈان نے اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے آنکھیں کھولیں۔ دل کے شدید دورے سے اس کے چہرے کی رنگت سیاہی مائل ہو گئی تھی۔ پھر اس نے اپنے خوبصورت باغیچے پر ایک نظر ڈالی اور زیر لب کہا "زندگی کتنی حسین ہے"

وہ گھر کی عورتوں کے آنسو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ ان کے چرچ سے لوٹنے سے پہلے ایمبولینس یا ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اس کی موت ہو گئی۔ لوگ اسے گھیرے ہوئے تھے اور اس کا سب سے پیارا بیٹا۔ اس کا جانشین مائیکل اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔

شاہانہ شان سے اس کی آخری رسوم ادا کی گئیں۔ نیویارک کے پانچوں مافیا خاندانوں کی طرف سے اور ٹسیو اور کلے مین زا کے نو تشکیل خاندانوں سے ان کے ڈانوں اور کاسی کلیوری نے آخری رسوم میں شرکت کی۔ مائیکل کے منع کرنے کے باوجود جانی فونٹین بھی آیا اور اس کی آمد کی خبر اخباروں میں موٹی سرخیوں میں چھپیں۔ فونٹین نے اخبار والوں کو بیان دیا کہ ڈان کارلیون اس کا گاڈ فادر تھا اور وہ اس جیسے عظیم آدمی سے اپنی زندگی میں نہیں ملا تھا اس نے کہا کہ وہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اسے ایسے عظیم المرتبت انسان کو اپنا خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسے اس کی کوئی فکر نہیں کہ دنیا اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے؟"

آخری رسوم مال کے گھر پر پرانے رسم و رواج سے ہوئیں۔ امیرگو بوناسیرا نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی محنت سے کام نہیں لیا تھا اس نے اپنے گاڈ فادر کی نعش کو اتنے پیار اور لگن سے تیار کیا جیسے کوئی ماں دلہن کو شادی کے لئے تیار کرتی ہے۔ ہر آدمی کے منہ سے نکلا کہ موت کے بعد بھی ڈان کے چہرے سے اس کی عظمت اور ہیبت کے نقوش نہیں گئے۔ یہ بوناسیرا کے فن کی تحسین تھی۔ صرف وہ جانتا تھا کہ حقیقت میں موت نے ڈان کے چہرے کو کتنا بگاڑا تھا۔

ڈان کے بڑے پرانے دوست آئے۔ نازورن اپنی بیوی، بیٹی اس کے شوہر اور بچوں کے ساتھ آیا۔ لوسی مین سینی لاس ویگاس سے فریڈی کے ساتھ آئی۔ ٹام ہیگن اور اس کے بیوی بچے آئے۔ سان فرانسسکو، لاس اینجلز، بوسٹن اور کلیولینڈ کے ڈان آئے۔ ڈان کے بیٹوں کے علاوہ روکولمپونی، البرٹ نیری، کلے مین زا اور ٹیسیو ٹابوت کو کندھا دینے والے تھے۔ مال پر ساری عمارتوں کو نذرانہ عقیدت کے طور پر خوشبودار پھولوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔

مال کے گیٹ کے باہر اخبار نویس اور فوٹو گرافر موجود تھے۔ ایک طرف ایک چھوٹا سا ٹرک کھڑا تھا جس میں ایف بی آئی کے آدمی تھے۔ اور مولوی کیمرے سے اس تاریخی واقعے کے ہر لمحے کو قید کیا جا رہا تھا۔ کچھ اخبار والوں نے زبردستی اندر جانے کی کوشش کی تو انہیں معلوم ہوا کہ گیٹ پر سخت پہرہ ہے اور دعوت نامہ دکھائے بغیر کوئی اندر نہیں جا سکتا۔ پھر بھی ان کے ساتھ مہذب اور شائستہ سلوک کیا جا رہا تھا۔

ان کے لئے ناشتہ بھیجا گیا۔ انہوں نے باہر نکلنے والوں سے کچھ بات کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ایک لفظ نہیں بولا۔

مائیکل کارلیون نے تقریباً سارا دن کے، ٹام ہیگن اور فریڈی کے ساتھ گزارا اس کے پاس لوگ اظہار تعزیت کے لئے لائے جا رہے تھے۔ مائیکل سب سے اچھی طرح مل رہا تھا البتہ اسے برا اس وقت لگتا جب کوئی اسے ڈان یا گاڈ فادر کے نام سے مخاطب کر دیتا تھا۔

بعد میں کلے مینزا اور ٹیسیو جواندر کے آدمی تھے اس کے پاس آ گئے اور مائیکل نے انہیں اپنے ہاتھ سے شراب پیش کی۔ کچھ کاروباری گفتگو بھی ہوئی مائیکل نے بتایا کہ مال کی ساری عمارتیں فروخت ہو چکی ہیں اور ان سے بہت منافع ہونے والا ہے۔ یہ ڈان کی دور اندیشی کا ایک اور ثبوت تھا

وہ سب جانتے تھے کہ اب سارا اقتدار مغرب میں منتقل ہونے والا ہے اور کارلیون خاندان نیویارک سے اپنی قوت سمیٹ رہا ہے۔ یہ کام تکمیل پانے کے لئے ڈان کی سبکدوشی یا اس کی موت کا انتظار کر رہا تھا۔

دس سال بعد یہ پہلا موقع تھا جب گھر میں اتنے لوگ جمع ہوئے تھے۔ اس سے پہلے وہاں اتنے آدمی کونی کارلیون اور کارلو ریچی کی شادی پر آئے تھے۔ مائیکل کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا اور باہر باغیچے میں دیکھنے لگا۔ آج سے دس سال پہلے جب وہ باغیچے میں بیٹھا تھا تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایک دن ڈان بنے گا۔ اس کے والد نے مرنے سے پہلے کہا تھا زندگی کتنی خوبصورت ہے، مائیکل کو یاد نہیں آیا کہ اس کے والد نے کبھی موت کے بارے میں اپنی زبان سے ایک لفظ

نکلا ہو۔ جیسے وہ موت کا احترام کرتا رہا ہو۔

پھر قبرستان جانے کا وقت ہوا عظیم ڈان کے دفن کرنے کا وقت۔

مائیکل کے کے ساتھ تعزیت کرنے والوں سے ملا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں سابقہ کیپوریزائم تھے اور ان کے پیچھے سپاہ کا ایک دستہ۔ ان لوگوں کے پیچھے وہ لوگ تھے جنہوں نے گاڈ فادر کی زندگی میں اس سے کوئی فیض حاصل کیا تھا۔ بیکر نازورین، بیوہ کولومبو اور اس کے بیٹے اور بے شمار لوگ جن پر ڈان نے محبت سے حکمرانی کی تھی۔ یہاں تک کہ اس کے دشمن بھی آخری رسوم میں خراج عقیدت پیش کرنے آئے تھے۔

آخری رسوم کے بعد دوسری صبح کارلیون خاندان سے متعلق تمام لوگ مال پر جمع ہوئے ڈان کے خالی مکان میں مائیکل نے سب کا استقبال کیا۔ لائبریری کا کمرہ بھر گیا۔ وہاں دونوں کیپوریزائم کلیمنزا اور ٹیسیو تھے روکو میپونی تھا، کارلو ریجی تھا، ٹام ہیگن تھا اور البرٹ نیری تھا جو مائیکل سے زیادہ قریب رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ڈان کی موت خاندان کی بہت بڑی بدبختی ثابت ہوئی تھی۔ اس کے بغیر لگتا تھا کہ ان کی بارزینی اور ٹاٹاگلیا خاندانوں سے مقابلہ کرنے کی آدھی قوت ختم ہو گئی ہے۔ کمرے میں موجود ہر شخص یہ جانتا تھا اور وہ سب یہ سننا چاہتے تھے کہ مائیکل اب کیا کہے گا؟ ان کی نظر میں ابھی وہ نیا ڈان نہیں تھا ابھی اسے خود کو اس عظیم عہدے کا اہل ثابت کرنا تھا۔

نیری نے مائیکل کو شراب دی۔ ایک گھونٹ لینے کے بعد مائیکل بولا۔

میں یہاں موجود ہر شخص کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں انکے جذبات کو سمجھتا ہوں میں جانتا ہوں آپ سب لوگ میرے والد کا احترام کرتے تھے آپ میں سے کچھ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ جو کچھ ہوا اس کا ہمارے منصوبوں پر کیا فرق پڑنے والا ہے۔ اس کا جواب ہے کہ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سب کچھ حسب سابق چلتا رہے گا۔"

کلے مین زا نے اپنا اختلاف ظاہر کرنے کے لئے انکار میں سر ہلایا۔

"بارزینی اور ٹاٹاگلیا خاندان خطرناک حملہ کرنے والے ہیں۔ مائیک یا تو تمہیں ان کے ساتھ لڑنا ہوگا یا صلح کرنی ہوگی۔" ہر فرد نے یہ محسوس کیا کہ کلے مین زا نے مائیکل کو ڈان کہنا تو کجا اسے احترام سے بھی مخاطب نہیں کیا تھا۔

"انتظار کرو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔" مائیکل بولا۔ "پہلے انہیں امن میں خلل ڈالنے دو۔"

ٹے سیو نرم لہجے میں بولا۔ "ایسا تو وہ پہلے ہی کر چکے ہیں مائیکل۔ آج صبح انہوں نے بکلن علاقہ میں دو جگہ اپنا کاروبار شروع کیا ہے۔ مجھے اس علاقہ کے پولیس کپتان نے یہ بات بتائی ہے۔ ایک مہینہ بعد مجھے بکلن میں پاؤں بھی رکھنے کو نہیں ملے گا۔"

مائیکل نے کچھ سوچتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ "تم نے اس سلسلے میں کچھ کیا؟"

"نہیں، میں تمہارے لئے کوئی مسئلہ کھڑا کرنا نہیں چاہتا۔"

"ٹھیک ہے ابھی خاموش رہو اور یہی بات میں آپ سب سے بھی

کہنا چاہتا ہوں۔ ابھی خاموش رہیے۔ کوئی چھیڑے بھی تو ردعمل ظاہر مت کیجیے۔ مجھے ہوا کا رخ دیکھنے کے لئے چند ہفتوں کا وقت دیجیے۔ پھر میں سب سے کوئی اچھا سودا کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر ہم ایک میٹنگ کریں گے جس میں آخری فیصلہ کیا جائے گا۔"

اس نے لوگوں کی حیرت پر توجہ نہیں دی۔ البرٹ نیری انہیں باہر کا راستہ دکھانے لگا۔ مائیکل نے بلند آواز میں کہا۔ "تام تم تھوڑی دیر ٹھہرو۔"

ہیگن اس کھڑکی کے پاس کھڑا ہوگیا جو مال کی طرف کھلتی تھی۔ اس نے نیری دونوں کیپورزائم، کارلو ریجی اور روکولمپونی کو حفاظت کے ساتھ گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا پھر وہ مائیکل کی طرف گھوما اور بولا۔

"کیا تمام سیاسی روابط تم نے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں؟"

مائیکل نے قدرے مایوسی سے سر ہلایا۔ "سارے نہیں۔ مجھے ابھی اور چار مہینے کا وقت درکار تھا۔ ڈان اور میں یہی کام کر رہے تھے لیکن کانگریس کے کچھ اراکین اور تقریباً سارے جج میرے قبضے میں ہیں۔ یہاں کی مختلف پارٹیوں کے بڑے لوگ بڑی آسانی سے ہمارے قبضے میں آگئے ہیں۔ کارلیون خاندان لوگوں کے تصور سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ مجھے امید ہے میں سب کچھ ایکدم سکہ بند طریقے سے ٹھیک کر لوں گا۔" وہ مسکرایا۔ "میرے خیال میں اب ساری کہانی تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی؟"

ہیگن نے حامی بھری۔ "یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ صرف اتنا میں نہیں سمجھ سکا کہ تم مجھے عمل سے باہر کیوں رکھنا چاہتے تھے لیکن بعد میں

میں نے اپنا سلیپنگ جامہ پہنا تو یہ میری سمجھ میں آگیا۔"

"ڈان نے کہا تھا اگر تم سمجھ جاؤ گے۔ لیکن اب یہ سستی میں گوارا نہیں کر سکتا۔ مجھے یہاں تمہاری ضرورت ہے۔ کم سے کم اگلے چند ہفتوں کے لیے۔ تم ویگاس فون کر کے اپنی بیوی کو مطلع کر دو۔ کہہ دینا صرف چند ہفتوں کی بات ہے۔" مائیکل نے ہنس کر کہا۔

"تمہارے خیال میں وہ تم پر کیسے جھپٹیں گے؟"

مائیکل نے آہ بھری۔ "ڈان نے مجھے ہدایت دی تھیں کہ وہ کسی بہت ہی قریبی آدمی کا سہارا لیں گے۔ بارزینی میرے کسی ایسے قریبی آدمی کے توسط سے مجھے ختم کرنے کی کوشش کرے گا جس پر اس کے خیال سے مجھے شبہ بھی نہ ہو۔"

"قریبی آدمی، جیسے میں؟" ہیگن مسکرایا۔

مائیکل بھی مسکرایا۔ "تم آئرش ہو، وہ تم پر بھروسہ نہیں کریں گے۔"

"میں جرمن امریکن ہوں۔"

"ان کے لیے تم آئرش ہو۔ وہ تمہارے پاس نہیں آئیں گے۔ وہ نیری کے پاس بھی نہیں پھٹکیں گے کیونکہ نیری پولیس میں رہ چکا اور پھر تم دونوں مجھ سے بہت قریب ہو۔ وہ یہ جوا نہیں کھیل سکتے۔ روکو بھی میرے قریب ہے۔ میرا خیال ہے وہ کلے مینزا کے ٹیسیو یا کارلو رتزی سے رابطہ قائم کریں گے۔"

"میرا شک تو کارلو رتزی پر ہے۔"

"دیکھیں گے، اب زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

اگلی صبح جب مائیکل اور ہیگن ناشتہ کر رہے تھے تو ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔

مائیکل نے لائبریری جا کر فون سنا، واپس آ کر وہ ہیگن سے بولا "ایک ذریعہ سے سب طے ہو گیا ہے میں ایک ہفتہ بعد بارزینی سے مل رہا ہوں۔ چونکہ ڈان کا انتقال ہو چکا ہے اس لئے نئے معاہدے کی تجدید کرنی ہو گی۔" وہ ہنسا۔

"تمہیں ذریعہ بن کر فون کس نے کیا؟" ہیگن نے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس نے بھی ایسا کیا ہے اسی نے غداری کی ہے۔

مائیکل کے چہرے پر ایک اداس مسکراہٹ آئی "ٹیسیو" وہ بولا۔

پھر ناشتہ انہوں نے خاموشی سے کیا۔ کافی پیتے ہوئے ہیگن کے سر میں جنبش ہوئی۔ "میں قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ یہ کام کلیمینزا یا کارلو ریجی کرے گا۔ ٹیسیو کے بارے میں تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ وہ سب سے اچھا آدمی ہے۔"

"وہی سب سے زیادہ سمجھدار بھی ہے۔" مائیکل بولا۔ "اور اس نے وہی کیا جو اس کی نظر میں سمجھداری کا کام تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ بارزینی کے توسط سے میرا قتل کروا دے گا اور کارلیون خاندان پر قبضہ کر لے گا اور اگر اس نے میرے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ میں تو جیت ہی نہیں سکتا۔"

ہیگن ایک لمحے کو ٹھٹکا پھر اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔ "وہ کسی حد تک ٹھیک سمجھ رہا ہے۔"

"حالات تو دگرگوں ہی نظر آتے ہیں۔" مائیکل نے کہا۔ "لیکن میرا باپ واحد آدمی تھا جو سیاسی روابط کی قوت کو سمجھتا تھا اور یہ قوت دس خاندانوں پر بھاری پڑنے والی ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ میرے والد کی یہ قوت بیشتر میرے ہاتھ میں آگئی ہے لیکن یہ بات، صرف مجھے معلوم ہے۔" وہ اطمینان سے ہیگن کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔" میں انہیں مجبور کروں گا کہ وہ مجھے ڈان کہہ کر پکاریں لیکن مجھے ٹے سیو کا بڑا افسوس ہو رہا ہے۔"

"تم نے بارزینی سے ملنا قبول کرلیا ہے؟"

"ہاں، ٹھیک ایک ہفتے بعد۔ بکلن میں، جو ٹے سیو کا علاقہ ہے جہاں میں محفوظ رہوں گا۔" وہ طنز سے ہنسا۔

ہیگن بولا۔" لیکن اس وقت تک محتاط رہنا۔"

مائیکل پہلی بار ہیگن سے سرد لہجے میں بولا۔" اس طرح کے مشورے لینے کے لئے مجھے کانسی گلیوری کی ضرورت نہیں ہے۔"

کارلون اور بارزینی خاندانوں کی متعینہ ملاقات تک ایک ہفتے میں مائیکل نے ہیگن کو دکھا دیا کہ وہ کتنا محتاط رہ سکتا ہے۔ اس نے مال سے باہر قدم نہیں رکھا اور وہ نیری کی بغیر موجودگی میں کسی سے نہیں ملا۔ صرف ایک الجھن پریشان کن تھی۔ کونی اور کارلو کے سب سے بڑے لڑکے کی چرچ میں کنفرمیشن[1] تھی اور کے نے مائیکل کو لڑکے کا گاڈ فادر بننے کے لئے کہا تھا جسے مائیکل نے نامنظور کر دیا تھا۔

"میں کوئی ہمیشہ تم سے فرمائش نہیں کرتی۔" کے نے کہا۔" میری خاطر یہ بات منظور کرلو۔ یہ کونی کی شدید خواہش ہے۔ کارلو بھی بہت چاہتا ہے۔

---

[1] CONFIRMATION ۔ عقیقہ جیسی ایک رسم جس میں بچے کو چرچ کا رکن بنایا جاتا ہے۔

یہ بات ان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مائیکل پلیز۔"

اسے نظر آرہا تھا کہ مائیکل اس ضد پر اس سے ناراض تھا اور وہ اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ اس لیے جب اس نے ہاں کہی تو وہ بڑی حیران ہوئی" ٹھیک ہے۔ لیکن میں یہاں سے کہیں جا نہیں سکتا۔ انہیں کہہ دو کہ فادر کو یہیں بلا لیں، جو خرچ ہو گا میں دے دوں گا۔ اگر چرچ والے کوئی بکھیڑا کریں تو ہیگن اسے سلجھا دے گا۔"

اس طرح بار زینی سے متعینہ ملاقات سے ایک دن پہلے مائیکل کارلیون کونی اور کارلو کے لڑکے کا گاڈ فادر بن گیا۔ اس نے لڑکے کو ایک بہت قیمتی سونے کی گھڑی تحفے میں دی۔ کارلو کے گھر میں ایک پارٹی ہوئی جس میں ٹیسیو، کلیمینزا، ہیگن اور روکو لمپونی کے علاوہ مال پر رہنے والے سب لوگوں کو بلایا گیا تھا۔ ان میں ماں اور ان کی بیوہ بھی شامل تھی۔ کونی تو اتنی خوش تھی کہ بار بار اپنے بھائی اور بھابی کو گلے لگا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر کارلو ریزی تک جذباتی ہو گیا تھا۔

"میرے خیال میں اب کارلو اور مائیکل کے درمیان گہری دوستی کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔ کونی نے جذباتی ہوتے ہوئے کے سے کہا تھا۔ اور کے نے اپنی نند کو اپنی باہوں میں کس لیا تھا۔" ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔"

تیس

البرٹ نیری، بوروکس پر واقع اپنے فلیٹ میں بیٹھا تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے اپنی پولس کی پرانی نیلے رنگ کی وردی کو برش سے صاف کر رہا تھا اس نے بلا نکال کر اسے پالش کرنے کے لئے علیحدہ رکھ دیا ہولسٹر میں لگی ریوالور کرسی کی پشت پر لٹک رہی تھی۔ برسوں سے چھوڑے ہوئے کام کو کرنے میں آج اسے بہت مزہ آرہا تھا۔

نیری پہلے پولس میں تھا اور بہت ایماندار پولس مین مانا جاتا تھا۔ وہ اکلوتا پولس افسر تھا جس سے سب لوگ خوفزدہ رہتے تھے اس لئے کہ وہ ملزموں سے پیش آتے وقت پولس کے عام طریقے استعمال نہیں کرتا تھا۔ وہ غصے میں بے قابو ہو جاتا اور مجرم کو خود ہی سزا دینے پر آمادہ ہو جاتا۔ اس کی ان عادتوں کی وجہ سے کئی بار اس کا تبادلہ ہو چکا تھا یک بار جب اس کی ڈیوٹی حرلم میں تھی تو ایک حبشی علاقے سے پولس بلائے جانے پر وہ وہاں پہونچا۔ اسے معلوم ہوا کہ وکیس ہینس نام کے خوفناک غنڈے نے ایک بارہ سال کی لڑکی اور تیس سال کی عورت کو پکڑ کر ان کا چہرہ چاقو سے لہو لہان کر دیا تھا۔ نیری جب وہاں پہونچا تو وہ خوفزدہ ہونے کی بجائے الٹا چاقو دکھانے لگا۔ نیری کو غصہ آگیا اس نے اس سے چاقو چھین لیا اور اس پر اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ سے دو وار کئے۔ اس کے پہلے ہی وار پر غنڈے کے سر سے خون بہنے لگا۔ اس پر نیری کے

افسران نے اس پر یہ الزام لگایا کہ دوسرا وار ضروری نہیں تھا۔ اس پر اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام لگایا گیا۔ بدقسمتی سے وکیر ہینس اسپتال میں مر گیا۔

نیری کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر مقدمہ چلا اور سزا ہو گئی۔ نیری کو افسوس تھا کہ اسے مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس فیصلے سے نیری کو پورے سماج سے نفرت ہو گئی۔ اسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں رہی کہ وہ جیل میں بند کیا جانے والا ہے۔ کتنے افسوس کی بات تھی کہ کسی نے ان دو مجبور عورتوں پر دھیان نہیں دیا جن کی ہینس نے درگت بنا دی تھی بلکہ اس غنڈے کو قابو میں کرنے والے کو سزا دی گئی تھی۔

نیری جیل سے نہیں ڈرتا تھا لیکن اس کے سسر نے یہ محسوس کیا کہ نیری ایک سال بھی جیل میں بحفاظت نہیں رہ سکے گا یا تو وہ کسی قیدی کو مار ڈالے گا یا کوئی قیدی اس کی جان لے لے گا۔ اس نے اپنے داماد کے لئے کچھ کرنے کو اپنا فرض سمجھا۔ کارلون خاندان سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ اس نے ان سے مل کر نیری کے مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا انتظام کرایا۔

کارلون خاندان کو البرٹ نیری اور اس کے غصے کی کہانی کا علم تھا۔ وہ اس کی دلیری کو نظر انداز نہیں کر سکے۔ وہ جانتے تھے کہ نیری وردی میں ہو یا نہیں اس میں اپنا خوف طاری کر دینے کی صلاحیت تھی اور کارلون خاندان کو تو ایسے نوجوان کی تلاش رہتی ہی تھی۔ کلے مین زا نے ہیگین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ ہیگین نے

سارے مقدمے کو دیکھا اور کلے مین زا کی باتیں سنیں۔ اس نے کہا "ہمیں دوسرا لو قابراسی مل گیا ہے۔"

کلے مین زا نے اس بات سے اتفاق کیا۔ "میں نے بھی یہی سوچا تھا مائیکل کو خود اس طرف دھیان دینا چاہیے۔"

کارلیون خاندان کی دخل اندازی کا نتیجہ یہ ہوا کہ نیری کو باعزت بری کر دیا گیا۔

نیری احمق نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب صرف اس کے سسر کی وجہ سے نہیں ہوا ہے۔ اس نے اپنے سسر سے معلوم کیا اور اپنے خیر خواہوں کا شکریہ ادا کرنے لانگ بیچ پہونچا۔ اس کی مائیکل سے ملاقات کا انتظام پہلے ہی کیا جا چکا تھا۔ مائیکل اس سے لائبریری میں ملا۔

نیری نے شکریے کے کچھ کلمات ادا کئے لیکن جس گرم جوشی سے مائیکل نے اس کا شکریہ قبول کیا اس سے اسے بہت حیرت ہوئی۔

"جو کام تم نے کیا تھا۔" مائیکل بولا۔ "اس کے لئے تمہیں سزا نہیں میڈل ملنا چاہیے تھا۔ ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ تمہارے جیسے آدمی کے لئے کچھ کرنا ہمارا فرض تھا۔"

دونوں میں بڑی دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ نیری بہت کم بولتا تھا لیکن مائیکل میں نہ معلوم کیا بات تھی کہ اس نے اس کے سامنے اپنا سب کچھ بیان کر دیا۔ مائیکل اس سے صرف پانچ سال بڑا تھا لیکن نیری اس سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے اسکا باپ سامنے ہو۔

آخر میں مائیکل نے کہا "تمہیں جیل سے چھڑانے کے بعد منجدھار میں

چھوڑ دینا بے معنی بات ہو گی میں تمہارے لئے کچھ کام نکال رکھتا ہوں۔ ہمارا لاس ویگاس میں کاروبار ہے۔ تمہارا تجربہ ہوٹل کے تحفظ میں بہت کام آ سکتا ہے یا اگر تمہیں خود کے کاروبار میں کوئی دلچسپی ہو تو میں تمہیں بینک سے قرض بھی دلوا سکتا ہوں۔"

نیری جیسے مائیکل کے احسان سے دب گیا۔ اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "عدالت کا حکم ہے کہ ابھی میں یہ علاقہ چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔" مائیکل جلدی سے بولا۔ "یہ سب بیکار کی باتیں ہیں۔ ہم اس کا انتظام کر دیں گے بلکہ ہم تمہارا پولیس میں سے ریکارڈ ہی غائب کروا دیں گے۔"

نیری خود پولیس میں رہ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رشوت میں بڑی رقم دے کر یہ کام کیا جا سکتا ہے لیکن وہ حیران تھا کہ کوئی اس کے لئے یہ مصیبت اٹھانے کو تیار ہے۔

"جب مجھے مدد کی ضرورت ہو گی میں آپ کے پاس آ جاؤں گا —" نیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" مائیکل نے کہا اور گھڑی دیکھی۔ نیری نے سمجھا کہ یہ اسے رخصت ہونے کا اشارہ ہے۔ وہ جانے کے لئے اٹھا لیکن اس کے بعد وہ ایک اور حیرانی سے دوچار ہوا۔

"دوپہر کے کھانے کا وقت ہے۔" مائیکل کہہ رہا تھا۔ "میرے ساتھ چلو اور لنچ میرے افراد خاندان کے ساتھ کرو۔"

وہ دن نیری کے لئے ایک یادگار دن تھا۔ ڈان کارلیون اس سے بہت محبت سے ملا اور یہ جان کر تو اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا

کہ نیری کے والدین سسلی کے جس گاؤں کے رہنے والے تھے وہ کارلون سے چند منٹ کی دوری پر تھا۔ کھانا بے حد لذیذ تھا۔ شراب اعلیٰ قسم کی تھی اور بات چیت میں بے حد اپنا پن تھا۔ نیری کو لگا جیسے وہ اپنے لوگوں کے درمیان آگیا ہے۔ حالانکہ اس کا یہاں آنا محض اتفاق تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس خاندان کا ایک رکن بن سکتا تھا اور ایسا ہونے سے اسے بہت خوشی ملے گی۔

مائیکل اور ڈان اسے باہر تک چھوڑنے آئے۔ ڈان نے اس سے مصافحہ کیا اور کہا۔ "تم بہت اچھے آدمی ہو میں اپنے اس بیٹے کو زیتون کے تیل کے کاروبار میں ڈال رہا ہوں۔ میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اور ریٹائر ہونا چاہتا ہوں۔ اسی کا اصرار تھا کہ میں تمہارے معاملے میں دلچسپی لوں۔ میں نے اسے کہا کہ اپنے کام سے کام رکھو لیکن یہ مانا نہیں۔ اس نے تمہاری بہت تعریف کی۔ مسلین ہوا کہ تمہارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں مانا جب تک تمہارے لئے کچھ کرنے کی مجھ سے ہاں نہیں کروا لی۔ میں تمہیں یہ اس لئے بتا رہا ہوں کیونکہ اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس کا خیال ٹھیک تھا اور اس لئے بھی کہ اگر مستقبل میں بھی ہم تمہارے لئے کچھ کر سکے تو بتانا۔ سمجھے۔ ہم ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ملیں گے۔"

تین دن سے بھی کم وقت میں نیری نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا اس نے محسوس کیا کہ جس کام کے لئے سماج نے اس پر نکتہ چینی کی تھی اور قانون نے اسے سزا دی تھی کارلون خاندان اس کام کا مداح ہے۔

سماج کی نظر میں اس کی اہمیت نہیں تھی لیکن کارلون خاندان کی نظر میں وہ بہت اہم تھا۔

وہ مائیکل کے پاس پھر آیا اور صاف طور پر کہا کہ وہ ویگاس میں کام کرنا نہیں چاہتا لیکن وہ نیویارک میں خاندان کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہے۔ مائیکل نے اس کی بات مان لی اور اصرار کیا کہ وہ پہلے سیر و سیاحت پر جائے۔ اسے خاندان کے خرچ پر ہوائی بھیج دیا گیا جہاں وہ خاندان کے ہی ایک ہوٹل میں ٹھہرا۔ اسے ایک سال کی تنخواہ پیشگی دے دی گئی تھی تاکہ وہ اطمینان سے یہ وقت گزار سکے۔

اس بار نیری نے پہلی بار عیش و عشرت کا ذائقہ چکھا کیونکہ پہلے ہی ہدایات پہونچ چکی تھیں کہ ہوٹل میں اس کا خاطر خواہ استقبال ہو۔ ہوٹل کے نائٹ کلب کے منیجر نے اسے خوبصورت لڑکیاں پیش کیں۔ جب نیری نیویارک واپس پہونچا تو اس کے نظریۂ زندگی میں انقلاب آچکا تھا۔

اسے کلے مین زا کی تحویل میں دے دیا گیا اور پوری ہوشیاری سے جانچا پرکھا گیا۔ چونکہ نیری پہلے پولس میں تھا اس لیے اس پر کئی تجربے کیے گئے اور وہ ہر امتحان میں کھرا اترا۔

کلے مین زا اس کی تعریف کے پل باندھنے لگا۔ آخر نیری کی دریافت کا سہرا اسی کے سر تھا۔ پھر نیری کو یہ اعزاز دیا گیا کہ اسے براہ راست مائیکل کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ ایک بار ہیگن نے بھی مذاق کے طور پر کہا تھا

"دما ئیکل تمہیں ہمارا کھویا ہوا لوقا براسی(۱) مل گیا ہے۔"
مائیکل نے حامی بھری۔ نیری اب اسی کا آدمی تھا۔ جب وہ اپنے
والد سے تربیت لے رہا تھا تو اس نے ایک بار پوچھا تھا۔ "آپ نے
لوقا براسی جیسے جانور کا استعمال کس طرح کیا؟"
ڈان نے بتایا تھا۔ "اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو
موت کو دعوت دیتے ہیں اور ایسے آدمی کی خودکشی کرنے جیسی
خواہش کو پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی مل ہی جاتا ہے لیکن ایسے
لوگ دوسروں کو بھی بھاری نقصان پہونچاتے ہیں۔ لوقا براسی ایسا
ہی آدمی تھا مگر وہ ایسا غیر معمولی تھا جسے کافی عرصہ تک کوئی نہیں
مار سکا۔ اکثر ایسے لوگ ہمارے کسی کام کے نہیں ہوتے لیکن براسی ہم
سب کے لئے ایک طاقتور ہتھیار بن گیا تھا۔ وہ موت سے نہیں
ڈرتا تھا بلکہ اسے دعوت دیتا تھا۔ لہٰذا ترکیب یہ ہے کہ چونکہ
وہ شخص موت سے نہیں ڈرتا ہے بلکہ موت کو دعوت دیتا ہے تو تم ایسے
دادر شخص بن جاؤ جس کے ہاتھ وہ مرنا نہیں چاہے چونکہ اسے کوئی
اور خوف نہیں لاحق ہوگا سوائے اس کے کہ کہیں وہ تمہارے
ہاتھوں نہ مارا جائے تو وہ تمہارا غلام بن جائے گا۔"
ڈان نے موت سے پہلے مائیکل کو یہ سبق سکھایا تھا اور اس
سبق کو وہ نیری کو لوقا براسی بنانے کے لئے استعمال کر رہا تھا۔
اور اب آخرکار بروکس کے فلیٹ میں البرٹ نیری اپنی پولس
کی وردی پھر پہننے جا رہا تھا۔ اس نے احتیاط سے اسے صاف کیا۔

پھر اس نے ہولسٹر کو پالش کیا، لوٹ پی کو جھاڑ کر صاف کیا اور جوتوں پر پالش کی۔ نیری نا نے بڑے انہماک سے یہ سب کام کیا تھا۔ دنیا میں اس نے اپنی جگہ تلاش کر لی تھی۔ مائیکل کارلون نے اس پر مکمل اعتماد کیا تھا اور آج وہ اس کے اعتماد کی عزت رکھنے والا تھا۔

اکتیس

۱

اُسی دن دو کاریں لانگ بیچ پر کھڑی تھیں۔ ایک کار کونی، اسکی ماں اور دونوں بچوں کو ایئرپورٹ لے جانے کی منتظر تھی۔ کارلوریجی کا خاندان چھٹیاں منانے لاس ویگاس جا رہا تھا۔ کونی کی مخالفت کے باوجود مائیکل نے یہ حکم دے دیا تھا۔ اس نے یہ سمجھانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ کارلون۔ بارزینی میٹنگ سے پہلے وہ سب کو وہاں سے بھیج دینا چاہتا ہے۔ دراصل یہ میٹنگ بھی ایک پوشیدہ راز تھی جس کا صحیح علم خاندان کے ہر شخص کو نہیں تھا۔ دوسری کار کے اور اس کے بچوں کے لئے تھی جو نیوہیمپ شائر میں کے والدین کے پاس جا رہی تھی۔ مائیکل کہیں نہیں جا رہا تھا اس لئے کہ مال پر اس کا رہنا ضروری تھا۔

پچھلی رات اچانک مائیکل نے کارلو کو اطلاع پہونچائی تھی کہ کچھ دنوں کے لئے مال پر اس کا رہنا ضروری ہے اور یہ کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے پاس اس ہفتے کے آخر تک پہونچ سکتا ہے۔ کونی کو بہت غصہ آیا تھا اس نے اپنے بھائی سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ شہر گیا ہوا تھا۔ اب بھی اس کی نظریں مال پر اسے تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ اندر ٹام ہیگن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اور اسے پریشان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کونی نے کار میں بیٹھنے سے پہلے کارلو کا بوسہ لیا اور کہا۔

"اگر دو دن میں تم وہاں نہیں پہونچے تو میں تمہیں لینے واپس آجاؤں گی۔"
"میں ضرور پہونچ جاؤں گا۔" کارلو نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی۔
"مائیکل تمہیں کیوں روک رہا ہے؟" اسکے لہجے میں تشویش کی جھلک تھی۔
کارلو نے کہا۔ "وہ مجھے ہمیشہ کوئی خاص کام سونپنے کا وعدہ کرتا رہا ہے۔ شاید اسی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہو ـــ" کارلو کو اس رات، بارزینی سے طے شدہ ملاقات کا کوئی علم نہیں تھا۔
کونی کار میں بیٹھ گئی اور کار روانہ ہو گئی۔ پہلی کار چلے جانے کے بعد اپنے بیوی بچوں کو رخصت کرنے مائیکل وہاں آیا، کارلو نے بھی آکر انہیں رخصت کیا۔ آخر وہ دوسری کار بھی وہاں سے چلی گئی۔
"کارلو مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں یہاں روک رہا ہوں، لیکن میں تمہیں دو دن سے زیادہ نہیں روکوں گا"، مائیکل نے کہا۔
"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" کارلو جلدی سے بولا۔
"بہت اچھا۔ تم فون کے پاس ہی رہنا۔ جب مجھے وقت ہوگا میں تمہیں بلالوں گا۔ او۔ کے؟"
"او۔ کے۔" کارلو بولا اور اپنے گھر آگیا۔ اس نے ایک وہسکی کی بوتل نکال لی اور ٹیلیفون کے پاس بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ یہ انتظار کافی طویل ثابت ہوا۔ دوپہر بعد وہاں اور کاریں پہونچنے لگیں اس نے ایک کار سے کلیمنزا اور دوسری کار سے ٹےسیو کو نکلتے دیکھا دونوں مائیکل کے گھر میں چلے گئے۔ کلیمنزا تھوڑی دیر بعد وہاں سے نکل کر چلا گیا لیکن ٹےسیو باہر نکلتے نظر نہیں آیا۔

کارلو نے سیر کے لئے مال کا ایک چکر لگایا۔ وہاں کے محافظ دستوں کو وہ اچھی طرح جانتا تھا اور بیشتر سے اس کی دوستی تھی اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس دن وہاں اس کا ایک بھی شناسا گارڈ نہیں تھا۔ وہ سب اس کے لئے اجنبی تھے۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ گیٹ پر خود روکو ملیونی تعنیات تھا اور کارلو خوب جانتا تھا کہ اگر کوئی غیر معمولی بات ہونے والی نہ ہوتی تو اتنی معمولی ڈیوٹی پر خود روکو ملیونی تعنیات نہیں ہوتا۔

روکو اسے دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرایا۔ کارلو فکر مند تھا۔ روکو نے اس سے کہا۔ "ارے تم تو ڈان کے ساتھ سیر کیلئے جانے والے تھے؟"

کارلو نے کندھے ہلاتے ہوئے کہا۔ "مائیکل نے مجھے دو دن اور یہاں رکنے کے لئے کہا ہے۔ اسے مجھ سے کوئی کام ہے۔"

"مجھ سے بھی کام ہے۔" روکو بولا۔ پھر کہنے لگا۔ "میں گیٹ کی حفاظت پر مامور ہوں۔ ٹھیک ہے بھائی، وہ باس ہے۔" اس کے لہجے کا انداز تھا جیسے وہ مائیکل کو ڈان کارلیون جیسا باصلاحیت نہ سمجھتا ہو۔

کارلو نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا۔ "مائیکل جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔" وہ بولا۔ روکو نے وہ جھڑکی سکون سے قبول کر لی۔ کارلو واپس اپنے گھر آ گیا۔ سچ مچ کوئی بات تھی لیکن روکو کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اصل بات کیا ہے؟

اپنے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے مائیکل نے کارلو کو مال پر گھومتے ہوئے دیکھا۔ ہیگن اس کے لئے برانڈی کی ایک بوتل لے آیا۔ مائیکل نے

گلاس اٹھا کر چسکیاں لیں۔ ہیگن آہستہ سے بولا۔ "مائیکل اب جاؤ، وقت ہو گیا ہے۔"

مائیکل نے ایک آہ بھری۔ "کاش وقت ایسی تیزی سے نہ گذرتا۔ کاش ڈان کچھ دن اور زندہ رہتے۔"

"کوئی گڑبڑ ہونے والی نہیں ہے۔ تمہارے تمام انتظامات پختہ اور مکمل ہیں۔"

مائیکل کھڑکی کے پاس سے گھوما۔ "اس منصوبے کا بیشتر حصّہ ڈان کا بنایا ہوا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ڈان اتنے ہوشیار آدمی تھے لیکن شاید تمہیں تھا؟"

"ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔" ہیگن بولا۔ "سب سلسلے مربوط ہیں اس لئے تمہیں فکرمند نہیں ہونا چاہیے۔"

"دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟ ٹے سیو اور کلے مین زا آ گئے ہیں؟"

"ہاں۔" ہیگن نے کہا۔

مائیکل نے اپنا برانڈی کا گلاس خالی کیا۔ "کلے مین زا کو میرے پاس بھیج دو، میں اسے خود ہدایات دوں گا۔ ٹے سیو سے میں بالکل ملنا نہیں چاہتا۔ اسے صرف یہ کہہ دو کہ اس کے ساتھ بارزینی سے ملنے جانے کے لئے میں آدھے گھنٹے میں تیار ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد کلیمنزا کے آدمی اسے سنبھال لیں گے۔"

ہیگن نے دبی آواز میں کہا: "ٹے سیو کو بچا لینے کا کیا کوئی طریقہ نہیں ہے؟"

"نہیں۔" مائیکل نے کہا۔

—— ۲ ——

سفیلو شہر کی گلی میں ایک پارلر تھا۔ یہاں دوپہر کے کھانے میں بہت بھیڑ ہوتی تھی لیکن اس کے فوراً بعد سناٹا ہو جاتا تھا۔ کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے بھٹی میں جھانکا۔ پنیر ابھی پگھلا نہیں تھا۔ اس نے نظریں سیدھی کیں تو سامنے ایک نوجوان کو کھڑے دیکھا۔ جو کہہ رہا تھا "مجھے ایک سلائس دے دو۔"

کاؤنٹر مین نے ایک ٹھنڈی سلائس اٹھائی اور اسے گرم ہونے کے لئے بھٹی میں رکھ دیا۔ گاہک کاؤنٹر پر کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ اسٹور اس وقت تک بالکل خالی ہو چکا تھا۔ کاؤنٹر والے آدمی نے بھٹی کا دروازہ کھولا اور اس میں سے گرم سلائس نکال کر کاغذ کی ایک پلیٹ پر رکھی لیکن وہ نوجوان پیسے دینے کے بجائے بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"سنا ہے تمہارے سینے پر بہت خوبصورت گودنا گدا ہے۔" نوجوان بولا۔ "تمہارے گلے کے پاس اس کا کچھ حصہ نظر آ رہا ہے۔ ذرا یہ گودنا مجھے بھی دکھاؤ۔"

کاؤنٹر والا سہم گیا۔ اس کا چہرہ ایسا ہو گیا تھا جیسے اسے لقوہ مار گیا ہو۔

"اپنی قمیص کھولو۔" نوجوان دہاڑا۔

کاؤنٹر والے آدمی نے انکار میں سر ہلایا۔ "میرے سینے پر کوئی گودنا

رہتا ہے۔" انگریزی بولنے کا اس کا لہجہ غیر ملکیوں جیسا تھا۔" گودنے والا آدمی وہ ہے جس کی ڈیوٹی رات میں ہوتی ہے۔"

نوجوان نے قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ بڑا خوفناک اور سفاک تھا۔" قمیص کھولو میں خود دیکھ لوں گا۔"

کاؤنٹر والا آدمی یکایک پیچھے ہٹنے لگا۔ جیسے وہ بھٹی کے پاس سے نکل کر عمارت کے عقبی دروازے سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ اسی وقت نوجوان نے اپنا ہاتھ اوپر کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پستول تھی۔ گولی اس کے سینے میں لگی۔ وہ بھٹی سے ٹکرایا نوجوان نے دوسرا فائر کیا تو وہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ نوجوان اس کے قریب پہونچا اور سامنے سے اس کی قمیص پھاڑ دی۔ اس کا سینہ خون آلود تھا لیکن گودنا پھر بھی نظر آ رہا تھا جس میں ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے والے عاشق کو چاقو مارتا دکھائی دے رہا تھا۔ کاؤنٹر والے آدمی نے بڑی مشکل سے اپنا ایک ہاتھ اوپر کیا جیسے اپنے آپ کو اگلے وار سے بچانا چاہتا ہو۔

نوجوان نے کہا۔" فیبریزیو مائیکل کارلون یاد کر رہا تھا تجھے۔"

اس نے ایک بار پھر اپنا پستول والا ہاتھ اوپر کیا اس کی کھوپڑی پر پستول رکھ کر ایک فائر اور کیا اور باہر آ گیا۔ قریب ہی ایک کار اس کا انتظار کر رہی تھی۔ دروازہ کھلا اور اس کے بیٹھتے ہی کار تیزی سے روانہ ہو گئی۔ غدار حیرداہا فیبریزیو مر چکا تھا۔

— ۳ —

گیٹ پر لگے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ردکولمپونی نے فون سنا۔ کوئی کہہ رہا تھا "آپ کا مال تیار ہے۔" اور فون کٹ گیا۔ ردکو فوراً ایک کار میں بیٹھ کر روانہ ہوگیا۔ اس نے جونس بیچ پل پار کیا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں سونی کارلون کا قتل ہوا تھا۔ پھر وہ وانٹاگ ریلوے اسٹیشن پہونچ گیا۔ اس نے اپنا کار وہیں کھڑی کر دی۔ ایک اور کار اس کی منتظر تھی اندر دو لوگ اور بیٹھے تھے۔ وہ سب سن رائز ہائی وے پر ایک ہوٹل کے پاس پہونچے کار کمپاؤنڈ میں داخل ہوگی۔ ردکولمپونی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے بنگلے کی طرف بڑھا۔ اس کے پاؤں کی ایک ٹھوکر سے ہی دروازہ اکھڑ کر دور جا گرا اور ردکو کمرے کے اندر پہونچ گیا۔ جہاں ستّر سالہ فلپ ٹاٹاگلیا مادرزاد برہنہ بستر کے پاس کھڑا تھا۔ پاس ہی ایک جوان لڑکی چادر اوڑھے لیٹی تھی۔ ردکو نے بلاتاخیر ٹاٹاگلیا کا نشانہ لے کر یکے بعد دیگرے چار فائر کئے۔ پھر وہ گھوما اور دوڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ ساتھ کے دونوں آدمیوں نے اسے وانٹاگ اسٹیشن پر اتار دیا۔ وہاں سے وہ اپنی کار میں بیٹھ کر نہایت اطمینان سے مال پر آگیا۔ ایک لمحے کو وہ مائیکل سے ملنے اندر گیا اور پھر گیٹ پر آکر اپنی پرانی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

—— ۴ ——

البرٹ نیری پولس کی وردی میں اپنے فلیٹ سے باہر نکلا۔ نوکری چھوٹنے کے بعد اس کے افسران اس سے پولس کا بلّا لینا بھول گئے تھے۔ جو اس وقت بہت کام آیا تھا۔ ریوالور سے لیس وہ سچ مچ کا پولس مین لگ رہا تھا۔

ایک کار باہر کھڑی انتظار کر رہی تھی ———— جس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ نیری پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار وہاں سے روانہ ہو گئی۔

ففتھ ایوینیو کی ۵۵ ویں گلی پر پہونچ کر کار ایک جگہ رکی۔ اور نیری باہر نکلا۔ وہ ایوینیو کی طرف چلنے لگا۔ اتنے عرصے بعد پھر سے وردی پہن کر گشت لگاتے ہوئے چلنا اسے بڑا عجیب لگ رہا تھا۔ وہاں خوب بھیڑ تھی۔ وہ چلتا ہوا اسینٹ پیٹرک کیتھڈرل کے سامنے واقع راک فیلر سینٹر پہونچا۔ ففتھ ایوینیو پر اسے وہ کار نظر آگئی جسے وہ ڈھونڈھ رہا تھا۔ وہ اس جگہ پر اکلوتی کار تھی اور ایسی جگہ کھڑی تھی جہاں گاڑی کھڑی کرنا ممنوع تھا۔ نیری نے دھیرے دھیرے چلنا شروع کر دیا۔ وہ وہاں وقت سے پہلے پہونچ گیا تھا۔ اس نے اپنی فرضی چالان کاپی میں کچھ لکھنے جیسی ایکٹنگ کی اور کار سے ایک دم قریب ہو گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے کار کو کھٹکھٹایا۔ ڈرائیور کو کار آگے بڑھانے کے لئے کہا۔ ڈرائیور نے منھ دوسری طرف پھیر لیا

جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔

نیری ڈرائیور کی کھلی کھڑکی کی طرف پہونچا۔ ڈرائیور غنڈہ جیسا نظر آنے والا کوئی آدمی تھا اور ایسے آدمیوں کی مرمت کرنے کا نیری کو بڑا شوق تھا نیری دانستہ اس کی توہین کرنے کی غرض سے بولا۔ "اب میں تمہارے منھ میں چالان ٹھونسوں یا بلتے ہو یہاں سے؟"

"تم اپنے تھانے میں معلوم کر لو اور اگر میرا چالان کر کے خوش ہونا چاہتے ہو تو کر دو چالان۔" ڈرائیور نے کہا۔

"چلتے بنو یہاں سے، ورنہ میں تمہیں کار سے باہر گھسیٹ کر تمہارا منھ توڑ دوں گا۔"

ڈرائیور کے ہاتھ میں ایک جھٹکے سے دس ڈالر کا نوٹ آ گیا۔ اس نے نوٹ کو موڑ کر نیری کی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی۔ نیری پیچھے ہٹ گیا اور اس نے ڈرائیور کو باہر نکلنے کو کہا۔ ڈرائیور باہر نکل آیا۔

"اپنا لائسنس اور رجسٹریشن دکھاؤ۔" نیری بولا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ ڈرائیور کار کو وہاں سے دور لے جائے گا لیکن اب اس کے یہاں سے ہٹنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ اپنی آنکھوں کی کور سے اس نے دیکھا کہ تین بھاری بھر کم آدمی پلازا سے گلی کی طرف آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک خود بارزینی تھا اور دو اس کے باڈی گارڈ۔ وہ یہاں سے سیدھا مائیکل کارلون سے ملنے کے لئے جانے والا تھا۔ اس نے کسی پولس مین کو ڈرائیور سے الجھتے دیکھ لیا تھا۔ اس کا ایک باڈی گارڈ یہ دیکھنے کو آگے بڑھا کہ بارزینی کی کار کے ساتھ کیا پریشانی ہے؟

"کیا بات ہے؟" اس آدمی نے ڈرائیور سے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں، صرف چالان ہو رہا ہے۔" ڈرائیور نے کہا

"یہ آدمی پولیس اسٹیشن میں نیا معلوم ہو رہا ہے۔"

دوسرے باڈی گارڈ کے ساتھ بارزینی گاڑی کے پاس آیا۔ وہ چلّایا

"یہ کیا مصیبت ہے؟"

نیری نے چالان کاٹا اور ڈرائیور کو اس کے کاغذات واپس لوٹا دئیے۔ اپنی چالان کاپی جیب میں رکھی اور بڑی پھرتی سے ریوالور نکال لی اس سے پہلے کہ باقی تین لوگ کوئی حرکت کر پاتے اس نے تین گولیاں بارزینی کی چوڑی چھاتی میں اتار دیں اور مڑ کر بھیڑ میں شامل ہو گیا اور سڑک کی دوسری طرف پہونچ گیا جہاں اس کی کار اس کا انتظار کر رہی تھی۔ نیری کار میں بیٹھ کر وہاں سے فرار ہو گیا۔ چیلسی پارک کے قریب پہونچ کر اس نے کار روکی اور پولیس کی وردی اتار کر دوسرے کپڑے پہن لئے۔ سامنے ایک دوسری کار تھی جس کا دروازہ کھلا اور وہ اندر بیٹھ گیا۔

ایک گھنٹے بعد وہ حفاظت کے ساتھ مال پہونچ کر مائیکل کارلیون کو اپنے کام کی رپورٹ دے رہا تھا۔

— ۵ —

ٹیسیو ڈان کے پرانے مکان کے ایک کمرے میں بیٹھا کافی پی رہا تھا ٹام ہیگن اندر آیا۔ "مائیکل تیار ہے۔" اس نے کہا۔ "تم بارزینی کو

فون کر کے بتا دو کہ وہ روانہ ہو جائے۔"

ڈے سیو اٹھ کر فون کے پاس پہونچا۔ اس نے بارزینی کے دفتر فون لگایا اور بولا "ہم بگلن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں" اس نے فون رکھ دیا اور ہیگین کی طرف دیکھ کر مسکرایا "امید ہے مائیکل آج ہمارے لئے کوئی اچھا مال خرید کر دکھائے گا۔"

"کیوں نہیں" ہیگین کے لہجے میں غیر معمولی سنجیدگی تھی "ضرور"

پھر وہ ڈے سیو کے ساتھ مائیکل کے گھر پہونچا۔ دروازے پر ایک باڈی گارڈ نے انہیں لوٹ کا "باس کا کہنا ہے کہ تم دونوں چلو وہ دوسری کار میں آئے گا۔"

ڈے سیو سٹپٹایا اور ہیگین کی طرف دیکھنے لگا۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو سارا انتظام چوپٹ ہو جائے گا۔"

اسی لمحے تین اور باڈی گارڈ ان کے آس پاس نظر آئے۔ ہیگن دھیرے سے بولا۔ "میں بھی تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ ڈے سیو۔"

پلک جھپکتے میں کیپورزائم سب کچھ سمجھ گیا۔ اس نے صورت حال کو قبول کر لیا۔ ایک لمحے کے لئے ہی وہ بے چین ہوا لیکن فوراً سنبھل گیا۔ وہ ہیگن سے بولا "مائیکل سے کہہ دینا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ کاروباری نقطہ نظر سے تھا۔ نجی طور پر میں ہمیشہ اسے پسند کرتا رہا ہوں۔"

ہیگین نے اقرار میں سر ہلایا۔

ڈے سیو پل بھر کو ٹھٹکا اور پھر دھیرے سے بولا "ٹام کیا تم پرانی دوستی کے ناطے مجھے بچا سکتے ہو؟"

"نہیں میں کچھ نہیں کر سکتا۔"

اس نے ۔ ٹرسیو کو باڈی گارڈوں کے ذریعہ گھیرا جاتے اور کار کی طرف لے جائے جاتے دیکھا۔ وہ بے چین ہو اٹھا۔ ٹے سیو کارلون خاندان کا سب سے ہوشیار کیپو رزائم تھا۔ ڈان کارلون نے لوقا براسی کے بعد اگر کسی پر مکمل اعتماد کیا تھا تو وہ ٹے سیو تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اتنا ہوشمند آدمی اپنی زندگی کے اس موڑ پر فیصلے کی کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا تھا۔

———— ۶ ————

گارلوزجی جواب بھی مائیکل کارلون سے ملاقات کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اتنی آمد و رفت دیکھ کر پریشان تھا۔ بظاہر کوئی نہایت اہم واقعہ وقوع پذیر ہو رہا تھا اور اسے اس سے لاعلم رکھا گیا تھا۔ اس نے بڑی بے صبری سے مائیکل کو فون کیا۔ ایک باڈی گارڈ نے فون کا جواب دیا۔ اس نے اسے مائیکل کا پیغام دیا کہ وہ ابھی خاموشی سے انتظار کرے جلد ہی اسے بلا یا جائے گا۔

گارلوزی نے ریسیور رکھا اور بیٹھ گیا۔ مائیکل سے ملاقات کے بعد وہ شہر جا کر ایک گرل فرینڈ سے ملنے جانا چاہتا تھا اور اسے یہ تاخیر اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ گارلوزی نے دروازہ کھولا اور خوف سے اس کی جان آدھی ہوگئی۔ دروازے پر مائیکل کارلون کھڑا تھا اور وہ ایسا فرشتہ اجل معلوم ہو رہا تھا جیسا اس نے اکثر خوابوں میں دیکھا تھا

مائیکل کے پیچھے ہیگن اور روکو ملیونی کھڑے تھے۔ سب کے چہروں پر سنجیدگی تھی جیسے وہ کسی قریبی دوست کو کوئی بہت بری خبر سنانے آئے ہوں۔ تینوں کمرے میں داخل ہوئے۔ کارلو بھی انہیں ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ وہ پہلا جھٹکا برداشت کر چکا تھا لیکن پھر بھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی دل کے شدید دورے میں گذر رہا ہو۔ پھر مائیکل کے الفاظ نے تو اس کی جان ہی نکال دی۔

"تمہیں سانتینو کی موت کا بدلہ چکانا ہے۔" مائیکل بولا۔

کارلو نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے کچھ ایسا ظاہر کیا جیسے اس کی بات سمجھ ہی میں نہ آئی ہو۔ ہیگن اور ملیونی ذرا دور کھڑے ہو گئے اور اب دونوں آمنے سامنے تھے۔

"بارزینی خاندان کے کہنے پر سونی کی موت کا انتظام تم نے کیا تھا؟" مائیکل نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔ "تم نے جو ڈرامہ میری بہن کے ساتھ کیا تھا کیا بارزینی خاندان کے یہ یقین دلانے پر کیا تھا کہ سونی تو مر جائے گا اور یہ راز کسی کو معلوم نہیں ہو سکے گا۔"

کارلو کی خوف سے گھگھی بندھ گئی۔ "میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بے گناہ ہوں۔ مائیکل میرے ساتھ ایسا سلوک مت کرو، پلیز مائیکل میرے ساتھ ایسا مت کرو۔"

مائیکل بہت آہستگی سے بولا "بارزینی مر چکا ہے۔ طلپ ٹاٹاگلیا بھی مر چکا ہے۔ میں خاندان کے تمام پرانے حساب آج رات چکا دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے یہ مت کہو کہ تم بے گناہ ہو۔ تمہارے لئے اچھا ہو گا کہ تم

اپنا جرم قبول کر لو۔"

ہیگن اور ملپونی حیرت سے مائیکل کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ مائیکل ابھی اپنے باپ کے برابر حوصلہ رکھنے والا آدمی نہیں بن سکا۔ اس غدار سے اقبال جرم کا کیا مطلب؟ اس کا جرم تو پہلے ہی ثابت ہو چکا تھا۔

اسے ابھی تک جواب نہیں ملا تھا۔ مائیکل بہت پیار سے بولا۔" اتنا ڈرو مت، تم کیا سمجھتے ہو کہ میں اپنی بہن کو بیوہ بناؤں گا۔ بہن تمہارے بچوں میں سے ایک کا گاڈ فادر بھی ہوں۔ نہیں، تمہاری سزا صرف یہ ہوگی کہ اب تمہیں خاندان کے ساتھ کام کرنے کی اجازت نہ ملے۔ میں تمہیں ہوائی جہاز پر سوار کرا دوں گا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے بیوی بچوں کے پاس لاس ویگاس بھیج دیا جائے گا۔ میں کونی کو خرچ بھیج دیا کروں گا، بس لیکن یہ مت کہتے رہو کہ تم بے گناہ ہو۔ میری صلاحیتوں کی توہین مت کرو اور مجھے غصہ مت دلاؤ۔ تم سے کس نے رابطہ قائم کیا تھا ٹاٹا گلیا نے یا بارزینی نے؟"

کارلو کی آنکھوں میں زندگی کی امید جاگ اٹھی۔ اسے یہ سوچ کر راحت ملی کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔" وہ زیر لب بولا۔۔۔۔ "بارزینی نے۔"

"گڈ۔ گڈ۔" مائیکل بولا۔" اب تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔ تمہیں ایئرپورٹ لے جانے کے لئے ایک کار تمہارا انتظار کر رہی ہے۔"

سب سے پہلے کارلو ہی دروازے سے باہر نکلا۔ اس کے پیچھے وہ تینوں تھے

اب رات ہو چکی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح مال مصنوعی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ باہر کار تھی، خود اس کی اپنی کار۔ اس نے ڈرائیور کو نہیں پہچانا۔ کوئی پچھلی سیٹ پر ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔ لمپونی نے اگلا دروازہ کھولا اور کارلو کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "مائیکل نے کہا ہے میں تمہاری بیوی کو فون کر دوں گا کہ تم یہاں سے روانہ ہو چکے ہو۔"

کار وہاں سے چل پڑی۔ کارلو نے یہ دیکھنے کے لئے سر گھمایا کہ کیا وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھے آدمی کو جانتا ہے اسی لمحے پیچھے بیٹھے کلامین زا نے بڑی ہوشیاری سے ریشمی ڈوری کا پھندا کارلو ریچی کی گردن میں ڈال دیا اور ڈوری کو کھینچنا شروع کر دیا۔ پھندا کارلو ریچی کی گردن کی کھال کاٹتا ہوا اندر دھنسنے لگا۔ کارلو مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا لیکن کلےمین زا ڈوری اس وقت تک کھینچتا رہا جب تک کہ کارلو کی جان نہیں نکل گئی۔

— ۷ —

اب کارلیون خاندان کی فتح مکمل اور یقینی ہو چکی تھی۔ ان چوبیس گھنٹوں میں کلےمین زا اور ریو کو لمپونی نے اپنی سپاہ کو شہر میں قہر برپا کرنے کی کھلی چھوٹ دے دی تھی۔ کارلیون خاندان سے غداری کرنے والے ہر فرد کو تلاش کر کے ختم کر دیا گیا۔ البرٹو نیری کو ٹےسیو کی جگہ کیپو رزیم بنا دیا گیا۔ بارزینی کے آدمیوں کے تمام کاروبار بند کرا دئیے گئے۔ اس کے دو بہت اہم آدمیوں کو ملبری اسٹریٹ کے

ایک ریستوراں میں قتل کر دیا گیا۔ کئی دوسرے لوگ بھی اس سلسلے کے تحت موت کے گھاٹ اتار دئے گئے۔

اس ایک خونیں حملے سے مائیکل کارلون نے کارلون خاندان کی کھوئی ہوئی عظمت اور نیویارک کے تمام خاندانوں پر اپنا اقتدار قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ مائیکل کارلون کی یہ یقینی فتح ہوتی اگر اس کی بہن کونی کارلون پاگلوں کی طرح رونے دھونے نہ لگی ہوتی۔

کونی اپنی ماں اور بچوں کے ساتھ ویگاس سے فوراً واپس لوٹ آئی۔ وہاں پہونچتے ہی وہ کسی کے روکے نہ رکی اور سیدھی مائیکل کارلون کے پاس پہونچی۔ جب وہ مائیکل کے گھر پہونچی تو مائیکل اپنی بیوی کے ساتھ ڈرائنگ روم میں تھا جو آج ہی ہیمپ شائر سے واپس آئی تھی۔ کے نے آگے بڑھ کر ہمدردی میں کونی سے بغل گیر ہونے کی کوشش کی۔ لیکن کونی نے پہلے ہی اپنے بھائی کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ "حرام زادے"۔ وہ چلائی "تو نے میرے شوہر کو مار ڈالا۔ تو نے میرے والد کے مرنے کا انتظار کیا تاکہ کوئی تجھے روک نہ سکے اور پھر اسے مار ڈالا۔ تو نے اس کی جان لی۔ تو نے اس پر سونی کے قتل کا جھوٹا الزام لگایا۔ تجھے ایک لمحے کو بھی میرا خیال نہ آیا، تو نے میری کچھ پرواہ نہیں کی۔ اب میں کیا کروں گی۔ کیا کروں گی میں؟" وہ رو رہی تھی۔ مائیکل کے دو باڈی گارڈ اس کے پیچھے آ کھڑے ہوئے اور اس کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔

کے دہشت زدہ لہجے میں بولی "کونی تم اپنے آپ میں نہیں ہو۔ ایسی

باتیں مت کرو۔"

کونی قدرے سنبھل چکی تھی لیکن اس کے لہجے میں جیسے زہر گھل گیا ہو۔" تم کیا سمجھتی ہو کہ یہ کیوں اتنی سرد مہری سے مجھ سے پیش آتا تھا؟ وہ کے سے مخاطب ہوئی۔" کیوں اس نے کارلو کو مال پر رکھا؟ انہوں نے شروع ہی سے طے کر رکھا تھا کہ یہ میرے شوہر کا قتل کرے گا لیکن جب تک پاپا زندہ تھے اس کی ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے ایسی جسارت کی تو پاپا اسے روک لیں گے۔ یہ انتظار کرتا رہا اور پھر ہمیں دھوکے میں رکھنے کے لئے ہمارے بچے کا گاڈ فادر بھی بن گیا حرامزادہ، قاتل، تم سمجھتی ہو کہ تم اپنے شوہر سے واقف ہو؟ جانتی ہو میرے شوہر کے ساتھ اس نے اور کتنے لوگوں کا قتل کیا ہے ذرا اخبار پڑھ کر دیکھو بارزینی، ٹاٹا گلیا اور جانے کتنے اور، میرے بھائی نے ان سب کا قتل کروایا ہے۔"

اس پر پھر ہسٹیریا جیسا دورہ پڑنے لگا۔ اس نے مائیکل کے منھ پر تھوکنے کی کوشش کی لیکن اس کا منھ خشک ہو چکا تھا۔

" اسے گھر لے جاؤ اور اس کے لئے ڈاکٹر بلواؤ" مائیکل نے حکم دیا۔ دونوں باڈی گارڈ فوراً کونی کو بانہوں سے پکڑ کر اسے عمارت سے باہر لے گئے۔ کے دہشت زدہ سی کھڑی تھی۔ وہ اپنے شوہر سے بولی۔ " ایسا کیوں کہا اس نے؟ وہ ایسا کیوں سمجھتی ہے مائیکل؟"

مائیکل نے کندھے جھٹکے۔" پاگل ہو گئی ہے۔"

کے نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔" مائیک یہ سچ نہیں ہے،

کہدو کہ یہ سچ نہیں ہے۔"
مائیکل نے فکر مند ہوتے ہوئے انکار میں سر ہلایا" یقیناً یہ سچ نہیں ہے۔ مجھ پر یقین کرو۔" اس نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے اعتماد سے بات نہیں کی تھی۔ اس۔ سیدھے کے کی آنکھوں میں جھانکا۔ کے مسکرائی اور اس کی باہوں میں سما گئی۔

"ہم دونوں کو شراب کی ضرورت ہے۔" کے نے کہا اور برف لینے کے لئے باورچی خانے میں چلی گئی۔ وہیں اس نے بیرونی گیٹ کھلنے کی آواز سنی۔ وہ باہر کمرے میں آئی تو اس نے باڈی گارڈوں کے ساتھ کلے مین زا، البرٹ نیری اور روکو لمپونی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ مائیکل اس کی طرف پشت کئے تھا۔ اسی لمحے کلے مین زا نے نہایت احترام سے اس کے شوہر کو مخاطب کیا۔" ڈان مائیکل"!
کے نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا اس وقت اس کے چہرے پر رومن بادشاہوں کی طرح رعب و جلال تھا۔ ایسے بادشاہ کہ جسے اپنی رعایا پر زندگی اور موت کا اختیار ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے چہرے پر غرور کا شائبہ تھا۔ اس کے کیپوریجیم نہایت احترام سے اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ اسی لمحے کے کو یہ یقین آگیا کہ کونی نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ سب سچ تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی اور خوب جی بھر کر روئی۔

تیتیس

کارلون خاندان کی خونیں فتح تکمیل کو نہ پہونچی جب تک آنے والے ایک برس میں بڑی نازک سیاسی چالیں چل کر مائیکل کارلون نے یہ ثابت نہ کر دیا کہ وہ امریکہ کا سب سے طاقتور مافیا سربراہ ہے۔ اس ایک برس میں مائیکل نے اپنا وقت اپنے لانگ بیچ کے دفتر اور لاس ویگاس میں مساوی تقسیم کیا۔ سال کے اختتام پر اسی نے نیویارک کے تمام کاروبار اور جائدادیں فروخت کر کے مستقلاً لاس ویگاس منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اسی لئے جب وہ آخری بار نیویارک آیا تو اپنے سارے خاندان کو بھی ساتھ لے آیا تھا۔

اب کارلون خاندان کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔ کلے مین زا اپنا علیحدہ خاندان بسا چکا تھا اور کارلون خاندان کا کیپورزائم روکو لمپونی تھا۔ نوادا میں کارلون خاندان کے تمام ہوٹلوں کے تحفظ کی ذمہ داری البرٹ نیری کے پاس تھی، ہیگن بھی وہاں کا ایک لازمی حصّہ بنا ہوا تھا۔

وقت نے پرانے زخموں کو بھرنے میں بڑی مدد کی۔ کونی کارلون کی اپنے بھائی سے مصالحت ہو گئی۔ وہ خوفناک الزام لگانے کے ایک ہفتے بعد ہی مائیکل سے معافی مانگنے آ گئی تھی۔ [illegible] یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس نے جو کچھ کہا تھا اسمیں سچائی نہیں تھی۔

کونی کارلون نے بہت آسانی سے ایک نیا شوہر تلاش کر لیا۔ اس نے ماتمی سال بھی پورا نہیں ہونے دیا۔ کارلون خاندان کے پاس ایک نوجوان سکریٹری کی حیثیت سے کام کرنے آیا کرتا تھا۔ کونی نے جلد ہی اس کے ساتھ اپنا بستر گرم کرنا شروع کر دیا۔ وہ لڑکا بہت اچھے اطالوی خاندان کا تھا اور اس نے امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ ڈان کی بہن سے اس کی شادی اس کے روشن مستقبل کی ضمانت بن گئی۔

مائیکل کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ کے کو نوادا میں رہنا بہت اچھا لگا تھا اسے وہاں کی قدرتی خوبصورتی سے پیار ہو گیا تھا۔ مائیکل بھی وہاں زیادہ فطری زندگی گذار رہا تھا اب وہ باڈی گارڈوں کے نرغے میں نہیں رہتا تھا۔ گھر میں بھی اصلی ملازم تھے باڈی گارڈ نہیں۔ مائیکل نے یہاں عمارات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا تھا۔ وہ شہری انتظامیہ کا بھی رکن تھا اور یہاں اس کے کام کی تعریف ہونے لگی۔ مقامی سیاست میں اس کا کافی دخل ہو گیا۔ اس کی زندگی کا زاویہ بدل گیا تھا۔ کے نیویارک چھوڑ کر لاس ویگاس کو مستقل رہائش گاہ بنانے سے بہت خوش تھی۔ اسے نیویارک سے نفرت ہو گئی تھی۔ اس نے سارا سامان پیک کیا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی مریض اسپتال سے رخصت ہو کر گھر جا رہا ہو۔

آخری دن صبح ہوتے ہی کے سو کر اٹھی۔ باہر ان ٹرکوں کا شور تھا جو سامان لاد کر وہاں سے لے جانے والے تھے۔ دوپہر بعد کی

پرواز سے کارلون خاندان ہمیشہ کے لئے وہاں سے جانے والا تھا۔

جب کے غسل خانے سے نکلی تو اس نے مائیکل کو تکیوں سے سر ٹکائے ہوئے سگریٹ پیتے دیکھا۔ اس نے کے کو دیکھ کر پوچھا۔ "تم روزانہ چرچ کیوں جاتی ہو؟ میرا مطلب ہے یہ اتوار کے علاوہ بھی چرچ جانے کی کیا ضرورت ہے، تم بالکل میری ماں کی عادتیں سیکھ رہی ہو۔"

مائیکل نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نرم نرم ران پہ ہاتھ پھیرا تو کے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ "ایسا مت کرو میں چرچ کی تیاری کر رہی ہوں۔" اس نے کہا۔ مائیکل نے اسے چھوڑ دیا اور مسکراتا ہوا بولا۔ "اگر تم اتنی پکی کیتھولک ہو تو تم بچوں کو یہ چھوٹ کیوں دیتی ہو کہ وہ چرچ جب چاہیں نہ جائیں۔"

وہ کچھ بے چین ہو گئی اس نے کہا۔ "ان کے سامنے ابھی ساری زندگی پڑی ہے۔ گھر لوٹ جانے کے بعد میں انہیں زیادہ چرچ بھیجا کروں گی۔"

وہ باہر چلی گئی۔ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ کے گیٹ کے پاس کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھی۔ بیوہ کے سیاہ ملبوس میں اس کی ساس پہلے سے کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کے نے تعظیم دی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ انہوں نے پوچھا۔ "ناشتہ کیا تم نے؟"

"نہیں۔" کے نے کہا۔

خاتون کے سر میں خفیف سی جنبش ہوئی۔ اس دن چرچ میں ایک خصوصی اعتقاد تھا جنہیں کچھ کھائے پیئے بغیر جانا ہوتا تھا۔

ایک بار پہلے کے یہ بات بھول گئی تھی اس لئے انہوں نے اس کے بارے میں پوچھ کر اپنی تسلی کی تھی۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے" مسز کارلون نے پوچھا۔

"ہاں" کے نے مختصر سا جواب دیا۔

چرچ چھوٹا سا تھا۔ کے اپنی ساس کے ساتھ اندر پہونچی معمر خاتون آگے جاکر بیٹھ گئیں۔ کے کچھ دیر کھڑی رہی۔ آخری لمحے میں اسے ہمیشہ تکلف ہونے لگتا تھا۔ وہ کچھ خوفزدہ بھی ہو جاتی تھی

آخر اس نے مقدس پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوئیں اور صلیب کا نشان بنایا۔ اس نے اپنی گیلی انگلیوں کو اپنے خشک ہونٹوں سے مس کیا صلیب پر مصلوب حضرت عیسیٰؑ کے سامنے جلتی موم بتیاں جھلملا رہی تھیں۔ کے وہاں سے ہٹی اور آگے بڑھ کر اپنی قطار میں ایک جگہ بیٹھ گئی۔ اس دن کے خصوصی اعتراف کے لئے وہ اپنا نام پکارے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے اپنا سر ایسے جھکایا تھا جیسے خدا سے دعا مانگ رہی ہو لیکن ذہنی طور پر وہ اسکے لئے تیار نہیں تھی۔

چرچ کی ہلکی روشنیوں اور پرسکون ماحول میں ہی وہ اپنے شوہر کی دوسری زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ایک سال پہلے کی اس خوفناک دن کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی جب مائیکل نے اسے پوری طرح یقین دلایا تھا کہ اس نے اپنی بہن کے شوہر کا قتل نہیں کیا تھا اس نے مائیکل کو اس عمل کے لئے نہیں بلکہ اس مجبوری کے لئے مجبور کیا تھا جو اس نے اس کے سامنے بولا تھا۔ اگلی صبح وہ

اپنے بچوں کو لے کر اپنے والدین کے پاس چلی گئی تھی۔ اس نے کسی سے ایک لفظ نہیں کہا تھا۔ وہ یہ تک نہیں جانتی تھی کہ وہ کرنا کیا چاہتی تھی۔ مائیکل اس بات کو سمجھ گیا تھا۔ پہلے دن اس نے اسے فون کیا تھا اور پھر اس لئے بھی اسے تنہا چھوڑ دینا ٹھیک سمجھا۔ ایک ہفتے بعد ایک دن ٹام ہیگن اس کے گھر پہونچا۔

اس دن اس نے ٹام ہیگن کے ساتھ اپنی زندگی کا سب سے اذیت ناک وقت گذارا۔ وہ دونوں چہل قدمی کرتے ہوئے جنگل کی طرف چلے گئے تھے کے سے غلطی یہ ہوئی کہ اس نے ہیگن کے ساتھ بڑی بے اعتنائی کا برتاؤ کیا اور یہ برتاؤ اس کے مزاج سے میل نہیں کھاتا تھا۔ "کیا مائیکل نے تمہیں یہاں مجھے دھمکی دینے کو بھیجا ہے؟" اس نے پوچھا۔ "میں تو امید کر رہی تھی کہ آپ لوگوں کی سیاہ مشین گنیں ہاتھ میں لے کر کار سے نکلتے ہی مجھے پکڑ کر واپس لے جائے گی۔"

ہیگن نے آج پہلی بار اسے غصہ میں دیکھا تھا۔ وہ ترش لہجے میں بولا۔ "اس سے زیادہ بیہودہ اور بچکانی بات میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنی۔ تم جیسی عورت سے تو میں اسکی امید کرہی نہیں سکتا تھا۔"

وہ گاؤں جانے والی سڑک پر واپس آگئے۔ ہیگن نے دھیرے سے پوچھا۔ "تم بھاگ کیوں آئیں؟"

"کیونکہ مائیکل نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ کونی کے بچے کا گاڈ فادر بن کر اس نے مجھے بیوقوف بنایا۔ اس نے مجھے دھوکا دیا۔ میں اس طرح کے آدمی سے پیار نہیں کر سکتی۔ میں ایسے ماحول میں نہیں رہ سکتی۔

میں اسے اپنے بچوں کا باپ کہلانا بھی پسند نہیں کرتی۔"

"معلوم نہیں یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم؟"

وہ اس کی طرف مڑی۔ "میں کہہ رہی ہوں کہ اس نے اپنی بہن کے شوہر کا قتل کیا ہے۔ سمجھے؟" وہ ایکبار ٹھٹھکی پھر بولی "اور اس نے مجھ سے جھوٹ بولا"

کتنی ہی دیر وہ چپ چاپ چلتے رہے۔ آخر اس خاموشی کو ہیگن نے توڑا۔

"تمہارے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی وسیلہ نہیں ہے کہ یہ الزام سچ ہے لیکن تھوڑی دیر کے لئے فرض کرلیں کہ یہ سچ ہے....."

"ٹام میں آج پہلی بار تمہارا وکیل والا روپ دیکھ رہی ہوں" کے نے نفرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن تمہارا یہ روپ اچھا نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے لیکن میری بات سنو اگر سونی کا قتل کارلو کی وجہ سے ہوا ہو تو؟ کارلو نے سازش کے تحت اس روز سونی کو پیٹا تھا تاکہ سونی غصے میں بے قابو ہو کر غیر محفوظ علاقے میں آجائے۔ دشمنوں کو معلوم تھا کہ وہ ہمیشہ جونس بیچ کے راستے اپنی بہن کے گھر جاتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ سونی کے قتل میں تعاون دینے کے لئے کارلو کو رشوت دی گئی تھی..... تو..... تو؟" ہیگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیگن نے آگے بتایا۔ "ڈان ایک عظیم شخص تھا۔ جو کام اسے کرنا تھا اسے کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو تیار نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ کام تھا اپنی بیٹی کے شوہر کا قتل کرکے اپنے بیٹے کی موت کا انتقام لینا۔ جب یہ بات اس کی قوت [illegible] سے تجاوز کرنے لگی تو اس نے مائیکل کو اپنا جانشین بنا دیا۔ اس لئے کہ اسے یقین تھا کہ مائیکل

اس کے سر سے یہ بوجھ اُتار دے گا اور اس کا ہر الزام اپنے سر لے لے گا۔"

"وہ سب ختم ہو چکا تھا۔" کے بولی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ "سب لوگ خوش تھے۔ مائیکل کارلو کو معاف کیوں نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب بھلایا کیوں نہیں جا سکتا تھا؟"

ہیگن ایک بار رکا اور وہیں گھاس کے سبز فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک آہ بھری۔ "تمہاری دنیا میں تم تو ایسا کر سکتی ہو لیکن اس کی دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے۔"

"اب وہ، وہ آدمی نہیں ہے جس کے ساتھ میں نے شادی کی تھی۔" کے نے کہا

"اگر وہ، وہ آدمی ہوتا تو اب تک وہ مر چکا ہوتا۔ اب تک تم بیوہ ہو چکی ہوتیں۔ پھر کوئی مسئلہ ہی نہ ہوتا۔" ہیگن ہنستے ہوئے بولا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا، بولو ٹام۔ زندگی میں ایک بار تو صاف صاف بات کرو۔ میں جانتی ہوں کہ مائیکل مجھ سے صاف بات نہیں کر سکتا لیکن تم سسلین نہیں ہو۔ تم ایک عورت کے سامنے سچ بول سکتے ہو۔ اسے برابری کا درجہ دے سکتے ہو۔ اپنے جیسا ایک انسان سمجھ سکتے ہو۔"

ایک بار پھر ماحول میں خاموشی طاری ہو گئی۔ ہیگن نے اپنا سر ہلایا۔ "تم مائیکل کو غلط سمجھ رہی ہو۔ تمہیں اس لئے غصہ آ رہا ہے کیونکہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے لیکن اس نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ خاندان کے کاروباری معاملات میں تم اس سے کبھی کوئی سوال مت کرنا۔ تم اس سے اس لئے ناراض ہو کیونکہ وہ کارلو کے بیٹے کا گاڈ فادر بنا تھا۔ لیکن تم نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا گر اسے کارلو کے خلاف کوئی کارروائی

کرتی تھی تو یہ ایک مناسب چال تھی۔" ہیگن کے چہرے پر سنجیدہ سی مسکراہٹ آئی۔" اب تو میں صاف صاف بات کر رہا ہوں نا؟"

"میں کچھ اور صاف صاف بات بتاتا ہوں تمہیں۔" ہیگن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ڈان کی موت کے بعد مائیکل کو قتل کر دینے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ جانتی ہو یہ کام کون کر رہا تھا؟ ٹے سیو۔ اس لئے ٹے سیو کا مارا جانا ضروری تھا بالکل اسی طرح جس طرح کارلو کو مارا جانا ضروری تھا۔ غدار کو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ مائیکل اسے معاف کر سکتا تھا۔ لیکن ایسے لوگ خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتے اور اس لئے ہمیشہ خطرہ بنے رہتے ہیں۔ مائیکل ٹے سیو کو بے حد پسند کرتا تھا اسے اپنی بہن سے بے پناہ محبت ہے، لیکن تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے، اپنے سارے خاندان کے لئے، میرے اور میرے خاندان کے لئے اپنی ذمہ داری سے انحراف ہوتا اگر وہ ٹے سیو اور کارلو کو زندہ چھوڑ دیتا۔ زندہ رہنے پر ہم سب کی زندگی کے لئے خطرہ ہوتے۔"

کے سب سن رہی تھی اور اس کے گال آنسوؤں سے تر ہو رہے تھے۔ "انہوں نے تم کو میرے پاس یہی سمجھانے کے لئے بھیجا ہے؟"

ہیگن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "نہیں۔" وہ بولا۔ "اس نے مجھے تمہیں یہ کہنے کے لئے بھیجا تھا کہ تم جو چاہو کر سکتی ہو۔ بشرطیکہ تم بچوں کا خیال رکھو۔" ہیگن مسکرایا۔ "اس نے تمہیں یہ کہلوایا ہے کہ اس کی ڈان تم ہو۔"

کے نے ہیگن کی بانہہ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ "باقی باتیں جو تم نے مجھے بتائی ہیں

انہیں بتانے کا حکم اس نے نہیں دیا تھا۔

ہیگن ہڑبڑا گیا وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اسے آخری سچائی بتائے یا نہیں

"تم اب بھی نہیں سمجھ رہی ہو۔" اس نے کہا "جو کچھ آج میں نے تمہیں بتایا ہے وہ سب اگر تم نے مائیکل کو بتا دیا تو پھر میں نہیں بچوں گا۔" وہ سانس لینے کے لئے رکا۔ "اس دنیا میں تم اور تمہارے بچے ہی ہیں جنہیں وہ کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔"

پانچ منٹ بعد وہ سبز فرش سے اٹھی اور گھر کی طرف چل پڑی۔ گھر کے پاس پہونچ کر ہیگن سے بولی "کھانے کے بعد کیا تم مجھے اور میرے بچوں کو نیو یارک واپس لے چل سکتے ہو۔"

"اسی لئے تو میں آیا ہوں۔" ہیگن نے کہا۔

مائیکل کے پاس لوٹنے کے ایک ہفتے بعد وہ برسوں بعد چرچ گئی تھی۔ چرچ کے اندر کہیں اعتراف گناہ کے لئے گھنٹیاں بج رہی تھیں جیسا اسے سکھایا گیا تھا اس کے مطابق کے نے اپنی بند مٹھی سے دھیرے دھیرے اپنی چھاتی پیٹنا شروع کر دی۔ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہی تھی۔ گھنٹی پھر بجی۔ لوگ پھر اٹھے اور آگے بڑھے۔ کے بھی ان کے ساتھ بڑھی وہ آگے جا کر گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی۔ چرچ کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اپنی بند مٹھی سے اس نے اپنے سینے پر ضربیں لگانا جاری رکھا۔ پادری اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اپنا سر اٹھایا اور شیرینی کے لئے منہ کھولا۔ اس کی حالت بہت عجیب ہو رہی تھی۔ اور اس نے وہ کام کیا جسے کرنے وہ یہاں آتی تھی۔ اس نے پادری کے سامنے اعتراف گناہ کیا۔

اور اس طرح جب وہ گناہوں سے عاری ہو گئی تو اس نے پھر سر جھکا لیا۔ اس نے اپنے ذہن سے اپنی انا کو خارج کر دیا۔ اس لمحے وہ اپنے آپ کو، اپنے بچوں کو، اپنے سارے سوالوں کو، سارے شکوک کو سب کو بھول گئی۔ پھر اس نے پاک ذہن اور دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہوئی آواز کے ساتھ مائیکل کارلوں کی روح کو سکون بخشنے کے لیے دعا مانگی۔

•

تمام شد

•